

سے اگرچہ حضرت شاہ آفاق کا قبول عام تھا اور  
 خواجہ نقشبند نام تھا مگر حضرات موصوفہ سے ہر طرف مشہور  
 شاہ غلام علی درو بارک برکتہ واقعہ چونکہ یہ رسالہ بیان میں  
 نہ دیکھی ہو تو اس کو اور علو نسبت اہل حضرت کے ہے لہذا نام کا  
 حضرت خواجہ غلام علی درو بارک برکتہ واقعہ چونکہ یہ رسالہ بیان میں  
 مرتب ہے یہ رسالہ اس کی اول تصنیف ہے جو فیض سے  
 زینت ہے فیض در بیان سلسلہ فی زمانہ جو سلسلہ  
 ہوا ہے سلسلہ اول کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع برکات  
 آیت در شعبہ اس سلسلہ میں پیدا ہوئے ہیں اور طرق  
 میں کو صمیمت کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اور  
 شریعت کا بسبب ضمیمت کے آپ میں ظہور ہوا ہے لہذا مناسب  
 ال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقہ میں پیدا ہوتا  
 حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطہ امام قاسم و حضرت سلمان  
 مدینہ منورہ سے تھے اور سلسلہ آباؤی سے نسبت آپ کی  
 ال حضرت سلطان العارفين ابو یزید بطنامی غوث سے طریقہ  
 ہوا ہوا بعد ازاں حضرت خواجہ عبد الخالق عجمی غوث سے طریقہ  
 ال ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا  
 ال آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی سے ملتا ہے  
 ال چکان حضرت خواجہ بہار الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ  
 سے طریقہ معتقد یہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق  
 عجمی غوث سے بھی بطور اویسیت فیض پہنچا ہے یہ آپ کے ملفوظات میں  
 ہے مگر ان کو است کو وہ اند کہ بواسطہ میں بلال بر گرد آتا یا کس حاجت میں





سے جو عالم خلفای حضرت قبلہ علم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجا حضرت  
خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت  
شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم  
نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد  
حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ میں  
مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے  
زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہاں بھی قبول عام  
ہوا حتیٰ کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہو گیا اور کرامات عظیم الشان  
آپ سے ظاہر ہوئیں حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے  
مریدوں کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے  
جو وہ صادر فرماتے مسلم کرتے تھے فیض و ربیان طریقہ نقشبندیہ  
کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالہ انسیت حضرت یعقوب چرخ  
رحمۃ اللہ علیہ کا مقل و دل ہے اور طریقہ قادریہ میں غنیۃ الطالبین و فروعہ  
مشہور ہے اور طریقہ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف میں مذکور  
ہے اور طریقہ چشتیہ میں فوائد القوائد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ  
عنه کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا کتب لباب جملہ طرق اور جامع برکات  
ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہیں اور جیسا کہ  
روش خلائی طریقہ نقشبندیہ میں اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے  
سلوک طریقہ مجددیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت  
شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے  
حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے ہے  
اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق رحمہ پر کہ بڑے عالم باعمل تھے  
گذرائی تھی بالجملہ بیان اس طریقہ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

در پشت نزوم تاپاران خاندان خود را نیارم کینہ یا کینہ  
 کند سی سال است کہ انچہ بہاول الدین می گوید خدا می  
 نقشند یہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہیں  
 الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقہ مجددیہ کا ظہور ہوا  
 نقشند یہ کے جملہ سلاسل متعارفہ شکل سلسلہ تاجریہ  
 کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہات کے یہ اللہ جل جلالہ  
 ولین تو سل بک بواسطہ او بغیر واسطہ الی یوم القیامۃ انتخبہ  
 بھی بہت سے مشارب پیدا ہوئے چنانچہ طریقہ حضرت بنی حضرت  
 و حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقہ آسنیہ حضرت سید  
 کا اور طریقہ زیریہ اور نظریہ اور طریقہ حضرت شاہ ولی اللہ کا اور طریقہ  
 محمدیہ حضرت خواجہ ناصر علی رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت  
 خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازاں ہمارے شیخ الشاہ حضرت  
 شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق بزرگ  
 خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سی حضرت میرزا منظر جانجانا قدس اللہ  
 کی پیدا ہوئے سلسلہ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد خازن الرحمن  
 رضی اللہ عنہ کی اولاد امجادین ہین والد ماجد آپ کے جناب  
 خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانہ اوڑنگ  
 عالمگیر رح من منصب دار شاہی تھے اور خطاب خالی اور نوابی  
 تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمۃ فرزند حضرت شیخ علی  
 شاہ گل التعلص بوحیدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ  
 تھے اور از روئے ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی  
 خواجہ محمد مصدوم فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا  
 حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ

آپ میں یہ قدرت دی ہے کہ نظرون میں مقامات ملی کراتے ہیں۔  
فیض در بیان سلوک احمد ندک محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد  
مظللہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زمانہ شائع ہیں اور  
جو دیگر کتب و رسائل موجودہ تصوف میں راقم پر ادراک و کشف و حاکم و ذوقاً  
ہر طرح سے کھلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی جو تفصیلاً دریافت  
کر لے ایک شہد اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی تحقیق  
معاملات آئی ہیں جو ان اکابر سے درمیان میں آئے ہیں کہ العلماء و رشتہ انبیاء  
اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان آئی چار طرح پر ہے ایک فیض وجود  
جو تمام کائنات پر علی الاصل ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے  
شعر ہے دوسرا فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور  
الرحمن الرحیم اوس سے عبارت ہے تیسرا فیض افعال اور حامل اس فیض کے  
اولیائے عزت ہیں اور مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین  
اس واسطے فرمایا کہ اوس دن سب بے پردہ افعال آئی دیکھیں گے چوتھا  
فیض سرار کہ ایک بقدر و ایک شفعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت و رشتہ انبیاء  
ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائی عشرت ہیں اور یہ  
سب فیض بواسطہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہیں  
تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت  
معلوم ہوتا ہے ابن الصراط استقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا  
آنحضرت صلعم نے خط کینچا تھا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے  
جسب استعداد و مشیت آئی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جدا جدا فرماتے تھے اور نشاط طرق اولیا اور  
انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تاکہ اوس مرتبہ وحدت  
سے یہ جو بطور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل و بھین جب میضمون ذہن نشین ہو گیا

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہنچتا ہی ایک بار چند شخص امید و آسپد  
 تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازاں توجہ دی اور فرمایا  
 کہ تم سب کے دل ذکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہ ہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت  
 فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کر لیتا ہے پھر زبان مبارک  
 سے یہ اشعار فرماتے تھے جائے کس واسطے اسی دروینجانہ کے بیچ بند اور ہی  
 مستی ہے اپنے دل کے پیانہ کے بیچ سے کیا کرین سیر چین یان آرزو کچھ اور ہے  
 گل کو کیا سونگین دماغ اپنے مین بو کچھ اور ہے ہسے بان کا غذا تشنہ  
 مرے گل رو پتے ترے جلے بنے اور ہی بہار رکھتے ہیں ہسے دل ڈھونڈنا  
 سینہ میں مرے بولجی ہے پاک ڈھیر ہے یان راکھ کا اور آگ دبی ہے  
 پیراس کے منے فرماتے یعنی اگرچہ ہم بوڑھے ہو گئے ہیں لیکن حرارت عشق  
 کی ویسی ہی باقی ہے ہسے ارض و سما کمان تری وسعت کو پاسکے ہسے میرا ہی  
 دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ہا اور سندالقا ہی نسبت کی توجہ باطن سے  
 یہ حدیث ہے کہ ماصب اللہ فی صدری شینا الا صبیتہ فی صدرابی بکراس حدیث  
 کو علماء صوفیہ کہتے آئے ہیں جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اس کے  
 آنحضرت کو حضرت جبریل نے سینہ بسینہ فیض الہی پہنچایا ہے اور ہمارے  
 حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھ نہیں بتلاتے ایک بار اس  
 آئیہ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ کہ تو اگر تم  
 چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تم کو چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنی ہوے  
 اب مطلب سنو یعنی مجھ میں اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلا ہی  
 وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت کی اور حدیث شریف  
 میں ہے کہ لا یقعد قوم نیکرون اللہ الا ختم اللہ علیہم اللہ علیہم الرحمۃ و نزالت  
 علیہم الیمینۃ و ذکر ہم اللہ میں عندہ صحبت مردان اگر یک ساعت ست  
 بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست ہا اور حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

روحانیت بہت کم ہے اور بزرگانِ چشتیہ میں خاص نسبت علوی کا طور ہے اور وہ فیضِ عنایت کہ علیٰ منی وانا منہ اوس سے عبارت ہے اس طریقے میں بہت ہے اور فنا فی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تھی تو اسی تختِ فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہیں ہوتا اور اسی کا دم بھر کرتے ہیں اسی درد اس جہان میں اگر صدایِ غیب نہ بے پردہ جس سے ہووے وہ پردہ ہے

سازگار اور حضرت مرقضی علیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ کم اعبد رباً لم ارہ اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازدت یقیناً حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تھے اور میں آنکھ لگی ہوں حضرت پیر و مرشد مدظلہ نے اس تذکرہ میں عجب نکتہ فرمایا کہ آنکھ لگی میں ایک چوٹ ہوتی ہے کہ بیاہی میں نہیں ہوتی سحر میں سامری کے کیا قدرت نہ تیری آنکھوں میں جو اثر دکھایا نہ باجگہ معرفت الہی کا پایاں نہیں علم سینہ بہ از علم سینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور جاہلیت پرانگی دلیل نمایاں ہے ذلک فضل اللہ تو یہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة کے وضع ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کو راقم الحروف تحریر کیا اور تبرکاً نام اس رسالہ کا فیضِ حافی ہر کما کہ ایک جزو پر نام مبارک حضرت مدظلہ الاعلیٰ کرشمہ ہے لہذا راقم نے کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر نہ نام خدا ہی آیا تو حان آگیا نہ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اوس میں دین کی تفصیل ساتھ اسلام و ایمان و احسان کے فرائض ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

تو اب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے دوسرا تو قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہیں تیسرے منجملہ نعمائے عظیمہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب و سنت کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن و حدیث نہیں کہ سب اولین اصول سے ماخوذ اور اوسے اجمال کی تفصیل میں چوتھا انعام مرشد کامل مکمل ہے چنانچہ خود نعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین فیض و بر بیان نسبت چونکہ اصول جلد طرق سلاسل ارتقاء نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ میں اور باقی تمام طرق شعبہ انہیں چار کے ہیں لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلے ہیں سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ میں نسبت صدیقی کا طور ہے لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کے ہیں اور نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ابراہیمی تھی اور ضمیمت کبریٰ حاصل تھی کہ ماصب اللہ فی صدری شیعہ الاصبغہ فی صدرابی بکر لہذا التقای سینیہ پسینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شائع ہوا اور نسبت مغیت کی روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ میں نسبت فاروقی کا طور ہے اور نسبت حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی اسی واسطے جلال الہی اور تصرفات عظیم الشان کا طور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت میں بڑا تر ہے پایا اور بزرگان سہروردیہ میں نسبت عثمانی کا طور ہے لہذا اس طریقے میں عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں کمال اقرابت بسبب وظائف طاعات کے بہت ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے انہیں بچوائی تھی حضرت بھی مظلوم شہید ہوئے اور طریقہ سہروردیہ کا

بڑھتا ہے اور جب اس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقت گھٹتا بڑھتا نہیں کہ  
 تصدیق قلبی ہر حال میں قائم ہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر  
 انسان بدن ہے روح ہمیشہ کیساں رہتی ہے اور بدن میں زیادتی اور  
 نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے مین کا لفظ دونوں پر صادق آتا ہی  
 تو اجتہاد حضرت امام اعظم رحمہ کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے  
 اہل ظاہر اس کی کثرت سے واقف نہیں ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ  
 علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو  
 برس صحبت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے رہے جو جامع  
 نسبت صدیقی و علوی بقوت تمام تھے لہذا اجتہاد اہل ظاہر و  
 باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوٰۃ کا فر ہے اور  
 امام اعظم کے نزدیک کوئی مومن کافر نہیں وہ ظاہر حدیث میں ترک الصلوٰۃ  
 مستحکم سے استدلال کرتے ہیں اور امام اعظم یوں معنی فرماتے ہیں کہ جو ترک صلوٰۃ  
 کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہونا  
 صرف اس کے ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت ہی آیا ہے اور کفر بالغیر  
 لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لیں جملہ مختلفات اکابر  
 و علماء اہل سنت جو انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقریت رکھتے ہیں  
 ان سب کے درمیان میں حق دائر ہے اور اگر دائرہ حق سے باہر ہوں تو  
 اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب خفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ  
 کو سے ضلالت میں نہیں اور طرق اولیاء موافق کتاب و سنت اور  
 واسطے ان اہل طریقہ کے موصل الی اللہین اور حقیقت شناس ان کی حقانیت  
 سے خوب واقف ہیں اور تفاوت استعداد و غنا اس اختلاف کا ہے  
 الناس معادن کعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا  
 و رسول کا ان مذہب اور طرق پر وسیل قاطع ہے ان کی حقیت پر اور خلافت

احسان کے نبی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور ایمان سے عقائد کا اور احسان سے عرفان کا اور جس کو علم اسلام و ایمان و احسان حاصل ہے وہ علماء و راہنہ مین سے ہے تو علم اسلام سہمی لفظ ہے اور علم ایمان بھی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان سہمی بعلم تصوف ہے اور جامع ان علوم نمائش کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہیں اور اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن و حدیث ہے تو ہر ایک کو لازم ہے کہ اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل آمنت بالمدغم استقامت تاکہ مقام احسان پر فائز ہو سہ بحریم کعبہ رفتہ بحریم رہم نداوندہ کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ہذا اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہیں الا فرغ مسائل مین جو مضر اسلام نہیں اور ایمان محل الا ایمان بالمدغم و کتبہ و رسالہ و القدر خیرہ و شرہ ہے اور اس مین بھی کسی مومن کو اختلاف نہیں البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی متدر اختلاف ہے کہ اپنی دید و مفید کے لائق ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بھی مضر ایمان نہیں اور اہل عرفان جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے ان کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے ہیں اور اہل عرفان مین جو ظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بھی علماء و راہنہ پر جن کا عرفان جامع اور نسبت عالمی ہے کمال ہوا ہے سہ ہر سخن و قسے و ہزکتہ مکاتے دار و ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل اس کے ہیں کہ ایمان گنتا بڑھتا نہیں اور علماء اس کے قائل ہیں کہ گنتا بڑھتا ہے سو یہ دونوں قول صحیح ہیں ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہیں اور باطن ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و نقصان پذیر نہیں اور اعمال جو ظاہر ایمان ہیں کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور چہ کہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بھی صادق آتا ہے کہ ایمان گنتا



ولس العزۃ ولسوہ ولسوہ للمؤمنین ولسوہ المنافقین لایعلمون اور یہ جو لوگ جو اپنی  
 کو نفاق سے مبرا جانتے ہیں بجائے عزت و ذلت کا اطلاق کرتے ہیں البتہ  
 حقیقۃً امکانی آگے رتبہ الوہیت کے سرانگندہ و شرمندہ ہے اور یہ وہ  
 اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو اپنے  
 الفاظ سے یاد کریں جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہیں اور مابہ الاشتراک  
 بشریت پر نظر کر کے مابہ الاقیا از جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہیں  
 اوس سے قطع نظر کریں اگرچہ ظاہر یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسبیان  
 پر رکھ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہیں لیکن صرف زبانی اور  
 دام شیطانی ہے اور ظاہر زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے  
 معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے  
 وزرا اور ارکان سلطنت اور مقرران دربار و خواص بارگاہ ہیں ظاہر ہے کہ  
 اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل سے نیا و مردم از خاجہ چیز  
 نخست یا تو دای ہمہ چیز من چیزت است یا اب با وجود اس کے اگر اون کو کوئی  
 دوسرا الفاظ پست سے گستا کر یا دکرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش  
 ہو گا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیہ کریگا غرض اللہ نیا کا نطل عجب کلیہ ہے  
 جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہیں اور سلطان کو نطل اللہ فرمایا ہے  
 اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہیں لہذا مراتب اولیا  
 و انبیاء کے اون کو نظر نہیں آتے بلکہ بسبب اسی سو عقیدت کے نسبت  
 مع اللہ سے محروم رہتے ہیں کہ انکار سدا فیض ہے ہر کہ اور وی  
 نہ بہو و نہ داشت بدیدن روی نبی سود نہ داشت یا او قل انما انما بشر مثکم  
 بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجھتے ہیں اور خدا اپنے دوستوں سے جس طرح  
 چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کا لانا کام کو کیا خبر ہے ع میان  
 عاشق و معشوق و مرئیت بدقت موافق حدیث شریف کے دو چیزیں

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر  
 اوں کی نصوص دالہ نہیں اور کس حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابو بکر سے  
 بعد از ان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا  
 اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابہ کرام  
 عدول اور طائفہ مقبول ہیں اوں کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا  
 نور حدیث اور آیت من آیات الہدی کہ الحق یطق علی لسان عمر لیکن یہ ظاہر  
 بین کمان اس راز سے واقف ہیں کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی سم و  
 راہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب العرب خصوصاً مذہب حنفی میں ہزار ہا اولیائے  
 کبار کہ مصداق العلماء و شہداء الانبیاء ہیں گزرے ہیں چنانچہ تمام پرانے طریقہ  
 نقشبندیہ اسی مذہب میں ہوئے ہیں اور اب تک موجود ہیں تو وہ بزرگ  
 جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو گئی ہے اور  
 حضوری سے مشرف ہوتے ہیں اوں کو آنحضرت صلعم نے کیوں نہیں بتلادیا  
 کہ تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اوں کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی اگرچہ  
 حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رحمت میں نہ ہو اور  
 جو طریقہ کہ اوں کی طرف موصول ہو محبت دنیا و اس کے برتاؤ سے کم ہو اور  
 محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت  
 اوس طریقے کی کافی ہے و اما بعد الحق الا الضلال ف اکثر لوگ جو فی زمانہ  
 اپنے کو موجد کہتے ہیں آنحضرت صلعم اور انبیاء کو بنظر انما انما بشر شکر اپنے مساوی  
 زعم کرتے ہیں لغو و باطل و نہاد اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا  
 صحابہ کرام و اولیاء سے است کو جو بمنزلہ اجزاء جناب نبوت ہیں اوں کو  
 بھی نظر تعظیم سے نہیں دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ میں  
 انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہیں اور اوں کو بندہ عاجز  
 وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہیں عجب حق میں خدا تو یوں فرماتا ہے کہ

رنگ احاطہ پیش مندا شایان متابعت می داند و بر رای خود مقدم می دارد  
 و همچنین قول صحابی را بواسطه شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰات  
 و التسلیمات بر راس خود مقدم می دارد و دیگران نه چنین اند مع ذلک  
 مخالفان او را صاحب راسی می دانند و الفاظیکه منہی از سورا و دست  
 با و منتسب می سازند با وجود آنکه همه به کمال علم و وفور روح و تقوی او  
 معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہد کہ آذر از راس  
 دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را اندک ننمایند و چون ان  
 یطفونوا لعدو باخو اہم جامعہ کہ این اکابر دین را اصحاب راسی می دانند  
 اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان بر راس خود حکم می کردند و متابعت کتاب و  
 سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعیم فاسد ایشان ضیال  
 و مبتدع باشند بلکہ از جہ کہ اہل اسلام بیرون بودند این اعتقاد نکند مگر جائز  
 کہ از جبل خود بے خبر است یا زندگی کہ مقصودش ابطال شرط دین است  
 ناقصہ چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شریعہ را منحصر در ان ختم  
 ماوراء معلوم خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشدہ نفی می سازند  
 بریت چو آن کرے کہ در سنگے نماند است نہ زمین و آسمان او جهان است  
 اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقت محمدیہ ہین رسالہ  
 نالہ دردین تحریر فرماتے ہین مالہ طریقت نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ یمنہ  
 ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار  
 باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول ہمین اکابر سلسل علیہم العمل می آرد  
 و اعظم مجددین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ راسی نمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان  
 می کنند انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ او ز قرون اولی میں مجتہد بہت گذرے ہین  
 لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور  
 حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہا امت میں آنحضرت کے مشور خاص و عام

آنحضرت صلعم نے چوڑین ہین جن کا تک گراہی سے امان میں رکھا  
 ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور اربابو محمدانی اہل بیت  
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت  
 ہین اور چلہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ملے  
 ہین تے کہ طریقہ نقشبندیہ ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل  
 ہے اور امامیہ العلم وعلی باہبا سے مراد علم سنیہ ہو والا علم ظاہر جیسا کہ او  
 صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہاں پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور جہاد و ترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
 نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار خصوصاً حضرت عائشہ  
 صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ و حضرت انس و حضرت ابن عمر وغیرہم رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم سے مروی ہین اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہین اور  
 ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب  
 اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضی اللہ عنہ سے  
 استفادہ ہوا ہے لولا السنن الملک النعمان آپ کا قول ہے اس  
 مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول  
 ہوں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے  
 ہین بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب خفی  
 بنظر کشفی در رنگ دریا می عظیم سے نماید و سائر مذہب در رنگ حیاض و  
 جداول بنظر می در آیند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل  
 اسلام متابعان ابی خنیفہ اند علیہم الرضوان و این مذہب با وجود کثرت  
 متابعان در اصول و فروع از سائر مذہب متمیز است و در استنباط  
 طریق علیحدہ دارد و این معنی مبنی بر حقیقت است عجب معاملہ است امام  
 ابو خنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و احادیث مرسل را در

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لامکانی ہے نزدیک ہے  
 تیل اوس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگر چہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج  
 آلات نہیں بلکہ وہ خود محتاج ایسے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے  
 روشنی پر راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے وضیر اللہ  
 الا مثال للناس اور بتاتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگوں کے بھان اللہ  
 پردہ شال میں آنحضرت صلیم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکلیۃ المنع من القیصر  
 اور معشوق کا نام بکنایہ لینے میں عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ  
 بکل شیء علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندگان خاص  
 کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض ہوں اور منور ہوں اور خیر القرون سے الی اللہ  
 وہ نور سنیہ پیران طریقت میں آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم میں  
 اون کا نام روشن ہے لطیفہ آنا اعطینا ک الکوثر کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہاں تشریف لیجا ئیگا اور  
 امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے  
 زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساتی کوثر حضرت  
 مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم میں معافی ہیں آخرت  
 میں مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صائمہ اور اسی طرح افعال  
 خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساتی کوثر ہونا  
 حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطے  
 سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولیٰ کل مؤمن اس پر وال ہے اور حوض اور  
 کوثر پہونچاؤ میں کہ مثل کو اکب کے تابان ہیں سو یہ فیض نظر ساتی کوثر کا ہے کہ  
 مشکل بصورت جام کے ہوگا اور بہت متعلق دل سے ہے مگر بوسلیہ نظر پہونچتی  
 ہے نظر مرشد مشہور ہے وہ دونو جان کی زہری بہر خبر اوستہ ہا دو سیالہ  
 تیری آنکھوں نے جس کو پلا دیے ہا اور فیض نظر بیان ہے اور جام کوثر وہاں ہے

ہیں سو یہ حکمت الہی اور اوس کا قبول ہے جس کو عنایت کرے  
 بقبولی کسی را دسترس نیست بہ قبول خاطر اندر دست کس نیست بہ اور  
 بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے مذہب کے عمل کیا ہے سو وہ مثل  
 اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل میں امام ابو یوسف اور امام محمد  
 رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال  
 علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ سے  
 نظر آتا ہے کسی امام کو نہیں اور امام بخاری و مسلم و ابو حنیفہ کو نہیں ہے چرچہ اللہ تعالیٰ علیم جعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد یہ تیسرا سال ہے جو بعد  
 فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک  
 حضرت پیر و مرشد دایم فیوضہ کے نور احمدی رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص  
 و عام کرے اور یہ رسالہ مثل ہے چند لطائف پر لطیفہ اللہ نور السموات  
 و الارض اللہ روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہیں اور خلق آپ کے نور سے پیدا  
 ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کہ لے کہ مثل نورہ کشفۃ منیا

مصباح المصباح فی نزاجۃ الزجاجة کا نہا کو کب در ی یوت من شجرة  
 مبارکہ زیتونہ لاشرقیۃ ولا غریبۃ یکاد زیتا یضئ و لو لم تسمہ نار نور علی  
 نور ہیدی اللہ نورہ من یشاہ مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت کی  
 مانند طاق کے ہے مراد سنیہ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت  
 طالبان خدا ہے اوس میں ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ  
 چراغ و ہر ایک شیشہ میں مراد وہ مضنہ ہے جس میں لطیفہ قلب ہے وہ شیشہ  
 جیسے ایک تار ہے چکنا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک نیون  
 سے یعنی اپنی اصل سے ہا تماشا کنان کو تہ دست ہا تو درخت بلند بالائی

کیفیت میں ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زینجا کا یہ حال نہ ہوا  
 تو باعث یہ تھا کہ وہ عورتیں عالم کوین میں تھیں اور حضرت زینجا کا عشق  
 مقام تکمیل پر پہنچا ہوا تھا اسے پاس ادب بین کہ بکویت شہید عشق ہوا  
 ہستے تھیں کہ گرد از زمین نخاست نہ لطیفہ حدیث شریف میں ہے انا لعل  
 داخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہے جس کو دیکھ کر آدمی بے اختیار  
 ہو جاتا ہی چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ لوگ جنت میں حور کو دیکھ کر سجدہ کرینگے  
 اس خیال سے کہ خدا ہے بعد از ان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہیں اور  
 حسن ملاحات سے انسان اس طرح بے اختیار نہیں ہوتا کہ ہیبت بیان  
 بہت ہے لیکن جی ہی جی میں گنلا کرتا ہے الو الالباب پر ظاہر ہے کہ  
 عالم اس ہنگام سے بڑا ہوا ہے ہی سبب کہ جو آنحضرت کو دور  
 دیکھتا تھا ہیبت کرتا تھا اور جب نزدیک پہنچتا تھا محبت کرتا تھا مگر مصو  
 صورت آن دوستان خواہر شہید ہر تیرے دارم کہ نازش راجہ سان خواہد  
 لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو قرابت میں پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبند  
 سے راجح ہوتی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطف عالم  
 امر کو ولایت صغریٰ سے اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبریٰ سے تغیر  
 فرماتے ہیں اور فوق ولایت کبریٰ کے نسبت غنا صغر لکھ کو ولایت علیا  
 کہتے ہیں یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ  
 اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہیں جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان  
 عالی شان کے ہیں لیکن فی زمانہ نسبت خاصہ مجدد دینا یا ب ہے صرف  
 سلوک رسمی رہ گیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطہ عنایت الہی و  
 جناب رسالت پناہی کے حاصل ہوتے ہیں اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ انکو  
 بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار ہیں  
 اور ازادہ الہی سے جب چاہتے ہیں ایک دم میں مقامات علیا پر فائز فرمائی ہیں

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دارالہجر آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلہ ملے گا  
 لیگا اور جیسا بیان کیا ہے وہاں پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ ہے  
 ہیں کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہو گا سو یہ بدلہ ہے اوس کلمہ کا جس کا امتداد  
 کرتے ہیں نہ اندام آن گل خندان چہ رنگ و بودار دہ کہ مرغ ہر چہ  
 گفتگوی او دار دہنا و رخت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات  
 کانت لهم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہمانی فرمایا ہے تو اس مہمانی سے  
 مقصود کچھ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلہ کسی عمل کا نہیں بلکہ محض  
 فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی و زیادة بالکلمہ حدیث میں آیا ہے کہ  
 زمین کوثر مشک ہے اور کنگر اوس کے مروارید ہیں تو جسے فیض کوثر میں  
 خواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتھ آئیگا اور وہ  
 گوہر بے بہائے حکمت اوس کی زبان سے جہڑیں گے لطیفہ حضرت زلیخاؑ  
 کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہو گئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور  
 ہوئی تو بعض عورتوں نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخاؑ نے اون کو اپنے  
 مکان میں بلایا اور ایک ایک چھری ہاتھ میں دی اوس کے بعد حضرت  
 یوسف کا جلوہ دکھایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہوئی  
 اسی طرح جب کیفیت محبت آہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ و  
 اوس سے حرکات ہونے لگتے ہیں تو اہل دنیا سب کو باطنی کے معترض  
 ہو کرتے ہیں اور ملامت سے پیش آتے ہیں مگر پرسند سعد از عشق او  
 حاصل چہا داری نہ ملامتہا سی گوناگون جہا حتمی ہے مرہم نہ اور جوہ شفا  
 نار متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے عشق کی جہلک اون کو دکھلا دیتا ہے تو  
 آخر کار قائل ہو جاتے ہیں اور اعتراض سے باز آتے ہیں تو اون عورتوں پر  
 حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہی اوس رنگ سے رنگین ہو گئیں ایسی طرح  
 مریدوں کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتوں نے اوس



اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابو بکرؓ سنتے ہی ایمان لائے ہیں اور حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونوں صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہیں کہ سمع و بصر کبھی جدا نہیں ہوتے اور حضرت فاطمہؓ جو قرۃ العین آپؐ کی ہیں اور امام حسن و حسین علیہم السلام و اہل بیتؑ تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہیں نہیں جاتی اور نظر خدا جانے کہاں پہنچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا ہی نہیں ہوتی اور اولاد کو ولایت دل بھی کہتے ہیں تو دل پہلو ہی میں ہوتا ہے لیکن خدا جانے کہاں ہوتا ہے یہ پہلو میں دل تپان نہیں ہے ہر چند کہ بیان ہے یہاں نہیں ہے ہر حدیث شریف میں ہے کہ لڑکیاں آنحضرت صلعم کے پاس دف کے ساتھ گارہی تھیں آپؐ سن رہے تھے حضرت ابو بکرؓ آئے وہ بھی سنتے رہے جب حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیاں مزاج سے واقف تھیں گانا موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپؐ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے فرما گئے ہیں کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہیں اوس رگ فاروقی کی جنبش تھی کہ سماع کی طرف اصلاً التئام نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپؐ کے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپؐ سے کسی نے مغبری کی آپؐ نے منع فرمایا بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہنچ گیا ہے ہکو او سپر اعتراض نہیں اور حضرت مرزا مظہر جانجانا قدس سرہ بھی نہیں سنتے تھے آپؐ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت دروچۃ الد علیہ کی خدمت میں دوسری تاریخ ہر ماہ کے کالان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحبؑ سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہیں آپؐ کیوں نہیں سنتے آپؐ نے جواب دیا

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات عالی منقول ہین لطیفہ ہمارے  
 حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہے  
 اور شاہ احمد سید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس  
 حدیث میں ہم سبق تھے شاہ عبدالغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت  
 شاہ آفاق کے تھے دونوں صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں  
 حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے  
 اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر میں  
 دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو  
 آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا  
 کہ ان کو نذر دیکھاؤ چہند آپ نے تواضع کی ٹھاننا کیون نہ ہو حضرت شاہ  
 آفاق جملہ کمالات باطن میں طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ  
 ان کا یہ ترسہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے لطیفہ شاہ غلام علی  
 صاحب نے زمانہ خدمت میں فرمایا کہ اب انگریزوں کا بیان سے قدم اوٹنا  
 حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کریں بلکہ جم گیا یہ بلکہ حضرت دہان سے چلے آ  
 شاہ صاحب نے خوض کیا جو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت  
 آدمی بھیج کر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے  
 کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چلے گا یہ تذکرہ حضرت پیروں  
 سے نالطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت  
 تھی ایمان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت میں عبادت سادہ  
 سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی  
 اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے  
 کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت داؤد و فاطمہ پاک میں جمع ہین  
 سے آنچو بان ہمہ دارند تو تہاداری ہے اور آنحضرت صلعم نے حضرت ابو بکر و عمر کو

اور حضرت امام حسنؑ سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت  
 امام حسینؑ ناف سے پانوں تک یہ بھی اوس اتحاد کا باعث ہے اور وہ  
 سیادت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ہے اور امام حسن و حسینؑ  
 کو بھی اون کو سید شباب اہل الجنتہ فرمایا اور حضرت ابوبکر و عمرؓ کو سیدا  
 کول اہل الجنتہ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روی نسب  
 کے نہوا و بر فائز اوس قرب کا نہوجیا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ  
 کو ہوا کہ سلمان مٹا اہل البیت کطیفہ ہمارے حضرت وقت بیعت لینے کے  
 اس طرح فرمایا کرتے ہیں کہ بیعت ہے رسول اللہ کی طریقہ میں حضرت شاہ  
 آفاقؒ کے بعد ازان جس خاندان میں مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہیں  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ بابرک و سلم اما بعد یہ رسالہ چوتھا رقم ۴  
 کا موسوم بہ بیچانہ عشق متضمن بعض نکات سورہ رحمن ہے اسید کہ پسند خاطر ارباب  
 عرفان ہو لا رقم ۵ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھ پٹ پٹینا نہ ہی کیا چلتا ہوا ہے  
 الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن  
 ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و  
 ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہیں راہ پاتے ہیں تو وہ نور بیاں  
 سالکان انفس کا راہیر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و  
 قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا شمس و القمر بحسبان سورج اور چاند گردش میں ہیں  
 اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو ایرہ پیر کر انواع  
 عبارت میں موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہیں علاوہ  
 اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے سہ عالم تمام درد زاریات حق چہا ست  
 تواند کے بغور بین این کتاب را بہ الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردا  
 طلب ہے اور جیسے کہ انفس محذوق و شوق و انس و انجذاب میں ہی سہی طرح

کہ وہ کن رسی بہین مین انکہہ رسی ہوں رموز عاشقان عاشق بدانہ لطیفہ  
 عالم غیب اللہ تعالیٰ کو ہے اور کسی کو نہیں اولیا کے دل منور ہوتے ہیں کہ  
 اوس کے ذریعہ سے جد ہر التفات کرتے ہیں اونپر کمل جاتا ہے بلکہ  
 اللہ تعالیٰ بے التفات کے بھی کہو لیتا ہے اتقوا فرستہ المؤمن فانه یظہر نوراً  
 اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہو جاتا ہے یہ پرتو  
 علم آہی کا پڑ جاتا ہے گنت سمعہ و بصرہ اس سے عبارت ہے یہ علم حق در  
 علم صوفی کہ شود ہذا این سخن کی باور مردف شود ہذا آنحضرت صلعم نے ایک صحابی  
 سے پوچھا کیا حال ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عرش و کرسی اور  
 بہشت و دوزخ سب دیکھ رہے ہوں آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی  
 اللہ تعالیٰ اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور  
 دور کے کام ہوتے ہیں کہ وہ ان عقل و فہم کو رسائی نہیں جب ملائکہ کو اللہ  
 نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہیں دے سکتا ہے ہمارے  
 حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاقؒ کے ہو پال مین نوکر تھے  
 اوس زمانہ مین کہ وہ ان کے نواب کو جنگ دیش تھی اتنا سے جنگ مین  
 ایک سکھ نے اون کو بہالا مارا اونہوں نے اسی وقت حضرت شاہ آفاقؒ  
 کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پر جھیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت  
 کی پشت مبارک سے خون روان ہوا وہ ان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ  
 تھے حاضر تھے باصرہ استغفار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرما دیا اور علیہ السلام  
 کر کے اپنی پشت مبارک پر ہاتھ پیرا خون بند ہو گیا گویا زخم ہی نہ تھا  
 ایسے ہی مذکور تصرفات چارے حضرات کے بہت ہیں جن کے بیان کے  
 لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تھا کہ کرامات الاولیاء رحمہم  
 لطیفہ قرب خلافت خلفای راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمہ اہل بیت  
 کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجن من مارجم من نار فبای آلاء ربکما  
 تکذبان بنای آدمی کو کنگھاتی مٹی سے جیسے ٹیکرا اور بنایا جن کو آگ کے  
 شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلہ غضب  
 و جد و کبر و غیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبداء ہی  
 عنقراری ہے رب الشریین و رب المعزین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگار  
 دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا  
 نہ تھایا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہاں میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت  
 ہے مرج البحرین یتقیان مینہا برزخ لایبینان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک  
 اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہر عاقل  
 کو مستحق سے متع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک  
 دریا سے ذخار ہے کہ فیض اور کاشل ابرطیس کے برتا ہے اور بصر کی نسبت  
 دوسرا دریای موج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی  
 اس ہنگامہ سمع و بصر سے فرصت نہیں اور دونوں میں عجب پردہ ہے کہ سمع  
 بصر کی اور بصر سمع کی مغل نہیں اور کان میں بھی ایک پردہ ہوتا ہے  
 ہر جاذبی و چنگ صدای شنویم ہڈ آہنگ ترانہ حرامی شنویم ہڈ گر چشم  
 کشیم تو مد نظری ہڈ در گوش نسیم ہم ترا می شنویم ہڈ یخرج منها اللؤلؤ والمرجان  
 فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی اُن بچرین سمع و بصر سے عجب عجب درو جواہر معارف  
 ہاتھ آتے ہیں اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہیں وہ  
 الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیاں اسی دریا  
 عرفان میں قائم ہیں تاکہ طالبان حقاہد اُن کے ذریعہ سے فائز کتبہ مقصود  
 ہوں وہ دریا پعبث جائے ہے ساقی سے کو ہڈ لے آئینہ دیکھتے ظالم اس عالم کو  
 انکمین تری یون نشہ سے جاتی ہیں چڑھی ہڈ چون کشتی چڑھاؤ پر کینچی جاتی ہو ہڈ  
 کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والا کرام فبای آلاء ربکما تکذبان

آفاق میں چاند سورج تار سے خدا جانی کس پر وہ نشین کی تاک جہانک میں  
ہیں سے ندائم ہر شب از شوق کد امین شور محشر ہا ہنمک در پردہ ہی خواب  
می ریزند اختر ہا ہا و انجم و الشجر لیلیدان ہا اور جہاڑ اور درخت سجدہ کر رہے  
ہیں اور تمام برگ و بار اوس کی یاد میں مشغول ہیں سے چین میں جو دیکھا تو  
چہر چاہے تیرا پد لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے ہا و اسما در فضا و وضع المیزان  
الاتقونی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ مت زیادتی کرو  
ترازو میں یعنی حد کر اور تمام اعمال و اقوال و احوال چاہے کہ اندازہ  
ہوں اور شل تغریط کے افراط بھی نہ رکھتے ہوں جیسے زہا و خشک و ملایان  
بے معنی گھٹاتے بڑھاتے ہیں سے بزد و ورع کوش و صدق و صفا ہا و لیکن  
میفرماتے بر مصطفیٰ ہا و ایتوا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سید ہی ترازو  
تو تواضعات سے اور مت گھٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مہوشان سکر  
استقامت حال سے بے بہرہ ہیں اور کوچہ کفر طریت سے مقام اسلام حقیقی  
میں نہیں آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے و الارض و ضعیف اللانام ضعیف  
فاکتہ و النخل ذات الاکمام و الحب ذو العصف و الریحان اور زمین کو رکھا و  
خلق کے اوسین میوہ ہے اور کجورین خوشن والی اور اناج ہنس و الاطوف  
دواب ہی اور پھول خوشبو کی سویسب واسطے انتفاع مخلوق کے ہیں تاکہ  
اوس کو کھائیں اور کھائیں اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت  
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائیں نہ یہ کہ مثل رہبانوں کے اون کو اپنے  
اوچر سرام کلین سے ملا ہر روزہ دار تو خواہ نیم ہا ماچہ نشین رو بدیوار نیم  
چیرے کہ زحق رسد بعد شوق خوریم ہا پر ہیز چرا کیم بیمار نیم ہا فبای آلا  
بر کبا تکزبان پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جہلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف  
جن و انس کے ہے کیونکہ مکلف ہی دو گروہ ہیں اور نیز خطاب طرف سمع و بصر  
کے ہے کہ انسان ان دونوں کی وجہ سے نہایت ہی کا بیان ستا ہی اور کوتاہ

اور مقر سجدہ کریں گے اور سکروں کی پشت تختہ ہو جائیگی بہر حق جنت میں  
 زیارت وجہ اسد سے مشرف ہونگے اور جبلہ مدعجب مرتبہ عالی ہے جس  
 مومنین اور دوستان خدا انکسین ٹھنڈی کر نیگے اور کافر محروم اس نعمت  
 سے آگ میں جلیں گے یا مشرکین والانس ان استلعم ان تنفذوہن قطارہ  
 والارض فانفذوا لاتنفذون الا سلطان فبائی آلا اور کما کذبان اسی گروہ  
 جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نخل ہاگو کناروں سے آسمان اور  
 زمین کے تو نخل ہاگو نہیں نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہاں ہے ہر حال  
 اطاعت کرو یسئل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبائی آلا اور کما  
 تکذبان بیجے جاوین کے تیر شعلہ آگ کے اور تانا بگلا ہوا فاذا انشقت السماء  
 فکانن وردۃ کالہامان فبائی آلا اور کما کذبان پھر جب پٹ جاوی آسمان  
 اور ہو جاوے سرخ مانند قرنی کے یہ بیان ہے قیامت کے دن کا  
 دو عالم جلوہ از طلعت اوہ قیامت فتنۃ از قیامت اوہ یعنی قیامت بھی  
 ایک شوکر ہے معشوق کی فیوٹنڈ لالسل عن ذنبہ انس ولا جان فبائی آلا اور کما  
 تکذبان پھر اوس دن نہ پوچھا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف الحجر مون  
 بیہم فیوٹنڈ بالو اسی والاقدام فبائی آلا اور کما کذبان پچانے جائیں گے  
 گنہگار پیشانی سے رویش بہ بین حالش پیرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ  
 بجال ہوگا پھر کدسی جائیں گی پیشانیان اور تدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر  
 ہوگا نہ جہنم اتی کذب بہا الحجر مون لیطوفون بینہا وہین جمیم آن فبائی آلا  
 اور کما کذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو ہٹلاتے شے گنہگار پھر نیگے در میان  
 اوس کے اور گرم پانی کھولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بہاڑ میں جائیں گے  
 نفوذ باسد منہا ولکن خاف مقام ربہ فبقیان فبائی آلا اور کما کذبان بیان ہے  
 نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت بھی  
 کی تو ان دو باتوں کا بدلا دواغ میں ذواتا افان فبائی آلا اور کما کذبان

ضمیمہ اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہے ابد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو  
 اول کشتیوں پر مین فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار  
 کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور تحبہ  
 سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ ہے وجہ مین فہم من فہم  
 تشبیہ کشتی کی آنکہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے  
 توحید رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الہی ہے اور بیواسطہ مرشد  
 وصول الی اللہ زاد رہے بی عنایات حق و خاصان حق نہ گر ملک باشد  
 یا مستش ورق نہ اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سما جانی سے بہت  
 زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس  
 دیکھنے والے کی آنکہ مین کنج جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی  
 ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہیں دیکھ مین فی السموات

والارض کل یوم ہونی شان فبائی آلا در کما کما زبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا  
 ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہیں اور یہ سب  
 وجود و حیات وغیرہ اور گہر بار مال و متاع سب اوس کا دیا ہوا ہے اور شل  
 فیض کوئی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو  
 کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ ہی حقیقت خدا دیتا ہے  
 یہ سب اباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہیں چنانچہ اکتاب مدد  
 معاش امر و سلاطین سے کرتے ہیں اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہیں اور  
 حصول ظاہر قرآن حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور غریب اس فیض کے  
 وہ ہیں اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدوں سے دستور ہے اور وسیلہ  
 اس فیض کے وہ ہیں سفیر لکم ایہ القطن فبائی آلا در کما کما زبان یعنی تمہارا  
 حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب باب اور پردہ اوٹھا جائیں گے  
 اور منکر بھی مقرر ہوں گے اور یہ پردہ دیدار مٹے ساق سے مشرف ہوں گے



راقم الحروف کا موسوم بہ نقشہ عرفان کہ حاصل میخانہ عشق ہے مثل اکثر  
 معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم  
 کر سکتے ہیں معرفت اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہیں اور بعض اس کو  
 بھی اسما سے صفاتی سے شمار کرتے ہیں کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسما و صفات  
 ہے تودونون قول درست ہیں یعنی اس اعتبار سے کہ اسما و صفات ذاتی ہیں  
 ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہیں لانا تعالیٰ و راہ الہی و راہ العبرۃ عبارتہ اور اس لحاظ  
 سے کہ جامع جمیع اسما و صفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہو  
 معرفت صفات ثانیہ امام جلیلہ صفات ہیں اور بعض کا بصف و وجود کو  
 بڑا کر توصف کے قائل ہوئے ہیں تودونون قول صحیح ہیں اس اعتبار سے کہ  
 وجود بھی ایک صفت ہے نہ ہوتے ہیں اور اس حیثیت سے کہ وجود صفات  
 کو شامل اور سب میں ساری ہے تو آئینہ ہوتے ہیں معرفت شرائع سابقہ  
 میں سجدہ بزرگوں کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور  
 اب جو منہوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منہوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی جبر سے کام  
 کو کسی کے واسطے روا نہیں رکھتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہے باقی  
 ہے اور دوستان خدا کی جناب میں نیاز مندی لازم ہے کہ یہ آؤ بکلت خدا کی  
 ہے اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ مت کہرے ہو میرے سامنے جیسے کہرے  
 ہوتے ہیں احاجم ان کے رؤسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہیں ہے بلکہ نفی اوس  
 وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لا تقو موافرا نا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 واسطے آنحضرت صلعم کے کہری ہو کر تیں معرفت الرحمن علی العرش استوی  
 اور اللہ معکم انما کنتم کے باب میں اختلاف اہل ظاہر کا ہے سوا ایمان دونوں بیخبر  
 ہے والراہون فی السلم یقولون آمنابکل من عند ربنا اور حدیث میں ہے ان  
 من افضل ایمان المران یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ  
 ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی اور وحی عرش سے آتی تھی

اودن باغون مین بہت سی شہنیاں ہین اینی شعب ایمان جو اوس موس  
 مطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیما جینان بخیران فبای آلا در کما کذبان  
 اودن مین دو چشمے ہتے ہین یہ بدلا ہے اودن دو چشمون کا جو خوف خدا سے  
 بہتی تھین فیما من کل فاکتہ زوجان فبای آلا در کما کذبان وہ میوے ہی  
 شمرکہ ایمان ہین مشکین علی فرش بطائنا من استبرق و جبا جفتین دان فبای  
 آلا در کما کذبان اودن فرشون پر تکیہ لگائین گے یہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو  
 اونون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہاں بکسانی  
 تمام مطالب اودن کے ہاتھ آسے وہاں ہی سہولت سے میوہ پائین گے فہین  
 قاصرات الطرف لم یطمثنہن انس قبلہم ولا جان فبای آلا در کما کذبان یعنی  
 وہ اچھوتی پیدیاں ہین کہ اودن تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے گاہ والیاں  
 ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلا در کما کذبان اور جن کے نفس مطمئنہ  
 ہین اودن کی جنت زیادہ حالی ہوگی ومن وونہا جنتان فبای آلا در کما کذبان  
 مدہا متن فبای آلا در کما کذبان یعنی وہ باغ ہرے ہرے ہین فیما جینان  
 نضاضخان فبای آلا در کما کذبان اودن مین دو چشمے اور ملتے ہین فیما فاکتہ  
 وکل و زمان فبای آلا در کما کذبان اودن مین میوہ ہین اور کجورین اور  
 انار فہین خیرات حسان فبای آلا در کما کذبان اودن سب باغون مین بھلی  
 عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی انعام فبای آلا در کما کذبان حورین ہین  
 خمیہ نشین لم یطمثنہن انس قبلہم ولا جان فبای آلا در کما کذبان یعنی وہ بن بسا ہی  
 ہین مشکین علی رفرف خضر و عبقری حسان فبای آلا در کما کذبان تکیہ لگاؤ  
 ہوئے چاند نیاں سبز اور چہا پہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال  
 والا کرم برکت والا ہی نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور عظیم الہامہ توحید مین تہا رکنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المجتبیٰ وعلی آلہ واصحابہ نجوم اللہ اما بعد یہ

اذا كان الغالب على عبدی الاشتغال بی جبلت نعیمه و لذته فی ذکر فی حقیقتی  
 و حقیقتہ فرقت الحجاب فیما بینی و بینہ و صیرت بین عینیہ معاملہ لایسوا ذاسے  
 الناس اولک کلام کلام الانبیاء اولک الابدال حقا اولک الذین اذا  
 اردت باهل الارض من حقوقہ و عذاب ذکر تم حضرت ذلک عنہم رواہ فی کلیۃ  
 معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھ خدا کے او خلق  
 کے معرفت مسئلہ طلب خدا کی صریحاً یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم  
 نے صحابہ کبار سے فرمایا و اللہ الا علی و اللہ الا ینہ کما انتم تطلبونہ معرفت لہ درائی  
 من آیات رب الکبریٰ بیشک دیکھے او نے اپنے رب کے بڑے نمونے اور  
 تجلی ظہور شے کو قریبہ ثانی میں کہتے ہیں اور تمام تجلیات آیات الہی ہیں فہم  
 من ہم سے جلوہ معرفت است اگر دیدہ بینائی ہست بد کہین جہان آئینہ آئینہ  
 سیائے ہست بد ہر وہ عرض و سہ آئینہ شکل اندہم بد میتوان یافت کہ در پردہ  
 خود آرا کے ہست بد معرفت ص و القرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو  
 یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنا ہے اور تمام آن واد معشوق کی  
 اوں کے سخن سے کمال جاتی ہے معرفت لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تاکہ  
 خدا کا بول بالا ہو تو شہد اکو محبت خالص ہے اللہ تعالیٰ سے معرفت تبرک  
 تبرکات اکابر کی لازم ہے ہقیقۃ مابترک آل موسیٰ و آل ہارون علیہ السلام معرفت  
 یہ نبی روشنی دیکھو و اشرفۃ الارض بنور ربہا اور جگہ کا اونہی دہرتی جبلت سے  
 اپنے پالن ہار کی معرفت و مایوں من اکثر ہم بالہد الا وہم مشرکون اس شرک سے  
 مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل میں ہونا معرفت علم ظاہر مقدمہ  
 عمل ہے جیسے عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن  
 عمل پر مشرب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ جو  
 کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ او کو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم  
 ہی نہ تھا معرفت قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لایزال عبدی بتقریب الی

سخن از عرش بدول بردن رندان آمدند این می ناب ز نشین افلاک چلبند  
**معرفت** معانی میں مقامات عشرہ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر  
عارف نے موافق اپنی دیدہ و بینید کے معانی بیان کیے ہیں اور وہ سب بجای خود  
درست ہیں ہرچہ خوبان کنند خوب آید ہر راقم کو جو فیض سے حضرات کے  
معلوم ہوئے تحریر کرتا ہے تو بے پشیمان ہونا گناہوں سے کہ الذم تو بہ یہ  
باطن تو بہ ہے اور ظاہر تو بہ استغفار ہے آنا بت رجوع الی اللہ ہے جو عبادت  
صدق تو بہ کی ہے نہ بد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلا  
حکم خدا و رسول سے شکوہ بجالانا احکام الہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلاکوں  
عبدان شکوہ نہ کر سکتے ہیں ہر سا کرنا خدا پر ہر حال میں با اسباب اور بے اسباب ذکر یا گوی  
جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر و ناظر جاننا خدا  
کو اور بعض نے ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت  
درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزت  
کو شہ نیشینی کو کہتے ہیں ہر درگوشہ خاطر عزیزان جاکن ہر در مذہب ما  
گوشہ مستقن نیست ہر اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مراد تقویٰ ہے  
والتقویٰ ہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل سے  
محبت الہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقہ نقشبندیہ جو الی الان  
ہر شعبہ میں باقی ہیں وہ یہ ہیں ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضروری  
**معرفت** بزرگوں نے جو مقامات کو دواڑ سے تعبیر کیا ہے مثل دائرہ و تیر  
صغری و کبری و علیہ و کمالات نبوت و غیرہ کے تو عالم مثال میں ہر مقام کا  
قرب بصورت دائرہ نظر کشنی میں آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے ان  
عبارات کو اختیار کیا ہے تو عرض حاصل دواڑ سے ہے اور اختیار زوائد بکار  
ہے کیونکہ زوائد غرض میں فوائد میں آجاتے ہیں **معرفت** عشق کا لفظ اس  
حدیث میں آیا ہے عن الحسن البصری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال **تعلق**

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طہی ہونے دائرہ کبریٰ کی غروب ہونا  
اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے حقیقت اوس کشف اولیٰ ہل مقام  
کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آنے

فرمایا اَنّی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض خیفاً وانا من المشرکین  
**معرفت** سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارئی انظر الیک سے  
ذرحسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت بد عاشق سکین کجا ماند بجال خوشی تن  
**معرفت** للراقم سے نہیں جانتے ہم وجود و شہود بد یہ باتین مین دو اور خدا  
ایک ہے بد **معرفت** وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ کبار  
روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح بیٹھے تھے کہ چڑیاں سر پہ سے اوڑھ سکتی تھیں  
یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے  
**معرفت** وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوس کو واردات کہتے ہیں اور جو شاہد  
باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہیں اور علم خواہ  
واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل  
خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا و رسول  
ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل او ن معاملات سے  
عبارت ہے جو محض وہی مین کسب کا او ن مین کچھ دخل نہیں اور رحمت مین  
کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن  
نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا  
مین سے یہ دو کمال ہیں ایک عہدہ و رسولہ و سر اکمال بجال مجربیت جس سے اہل حبیب  
مشرع ہے اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقہ اولیا  
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد او ن اہل عصر کے وہی  
طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء و تقدیم کے او ن کے شرائع تھے شاہد  
اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء و رتہ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

بالذات حتی جبکہ آخر اور قرب قرآن سے ہے کہ ما تقرّب الی عبدی مثل ما اقررت  
 علیہ معرفت نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک میں متعارف ہے بیان  
 اور کما آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من  
 بقلب سلیم اور نسبت لطیفہ نفس یہ ہے کہ یا ایہا النفل الطمّئنة ارجی الی ربک راضیة  
 مرضیة فا دخلی فی عبادی وا دخلی جنّتی معرفت معیت اور اقربیت وغیرہ نام  
 اسما و صفات الہی پر بیان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو  
 مفہوم مثل ان آیات سے ہے کہ والذین احسنین اور واسجدوا تقرّب معرفت  
 کوئی خلق نہ برآ ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس میں جن و قبح پیدا ہوتا ہے  
 اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچھ نہیں اور  
 خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہیں وہ  
 حسن اخلاق سے برکنا رہے معرفت علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت کتاب  
 تکمیل ہے ومن یوت احکمتہ فقد اوتی خیرا کثیرا معرفت اپنے نفس سے کبھی گمان  
 نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کریم السد وجہ الاحرم سورۃ الن  
 معرفت الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیہا الا ذکر السد و ما والاہ و عالم و متعلم اور عالم  
 کامل وہی ہے جو شرف و علناہ من لدنا علما سے مشرف ہو اور متعلم کاملان  
 مکمل ہیں کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہیں معرفت فضل العالم علی  
 الفضل علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہیں جن کو عروج کے بعد نزول ہو اہی معرفت  
 سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے  
 اور کاشف اذن رموز کی یہ آیت کریمہ ہے کہ ما فطنۃ عن امری معرفت رویت الہی  
 کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے  
 و لمان جہت ثابت ہے و راس زمان و مکان جہت کہاں ہے فہم من فہم  
 اور بے کیف سے مقصود برات ہے کیفیات و اذواق غفل سے معرفت  
 نور ولایت صغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے

کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت این خاندان کسب  
نمودہ بسنگرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت درین وقت ممتاز اند نہتی معرفت  
ہمارے حضرت دام فیوضہ اولاد انجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی  
رضی اللہ عنہ کے بہن جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت  
شاہ اہل الدمرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے  
حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکھا تھا معرفت سال ولادت اعلیٰ حضرت  
شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ عنہ کا ایک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے سکن  
شریف دہلی تھا ہفتم محرم روز چار شنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و د و صد و  
پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور چہ شنبہ کو منگلپورہ مین عقب مسجد شریف  
کے مدفون ہوئے جہاں حضرت قبلہ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیر و مرشد  
سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی معرفت  
حضرت کی عادت ہے کہ بحز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب بنین دیکھتے  
اور جو کوئی کتاب مذکور کتاب ہے طالب علموں وغیرہ کو دیتے ہیں اور ایسا ہی جملہ  
اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بھی بدرجہ کمال ہے بلکہ قرآن شریف ہی  
جب تصحیح کر لیتے ہیں کسی کو عنایت فرما دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور کوئی نسخہ

قرآن کا بیجدیتا ہے معرفت ماکان لبشر ان یکلم اللہ الا وحیا او من وراء  
حجاب او یرسل رسولاً فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملہ انبیاء ہے اور حجاب  
مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطہ رسل کے تمام مومنین سے  
معاملہ ہے معرفت روایہ صالحہ ایک جزد ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت  
انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے معرفت اشارت ازراقم  
قامت پہ تیری خلعت نور حیدر اکیلے ۛ جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما اکیلے ۛ  
کوثر کا فیض تو نے جہاں مین لٹا دیا ۛ دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا اکیلے ۛ  
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا ۛ تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا اکیلے ۛ

صوفیہ کبار زمانہ نبوت میں نہ تھیں اگرچہ مصداق ان کا ضرورتاً جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات کا مذکور ہوا اس میں یکمیت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگوں نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے نا آشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیائے کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاویں تاکہ لوگوں کو ترغیب ہو اور ان کے توسل سے فائز المرام ہوں لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تھائی زمانہ ان کے حق میں مضرب ہی ہے کہ لوگوں نے شیطیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب وجودیہ تقلید اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری وائد مثل کئے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریضہ قلیل و قال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہیں ع چون نذیدہ حقیقت رہ افسانہ زدندہ لہذا حکمت الہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسل الوصول اور مجتبیٰ فیوض ہے کما لا یخفی علی اہل النظر معرفت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابہ کبار سے ہیں اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی شرف ہوئے ہیں اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعدائی فقال یا سلمان اتق الله و علم انه سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان خطک منہا ما جلست فی بطنک او القیت علی ظہرک و اعلم ان من صلی الصلوات الخمس فانه یصبح فی ذمتہ الله فلا تقنن احد من اہل ذمتہ الله تقنن الله فی ذمتہ فیکلیک الله فی النار علی وجہ معرفت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ میں ہے یوں لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ



حضرت نے اعلیٰ حضرتؒ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفہ قلب طے کرتے تھے  
 لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھ گیا حضرت  
 نے اعلیٰ حضرتؒ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ میں ہی سب مقامات طے ہو سکتے  
 ہیں لیکن استعداد مرید کی ہی جاسیے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت  
 سب بایمن موافق سنت کے کرتے تھے لیکن گسرنسی سے ایسا فرماتے تھے  
 کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض  
 آتا ہے کہ ہم تر تبر ہو جاتے ہیں حضرت نے اعلیٰ حضرتؒ سے نقل فرمایا کہ  
 غوث ہویا قطب جو غلاف شمع کرے وہ کچھ ہی نہیں مولانا مولوی سید  
 محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدوں نے حضرت شاہ آفاقؒ سے  
 عرض کیا کہ جو ان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہیں  
 آپ نے فرمایا کہ تم کو میں جانتا ہوں کہ ہو جاؤ اور ان کو خود خدا جانتا ہے  
 حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاقؒ کا بل تشریف لگے تھے  
 ایک بار کمیون کے سامنے سے آپ کا گزر ہوا آپ نے دہان کے حاکم سے  
 کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کس بیان اپنے ملک میں رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیاں  
 دہان سے نکال دیں حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاقؒ ولایت سے  
 تشریف لائے تو اجیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پہنچ گئے وہیں سے  
 فاتحہ پڑھ دی بسبب دہان کے خادموں کے جاننا مناسب نہ سمجھا حضرت  
 نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت  
 کا کیا تھا رات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرتؒ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے  
 باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیر و مرید  
 اجیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی۔  
 حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ جنت میں لے گیا حورین ہمارے پاس  
 آمین گی سو ہم ان سے کہیں گے کہ تم میں خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرتؐ

جواب تیرے وصف میں لکھی وہ کہ بگئی بہجوتیری شان میں کے مرج ونا کیلئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ علی آلہ واصحابہ واتباعہ واجباہ  
اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ اسرار محبت مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات  
اعلیٰ حضرت امام الطریقہ محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ و  
حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت مولانا افضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ حضرت پیر و مرشد  
ولايت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب سید احمد میاں صاحب  
دام فیوضہ پراور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار  
کر دیا ہے اور جہاں راوی کا ذکر کہنیں وہ سب بے واسطہ سے ہین اگرچہ  
ظاہر اچھ پسند ملفوظات ہین لیکن بعضے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلیٰ پر  
اسناد واسطے افادہ خاص و عام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہوں اور  
معاملہ فہم بواسطہ ذوق صحیح کے آن واداسے ہر کلام سے اوس کے معنے کو  
پہونچتے ہین اسرار محبت راہر دل نبود قابل پذیرائیت بہر دریا زمریت  
بہر کانے پذیرا وانا المولف فقیر نور احسن کان اللہ تعالیٰ کہ حضرت نے فرمایا کہ  
میں جب حدیث شریف پڑھ کر اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاتا تو  
دیکھ کر فرمایا کرتے کہ یہ لوح حدیث حضرت نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا  
کہ ہم سب عرب و اقرباد و دوست آشناؤں کو چاہتے ہین کہ ہو جائیں لیکن کوئے  
نہیں ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے حضرت نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے نقل  
فرمایا کہ اب جو لوگ دسوں لطیفہ طے کرتے ہین قدام کو جو صرف لطیفہ قلب طے  
کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا حضرت  
نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ یہ دسوں لطیفہ کسی کو ایک بارگی کھل جاتی ہین  
اور کسی کو برسوں میں کھلتے ہین حضرت نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ جو  
کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جائے

مین ایک مقصد مین جاتا تھا کبھیوں کے سامنے سے گزرا سب نے کھڑے ہو کر  
 سلام کیا مین نے جھڑک دیا خدا کی شان توڑی دوڑ گیا تھا کہ وہ سب اگر  
 میری مرید ہو گئیں اوس کے بعد سب نے نکاح بھی کر لیے اپنے ہاتھ سے  
 پیمتی مین اور کہاتی مین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین  
 قرأت مین کیوں بنایا کرتے مین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے  
 یہ قرأت مین بنادیا کرتا ہوں کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم کے کلمی مین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت  
 سے اس شعر کے معنی پوچھے ہ ہارونیش خسرو مو سے دوان ہدسیجا  
 چہ گویم ہو کب روان ہد آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح  
 ادا ہونا دشوار ہے انرا نجلہ یہ فرمایا کہ جب دولہ کی برات جاتی ہے تو باپ  
 دادا بہائی سب اوس کی رکاب مین چلتے مین تو اس مین کوئی سوراہا  
 بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت  
 سے کسی نے تصور شیخ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے  
 بیان مین فرمایا کافی نظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے راقم نے حضرت  
 پیر و مرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا کہ کبراد یون تو کر کر اسرہ  
 دیون نہ جائے ہا جن نین مین پو پسین دو جے کون سائے حضرت فی  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائیں تو یہ  
 گائیں ہ اہی نیکی بنو سے لہنا نابراہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ  
 حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 آنحضرت کا کرتے مین ایک بار حضرت بہت طیل تھے آپ نے فرمایا کہ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شریف لائیں مجھ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی  
 بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق و سقیق الفاظ و معانی و قرآن  
 کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہیں پاتا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس میں لطف ہے کسی میں نہیں۔  
ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر  
کوئی راستہ سے گاتا ہو اٹھل جاتا ہے میں بتیاب ہو جاتا ہوں ایک  
صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ  
کنا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں  
ایک نابینا آیا اور آنکھیں چاہیں آپ نے جو دعا بتلائی اور میں نے  
یا محمد انی اتوجہ الیک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے  
آپ نے فرمایا کہ عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہ نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی ایک صاحب نے حضرت سے  
فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ایک بکری بچ کی اس وقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس  
یہی فاتحہ ہے حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا  
میں مولانا اتحق صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ مولود شریف میں جایا کرتا تھا حضرت  
نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
کیا ہے اسی طرح کرے گھائے بڑھائے نہیں اور یہ شعر پڑھا کہ گردنِ دل آپ  
سلطانِ شریعت سرِ مکین ہا ماشوہ نور آگہی بادِ وحیبت مقترن ہا مرہ در شیم  
سنائی چون شانِ تیر باد ہا گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سن ہا  
حضرت نے فرمایا کہ میں دو حدیث سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن یہ  
مازہی قصائد ہوئی حضرت پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر میں فرمایا کہ  
سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے محب بھی ترک نہیں ہوتا حضرت  
شاہ آفاق رحمہ اللہ ایک دم میں بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تھے اور  
حضرت نے فرمایا کہ میں نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور حضرت پیر و مرشد  
نے بھی ابتدا میں پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت نے فرمایا کہ اشتیاق لقا سے آگے کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی خوشیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو جو ہو کرتی ہے لیکن اوس کا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے راقم نے حضرت سے بولانا اسحق صاحب رحم کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم اہل بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد اجماع میں حضرت شاہ ولی السدر رحم کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رحم کو فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی السدر رحم سے بڑھی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرمائی ہیں کہ اون کے والد سے بڑھی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رحم نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ میں ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز عشا کے موافق سنت کے اہتمام کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہیں پاتا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہیں پاتا ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اوس پر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام بالتقویٰ باشند ہمیں اصل ست حضرت نے فرمایا کہ کرشن اور راجندر اور لچمین ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے ہیں یہ سب موجد تھے اگر زمانہ ان حضرت کا پاتے تو ایمان لے آتے حضرت نے فرمایا کہ اس میں بید کیا ہے کہ لوگ جگڑا کرتے ہیں ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتے ہیں پھر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب میں ایسا فیض ہوتا ہے کہ اس کے پر تو سے وہ سب صلح کر لیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دل نہیں ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندھیرے گہر میں آفتاب ہے

نے فرمایا کہ بھو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہیں اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت میں حورین آئین تھوڑے بھی ہم ہی کہیں گے کہ آؤ بی بی بیٹھیہ جاؤ تم بھی قرآن شریف سنو ایک بار قرآن میں روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اور وقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ جن کو آپ سے محبت ہے وہ تو بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ رہے ہوں گے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابست دارکان اسلام ہو وہ ولی ہے اوس کی ولایت میں کوئی شک نہیں کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اوپر نہ رہی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانے لگا وہ کیونکر ایسا کرے گا حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے تھے کہ اوس کی یاد میں رہا کرو بس یہی سلوک ہے حضرت نے فرمایا کہ سلوک میں حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہیں حضرت نے فرمایا کہ شیخ سے جو دعائیں منقول ہیں انہیں وہ تاثیر نہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں فرمائی ہیں انہیں ہے حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لبوا بالثقیین یعنی بندے خدا کے آرام طلب نہیں حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمیل کا مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میں نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار کر لیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ہنڈک میں تھوڑا کر لیا کرو اور لا الہ کے معنی لا معبود فرما سے حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پھر فرمایا کہ شہداء و صالحین کو نہیں پاتے اور صدیقین اولیاء ہیں حسن اولنگ رفیق اور کیا اچھا ساتھی

اشغال واسطے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے عین اصل عشق ہے حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ روز بعد اشراق سلطانی میں جایا کرتے تھے اور حضرت بھی جب دہلی میں تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھ کو روزنگون سے عشق ہے حضرت مجدد دین اور سلطانی تھے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرہ مشائخ تحریر کرتے تھے اونہوں نے کہ سیکو بغض دریافت حالات حضرت کی خدمت میں بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اونی سے کہدینا کہ فضل رحمٰن سب کو درکار ہے نقل ہے کہ ایک پیر زادہ حضرت کی خدمت میں آئے آپ کو دیکر بیہوش ہو گئے بعد ازاں حضرت نے پوچھا تو کہا میں نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت کا حال دیکر بیہوش ہو گیا آپ نے فرمایا کہ بس ایک جہلک میں تمہارا یہ حال ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے میں نے اونی سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو جوار مسجد میں ہے اونہوں نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو ملے ہے حضرت نے فرمایا کہ میں ایک کنوین پرتبیج پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھا رہا تھا اتنا قابو نہ رہا کہ تیسری چوٹ لگی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہو گیا حضرت پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مراد آباد کے تہمت ہنود سے حوالات میں تھے بعد ثبوت براہوت کے سب رہا ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں کہ میں تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑا لے لانا ہوں اوسی اثنا میں رہا لی ہو گئی اور اوسی عرصہ میں بعض لوگوں نے آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضیٰ علیٰ کرم اللہ وجہہ خود اونی کے واسطے دعا کرتے ہیں ابتدا میں حضرت پیر و مرشد کو ایک بار حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوا تھا کہ کچھ بات کرتے تھے اور نہ کہاتے پشیتے تھے آگلی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

سب کچھ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے بعد جو بزرگ ہوئے اونہوں نے جب نظر کا فرون پر ڈالی خود بخود مسلمان  
 ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو  
 کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہو جاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید میں  
 مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاطمہ کی حضرت نے یہ فرمائی  
 کہ ایک صحابی نے کنواں بنایا اور کہا نہ الام سعد مولانا مولوی سید محمد علی  
 صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابتدا میں حضرت سے عرض کیا کہ بھو جو مزا شرف  
 میں آتا ہے قرآن شریف میں نہیں آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بعد ہے  
 قرب میں جو مزا قرآن شریف میں ہے کسی میں نہیں مولوی صاحب  
 موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں نے حضرت سے صحبت میں رہنے کو عرض  
 کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑ کر ہزاروں کو س چلی جاتی ہے اس کے  
 خیال سے یہاں انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان میں یہ قدرت نہیں  
 مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں ترو دین تھا کہ انجام  
 دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا ترو دہے میں نے بیان کیا تو آپ نے  
 فرمایا کہ ایک بار مجھ کو بھی یہی ترو دتا سو میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ  
 فرماتے ہیں تم کیا ملکہ جو تم سے محبت رکھو گا اوس کا بھی انجام بخیر ہو گا حضرت  
 پیرو مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد میں قدم رکھے گا  
 اوس کی عقیقہ بخیر ہو گی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی کمالات ہیں حضرت پیرو مرشد نے فرمایا  
 کہ جس کے کلام میں تاثیر نہیں اوس کی توجہ میں بھی تاثیر نہیں مثال  
 سلوک مقامات ربی کی حضرت پیرو مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہاں  
 شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوس قلعہ میں بہادر شاہ بھی بادشاہ  
 تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ اذکار



خوشی میں اونہوں نے تمام مکان اپنا راہ خدا میں لٹا دیا میکولال ایک شخص تھا اوس نے حضرت شاہ آفاق رضوی دیکھا تھا اور حضرت پیر علی شاہ صاحب کا مریدا اور نظریافتہ تھا بالنسبت کی صورت دیکھ کر مقام بتا دیتا تھا اور سب پر غالب آتا تھا ایک مجلس میں حضرت پیر و مرشد کا اور اوس کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اوس سے واقف نہ تھے اوس نے دل ہی دل میں تعجب کرنا شروع کیا تو وحی دیر میں آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا اے اسم اللہ پیر مراد بتا دیا اوس نے بھی زور ڈالا تو وحی دیر میں میکولال بیہوش ہو کر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا جب ہوش آیا تو بہت معتقد ہوا کہتا تھا کہ برسوں میں آج میری تسبیح ٹوٹی اور اڑھا ہوا دن تک رعشہ اوس کے تمام بدن میں رہا بلکہ حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے بعض اقران عصر جو اہل ارشاد ہیں وہ بھی معتقد ہو گئے ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت میں آیا آپ نے از رو سے امتحان مسجد سے نکلا وہاں جب دروازہ کھلا حضرت پیر و مرشد اوس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آئے پھر آپ نے کچھ نہ فرمایا بعد نماز کے اوس کو بلا کر مطلب پوچھا کہ آپ کا پیالہ پلا دو آپ نے شربت منگا کر آدھا خود نوش فرمایا اور آدھا اوس کو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جا وہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت نے ذکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھا جن گلیان محمد جلیں جہ گلیان میں یکن بہور دن ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم مکہ میں فرمائی اور شریعہ وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑھا تھا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو گئے تھے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضوی کو کچھ تردد تھا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتھ چاہیے بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرما دیجیے کہ نیچا نہ نماز پڑھ لینے دے

یہ حال دیکھ کر رونے لگیں حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجا بیگم العزیز  
 پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیر و مرشد  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں کہ میں اپنا لعاب  
 دہن تیرے منہ میں ڈالوں گا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قدمازی  
 نے ایک بار گھوڑا اپنا کیست پر چوڑ دیا اور کہا خبردار اس میں سے مت  
 کھانا کیست مسلمانوں کا ہے اوسنے منہ بھی نہیں ڈالا خان صاحب بڑے  
 پرہیزگار تھے اون کے گھوڑے بھی حرام کا نہیں کھاتے تھے ختم حضرت  
 قبلہ عالم حضرت خواجہ ضیاء اللہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم کا جو راقم کو حضرت پیر و مرشد سے پہنچایا ہے کہ اول و آخر یحییٰ یحییٰ  
 بار درود شریف اور درمیان میں یا ارحم الراحمین پائو بار حضرت نے  
 فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے قرۃ تھے میں مراقبہ کرتا تھا  
 ایک توجہ اونپر بھی کی سب شیریں ہو گئے۔ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا  
 کہ حضرت کا عالم طفلی تھا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ  
 فرماتے ہیں یہ لڑکا ولی ہو گا اس سبب وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہیں حضرت  
 نے فرمایا کہ یہاں شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بھی  
 آئے تھے اور محمود خان صاحب بھی ہو گئے ہیں محمود خان صاحب پیر بہائی  
 حضرت شاہ آفاق کے تھے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب  
 نے جب حضرت عالم طفلی میں تھے اوس وقت آپ کو دیکھا فرمایا تھا کہ یہ  
 شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو لڑکپن میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کبار کی زیارت ہوا کرتی تھی ایک  
 بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا  
 بیٹا فرمایا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ  
 حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خدمت شریفین میں تبرک و تجریدیت تمام رکھ کر فائز المرام ہو سے دل سی حضرت  
 کے عاشق ہیں وہ چشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے تھے کہ ایک شخص  
 حضرت کی خدمت میں آئے تھے اُنسا و راہ میں ایک ندی میں اونہوں نے  
 گھوڑی ڈال دی اوس میں دلدل بہت تھی گھوڑی اوس میں غرق ہونے لگی  
 اونہوں نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل میں سے  
 نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت میں آئے آپ حجرہ میں چادر اوڑھے  
 بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھ کر بولے کہ لوگ ہکو تکلیف دیتے ہیں اور اپنی پشت  
 مبارک دکلائی نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تھا فقط اور ایسا ہی  
 ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر میں غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سے سلامت ہوا  
 حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے  
 شاکی تھے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا سلام کہدینا اونہوں نے ایسا ہی کیا  
 وجہن و ملہن سے چلے گئے یہ کہ است آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت  
 نے فرمایا کہ اس مسجد میں جن تھے لوگوں کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت  
 کرتے تھے جب میں یہاں آیا مراقبہ میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جن آیا  
 پاؤں جن کے پہرے ہوتے ہیں بیٹھے کہا تم کون اونے کہا ہم جن ہیں مرید  
 ہونے آئے ہیں اوس نے بیعت کی پہرے کہدیا کہ خبردار اس مسجد میں  
 کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ  
 میں ایک روز مراقبہ میں تھا دیکھا کہ پرانے آئین اور کہا کہ ہم جنوں کی پٹیاں  
 ہیں سب مرید ہو گئیں حضرت پرور مشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے  
 اور صفات بہت ہیں ایسی ہی بہتین ہی بہت ہیں حضرت نے راقم کو قبل  
 حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام  
 اعداد دل سے بے حرکت زبان سو بار اور لا الہ الا اللہ سانی سو بار  
 منشی سالک رام صاحب ارادہ حضرت قبلہ اور نظر یافتہ خاص حضرت پرور مشد

اور شب و روز خدمت لیا کرے ایک بار کسی نے مراد آباد شریف میں جناب  
 دیکھا کہ حضرت کے سر پرانے کوئی بیٹھا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا  
 آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہیں جانتے جو آپ کے سر پرانے بیٹھے  
 اسی اثنا میں میان عطا محمد صاحب نواسہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے مدنیہ  
 منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے بس آپ کے ہیکر  
 بیتاب ہو گئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی جا پائی  
 پاؤں کو سر پرانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اور انہوں نے نہ مانا کہ  
 میں آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہوں مجھے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ پرانے  
 بیٹھیں اور میں بیان غرض باصرار تمام آپ پانچٹی بیٹھے اور ان کو سر پرانے  
 بٹھلایا اور جب تک وہ رہے لبیب ادب کے کسی پر اس عرصے میں خفا  
 نہ ہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہمت اقلیم کی سلطنت  
 ہو تو ان پر سے شاکر کر وں اور جو بیان مرضی اونکے رہتے تھے اسی عرصہ  
 میں حضرت پیر و مرشد نے خواب میں حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا  
 کہ بہت خوش ہیں حضرت نے سکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک  
 روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ  
 آفاق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے  
 ہیں خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپ کو اولیٰ سے کیا نسبت ہے  
 اور انہوں نے پچاس ہزار لچون اور شہدوں کو با خدا کر دیا تھا اور ہم مدت  
 خدمت میں رہتے ہیں کہیں دل میں سوئی سی چہبہ جاتی ہے اس پر میر  
 عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام ولی کے زن و مرد  
 مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیسے دیتا ہوں اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الہی  
 تہانست اولن کی دستور ہو گئی میان عبداللہ شاہ صاحب طلب حند میں  
 حضرت کے آستانے پر حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا وہیں

مرزا صاحب کے بہت سے خلفائے سوئے ترجیح اور ان کو آپ پر ہے اس پر  
 حضرت نے نکر فرمایا کہ جاسنے تجھ کو سب دیدیا ایک بار حضرت نے شعر  
 پڑھے اور پھر ایک صاحب نے کہا کہ امین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ  
 ہمارے بچکے سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیر و مرشد ہی شعر کو جس طرح  
 زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہیں حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد مجاہد  
 سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق  
 قدس السد روحہ کے تھے اور ان کو بھی اعلیٰ حضرت سے شرف اجازت ہوتا  
 حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجھے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا  
 تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اور ان کی بہت قوی معلوم  
 ہوئی محکوکچہ قرضہ دینا تھا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہیں کہ ہم نے تم کو  
 تین سو روپیہ دیے جب وہاں سے میں دوسرے مقام پر پہونچا تو حسب  
 خواہش میرے طور پر ہوا یہ اوراد معمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے  
 کہ صبح کو یا حی یا قیوم سو بار اور الحمد للہ الا پرچی القیوم سو بار اور لا الہ الا انت  
 سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار اور بعد مغرب کے یا باقی انت الباقی  
 سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بھی آپ کے معمولات میں سے ہے  
 راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا  
 کہ میں بھی مولانا آحق صاحب سے سند نہیں لکھوائی تھی زبان فی لی ہتی اور  
 راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں بھی کچھ احادیث سنائی ہیں اول  
 بار حضرت نے راقم کو قلب روح سرخنی اخنی سے ذکر کرنے کو فرمایا تھا اور  
 فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑھا کر وہی ورد و وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے  
 سے اسی خدای من فدایت جان من بجزلہ فرزندان و خان و مان من بجز  
 اسی فدائے توہمہ کالائے ماہ و زبرای تست ہو و ماہے ماہ و راقم نے  
 شکایت خواطر میں عریضہ لکھا تھا اور پھر حضرت نے یوں تحریر فرمایا افضل حسن

کے ہیں اور انہوں نے فکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی میں ہمارے پاس  
 پانچ روپیہ تھے بھوکہ مرنے کی حالت میں اپنی والدہ ماجدہ کو بیچ دینا حضرت  
 شاہ آفاق روضۃ السعدین نے مجھ سے پوچھا کیا فکر ہے میں نے عرض کیا تو اپنے  
 فرمایا کہ لاؤ ہم بیچ دیں گے بعد ازاں مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ  
 روپیہ ہمارے پہنچ گئے لیکن ہم اسی وقت سمجھ گئے تھے بعد ازاں گھر پہنچ کر  
 معلوم ہوا کہ اسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر کھڑا کر دیا روپیہ  
 پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے بخیریت  
 ہیں مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور  
 صاحب مقام ہونا آسان ہے بالنسبت ہونا مشکل ہے حضرت خواجہ ضیاء اللہ  
 رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدامین حضرت  
 قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدامین لٹا دیا اور  
 کمال تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا  
 کا نمونہ دنیا میں یہی صحبت ہے ساتھ بی بی کے ایک بار حضرت پیر و مرشد  
 نے خواب میں دیکھا کہ نیچے عرش کے چوم ملائکہ ہے اسی اثنا میں ایک  
 شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے اور میں سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولو سے  
 فضل رحمٰن کا ہے نہ آئی کیا وہ آفاقی اور انہوں نے کہا کہ ہاں حکم ہوا کہ چوڑ  
 وہ چوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ  
 کے انہیں صاحب کا آنا ہوا آپ نے صورت دیکھ کر اون کو پہچان لیا اور  
 حضرت کو انہیں بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان  
 مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ  
 ہماری نسبت میں اور مرزا صاحب کی نسبت میں کیا فرق ہے آپ نے  
 کہا کہ ایک بات میں آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات میں اون کو آپ پر  
 ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافتم لطیفہ حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہا  
 سبجہ مدنیہ منورہ سے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے  
 جدا بوالام سے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولد فی ابوبکر مرتین یعنی  
 ولادت صوری جو اس راہ سے ہے علاوہ اسکے از روئے باطن ولادت  
 معنوی بھی جمع ہوئی نکستہ اولیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر  
 دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اولیں قرن کو آنحضرت صلعم سے  
 فیض روحانی تھا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین  
 کی صحبت کا بھی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت  
 مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم معرفت نفی  
 اثبات کا ترجمہ تو جوڑ طریقہ خواجگان میں ذکر جہر کا معمول تھا بعد ازاں  
 حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جہر کو از روی عمل بغیریت کے ترک  
 فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے آپ نے طریقہ اقرب الطرق اور آسان چاہا تھا اتفاق  
 آپ کی مراد کے اور ہر سے الامام ہو آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین  
 کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ کا عجیب لطف سے جمع فرمایا ہے فیض  
 حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلعم  
 سے ہیں ترویج اسلام و احیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے  
 آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین  
 جزو فرماے علم اور عمل اور اخلاص اور کلمہ ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ بصوفیہ  
 کے حاصل نہیں ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی  
 ظاہر ہوئی اور پرمبائنت کلی کے مقرب ہوئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں  
 خلق را روئے کے نماید و پور کہ ام آئینہ در آید اوہ اور حضرت محی الدین بن  
 عربیؒ کے باب میں یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظرے آید منکر اور خطرات  
 اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا ذات و صفات میں تحقیق جدید رکھتے ہیں اور

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد احمد لہ کہ زندہ ام وبرا سے شہاد حیحی  
 می کنم حق تقالے طور فرماید آمین و سواس الصدر بزرگان دین راشدہ اند  
 ام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ می طلبیدند احیاء العلوم و قوت اقلو  
 وغیرہ میں ملکات و منجیات بہت کہچہ مذکور ہیں اور ظاہر ہے کہ اصول حاو  
 فروع ہوتے ہیں لہذا اس دائرے میں اون کے اصول کا مذکور کیا جاتا ہے  
 تو جس قدر اس دائرہ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرہ اثبات میں  
 کمال پیدا ہوگا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا اقم فیضان تو اندر دل کی گنہ مات عکس رخ روشنت در آؤ گنہ مات  
 دولتندان ازان نذرند خیر این گوہر بے بہا بگنجینہ مات  
 اما بعد اسے این نسخہ قبول عام دارد بگنجینہ فقر نام دارد فیض نبی سند  
 مظہر باشد بیچ فن را اعتبار نہ نالہ موزون کردنم از بلبل آمل رسید  
 بیان سلسلہ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطہ آنحضرت صلعم کے پہچانا ہے اور آنحضرت  
 صلعم کے کلمات پر بواسطہ پیران کبار کے راہ ایتان کہلی ہے ف  
 اصطلاح مشائخ میں ضمیمت اسے کہتے ہیں کہ باطن مرید کا ہر رنگ پر ہو جاتا  
 ہے کما قیل من رنگ یا گشتہ یا رنگ ماکرت بے اور یہ نسبت اول حضرت  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق و معشوق



کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القائی انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو میں نے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ میں مقرب بلا گا و آئی ہوا ہوں تو اس سے کیا جانے اصل اصول رابطہ مرشد کا مرید سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل میں فافہم فیض لوگ جو احادیث کتب مشورہ حدیث میں نہیں پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع کہنے لگتے ہیں سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابر است جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنی حدیث کو نقل کریں وہ کیونکر موضوعات لکھ سکتے ہیں **ف** جیسے کہ صحابہ کبار کو صحبت جہانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابہ کبار سبب اس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہیں لطیفہ حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی صحبت بابرکت میں رہ کر رتبہ کمال و تکمیل پر فائز ہوئے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسی میں نہیں اب اون اکابر کی یادگار رہا جسے حضرات میں ذلک الفضل میں اللہ نکتہ قرآن و حدیث میں فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہیں معرفت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف حمید عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کو بعد قلب کے توجہ لطیفہ نفس پر شروع فرمائی کہ اس کے ضمن میں اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہیں حضرت پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب میں دیکھا اور بے تکلف باتیں کیں اوپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہی اسی اثنا میں

نقہ میں آپ کا مذہب مخفی تھا آپ نے بادشاہ کو مسجد نہ کیا اور موافق اوسکو  
 باتیں نہ کہیں لہذا بوجہ محنت انبیاء علیہم السلام کے دو برس قید رہے پھر  
 بادشاہ نے باعزاز تمام ہلا کر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمة و حضرت  
 ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں صاحبزادہ عالی شان حضرت مجدد دینی و  
 کے ہیں حضرت خازن الرحمة کو آپ نے مقام ظلت کی بشارت دی تھی اور  
 حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے  
 خلف الصدق حضرت حجتہ الامم محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب  
 عالی کی فرمائی تھی اور اوان کے بعد حضرت قبلہ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ  
 منصب حاصل ہوا لطیفہ حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ  
 اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمة کے تھے اور بار دیگر آپ نے سلوک  
 حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تھا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو  
 پیر صحبت حضرت خواجہ ناصر عندلیب علیہ الرحمة کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ  
 گل کے تھے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے **ہ** در گل از روی تو یک گو نہ اثر  
 یافته ایم بلبل از بوی تو جو شید خبر یافته ایم **ہ** مکتہ حضرت خواجہ محمد ناصر  
 رضی اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ  
 اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تھی لہذا طریقہ جدید اوان سے پیدا ہوا معارف  
 اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ  
 اور ناکہ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس السیرہ میں مذکور ہیں حضرت  
 میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا ذکر  
 فرمایا ہے جو اوان سب مقامات کو محیط ہے اور قرب ہماست و سیادت  
 اوان کی زبان و قلم سے بیان میں آیا ہے **ہ** چہ خوش گفت داناکہ دانش  
 بسیست **ہ** لیکن پراگندہ باہر کسی است **ہ** معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ  
 غلام علی صاحب علیہ الرحمة نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

اور اخبار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم  
 کر لیتے ہیں **ع** ہر گھڑی رنگ و بو سے دیگرست لطیفہ جو کلام اولیا  
 تشابہ واقع ہو اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے نکتہ  
 مشاہدہ قلبی اس عالم میں باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و  
 عین الیقین و حق الیقین مشہور ہے معرفت علم اخلاق جو ایجاد حکما ہے  
 اوس میں سے جو موافق کتاب و سنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچھ نہیں اصل نسبت  
 وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے و ذریدہ فگندی بہن از ناز نگاہ  
 قربان نگاہ تو شوم باز نگاہ ہے **ف** فیض استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ  
 کرنا ہے **ف** تطبیق در میان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور  
 بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو نباہ ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار  
 کرنا طریقہ احتیاط ہے فافہم لطیفہ کلام سے رتبہ و یار کا بڑا ہوا ہے  
 نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے  
 حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا  
 خط حضرت سلطان خانی شہ کے پاس لایا آپ مراقبہ میں مشغول تھے اوس وقت  
 غیب سے ایک ہاتھ خانی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا  
**ف** راہ اعتدال شریعت ہے فافہم لطیفہ کلام نفسی باطن ہے صفت  
 کلام کا اور حرف و صوت اوس کا ظاہر ہے فلا معارضۃ نکتہ سیر آفاقی یہی ہے  
 کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر معرفت علم وہی ہے جس کے ساتھ ایمان جامع ہو  
 اور ایمان وہی ہے جس میں شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر  
 بطاعت ہو حضرت پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب  
 علیہ الرحمۃ دونوں صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ  
 کے تھے یہ صریح حضرت پیر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے آپ نے مراقبہ کے بعد  
 کیفیت میں فرمایا تھا **ع** یہ سب تفرج گاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے **ف** فیض

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ  
آفاق رضا کی ہے یعنی فیض روحانی سے فیض نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت  
نذا اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن میں امتیاز خاص  
رہنے ہیں اور نسبت بزرگان قادر یہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا  
ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد و روحانیت حضرت غوث اعظم  
رضی اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہیں پہنچا گا تقرر حضرت مجدد  
الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر مکتوبات میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ  
کو فیہ اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافهم غممت و جلال  
مستوف باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدہ جمال میں ایک  
بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادر یہ اور حقیقیہ میں مکشوف ہوتا ہے  
کما لا یخفی علی اہل النظر لطیفہ نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کہ لا تحزن ان اللہ معنا مکتبہ قرب شہادت کمال  
مدارج مشاہدہ ہے بے حیلہ و رجب کے معرفت قرب رفاقت حضرت  
عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ کل نبی رفیق و رفیق فی الجہنم عثمان  
اصل اصول سلوک معاملہ ثانی ہے تو ایک معاملات وہ ہیں جن کا تعلق  
اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناموس و ملکوت و جبروت و لاہوت اور  
ایک معاملات اخروی ہیں اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم میں  
بہی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیا سے قرآن  
گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہیں جن سے مشابہات قرآنی اور مقطعات  
کنایہ ہیں سے معذرات سراپردہ ہائی قرآنی پہنچے دل میر بند نہانی  
والد اعلم فیض یہ فیض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے  
کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے مراتب اولیا کتاب و سنت  
میں بہت مذکور ہیں چنانچہ ابراہار اور مقربین اور سابقین اور علمائے راہن

قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو غربت  
آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہیں کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور  
اہل شہر آپ کو بے غلطی تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہاں تناول فرماتے  
رات کو وہاں رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے  
آپ جماعت نماز میں حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل  
میں ابھار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا میں گیا تھا اور وقت نماز بھی  
تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے  
پہلو میں ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز میں ہیں حضرت شاہ کمال امامین  
نماز جماعت پر دیکھ کر جب وہاں سے نکلا تو حوض اور مسجد کی کانٹان نہ ہوا  
یہ کرامت آپ کی دیکھ کر انکار سے توبہ کی اور غلصہ میں ہو گیا حضرت  
شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت  
پیش آئی بر ملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہوا اوسے لوگ ہر طرف سے  
بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہنچنے معرفت تذکرہ رد قضا کا  
جو دربارہ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر  
ہوا آپ کے مقامات میں مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو فوق مقام  
رضا کے ترقی ہوئی فافہم فیض ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھ پر جلیں  
برس سے اللہ تعالیٰ جنت اور حور و مقصور کو عرض کرتا ہے میں کہی گوشہ چشم  
سے بھی نہیں دیکھتا ہے حور پر آنکھ نہ ڈالے کہی شیدا تیرا ہا سب سے بیگانہ  
ہے اسی دوست شناسا تیرا ہا لطیفہ دل سے آنکھ تک ملے کرنے کے  
واسطے اذکار و اشغال و آداب و اخلاق کا بڑا و بہت مفید ہے نکتہ ظاہر  
نفی و اثبات تقویٰ اور طاعت ہے معرفت اکثر اعتراضات اہل انکار کے  
کلمات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت و مجاز کے ہیں فافہم  
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دیوبندی حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا

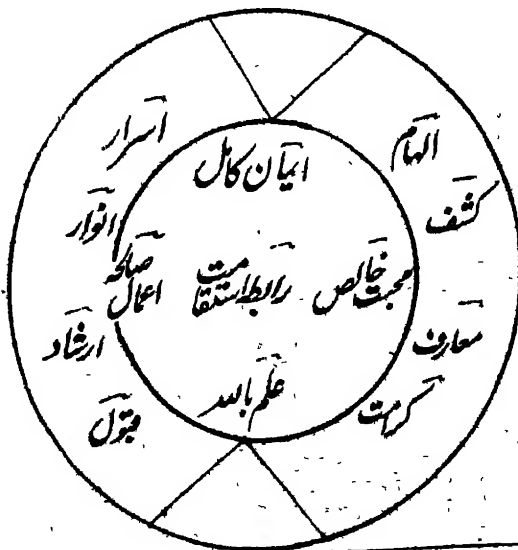
او ہر کی رسم و راہ یہی ہے کہ الیہ یصلیٰ علیہم و آلہم الصالحین یہ رقعہ اور اوپر  
 سے رسم و راہ نزول فیض ہے کہ و انزل الہی علیہم و آلہم الصالحین جلد اہل طرق متفق  
 ہیں تہذیب قلب و نفس میں لطیفہ اذکار و اشغال ہر طریقے میں با وضاع  
 مختلفہ ہیں لیکن جلد اہل سلوک متفق ہیں آگاہی اور طر و غفلت میں سہ یک  
 لحاظ ذکر سے یاد دہری و در مذہب عاشقان حرام ست نہ نکتہ انس  
 عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا  
 ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبہ محبت سے سہ از عقل فرو گذر کر در  
 عالم عشق و او نیز غلام دل دیوانہ ماست نہ معرفت غلبہ عنصر آبی سے  
 استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سر  
 ہوتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل میں اور ہی گرمی کرتا  
 ہے حضرت کا ایک مقام پر گذر ہوا وہاں ایک اندک کنوان تھا حضرت نے  
 اوسین سے پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا حضرت یہ اندک کنوان ہے مدت  
 سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کر کے ڈول ڈالو خدا کی قدرت  
 اوسین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پر و مرشد سے رو بر حضرت کے سنا  
 فیض ادراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضروری ہے  
 نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو اگر یہ معرفت  
 اہل کفر طریقت پر کھل جاوے بلا اضطراب اسلام حقیقی میں فائز ہوں لطیفہ  
 لطف ہکلامی قرآن شریف میں ہے اور نماز کو معراج المؤمن فرمایا ہے نکتہ  
 معاملہ کو شر کا ظہور باطن میں ہی حلاوت ایمان ہے معرفت جان و نور  
 طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی غلبہ محبت سے سخن ناتمام نکلنا ہے  
 کہ وہی دونوں اوس کو سمجھ لیتے ہیں اور دوسرا نہیں سمجھ سکتا مگر جو اس  
 معاملہ سے خبر دار ہو عالم تمام یک سخن ناتمام اوست حضرت شاہ  
 کمال کتبیلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہیں نقل ہے کہ آپ مقابر اور بیابانوں

حضرت پیرو مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھ کو مراقبے میں معلوم ہو کہ تجھ پر  
ایسے مقامات کلین گے جو بیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہیں اور نہ بیان  
کیے ہیں حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی بالدرغہ کو بادشاہ نے تین لاکھ  
روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھ تھا ادا کر کے سب کا سب حضرت  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو دیدیا تاکہ صرف کتاب اور کفالت طاعلو  
ہو حضرت پیرو مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانوں میں گزرے  
ایک مقام پر اون کو انوار الہی کا نزول معلوم ہوا اونہوں نے جانا شاید  
مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نبین ہے ایک بوڑھے  
نے وہاں کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تھے بیان پر کتاب بانچا کرتے  
تھے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ انھما نعمت فقیر راقم نور حسن  
کو حضرت قبلہ حضرت پیرو مرشد مدظلہما سے اجازت تقریری و تقریری دونوں  
طرح پر ہے شکریہ اون کے التفات اور فوازش کا کس زبان سے ادا کرے  
جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور سجدہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی  
عمر و کثرت ارشاد ہے جو آپ فی قلم اور زبان سے فرمائی ہے فاکھدہ رب العالین

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نسخہ حکمت ہے نافع بادایر اہل عباد حضرت کو نوعمری میں  
حضرت حید علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ علیہ السلام حصول فیض ہوا بعد از ان آپ مدت بابت  
اعلیٰ حضرت میں شرف یاب ہو صلاح قرار پائی تھی کہ حضرت بجائے اعلیٰ حضرت کے  
سجادہ نشین ہوں حضرت نے منظور نہیں فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی  
علامہ الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے حضرت قبلہ عالم  
رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء میں سے یہ چار بزرگ ہیں حضرت خواجہ محمد ناصر  
عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور  
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

انتقال کر گیا تھا مگر کیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان بجا  
 میں کہا کہ فر دوا دہو بی آئی یعنی فرید کا دہو بی ہوں بس وہ بخند یا گیا  
 فیض ام حضرت صلح نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور ولا قصو  
 بل ربی ضاحک یہ حدیث ناکہ عند لیب میں نظر سے گذری سے صورتوں میں  
 خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت پر کہاں یہ شوخیان یہ نازیہ محبوبیان +  
 و فتنی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو ایک بہن  
 مرید تھی لا الہ الا اللہ میں موجود ہو جاتے تھے راقم نے حضرت سے واسطے  
 حضوری کے عرض کیا تا اپنے ایک درویش تریف بتلایا کہ ہر روز توبہ بار پڑھ لیا کرو  
 چنانچہ مکان پر آکر آپ کی برکت سے وہ نعمت حاصل ہوئی نکتہ راقم نے حضرت پیر و مرشد  
 رو برو علم الکتاب میں سے کچھ مقامات سنائے اپنے منکر فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسی کتاب  
 لکھ سکتا ہر راقم نے اس کے فرمانیکو محمول صرف آپ کی عنایت پر کیا بعد ازاں آپ کی برکت  
 اور فیض نظر سے اس قدر حقائق اور معارف کیلے کہ بیان سے افرون بہن حیرت میں ہے  
 کہ پیشتر اوس سے کتب سلوک و تصوف کو اکثر مقام سمجھ میں ہی نہیں آتی تھے چہ جامی کہ  
 خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو معرفت فیض سے حضرات کو راقم کو اصول کمال فیضی نمایان  
 اس دائرہ میں مذکور ہو تو بہن اور دائرہ بالا میں بعض معاملات مشہورہ تحریر کی ہیں اللہ اعلم





لطائف خمسہ بلکہ لطیفہ نفس کے بھی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفہ قلب کا زیر  
پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم  
ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقوم کل کائنات ہے اور لاہوت  
عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی  
کتاب سنت سے صاف ظاہر ہیں فافہم تاویل تشابہات بعض اکابر نے  
فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علما و راہبین کو تاویل تشابہات  
سے بہرہ وافر فرماتے ہیں اور وجہ کو ذات سے اور یہ کو قدرت سے بعض  
علمانی مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہیں اور حروف مقطعات کو  
اسرار خفیہ عاشق و معشوق میں سے فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا  
کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے تہخانہ  
توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا  
ببین کرامت تہخانہ مرا ای ششیخ کہ چون خراب شود خایہ حسد اگر دودہ  
ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تھا وقت تذکرہ یاد نہ تھا جو مذکور ہوتا  
حضرت کو ایسے اشار خلافت شرع شننے کی تاب نہیں آپ نے فی البدیہہ  
شعر فرمایا تبر کا تحریر ہوتا ہے حسین کرامت اسلام سے غبی کا فرقہ کہ جائے  
کفر کند یک برکت اسلام بہ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر  
طریقے میں کرتے ہیں تفکر ساتھ خیر من عبادۃ تین سنتہ اللہ بحقیقی الیہ منشا  
وہیدی الیہ من نصیب تو اجتناب ہی نسبت وہی ہے اور ہدایت مشروط باہت  
ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسی جو شائع ہے صرف خایہ علم میں ہے  
لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض  
کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہیں اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے  
فیض کو پاتے ہیں بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرآن اور آثار سے  
اون کو معلوم کرتے ہیں جنات حدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انکا

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی السدولہوی خلیفہ حضرت خواجہ عبدالعدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و محبت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تھے بعد ازاں اون کے خلف الصدق حضرت شیخ کریم الدین سے اجازت و خلافت پائی اور امام فرشیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت مجدد دہ کے خلیفہ حضرت مخدوم جانیان رضی اللہ عنہ کے تھے حضرت مصباح القابین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقیہ چشتیہ میں حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ شہر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ہر کومرید گیسو دراز شد و اللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد و رابطہ مرثعین محبت خدا و رسول ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من عباد اللہ لانا سا ما ہم بانبیاء ولا شہداء یغیظہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ بکائنات من اللہ تعالیٰ قالوا یا رسول اللہ تنخبرنا من ہم قال ہم قوم تجابوا بوجہ اللہ علی غیر ارحام بنیم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور لایخافون اذا خاف الناس ولا یخزنون اذا حزن الناس وقرئ ہذہ الآتیا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخزنون اخر جہ ابوداود حضرت پیر و مشہد مظلہ کہ خلف الصدق اور وارث ائم حضرت کے ہیں منجملہ آپ کے فضائل کے یہ ہے کہ آپ نے ابتدائی پیدائش ہی صحبت بابرکت حضرت مین تربیت پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے علاوہ اس کے بنوای اہل البیت ادری بانیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار کے ہیں اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہیں اسیا کوئی نہیں تعلین میں

اس اصطلاح کا مذکور نہیں ع خدا را بادل ہر بندہ راز نیست پیرا و سر کرم  
قاری عبد الرحمن صاحب صوفیہ و صاف حمید بہین و حضرت او کو بھی شرف اجازت حاصل

بسم العبد الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم لا اله الا الله العبد لله القائل يا ابا عبد الله يا رسول الله

شکل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ  
ثم لم یوقال ربکم ادعونی استجب لکم الا بحقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اسکا

قبول ہے فافہم بقول اندانا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فاننی کرنی  
فی نفسہ ذکرۃ فی نفسی وان ذکرنی فی ملائکہ ذکرۃ فی ملائکہ خیر منہ یعنی ملائکہ علی مین

ان رجلاً قال يا رسول الله ان شرائع الاسلام قد كثرت علي فاعينني بثلثة

تثبت بہ قال لا يزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ ہے بقول اللہ عز وجل سیعلم اہل الکعبۃ الیوم من اہل الکرم قبل من اہل الکرم

بارسول الصديق قال اهل مجالس الذكر من الساجدين بيان مجلس ذكر كاسمجدین  
 ہے ان خیار عباد السالکین پر اعون الشمس والقمر والایات والنجوم والاطفہ ذکر

یہ تعمیر اوقات کی سند ہے اکثر و اکثر اسد سے لیتو لو امجنون تو کثرت ذکر سے جلد  
 ہوتا ہے لیکر ن اسد قوم فی الدنیا علی الفرض المسہودۃ یظلم الجنات العلی فقر

ہو یا خدا بہر حال اوس کی یاد میں رہنا چاہیے اسلگ نبی و جبریل علیہ السلام سے جو حق فلاں  
لہ اسموات والارض وکل حق ہو گک و بحق الساکلین علیک یہاں سے بحق فلاں

کنا جیسا کہ بزرگوں کا نام لیتے ہیں ثابت ہوتا ہے فافہم جی اللہ اعلم  
تو کلفت و ہو رب العرش اعظم سب مرآت بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد

فوفیضہ نہ پڑے پھر اس کے تویہ بھی کافی ہے لذۃ النظر الی وجہک و شوقاً الی لقاءک سے کا ادہ گشتہ ام و گرام شب نگارہ راہ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ راہ

سبحان اللہ و بحمدہ مائتہ مرتبہ چارے حضرات اکثر لوگوں کو سہی کلہ ارشاد

وعدہ مانتا تو مشاقان لکھے اگلی اوس کے وعدے پر لوٹ ہیں صحت  
 حال ثمر ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ و شغل برزخ جو رسم ہے قدا  
 سے اس طرح منقول نہیں لیکن تنفق علیہ تمام قدام اور متاخرین کا محبت مرشد  
 ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہیں بتلاتے اور  
 اعلیٰ حضرت شاہ آفاق ضیہی کسی کو نہیں فرماتے تھے ایک بار راقم نے بذریعہ  
 عضداشت کے دریافت کیا تھا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در  
 طریقہ تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی و لسانی و در باب عمل با حدیث و تقلید  
 مذاہب راقم نے تحریر کیا تھا اوس عرضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا  
 ملت عشق از بہر ملت جداست ۛ عاشقان را ملت و مذہب خداست ۛ بعد از  
 تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ عمل بحديث شریف نموده اند و عامی کمنہ باتباع  
 احادیث مستقیم دار آیین متحدید طریقہ بھی و و طرح پر ہے مانند اجتہاد کے  
 یعنی ایک اجتہاد مطلق و دوسرا اجتہاد نے المذہب فافہم مقامات سلوک  
 ہر طریقے میں اپنی اپنی عبارات اور معاملات میں مذکور کیے ہیں چنانچہ سیر  
 الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع و جمع الجمع  
 و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے  
 ملفوظات میں یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت و صحرائی قرب  
 اور سلوک میں سو مقام ہی فرمائے ہیں ستر ہوان اور نین سے کشف و کرامت ہے  
 بعد اسی برادر بے نہایت در گزیت ۛ ہر چہ بروئے میری بروئے مایت ۛ  
 با کلمہ ظاہر و باطن قرآن و حدیث سے وہ سب حل ہو جاتے ہیں فافہم  
 بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکھتے ہیں اور بعض کے نزدیک نسبت  
 ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت  
 کا انکار ہی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض حشمتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے  
 با کلمہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقہ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیاء میں

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین  
 حسن معاملات خدا و رسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہے حضرت نے  
 فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور  
 حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑی  
 ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک  
 رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بھی زیادہ ہے  
 اور وفیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیر مبارک وقت وصال  
 آپ کے سینے پر تھا اونہیں کو حاصل ہوا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا  
 کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں نہیں دیکھتے اسی وقت دونوں صاحب حضوری  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہونچے تو بہت سے اولیاء کبار کا مجمع تھا امیر خسرو نے  
 جو دیکھا تو فی الواقع ہر انسان کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی  
 اثنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے  
 ہو اونہوں نے کہا سلطانی کو آنحضرت نے فرمایا کہ سلطان یہاں کہاں پہونچا  
 کیا دیکھو گے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 پردہ جو آپ کے متصل تھا اوٹھا دیا دہنے طرف حضرت محبوب فرسبحانی  
 اور بابائیں جانب حضرت محبوب آلہی تھے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے  
 اور وہ مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم فرما  
 میں یہ شعر کہا ہے آفاقا گر دیدہ ام مہربان و رزیدہ ام دبیار خوبان دیدہ ام  
 لیکن تو چیزے دیگری چہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا  
 مجاہد و متاخر سالہا سال سے سلطانی میں بیٹھ رہے تھے اور نظر  
 عنایت حضرت سلطان المباح کے طالب تھے لیکن کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی  
 بزرگ نے اون سے پوچھا اونہوں نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانی

فرماتے ہیں کہ مثل ہے منافع دارین پر من استغفر للمؤمنین والمؤمنات  
 کل یوم سبعا وعشرین مرة او جننا وعشرین مرة احد العدوین کان من الذین  
 یتجاب لهم ویرزق بهم اهل الارض حضرت پیرو مرشد نے یوں پڑھنے کو فرمایا  
 اللهم اغفر لی للمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صلبیا کم انتم تدبیر  
 منزل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوۃ  
 بعد المكتوبة الصلوۃ فی جوف اللیل ہے چون چتر سنجری رخ بجتم سیاہ باد باد بفر  
 گر بود ہوس ملک سنجرم : تا بابت جان من خبر از ملک نیم شب باد صد ملک نیم روز  
 بیک جو نمی خرم : واذ جلس للشدائیم تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا  
 مذہب خفی میں ماخوذ ہے وان خاف من عدوا وغیره فقرأۃ لایلاف قریش  
 امان من کل سور مجرب حضرت لوگوں کو اکثر سفر میں پڑھنے کو فرمادیا کرتے ہیں  
 وان ارادوا فلیقل یا عباد اللہ عینونی اس حدیث سے نماز مجرب یا ثابت  
 ہے فافہم لیس لما دون الدحجاب حتی تخلص ایسے ہی حاصل ذکر کلمہ طیب  
 ہے ما قالہ عبد قط مخلصا لا تحت لہ ابواب السماء حتی تقضی الی العرش جالب  
 الکبار فی فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے اور اجتناب کبار شر و مستح  
 باب ہے فافہم کلمۃ القا الی مریم وروح منہ یعنی جگہ کن بے اسباب ظاہر  
 آپ کی پیدائش ہوئی اور سبب رابطہ باطن آپ قال ابی فرماتے تھے فافہم  
 من احب ان یسترہ صیغۃ فلیکثر فیما من الاستغفار للراقم ہے نہ پوچھو رسم و راہ  
 عاشقان ہی مدرسہ والو پڑ معافی کا انہیں کے واسطے پڑوانہ آتا ہے پتول  
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکرہی و مسالمتی اعطیتہ افضل ما اعطی  
 السالمین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام بفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ تو قرآن شریف  
 وصول الی اللہ بدرجۃ اعلیٰ ہوتا ہی کل دعا و نوحہ حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اکرمہ و اکرمہ السلام علی رسولہ افصح العرب و اعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

نوری شج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے  
 عمامہ پہلا دیا کہ جو اسپر ہاتھ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بالنسبت ہو گیا  
 پھر حضرت نے فرمایا کہ میں نسبت اسے جانتا ہوں حضرت پیر و مرشدنی  
 فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دہلی میں ہاتھ صاف کیا کسی نے اس کو خبری کی کہ حضرت  
 قبلہ عالم رض کے مکان میں کئی شہزادے مخفی ہیں اس نے حکم دیا کہ تو بچانہ  
 سے خانقاہ کو اور زاد و آب کو بھی خبر ہوئی کچھ نہ فرمایا جب تو بچانہ آکر لگا اور  
 آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں اوٹھی چلین پھر توجو تو بچ  
 چلی اولیٰ حلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کراست دیکھ فوراً تو بین موقوف  
 کمین اور نادر شاہ اپنی شکین باندہ کر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین  
 آپ نے فرمایا اس میں بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تھین میرے  
 حکم سے پیچھے چلنے لگین حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے  
 وقت انتقال کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل ہنوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے وارث  
 بین سلطانہی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب  
 کشف نے دیکھا کہ ملائکہ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانہی ٹل رہے  
 ہیں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ یہ شخص میری وجہ سے بیان آیا ہے پھر  
 تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا میں دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ  
 بخشید گیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہ عالم رض کے  
 مراقبہ میں حوض کوثر پر پہونچے اور کچھ پی بھی لیا تمام عمر ہو نہتہ چانتے رہے  
 حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ  
 نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ عالم رض کو خواب میں بہت روز سے نہ دیکھا  
 تھا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کے سامنے کیا اس پر مرزا  
 صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھو گے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب میں  
 حضرت قبلہ عالم رض کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

اپنے معاملہ میں مستغرق ہیں اور ان کو متاری خبر بھی نہیں سونم ایک کام کرو  
 دور پیہ کی کوڑیاں اور کنٹیاں بیان بچوں کو بانٹو اور ان کے شور وغل سے تم پر  
 نظر عنایت ہو جائیگی اور انہوں نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک  
 دم میں وصول ہو گئی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد  
 معصوم رضی اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے  
 اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا پکھتا تھا  
 ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو  
 میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا حضرت  
 پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مرا بت تھے چار آزادائے کھنے لگے کیا  
 پینک میں بیٹھے ہو آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا چاروں ولی ہو گئے حضرت  
 پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب الدنیا بیگم جو مرید حضرت ایشان  
 کی تھیں حضرت ایشان کو ایک شعدان زبرد کا نذر کر گئیں پھر جو آکر دیکھا تو  
 خانقاہ میں وہ شعدان گرد آلود پڑا ہوا تھا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض  
 کیا کہ یہ شعدان زبرد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکھ  
 اور انہوں نے عوض شعدان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے  
 اور فرمایا جاتیرا خاٹون فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوگا سبحان اللہ کیا  
 نسبت بلند پایہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان کے مزار پر ایک رنگ  
 جو ان کے رشتہ دار ہی تھے متوجہ ہوئے پھر منہ پیر کر چلے کہ وہ تو اپنی  
 ملی بی سے صحبت میں مشغول ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت  
 سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تھا اور واسطے انتظام  
 حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت  
 پیش آتی تھی اس کو وہ طلب کر لیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ نسبت دوئم  
 پر ہے وہی اور کسی تو میری نسبت وہی ہے پھر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم



مریدوں کو کھڑا رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ میں ان کا نفس توڑتا ہوں آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر مرزا صاحب بہت خوش ہوئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب نے دیکھا تھا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہو گا غور ہو گا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ السلام دفن ہوئے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ تولیت جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب ہمارے حضرت سے فرماتے تھے کہ ابھی تو لوگوں سے بہت سہاگتے ہو جب کیا کرو گے کہ ہر طرف سے لوگ گھیریں گے اور چالیس برس کے بعد تہا اٹھو ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بھائی تھے اون کو بنجار آیا چند روز میں جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تھی بجاں تھی طبیب حیران ہو کر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچھ نہ کہتے تھے چہ مینہ اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا میں کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہیں اس لیے بیمار بنا رہتا ہوں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے اون کی طبیعت میں مذاق بہت تھا وہ کہتے تھے کہ میں قبر میں منکر نکیر سے بھی مذاق کروں گا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراعت ہوئے العرض منکر نکیر آئے اونہوں نے اون کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہیں آسمان سے آئے ہیں کہا آسمان بیان سے کتنی دور ہے اونہوں نے کہا پانچ سو برس کی راہ کہا پہنچا پوچھتے ہو

حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ جمعہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب فی آپ سے کہا کہ جو کوئے حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے منہ پیر لیتے ہیں آپ حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری میں پہنچے دہوان مونہ سے نکل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یکشیت دیکر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالم ربہ بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالاجاتا تھا اور تنباکو صحن میں کوئی جاتی تھی حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تھا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا مہنطور نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اس قدر گذران کے لیے کافی ہیں لیکن آپ بڑی سخی تھے لوگوں کو قرض لے کر دیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تھا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس ادا کرتا تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قنڈاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہ گری میں کامل تھے ابتدائیں رجولیت نہ تھی نکاح ہو گیا تھا تمام طبیب لکھنؤ کے اوان کے علاج سے عاجز آ گئے تھے اوان کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج کے آئے بریلی لے گئے تھے اُنار راہ میں خواجہ صاحب کی نگاہ اوپر پڑ گئی آپ نے فرمایا کہ محمود اودہر آؤ رجروہ میں میرا پانچا بامہ رکھا ہے اوس کو پہن لے اس کو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہیں وہ حجر سے مین گئے اور پانچا مبارک پہنا فوراً اُنار معلوم ہوئے اوسی وقت اپنے گھر جا کر اداے حاجت کی بعد ازان یہ کرامت نمایاں ہو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت میں اگرچہ نہیں رہے مفت میں ولایت حاصل ہو گئی حضرت نے منہ دیا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

بچے رکے تھے مجھ کو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کہا نے کو پر ایک  
 پان منکا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ موجب فرمانی  
 حضرت کے مولو مصباح موصوف باوجود اہل عمال متوکل علی اللہ میں خدا خود  
 ان کا کفیل ہے نہ گفتہ او گفتہ اللہ و ہذا آپ کو حضرت سے طریقہ نمونہ  
 و قادریہ میں اجازت کاملہ ہے برا ورمعظم جناب مولوی عبدالکریم صاحب  
 عالم باعمل اور فاضل کامل ہیں حضرت کی خدمت میں چہ برس سے ہیں جوت  
 قرآن شریف یا حدیث کا دور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہیں اون کو حضرت  
 کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور  
 زبان ہندی خود بخود اون پر کھل گئی ہے منکا بیٹی اون کی نظم ہے جسکا  
 اول شعر یہ ہے من مومن پہلے نام جیون : وہ مہر ہو ہے سرجن ہار  
 حضرت پیر و مرشد اول باریان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق  
 ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد  
 مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بھی فرمائے اور بشارتہ باطن  
 نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے ہی اسکا تذکرہ فرمایا  
 اور باقی رسائل میں بھی راقم نے بعض بشارات کا اور وی ظہار نعمت آپ کو ایما سے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لک الحمد و خلقتک الصلوٰۃ والسلام علی انبیاءک و ملائکک اولیاءک خصوصاً علی آل محمد و صحابہ  
 اجمعین رضی اللہ عنہم اجمعین اما بعد یہ فوائد منتخب ہیں اون اوراق سے جو حضرت  
 قبلہ مدظلہ الاعلیٰ نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہیں اور راقم کو حضرت  
 پیر و مرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا صلاہی عام رکاف شرک  
 اس کو کہتے ہیں کہ سوا خدا سے تقالی کے کسی کو مبود اور کار ساز و عالم الغیب اور  
 نافع اور ضار سمجھنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کننا مگر معجزات پیغمبروں کے اور  
 کرامات اولیاء کے بلکہ خدا ہی تقالی کے برحق ہیں اور رسوم کفر و شرک سے

اونہوں نے سوال کیا کہ تم کو شرم نہیں آتی تم پانسو برس کی راہ طے کر کے  
 آئے اور خدا کو نہ ہوئے میں ایک گز زمین طے کر کے آیا خدا کو ہوں گیا  
 بس وہ چلے گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی  
 شاہ صاحب رحمہ کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری  
 ہو گئی حاضر خدمت اعلیٰ حضرت کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے  
 قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بھی یہ شکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ  
 آفاق رحمہ نے دو برس آپ کی عمر میں سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال  
 فرمایا حضرت فرماتے ہیں کہ میری عمر جو زیادہ ہے اسی کی برکت ہے حضرت  
 نے فرمایا کہ ہم نے غدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کہہ مکر نہ کرو بس اطمینان ہو گیا  
 حضرت نے فرمایا کہ میں ایک مرید کو توجہ دے رہا تھا ایک درویش ہی آکر  
 مراقب ہو گئے اسی وقت ان کو حضور نبی اکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی ہو گئی اور بہت متفق ہوئے حضرت نے فرمایا کہ بیان ایسے ایسے  
 معجز و ب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تھے آئے جذبہ  
 اون کا جاتا رہا وضو کر کے میرے پیچھے نماز پڑھی بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں تمہاری نسبت کے آگے ان کی کیا حقیقت  
 ہے حضرت پیر و مرشد نے ابتدا میں حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے  
 بحسب عادت بے پروائی فرمائی اسی اشنا میں حضرت پیر و مرشد نے  
 اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رحمہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں تمکو میں دون کا  
 اوی روز سے حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہو گیا حتیٰ کہ آپ  
 وارث اتم حضرت کے ہیں جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی  
 سید محمد علی صاحب دام بکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھ کو مرید کیا  
 آدمی سے کہا اندر جو کہہ ہوئے آؤ اوس وقت اور کہہ موجود نہ تھا کہ جس قدر

محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے **و** والد اعلم **ف** ہر  
مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرے اور غفلت  
نہ کرے کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے **و** ادب بیت الخلا جانی کا  
یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور پاسے چپ پائخانہ میں رکھے اور جس وقت  
ماہر آوے پاسے راست باہر نکالے اور غفر تک کہے کہ سنت ہے **و**  
ہر مومن پر سنت ہے کہ سو اکیس سو وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاسے  
**و** جس وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹے لمبہ تہ دھو کر برتن میں  
ڈالے کہ امام احمد رضا کے نزدیک پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ  
عہ کے مذہب میں اگر لمبہ تہ میں نجاست نہ ہو نجس نہیں ہوتا ہے مگر بن دھوے  
برتن میں لمبہ تہ نہ ڈالا جاوے **و** وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ  
یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے خفی مذہب میں والد اعلم  
**و** عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہوا ایک پارہ  
جائے خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ  
بہت ہوتا ہے اور نہ اور عود کا فرج میں دھوان دے کہ بہتر ہے **و**  
غسل کرنے میں اگر ذرا ہی کوئی موضع بدن کا خشک رہ جاوے یا پاک نہ ہو گا  
غسل کرنے والا غسل کرنے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور تمام بدن  
میں پانی پہنچانا فرض ہے والد اعلم **و** عورت کو اگر احلام ہووے  
اور تری پاسے غسل فرض ہے **و** مستحب ہے کہ اگر ایک بار صحبت کی ہو  
اور پھر چاہے کہ جماع کروں وضو کر لیوے اور ذکر کو دو جو ڈالے اسی طرح اگر  
وضو کر کے حالت جنابت میں کماوے اور پیے یا سوئے کھانا وغیرہ درست  
ہے بے شک **و** بدن جب پاک ہے اور حیض کی حالت میں ہے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرتے تھے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کا بڑا ترسہ ہے **و** مسج موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

ثنادی اور رخنہ اور تولد اولاد اور جمع افعال میں دور رہنا فرض ہے اور  
 جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے کرے ورنہ ہو دے اور عالموں سے جس چیز  
 میں شبہ ہو دریافت کر لے **ف** حلال کو حرام کہنا اور ہر اچاننا اور حرام کو  
 حلال اور بہتر سمجھنا کفر ہے **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور  
 امانت میں خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے **ف**  
 جو کوئی خدا کو وحسد لا شریک سمجھے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر  
 بحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہو جسے اوس کو کافر نہ  
 کہنا چاہیے **ف** بابا پ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام میں کرنا  
 اور خلاف شریعت کے کام میں ہرگز بابا پ کا کمانہ ماننے اور نماز فرض ہرگز  
 قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہ و مالک میں تارک نماز کو زکوہ و کوب اور  
 تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعی میں قتل کرنا تارک صلوٰۃ کا ہے  
 اور سنت اور نفل اگر قضا ہو جاوے بغیر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچھ گناہ  
 نہیں **ف** اندیشہ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوس کو بد جانے  
 اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گناہ گار نہیں ہوتا و امام  
 اعلم **ف** چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہیں کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالیٰ  
 ہے **ف** بحث کرنا مسئلہ قضا و قدر میں ممنوع ہے **ف** بدعت  
 وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوکا  
 کرنا ثابت نہیں ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر  
 اور ثبوت کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا متکا  
 اوس کو دوزخ میں داخل کر گیا لغو و باطل و سنا **ف** جو حدیث تحقیق ہو کسی  
 عالم سے یا صاحب سے کہ یہ حدیث حضرت کی ہے وہ تو کہے اور بے تحقیق کے  
 ہرگز نہ کہے کہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند  
 یا قرآن میں شبہ کرنا حرام اور کفر ہے **ف** عالموں سے کہ باعمل ہوں

گناہ نہیں اور بعض علما کے نزدیک اگر خطا میں خلل کے کرے تو بھی گزرنا  
 درست ہے والد اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز سنا  
 کے آگے گزرتے نماز نہیں جاتی ہے اور جو حدیث میں ذکر خیر اور خیر اور  
 یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اور مبالغہ کے کہ  
 بے ستری نماز ادا کیا چاہیے والد اعلم **ف** رکوع میں تین بار سبحان  
 بنی العظیم بآزم کنا اور اسی طرح سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کنا سنت ہے  
 اگر حلبی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے والد اعلم **ف** دریا اور تالاب کے  
 کنارے کے جگہ ضرور دکی ہے یا راہ میں یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور  
 چہرے سے لغت ہوتی ہے والد اعلم **ف** جانوروں کے سوراخوں میں  
 پیشاب کرنا منع فرمایا کہ جانور نکل کر کاٹ نہ کھاوے یا کچھ اور سبب ہو  
 والد اعلم **ف** جو پانی وہ درودہ ہو اور پہلے سے پاک اگر اوس میں نجاست  
 پڑ جاوی کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس میں پانی نہ جاوے پانی طہا ہو  
 منظر ہے وضو کرنا اور غسل اوس میں درست ہے لیکن اوس میں پیشاب کرنا  
 منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس میں  
 پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوؤں کا بھی پاک ہے اگر وہ  
 چشمہ دار ہوں جب تک رنگ اور مزہ اور بو انکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ میں عمام  
 لوگوں کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلتے تمام پانی نکالے یا دو سو دو  
 نکالے کہ پانی پاک ہو والد اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنے  
 کوئی مومن اوس پر واجب و لازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار  
 سنے تو بار بار کہتا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے والد اعلم **ف** لازم ہے ہر  
 مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اس سے کم غرض کہ جس قدر ہو کے درود کا  
 وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہو **ف** اللہم اخرجنی  
 من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بیشمار پادریکا والد اعلم

پہنا ہو وضو کر کے اور پہرہ دوسرے وقت وضو کرے نوا اور پر موزہ کے پنجہ  
 تر کر کے مسج کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسج کرنا  
 بدلتے غسل قدموں کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام والہ اعلم  
**ف** جس عورت کو حیض یا نفاس ہوتا وقتیکہ پاک ہو کر غسل کرے مسجد  
 میں جانا حرام ہے اور اسی طرح جس مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو  
 یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے  
 والہ اعلم **ف** تصویر گہرین رکنا حرام اور بے غسل رہنا بھی حرام ہے  
 اور کتا بھی گہرین نہ رکھا جائیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے والہ اعلم  
**ف** جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست  
 نہیں مگر اوس کی جو رو ہو والہ اعلم **ف** اذان کے وقت اور مینہ برسنے  
 کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان با آواز  
 سنے اور جو موزن کے آپ بھی وہی کہے اور درود پڑھے اور دعا مانگے  
 والہ اعلم **ف** مسجد میں وقت داخل ہونے کے سیدھا قدم رکھے اور بسیم اللہ  
 کہے اور درود پڑھے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اول  
 قدم باہر رکھے اور اللہم انی اسالک من فضلك کہے اور جو کوئی مسجد میں آئی دلی  
 کرے یعنی مسجد میں کھانا پکھاوے یا بے طہارت مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں  
 جہیز باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈھول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذ اللہ  
 مسجد میں نشہ کی چیز پیوے یا مسجد میں ہتھو کے یا اور حرام چیزیں مسجد میں کرے  
 خدا تعالیٰ کا غضب اوس مرد و پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے  
 بے ادبوں کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکھے اگر تو بہ کرین قید سے خلاص  
 کرے والہ اعلم **ف** قبر پر مسجد کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا جاسکتا ہے والہ اعلم  
**ف** نماز پڑھتے وقت آگے سے نمازی کے گزرنے حرام ہے اور اگر نمازی نے  
 ایک گز بلا ہلکدوبی آگے اپنے کٹری کی ہو تو کٹری سے اوس طرف گزرتا



نزدیک سبب اور بہتر ہے والد اعلم **ف** جو حافظ با عمل ہو اوس کی تعظیم واجب ہے والد اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے کہ جس قدر زمین میں پیدا ہو اور وہ آباد زمین اور اگر بربت باری ہو یا خشک سالی ہو اور کمیٹوں میں پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچھ نہ لیوے کہ محصول دیہات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی اور بربت باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت میں رعیت پر ستم کرے یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کو رو سیاہ اور امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چارم یا دسک یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہیں اور فاعل اوں کا ظالم **ف** چپا کر دنیا بہت ثواب رکھتا ہے والد اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی مکرر نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے والد اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک حرمت آگہی شبِ برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے والوں کی قبول ہوتی ہے **ف** شبِ برات کو چراغ قبروں پر روشن کرنا یا آتش بازی چھوڑنا بدعت ہے ہنود سے مسلمانوں نے سیکھا ہے کہ ہنود دوالی کو چراغ جلاتے ہیں اور بدعات کرتے ہیں اسی طرح مسلمان بھی کرتے ہیں لغو باسد نہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے اس کی راہ میں کھانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ والہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجا صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور لوگوں سے اچھے کام کا حکم کیا کرے اور بدکاروں سے منع کیا کرے کہ ثواب بے حد دیاوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز دو گھڑی دن چڑھے سے زوال کے اوپر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے والد اعلم **ف** جس وقت خطبہ

**ف** نماز میں کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنی داخل کرنا ایک  
 انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا  
 موجب ناخوشی خدا کی تعالیٰ کا ہے **واللہ اعلم** **ف** جماعت کی نماز کا بڑا  
 ثواب ہے اور تنہا قصد اور بے عذر پڑھنا حرام ہے **واللہ اعلم** **ف**  
 امام کو مقابل وسط صف کے کھڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کھڑے ہو وین  
**واللہ اعلم** **ف** امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان میں بہت دیر نہ لگا دے  
 خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہوں اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت  
 میں ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے ضرورت کسی سے  
 کام لےوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اس کو غلام یا تیر  
 بنانا کسی طرح درست نہیں اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمان کو  
 عمل میں بوزباش رکھتے ہیں اون کی بھی بیع درست نہیں اگر کوئی ناخدا ترس  
 خرید کر کے اون کو بندہ بناوے غصب الہی میں گرفتار ہووے **واللہ اعلم**  
**ف** سہک بہت لگی ہو تو کھانا کھا کر نماز پڑھے اگرچہ جماعت قضا ہو جاوے  
 اور حاجت پانچمانہ وغیرہ سے فراغت کر کے جماعت پڑھے اور اگر دیکھے  
 کہ وقت جاتا ہے ادا کر لے کہ قضا سے بہتر ہے **واللہ اعلم** **ف** جب سفر سے  
 کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد میں جا کر دو رکعت تہنیتا مسجد ادا کرے اور  
 اگر مقدور ہو ایک بکرا یا شتر یا گاؤ خدا کے نام پر بیچ کرے اور مسلمانوں کو کھلاوے  
 کہ مستحب ہے **واللہ اعلم** **ف** وضو و غسل ایسی جگہ کیا چاہیے کہ پاک ہو  
 تاکہ قطرات وہاں کے اگر اوڑھ کے پڑیں تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح  
 آب دست ایسی جگہ کیا چاہیے کہ پاک ہو **واللہ اعلم** **ف** اگر رکوع  
 امام کے ساتھ یا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ میں یا احتیاط میں یا اہت  
 پوری نہیں ہوئی لیکن ثواب حاصل ہو ایسے بعد سلام امام کے باقی نماز ادا  
 کرے **واللہ اعلم** **ف** بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علماء کے

رسوم کفر سے ہے **ف** زرویمین زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ تزیو سے تو  
 سارا مال ہلاک ہوا ہے پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہے زکوٰۃ دینا دوسرے  
 میں پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری میں اور زیور میں بھی فرض ہے  
 اس حساب سے سال ببال زکوٰۃ دینا اس کی تفصیل فقہ میں ہے **ف**  
 تذکر نامسویٰ خدای تعالیٰ کے کسی کی درست نہیں مگر کسی بزرگ کا فائزہ  
 کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالیٰ کی راہ میں دینا کذا اسکا  
 ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے **واللہ اعلم** **ف** کافرون پر بھی  
 ظلم کرنا حرام ہے **واللہ اعلم** **ف** ظلم کرنا غلام نوٹری پر ہرگز درست نہیں  
 اور اگر مقرر کرین معاف کرے اور اگر موافق مقرر کے ادب دیوے تو درست  
 ہے لیکن کہانے پینے کی خبر لینا فرض ہے **واللہ اعلم** **ف** سجدہ کرنا کسی کو  
 شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں درست نہیں اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ  
 کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فضل کا اعتبار نہیں جو مخالف شریعت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجد  
 حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق **واللہ**  
**اعلم بالصواب** **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچھ نہ لیو ہی حق سفارش  
 کا لینا ممنوع ہے **واللہ اعلم** **ف** رشوت کہتے ہیں اوس مال کو کہ حق کو  
 ناحق کر دے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کر کے مال لیوے  
 جب بھی درست نہیں ہے اور حرام ہے **واللہ اعلم** **ف** بادشاہ عادل جو  
 موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات  
 کسی سے لگانا کہ اوس بات کے شننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص  
 کو نام یعنی جنیل بھی کہتے ہیں **واللہ اعلم** **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی  
 ہے کہ فرشتوں کو اید اہوتی ہے اس سبب سے دور رہا گئے ہیں دروغ کہنا  
 واسطے صلح اور فساد و فحش کر نیکی درست ہے اور باقی حرام **واللہ اعلم** **ف**

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ نہیں اور  
 خطبہ کی حالت میں کلام وغیرہ یعنی حرکت بجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے  
 وقت کلام یا اشارہ کریں نماز ادا کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف  
 میں داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہ باقی ہو اور اگر نہیں تو جس مقام میں جگہ  
 پاوے بیٹھ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا  
 ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہیں اگر یہ پڑھیں تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے  
 واسطے اگر مقدور ہو تو کچھ سے بہتر بنا رکے اور جو شبو لگا یا کرے کہ سنت ہے  
 واسد اعلم **ف** بینہ علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرے کے کما کر نماز  
 کو جاتے تھے اور عید الضحیٰ کو سنت ہے کہ گچہ نہ کھاوے جب تک نماز نہ  
 ہو چکے واسد اعلم **ف** عیال کے نزدیک اگر کوئی کسی بیت کی طرف سے قربانی  
 کرے تو درست ہے واسد اعلم **ف** نشانوں کا بکرا یا توپ کا یا شیخ مسدود  
 کا یا دریا کا جس کو فوج واسطے تعظیم غیر اللہ تعالیٰ کے کرتے ہیں حرام ہے  
 نفوذ بلسد **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندھ کے تیرا اندازی وغیرہ  
 کرے اوپر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا مونہ میں یا داغنا مونہ میں جانور  
 کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اکبر کہے  
 فوج کرے جب بھی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اکبر وقت  
 فوج کے فرض ہے اگر مضدانہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور  
 لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چاروں رگین بسم اللہ اکبر کہہ کے قطع  
 کریں واسد اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرنا حرام ہے اور کفر ہے اور  
 جادو اوس کو کہتے ہیں کہ شعیہ طانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ  
 مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پڑھنا یا گمین جلوانا یا بکرا اور جانور  
 اون کے نام پر فوج کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کا فرہوتا ہے نفوذ بلسد  
 واسد اعلم **ف** اعتقاد کرنا علم نجوم کا اور شکون بد لینا اور سعد و نحس کا اعتبار کرنا

دل کے کسوٹے کچھ لینا ہرگز درست نہیں والد اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا نکاح کے کمانے کی وجہ ہے بشرطیکہ اوس میں حرام کا کمانا ہو یعنی پیٹھ سلم کا اور سود کا اور پیہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے کے اوس طعام میں نہ لگا ہو اور دعوت سوا سے شادی کے بھی قبول کرنا ضرور ہے والد اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس میں کراہت ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ اور مساس مرد کا کنا کسی سے درست نہیں کہ قیامت کو بے لباس بجائی کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاؤں گے والد اعلم **ف** جب مسلمانوں میں فساد ہو و بے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانوں میں فساد کرنا بڑا عذاب کہ فساد ہی و وزخی ہوتا ہے والد اعلم **ف** بیع اور شرا خون کی اور مردار کی اور قنیت اوس کی کمانا حرام ہے اور بیع لمبی اور گ کی حنفی مذہب میں حرام نہیں ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر لعنت ہوتی ہے اور جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اوس میں فرشتہ رحمت کا نہیں آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے بیع کیے مر جاوے یا کوئی بت پرست بیچ کرے اوس کی قیمت لینا بھی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور بچوں کی حرام ہے نفوذ بالسدر سنا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور قیمت اوسکی لینا درست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام ہے اور اجرت کنا بت کلام السد کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج کمانا جانکر چھبیس زنا سے سخت ہے گناہ میں نفوذ بالسدر باکتے ہیں زیادہ لینے کو ایک جنس کی شے میں مثلا سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر لیوے اور برابر دیوے اسی وقت فرادیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

جن شخصوں کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونٹین کے مزاج کے موافق  
 باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہوں پہر دوسرے پاس جاوین اسی طرح  
 منہ دیکھی کہیں ایسے لوگ بدہین اور عذاب میں گرفتار ہونگے **والد اعلم**  
**ف** تعریف نیک لوگوں کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زنا  
 اور ظالم ہوں اون کی مدح حرام ہے **ف** جو شخص قوم کی طرفداری کرے  
 ناحق کام میں وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے پس چاہیے کہ اپنی قوم  
 کو دوست رکھے اور اون کی طرفداری حق کاموں میں کرے اور ناحق  
 بات میں اون سے بھاگے اگر نصیحت نہ مانیں **والد اعلم** **ف** آدمی کو لازم  
 ہے کہ جس مکان میں خطرہ ہو کہ رات کو یادن کو گریہ پگیا یادب جاو پگیا او  
 طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گندگار ہو و پگیا آدمی کو جان کے  
 حفاظت واجب ہے **والد اعلم** **ف** غرور سے بچ چلنے کے بیٹنا حرام ہے  
 اور اسی طرح سے کسی کی طرف پشت دیکر بیٹنا ممنوع ہے مگر ضرورت اور  
 اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بھی مکروہ ہے **والد اعلم** **ف** عیب پوشی  
 بہت بہتر ہے **والد اعلم** **ف** دادری مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور  
 سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالیٰ کے کسی کی سفارش  
 کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے **ف** سہا یہ اگر مفلس ہو بھدر مقدور کے  
 خبر لینا واجب ہے **ف** اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر  
 نوش کرے اگرچہ ایک گونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ما ہو جاتی ہے  
 اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل گے بہائی بہن کے ہو جاتے ہیں اور اصول  
 یعنی بابا پ دادا دادی اور خالہ بہو پپی اوس عورت کے اس طفل پر حرام  
 ہوتے ہیں **والد اعلم** **ف** بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے  
 اور بے اجازت کسی کی چیز مثل تما کو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ  
 عبادت یا لائق مردوں اور عورتوں کی ہوتی ہے نفوذ باللہ منہائیں بڑی خوشی

اور نکاح لین کیا چاہیے کہ عورت کے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت کا دو کھیل کے بسم اللہ احمد سدا فلان عورت کو تیرے نکاح میں میں نے دیا ہے مہر وہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ احمد سدا قبول کیا اور نکاح میں لیا بیٹے فلان عورت کو بعض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار ایجاب قبول کرنا بہتر ہے والد علم ف شکرگزاری احسان کرنے والے کے ساتھ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلہ کرے والا اوس کے حق میں دعا کرے ف اجرت دینے میں درنگ کرنا بے عذر حرام ہے والد علم ف جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کر دے اگر مشتری کی خوشی ہو تو دیوے والا پیر دیوے اور دعا کرنا اسلام میں ہرگز درست نہیں کہ دعا باز ملعون ہوتا ہے والد علم ف دیکر کوئی چیز نہ پیرے کہ منع ہے مگر اگر عارضۃً دی ہو تو پیرے کہ جائز ہے والد علم ف بیع کرنا انبیا و انبیو وغیرہ کا جب تک قابل کمانے کے نہ ہو وین ممنوع ہے اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے ف مزدوری فرگدانے کی اور پرادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کچھ دیوے تو لینا درست ہے اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کیت کرے اور تہائی یا چوتھائی زمین والے کو دے والد علم ف جو چیز کسی کی پڑی پاوے مالک کو تلاش کر کے خواہ کر دے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ میں ہے والد علم ف عورت کو خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتھ نکاح درست ہو حاکم ہے اور اگر باپ اور بھائی اور چچا اور داماد وغیرہ محارم کو خیالات بدآوین اوں کو پہنچا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے اسی واسطے کہ غمیرہ کو ہاتھ لگانا غیر عورت کو درست نہیں اور راہ میں حاجت ہاتھ لگانے کی ہوتی ہے والد علم ف بندگی اور مجرا کرنا کراہی

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کموتا اسی طرح سے چاندی میں  
 بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلاً ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا  
 اور وزن میں دو نون برابر ہوں بٹہ لینا اس میں حرام ہے اور لینے والا  
 ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو جو یعنی اگر ایک طرح کے  
 گیہوں بڑے ہوں اور دوسرے بہتر ہوں برابر لیوے اور برابر دیوے  
 اسی طرح خربا بخر برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک میں بھی  
 قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ  
 لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ماہتہ سے لیوے اور دوسرے دیوے  
 مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب ادا کر لے لیکن  
 اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد ادا ی قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو  
 روپیے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادا سے قرض کے زیادہ  
 قرض سے دیا ہے والد اعلم **ف** جو کوئی جس کی اولاد میں ہو وہاں کی  
 قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوپر حرام  
 ہے نفوذ بالمد **ف** حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے  
 بے ضرورت اوپر بہشت کی بوجہ حرام ہے والد اعلم اور عورت کو ان بہن کہنا  
 حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی  
 وغیرہ نہ کہے نفوذ بالمد **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی میں  
 خلوت کرنا حرام ہے کہ شہدہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو اور کے  
 کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اخلام نہ ہو جائے نفوذ بالمد **ف** کسی  
 حال میں نائے کے نیچے سے زنا تو تک کو لٹا اور نظا کر کرنا درست نہیں مگر  
 عورت یا کینیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہیں اور حالت غسل میں برہنہ ہونا  
 درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا سترہ دیکھے والد اعلم  
 بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے



این است از نامجبات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شمار اجابت  
که هر که در طریق حق تعالی نقش بندید و قادرید داخل شود او را داخل نمایند و بدل آنچه  
یاران باشند و محب علی را - توجه می داده باشند و پیوسته نویسان حالات  
باشند زیاده نور چنان درازی عمر و حیات خوانند و جمیع یاران و مخلصان فقیر  
و یاران خود را و عارساند از میان عزیزان و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیاء  
خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از  
اندر و ن دعوات خوانند

### شجره پیران نقش بندیه ضعیفی که نهم

خداوند بحق سرور ما	محمد مصطفیٰ پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
و فایز پرورده ضمن پیر	بحق بحر علم و کان احسان	بحق خلیف مفضل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محمد اسرار صدیق	بحق وارث صدیق حمید
خطابش صادق و مست جعفر	بحق بایزید آن خوش طبع	از انوارش نور روم تا شام
بحق بو الحسن آن قطب عالم	سعی مرتضیٰ شیخ مکرم	بحق ابوعلی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابویقوب یوسف	جلال نواز ارباب تصوف
بحق خواجه عبد الخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کو عارف آمد
ز سرگشت کنز واقف آمد	بحق خواجه محمود ناس	ولایت منصبه والا مقام
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامینی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایدار شاد مسند	بحق آنکه نام او امیرت	کمال عارف و کامل فقیرت
بحق خواجه حق آشنائی	بهار الدین طریقت پیشوای	بحق قطب ارشاد زیاده
علامه الدین حقیقت آشنائی	بحق آنکه یعقوب است ناش	فویح دیده عرفان معاش
بحق ناصر الدین خواجه احرار	عبید الله نوح چشم اخبار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش

این سوانح را در  
نام ان خاندان  
نویسند و اس کے بارے  
ایک کتاب در خواہد  
سی جی ۱۲

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال  
 حرام ہے اگرچہ سرسہ دانی ہو و سہ والد اعلم **ف** چوٹوں پر رحم کرنا  
 واجب ہے اور ناباپ اور ربڑ سے بہائی اور جو آپ سے بڑا ہول بشرطیکہ  
 مسلمان ہو اس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصاً حاکمون اور عالمون  
 اور حافظون کی کہ نیک کار اور باعمل ہوں **ف** دوستی کرنا اچھے لوگوں  
 سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدون سے بغض  
 رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناجاری والد اعلم للہم  
 انی اسک ان تغفر لى خطیئتی یوم الدین والاملا صد رى من محبتک و محبتہ  
 من تمہم فی کل حین و احشر فی فی زمرة اولیاءک المحبوبین آمین اللہم علی  
 سیدنا محمد و اخوتہ من التبیین و علی جمیع المؤمنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم و  
 علی آلہ واصحابہ واتباعہ واجابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ نوکر خیر متل سے نقل اجازت نامہ  
 و شجرہ منظم و مقبند یہ و شجرہ خاندان و تادریہ پر

نقل اجازت نامہ صاحب شہ آفاق بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی

فیتر محمد آفاق احمد

محب الفقیر مخلص الفضل مولوی فضل الرحمن بانی شہ

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جو افضل پروردگار خیریت و  
 صحت و عافیت آن محب الفقیر امدام مطلوب و یرسیت کہ از حالات خیریت آیات  
 آن محب الفقیر اطلاع ندارد و ازین باعث دل متعلق بادی کہ ہمارہ بدست آیند گا

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت سید  
 گلدار حسن رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت سید گلدار حسن ثانی رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت سید  
 فضیل رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت شاہ کمال کتبیلی رضی اللہ عنہ الہی  
 بحرمت حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الہی بحرمت امام ربانی محبوب صہبانی  
 حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت الی شان  
 عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت حمید اللہ نقشبند  
 رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الہی بحرمت  
 حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ الہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب  
 خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ الہی بحرمت قطب الاقطاب  
 مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ الہی بحرمت محبوب  
 الہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناصب مولانا و مرشدنا حضرت سید  
 احمد میان صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایاہم  
 یہ رسالہ راقم کا موسوم بگلشن وحدت متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہے  
 سر قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب  
 و قطب ارشاد کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ

ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدولہا  
 امر دنیا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و  
 لائح ہین کما لا یخفی علی اہل النظر سر میان کرم علی صاحب مرید  
 خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا  
 تھا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے ۛ زہد و ریاضت میں رہے

بجی خواجگی کو حق نشان بود	بعلالم یادگار خواجگان بود	بجی خواجہ عبدالباقی ما
نگاہ حق نمایش ساقی ما	بجی حضرت شیخ مجید	سستی مصطفیٰ عالی محمد
بجی خواجہ محمدالدین مصوم	کہ شہرت یافتہ از ہند تاروم	بجی نقشبند آن حجتہ السد
ابوالقاسم علیہ رحمۃ اللہ	بجی آبروئی فقر و ارشاد	ز سیر آن قبلہ اقطاب افراد
بجی مشرق صبح ولایت	ضیاء السد سپر بادر آیت	بجی خواجہ ماشاہ آفاق
بفقر اندر علم در معرفت طاق	بجی فضل رحمن قبلہ جان	کہ نامش میفراید نور ایمان
بجی پیرو مرشد احمد پاک	کہ آمد وارث سلطان لولاک	بمدادش ز خود آرزو گردان
گر تبار خود مکن شاگردان	شود و خوش کن مارا کراست	بجال ما فکن چشم غایت
آہی ظل او مدود و تریباد		
پناہ او جهان را بشیر باد		

### شجرہ خاندان قادریہ

آگہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آگہی بحرمت حضرت  
 امیل المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ آگہی بحرمت حضرت امام حسن علی جسدہ علیہ  
 السلام آگہی بحرمت حضرت حسن ثانی رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید عبداللہ  
 محض رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت  
 حضرت سید داؤد و مورث رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث  
 رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت  
 سید عبداللہ رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگلی دوست رضی اللہ عنہ  
 آگہی بحرمت حضرت سید ابوصالح رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت غوث اعظم محبوب  
 سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید  
 عبدالرزاق رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ  
 آگہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید  
 سہار الدین رضی اللہ عنہ آگہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ آگہی

کہ والشہداء عند ربہم لہم اجر ہم ونور ہم سمر اذکار وانشغال و مراقبات کو  
 راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگوں نے فرمایا ہے سمر  
 حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شہداء نسبت  
 کامل بخشد آمین سمر منجملہ بشارات فرمودہ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت  
 ہے علم سینہ کی سمر بزرگان نقشبندیہ مراقبہ میں انتظار فیض کو فرماتے ہیں تو فیض  
 میں انتظار فیض صحت کا اور عسرت میں انتظار فیض کثایت کا و علیٰ ہذا القیاس  
 یہ نہی داخل مراقبہ ہے سمر ایک صاحب نے لقل کیا کہ حضرت نے اون کو  
 مراقبہ اللہ سکون ایسا کثرت تعلیم فرمایا سمر حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو  
 اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے آپ نے اس کا مرض ایک  
 کمرے پر جراؤں وقت وہاں موجود تھا ذالذیادہ بکا اگر کر مر گیا اور بیمار کو  
 فوراً صحت ہو گئی غلو نسبت میں آپ سے ایسا صادر ہوا سمر اصل تعلیم ذکر  
 اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و  
 حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے سمر ایمان تعلیدی عوام کا  
 ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان باطنی  
 انھیں خواص کا ہر انداز نسبت عکسہ بابا فادہ و تہادہ منہج ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر جہی رو دین دوست خوشترست ہوا کا بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موعوم  
 بہ نقد وقت ہے توضیح ناکہ عند لب میں تحریر فرماتے ہیں دریا ب کہ  
 مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدہ صفات  
 می نماید اور داخل دائرہ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا بترقی کردہ سیر  
 انفسی می در آید و موعومہ حج آیات الہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او  
 سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت  
 صغری کہ ولایت اولیاست می خوانند و چون اور از سیر آفاقی و انفسی بجات

یا آہ کا نعرہ کرے ۽ ضربوں سے ذکر و تغل کی دل اور جگر پار کرے ۽ بے  
 عشق کچھ حاصل نہ ہو چہرہ سردار کرے ۽ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظر پارہ کرے ۽  
 یہ سب تفرج گاہ ہے ناظر وہی الدہ ہے ۽ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل  
 قدما سے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے جمالاً ضمن سلوک میں تجویز  
 فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیہ تطہیر سے ظاہر  
 ہے سر لائینی ارضی و لاسالی و لکن لیغنی قلب عبدی المؤمن یہ نزول  
 بے کیف ہے جو بزرگوں نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس نے مفہوم کر رکھا  
 مافاق ابو بکر بکثرة الصلوة والصیام و لکن یثقی و قرنی قلبہ سر خدا کا حاضر  
 و ناظر جاننا موصول مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراه فان لم  
 تکن تراه فانہ یراک سر نسبت علمی و جہلی و دونوں طرح پر ہے سلاطین نے فرمایا  
 بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہیں ہوتا مافاق  
سر دربار میں بھی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے  
 اوس قدر زمین روضہ مبارک کی جہان جہد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے علما  
 نے اوس کو عرش سے بھی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ  
 مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما و صفات اور شیعین  
 اور ذات الہی ہے سر ایک حدیث میں تنک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور  
 دوسرے میں قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب  
 طریقہ سنت پر تھے ۽ عبارت تائیدی و تنک و احادیث و کل الی ذاک اجمال  
 بشیر ۽ سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونے  
 مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب میں اور امت بھی آگئی سر حجاب ظلمانی  
 اور نورانی کا بیان اس حدیث میں ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور و  
 غلظۃ کثیفۃ لا حرق بجات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کا مل صدیقین کا  
 ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلا و تکلموا الصدقین اور شہدا مستغرق انوار میں

بلکہ کمال خوبی و غایت لطف سرانجام می یابد کہ کوشش قلبی بخشجہ و جوارحدہ و بشریت است اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر تصور سے در ادب ہم واقع مشور  
 ہے دینی دلی نیست و از راہ خواہش نہ بخلات اہل ظاہر کہ ہر چند تعظیم و تواضع  
 نمایند و کلمہ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سر اسرار و شراعت و نفاق است ان اسد  
 لا یبصر الی صورکم و اعماکم علی تہ نظر الی قلوبکم و نیاکم ترجیح قیام اور سجدہ کی ترجیح  
 میں اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد سجد  
 علی قدمی اسد تعالیٰ اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شان مابینا اور اقرب مایکون العبد  
 فی السجود بیان قربیت ہے نہ الظہار عروج نسبت فافہم و اسد اعلم توجیہ ایک بار  
 حضرت نے یہ اشعار پڑھے تہ ہوتی باران سے سو کہی زمین بہ یعنی آ  
 رحۃ للعالمین + اوس بستی پوش کا اس جاذ کر آگیا + آم ہی پورا گیا اور مروجہ  
 پھر فرمایا کہ آم نہیں پورا یا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیرو مشد نے اس کے معنی یوں فرما  
 کہ جوش محبت رسول میں آم پورا گیا یعنی دیوانہ ہو گیا فافہم حضرت پروردگار  
 نے فرمایا کہ ایک بار سلطان بنی چلے جانے تھے ایک لڑکا حسین سامنے آیا  
 آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ بیان ہی متہا راجلہ ہے بعد ازاں  
 سب مریدوں نے جو ہمراہ تھے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہیں لیا  
 آگے ایک مقام پر آگ روشن تھی سلطان بنی نے آگ کا بھی بوسہ لیا کہ بیان  
 ہی متہا راجلہ ہے بیان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے  
 بیان بوسہ لیا معرفت راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہداء و صالحین کا  
 مشکف ہوا جو سر مطاہرین آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطفیٰ  
 کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا ہے یہ حدت از روی  
 بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اسان مصطلحات کے معنوم میں  
 داخل ہیں اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

داده آیات مراتب انبیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشهود و  
 کشف می گردانند متعاش را در مرتبه ولایت کبریه می شناسند که ولایت  
 حضرات انبیاست و چون درین ولایت هم که در بروج دارد سیرش را بقدر  
 استعدادش کنانیده بمیزانش فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده  
 او را از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب انبیات و تمام مخلوقات  
 که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و با خبر می گردانند و در آن زمان او را بهره مند  
 از دولت کمالات نبوت می شناسند اگر چه منصب نبوت را بجز ذات خاتم النبیین  
 صلی الله تعالی علیه و علی جمیع اخوانه و سلم ختم شده می انگارند و این معاملات  
 عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبریه و کمالات نبوت دارد و ماورای سیر  
 دایره آفاق و انفس یقین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت  
 ملا اعلی است چه بیان نماید که قرب شان رنگی طلسم دارد و با نسبت معیت انبیا  
 و نسبت عنایت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علماء و نسبت محتاج و محتاج الیه  
 مومنین و غیره خاکیان هیچ مناسبت ندارد و رباعی بعضی خیال انفس مع آفاق اند  
 بعضی بطریق علم و فن مشتاق اند و آنکه ازین و آن ندارند خبرند آنکشی از  
 عالم اطلاق اند و بتبیین علم الکتاب بین تحریر فرماتنه بین تا ویب حضرت  
 قلبه گویند دست بر کاتبه میفروند که آداب ملاطین و امر ابرار و  
 جوارح است که هر چند نوکران ایشان روبرو دست بستانیده می باشند  
 و بظاہر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند و هرگز آداب  
 قلبی پیدا نکرده اند و آداب علماء ظاهر بین بر زبان است که خیال کلمه بر زبان  
 نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزار بهشتات و شکوک دارند  
 و اطمینان قلبی نیافته اند و آداب فقر ارباب است که خلوص و سیر و اطمینان  
 تام حاصل است و مخلصان ایشان را اعتقاد ولی در خدمت ایشان می باشد  
 و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاہر هم آداب از بینا فوت نمی شود

فتنه فراق  
 ملا





کہ اگر غلطہ را سندی انشا کند کہ مگر دفتر سے دیگر ادا کند کہ رب زدنی علما مکملہ  
 ریتا شاہ کا ایک مرید پیرانگ لکھتا پھر تا گنج مراد آباد میں آیا زمیندار کو  
 نقدی دینے لگے اور نے کہانیں اسی اتنا میں حضرت مسجد کے باہر آئے  
 فرمایا کیا جنت کرتے ہو اوس نے کہا پیرانگ لکھتا ہوں حضرت نے وٹ ریا  
 آؤ ہم لکھن اور تحریر فرمایا یہ تو وہ داتا ہے کہ سیری نہیں دینے سے بچے  
 لذت جو د سے پیرانگ سکھایا مجھ کو وہ مرید قادیون پر گرا اور کہا سیری سیری  
 ہو گئی میں تو جانتا تھا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہیں جب وہ اپنے پیر کے پاس  
 گیا تو صورت دیکھتے ہی اونہوں نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پیرانگ لکھتا  
 ہو گا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا لطیفہ ناشر نظر میں کیا کلام ہے کہ  
 حق مذکورہ مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مکان میں کیا  
 مقام پر خواب میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھ کو مانند بچوں کے کنا ربارک میں آیا  
 اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوش ہوا یا کی  
 اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں نے اس مسجد میں حضرت محمد داؤد  
 حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم  
 نے مجھ کو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ  
 سے ہیں نقل ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تھے  
 بیگانہ نماز کعبہ شریف میں پڑھا کرتے تھے لقصرت رسائل راقم کے جو مکر مطبع  
 ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بخد ف و زیادت فی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تاکہ ناظرین  
 کو شبہ واقع نہ ہو اطلاعا تحریر کیا اور جو رسائل تحریر میں آتے ہیں نظر فیض شر  
 حضرات سے گذرتے ہیں چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ میں جہاں راقم سے غلطی  
 ہو گئی تھی موافق تصحیح فرمانے آنجناب کے مطبع ہوئی ولسا الحمد اشرار  
 رسائل مولفہ راقم میں لفظ اعلیٰ حضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق  
 رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت و قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا وسعیدنا

وہاں آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا مکتبہ راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم کر کے حضرت کی خدمت میں ارسال کیا تھا رباعی آگے کہ زہر فرموت آگاہ از روستہ تو اور ابو جوحی راہ است ہنچشم تو سواد نقطہ با دار دہد ابروی کشیدہ سلمہ السد است ہن رباعی آنرا کہ خبر ز کوچہ عرفان مست ہن بر روی تو استوار درایان مست ہن آیات الہی مست خط رخسارت ہن روی تو مگر فاتحہ قرآن است ہن قطعہ آن جان جہاں چہ ذات دارد ہن وان ذات چہ صفات دارد ہن شک نیست ہن مصحف وجودش ہن بسیار مقطعات دارد ہن اس مکتبہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم ورحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیر مردان را تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بھی اپنے دستخط سے فرمایا مکتبہ ایک مجذوب دہلی میں تھا جب کوئی لغت حاصل کر کے اودہر سے گذر تا وہ سلب کر لیتا تھا حضرت دہلی سے آتے تھے وہاں آپ نے غصہ کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ میں تم سے کشتی لڑو لگا آپ نے انکار کیا او نے غما آخر کار اپنے تین بار او کو بچاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور اپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سالہ راقم کا موسم بہار مطلع ہو رہا تھا آیات اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار مکتوبات حضرت ایشان رفو و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہیں راقم کو جو انسانیات نمایان ہوئے نور احمدی میں مذکور کیے وارد نا کہ عند لیب میں حقائق بعض معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی و سد احمد وارو مقامات مکتوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و الایات ثلثہ و کجالات نبوت و رسالت و اولو العزمی و حقائق الہیہ یعنی حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلیو و معبودیت صرفہ و حقائق انبیاء یعنی حقیقتہ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی

حسن جمین کے اور مطالعہ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلہ طیب پڑھنے کو فرمایا مکملہ حضرت بعد ازاں فرض جمعہ کے چہر رکعت سنت پڑھا کرتے ہیں اول چار ہر دو مکملہ حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے ہیں اللہم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام مکملہ حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ میں حضرت نے شہزی فرمائی تھی اوس کا اول مصرع یہ ہے اسی شہرہ آفاق شیرین داستان مکملہ حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر و در قرب جانی راقب مکانی در کا نریت مکملہ رسالہ شہرہ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکھ رہے تھے حضرت نے فرمایا یہ کیا دیکھتے ہو اوہنوں نے عرض کیا شہرہ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رگہ و ادب سے دیکھا کرو مکملہ میخانہ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد پڑھو اگر نہ مکملہ رسالہ شہرہ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے من اولہ الی آخرہ پڑھا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکھ لیے مکملہ یہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے پڑھتے ہیں لہذا تحریر ہوتے ہیں ۵

اوسکے آنے کا بند ہار تھا ہے وہیاں ایک لیل ہے ہماری راز دان شاعری مد نظر ہمسکو نہیں	بیٹے بھلا سے اوشکا کرتے ہیں ہم ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہیں ہم واردات دل لکھا کرتے ہیں ہم
--	---

مکملہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رحمہ کعبہ مین جا کر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپ کے ہمراہ وہ بھی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا جی باقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آوہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیے اوس نے یاجی یا قیوم پڑھا پس ڈوبنے لگا الغرض پیر اسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ سلامت پہونچ گیا

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری میں زیارت انبیاء و ملائکہ و اولیاء اللہ کی جوتی ہے وارادہ اور اک جو غفلت پر لگند غیبی اور حبیب اللہ میں کو کثرت ہوتا ہے وارادہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نسبت مالکیت و ملکیت ہے واللہ اعلم وارادہ جل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفتک حق ہر ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ قوت ارشاد ہے ابتدائی ارادت سے کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آخر سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اسی زمانہ سے اشتیاق زیارت و انگیر دل ہوتا اور اتفاقاً حال سے اون کا تذکرہ بنا کر تاہم اور اسی عرصہ میں اتفاق ارسال عراقی کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی و تحفظ خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا میں زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق عالم حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سامان اتیک آنکھوں میں ہے اسی ذوق شوق میں ایک غزل بھی موزون کی تھی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او      ورامی نفس و آفاق می تازد بلند او  
ہزاران بحر بے پایان بکام جان و در زان      نہایش لعلش گویان نہی طرف بلند او  
خدا جو نیکان را بنی تکلف می کشد بالا      رسا افتادہ بر بام شود حق کند او

یہ اشعار اسی غزل کے ہیں سخن مختصر پنج برس کے قریب اسی اشتیاق میں صرف ہوئے اور اتفاقاً زمانہ سے او دور جاننا نہ ہوا جسے کہ بمقتضائے سن جب وجد ایسے اسباب واقع ہوئے کہ عقد راقم کا اطراف او دہین قرار پیا حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں بھی اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد میں آئے بعد اسی رسم نکاح تین روز و یک رات رہے آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سندلیہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا

اور مکاشفہ اخیر الیقین ہے واسد اعلم وار و کنت کثر مخفیاً فاجبت ان یخرج  
 فخلقت الخلق لهذا حسب کو یقین اول فرمایا ہے وار و ناکتم اذواق و  
 مواجید و احوال و کیفیات کی علم پر ہے تو حسب طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہے  
 اسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہیں وار و حسن معاملت یعنی احباب و برتاؤ  
 وار و کلام میں ایک آن واد ہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا  
 مفہوم نہیں کر سکتا لہذا انہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرب ہیں  
 زیادہ تر مقرب ہے وار و استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے  
 وار و حکمت یعنی ترکیب دنیا علم نافع کا مناسب وقت و حال و اعتداد  
 کے واسد اعلم وار و وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ذیل کے  
 نسبت میں جدا ہے وار و سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہیں جو مقولہ کیف  
 سے ہے واسد اعلم کیف و کم کو دیکھو اس سے بے کیف و کم کہنے لگے کہ  
 جب حدوث اپنا کلا را قدم کہنے لگے کہ وار و صاحبین و شہداء و صدیقین  
 پیس اولیاء اللہ ہیں لیکن صدیقین اکابر اولیاء ہیں ان کو وہ بزرگ نہیں  
 پہنچتے وار و تقائی الہی نماز میں ہے کہ و انہا لکبیرۃ الاعلیٰ الخاشعین الذین  
 یظنون انہم ملائقوا ربہم و انہم الیہ راجعون وار و اہل نسبت ایک دوسرے  
 کی نسبت ادراک کر لیتے ہیں کہ المؤمن مرآۃ المؤمن وار و اقسام نسبت مثل نسبت  
 توحید و نسبت محبت و نسبت معاملہ و نسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع  
 ہیں جو اہل سلوک نے بیان کیے ہیں وار و حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام  
 نے جو حضرت جبرئیل سے ام مبارک اللہ کا سنا ہے اختیار ہو گئے اور تمام گہوار  
 وغیرہ دنیا منظور کیا یہی فنا سے قلب سے جو بزرگوں نے فرمائی ہے اور حضرت  
 اسماعیل کے نوح کا فرمان صادر ہوا وہ ہی مان لیا یہی فنا سے نفس ہے پھر  
 اللہ تعالیٰ نے فدیہ مفر کیا و فدیہ نبی عظیم وار و جمع اصدا و مانند سکو و صحو  
 وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم وار و

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہ یمن سے نصرت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح و جمعیت و حضور شامل حال رہتے رہتے اور موافق ارشاد کے شب و روز اشتغال باطن و اعمال ظاہر بجا لاتا تھا ایک درود فرمایا تھا اوس کی برکت سے وقت خواب دربارہی دیکھا جس میں مجمع کثیر تھا دوسری بار خواب میں روضہ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا دیکھا اور حضور ہی ہمال پاک و زیارت شغین رخصۃ السعدنا سے بھی مشرف ہوا جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تھا بیان اوس کا کس زبان سے کر کے بالکل ایک عرصہ اسی طرح اشتغال و اعمال سے معمور گذر گیا بوقتضاۃ استعداد عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے دیکھنے کا بھی شوق تھا اور زبان پر بھی یہی گفتگو رہا کرتی تھی حال و قال میں بسر ہوتی تھی لیکن کوئی وجدان منہجر بعیان نہ ہوتا تھا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ مجھبل لہا راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے قدم سہینت لزوم سے مالا مال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات بھی مکرر فرمائی کہ ہم نے تمکو سب دیے لیکن روبرو آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہ ہوا تھا التماس خدمت کیا تو فرمایا جاری غیبت میں سب کھل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بھی محسوس کیا کرتا تھا اور رابطہ باطنی بھی بہت غالب تھا چند ایام گذرے کہ وجدان درجہ عیان پر پہنچ گیا اول تمام مقامات مسلک کہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوالابصار میں منکشف ہوئے اور بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کھلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک فتر چاہیے ہے اگر برتن من زبان شود ہر موم سے یک شکر تو از ہزار نتوانم کر دہ انکشاف و حالات روزانہ بذریعہ عرفان کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد کرتا تھا آپ حضرت کو بھی دکھلاتے تھے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

مراد آباد میں پہنچ کر مسجد شریف میں ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے گہرین جا کر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہکو بھیجی تبرکاً اوس کو بھی کہا یا اوس کے بعد آپ گہرین سے اگر حجرہ شریف میں جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے راقم ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا از روئے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معافقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں بیٹھنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دور و درگاہ رخصت کی نوبت آئی اٹھائے راہ میں بخجری کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لہریں ہو گیا اشار حاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپ کی طرف متوجہ ہو کر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہنچتی تھی جب دوسری بار حاضر مراد آباد ہو کر قدموں ہو حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ سبے تشریف لائے زیارت دونوں حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی سداوہ و عشوہ ساقی شدہ یک جا ہر دو دن ہوش راتا کہ برویا رب ازینا ہر دو دن اوٹھ کے بعد حضرت صحن مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرفراز ہوا سینہ برگاہ او فیض سے معمور ہو گیا پھر الحمد للہ کہ آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہو جائیں گے اور بہت سے ملفوظات



کے نزول ہے لہذا رو بخلق ہوتے ہیں اہل عرفان حقیقت کہ حقیقت صلوٰۃ  
 و حقیقت صوم و حقیقت حج و حقیقت زکوٰۃ بھی مکمل جاتی ہے حقیقت نوحی و  
 حقیقت عیسوی ہی حقائق انبیاء میں نکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل  
 سے متفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے فہمائی مراتب کوئی و انہی  
 ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی و سائل لازم عالم اسباب  
 میں لطائف خمسہ اصول اسقدا نوع انسان میں فافہم ذکر لطائف  
 مفید یادداشت اور وسیلہ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف  
 ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقررا ولیا رالمد کو شہد اکام تمام زندگی میں  
 حاصل ہو جاتا ہے موعود مومنین اولن کا نقد وقت ہے قیومیت اسم  
 التیوم کی نسبت ہے فافہم سلطانی نے فرمایا محبت صفائی ہے اور محبت  
 ذاتی محبت صفائی میں کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض و ہب ہے  
 سلطانی نے فرمایا ولایت ایانی و عرفانی کو زوال جائز ہے ولایت  
 احسانی کو زوال نہیں ہے شنیدہ کے بودمانند دیدہ ہے سلطانی نے فرمایا  
 عشق اولیا کا اولن کی عقل پر غالب ہوتا ہے حضرت خواجہ نقشبند نے  
 فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا بفضل الہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و  
 احادیث پر اور اقتدا سے صحابہ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا ملکوت  
 سے پایا اور حضرت مجدد نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور  
 بعض کا برنے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور  
 حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا غلبہ محبت پیران کبار سے  
 پایا باجملہ اذالہ شینا ہتیا اسباب حضرت خواجہ ناصر والدہ ماجدہ کی  
 طرف سے اولاد امجا و حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں اور آبا و اجداد  
 کی طرف سے نسب حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے  
 رسالہ واردات در دین فرمائی ہیں سخن است کہ باب ہدایت کشود و غنمت کفر و غم و شوق

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے این زمان بگز از ما وقت دیگر پسخن منقرانی آآن راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار حضرت پیر و مرشد بھی بیان تشریف لائے فاکمہ لعل علی آلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمہ شہود مثل ہی انواع بیان پر فاکمہ لعل الذی نور العالم بنورہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی انظر کمالہ لعلہ لعلہ و علی آلہ واصحابہ و اتباعہ و احبابہ

نقل اجازت نامہ پیری و مریدی



اجازت نامہ  
حضرت علی

عزیز از جان راحت روح روان سید نور حسن صاحب زاد غنائیم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لعلہ الطوب  
سند مزین بدست خط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقہ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت آ  
بدین طور مرید کنندہ یعنی در طریقہ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ بپاقت ندارم من ہم اجازت عام دام

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی تعلیم خواہ

طریقہ چشتیہ مین بھی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہیں صاحب کین و اصلان جنت ہیں  
جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعدوت لعدای الصالحین  
مالا یعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بیاق قول  
حضرت صدیق اکبر کا ہے کہ من ذاق خالص حب لعلہ استوحش عما سواه تو محبت  
اور حور و مقصور بھی ماسوا مین ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور رواج شدہ  
قنادیل عرش مین رہتی ہیں لہذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب نصین

قالت يا ايها الملوك افتوني في امري ما كنت قاطعة امر حتى تشهدون قالوا نحن  
 اولوا قوة واولوا باس شديد والامر اليك فانظري ماذا تأمرين ولا حرج فيما نذكر  
 معاملة العباد ومعاملة العباد بالعدل ما يطابق هذه الآيات وما ذاك الا  
 تشبيه العائلات التشبيه اهل العائلة تعالى الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا فما  
 يناسب هذا المقام ان الملك الاطلي من يشدون ويقطع الامر على رؤسهم وهكذا  
 من عباده سبحانه وتعالى قوم يشابهونهم بنفوسهم القديسة وبطبيعتهم تعالى اياهم  
 عن الرذائل البشرية فهم ينزلون منازلهم وليا مل بهم ما ييا مل بانحواس من الملكة  
 والقول في ذلك لموضع آخر قالت ان الملوك اذا دخلوا قرية افندوها وجعلوا  
 اعزة أهلها اذلة وكذلك يفعلون هكذا سلطان المحبة اذا دخل في القلب والقلب  
 جعل النفس الامارة بالسوء ذليلا في نظر المحب ويتركها بالانجذاب الى المحبوب  
 واني مرسل اليهم بهديته فناظرة بم يرجع المرسلون قالت الاستحسان سليمان عليه السلام  
 فارسلت اليه المال واسباب الجمال فلما جاء سليمان قال اتدرون من بال فخا آتاني يا  
 خير ما آتاكم بل انتم بهديكم تفرحون ورد في الحديث الغنا غنا النفس والمحبة  
 يستغنى بالمحبة عما سواه ولا يلتفت الى الدنيا ولا يطلب الآخرة ايضا الا بشوق  
 تعالى فقال سليمان ارجع اليهم فلما تبين لهم بخير ولا قبل لهم بها ونخر جنهم منها اذلة  
 وهم صاغرون قال ذلك بتأسيده تعالى اياه وهكذا يفرحون اهل الولايات بسلاطنته  
 تعالى وسجانه ولا يعلم جنود ربك الا هو قال يا ايها الملوك ايمى يا تيمى بعشر شئ قبل ان  
 يتوفى سليمان قال عفرت من الجن انا آتيك به قبل ان تقوم من مقامك واني  
 عليه لقوى امين كان الجن تابعا له وكثير من خلق الله واعطاه الله الملك لا يشغله  
 لاحد من عباده قال الذي عنده علم من الكتاب انا آتيك به قبل ان يرتد اليك  
 طرفك كان هذا الرجل اسمه آصف وزير سليمان كان عالما باسرار الله وتأثير كلامه  
 فلما راه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربي ليبلوني بالشكر ام كفر ومن شكرنا من  
 يشكر نفسه ومن كفرنا من ربي غنى كريم لا ينقص ملكه بالعصيان ولا يزيد بالطاعة

## بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم اما بعد ربه رآه راغم كما وسوم به شام عقيب  
 به قال الله تعالى في ذكر سليمان عليه السلام وكان نبيا ذا الملك والجبروت  
 وتفقد الطير فقال مالي لا اري الله بدم كان من الغائبين لا عذبته عذابا  
 شديدا ولا ذبحته وليا تمني بسلطان مبين اقول والله اعلم ان في كل آية  
 من آيات الله اسرار عجيبة كما ورد في الحديث وانما نظر على اهل الباطن فيرون  
 بنور الفراسة ما لا تدرك بالابصار الا بصيرة القلب وانا اشير الى نذير منها مما  
 علمني الله سبحانه لطيف حبيب صلواتي عليه فقال احطت بالعلم تحط به وجبتك  
 من بابنا القين فكذا اقلب الطالب يطير الى عالم القدس بخياحي العلم والعمل  
 ويتفقه السالك اين هو فاذا رجع من مقام العروج ينبي عن النبأ اليقين كما نبي  
 حقاني وجدت امرأة ملكهم واتيت من كل شئ ولها عرش عظيم كانت المرأة  
 بلقيس اتيت من المال والجمال خطا وافر وجدتها وقومها يسجدون للشمس  
 من دون الله وازين لهم الشيطان اعمالهم فصد بهم عن السبيل فهم لا يهدون  
 الا ليعبدوا الله الذي يخرج الخبث في السموات والارض ويعلم ما تخفون وما تعلنون  
 الله لا اله الا هو رب العرش العظيم كذا يشاء القلب بملكوت السموات والارض و  
 من آياته سبحانه الشمس والقمر فاهل الخضوع لا يلتفتون اليهما ولا يحجون الا فيكون ليطالبون  
 الله تعالى خالصا مخلصا الذي فطر السموات والارض ويؤمنون بالغيب وقال  
 سنظر اصدقت ام كنت من الكاذبين اذ نهب كتابي هذا فاقه اليهم ثم تول عنهم  
 فانظروا ايرجعون فكمذا نذير جهنم الملكة لصحف الاعمال الى خطيرة القدس قات  
 يا ايها الله اني اتقى الى كتاب كريم وكذا يلاحظ الصحف وفيها مصدر من الاذكار  
 والاعمال في اشتياق قلبي سبحانه اية من سليمان وانه بسم الله الرحمن الرحيم  
 اتعلوا علي واتوني مسلمين وكذا نزل القرآن العظيم وعنوانه البسمة اتعلوا على الله  
 بالنفوس الامارة وكونوا مسلمين بالاسلام الحقيقي وهو صلاح القلب واظيان النفس

اپنے باب میں ایک دستور العمل اور روانی بیان میں ضرب المثل ہے لیکن طرز سلوک مناسب طریقہ قدامت کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف ابوطالب کی حرمۃ السکین کتاب جامع ابواب مغفرت کی ہے اوس کے بھی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے میں دیکھے تھے تذیل قدامت کا طریقہ منظم نہ تھا سید الطائفة حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیہ کیارنے اون کا اتباع کیا ہے آنتے اور منجملہ اون کے فتوحات مکہ تصنیف حضرت ابن العربی شری اپنے باب میں بے نظیر ہے اوس کے بھی بعض مقام نظر سے گزرے بے شک کاملہ کے اوس کا ہمنو دشوار ہے اور قوت علم بھی سے حل کرنا لا حاصل اور تقلید قال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان میں اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہیں سے مرا پیر دانای مرشد شباب بدو اندرز فرمود بر روی آب نہ کیے آنکہ بخویش خود بین مباش اگر آنکہ بغیر بد بین مباش بدو اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خصوصاً لغات الانس جو تذکرہ مشائخ میں ہے اگرچہ بیان محل ہے لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقہ نقشبندیہ از حضرت بائزید بسطامیؒ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ جو اون کے پیر صحبت ہیں بیان کیا ہے اور منجملہ اون کے تذکرہ الاولیاء تالیف حضرت فرید الدین عطارؒ کی ہے مولانا رومؒ فرماتے ہیں سے ہفت شہر عشق را عطار دیدہ ماہنو ز اندر خم یک کوہیم چشم اور منجملہ اون کے فتویٰ حضرت مولانا رومؒ قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیان راجہ بیان اوس کو بھی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح اور حل اشعار بھی اہل علم نے تحریر کیے ہیں مگر یہ ضرور نہیں کہ وہی مراد منظم ہو ان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

انما یرجع احد من الانسان علیہ فان شکر الله و اطاعہ با اتباع رسولہ صلعم  
 فانما یرجع ذلک الیہ فیتقرب الی الله و مالہ الجنات النعیم وان لم یشکر فان  
 یرجع الیہ فیکون بعید من الله و یدخل النار فعوذ بالله منها قال نکر و الباعث  
 تنظر استدی ام تكون من الذین لا یتدوون قال ذلک لامتحان العقل  
 فان العقل نور فی الانسان یضی بسبیل الهدایة فلما جارت قیل ما کذا عرشک  
 قالت کانه هو و اوتینا احسن من قبلها و کناسلین کذا ایشا یرون اهل الباطن  
 انوار العرش و لا یسل الی ذلک الا بالعلم النافع و هو علم القلب و هذا مقام العالم  
 بالله و السمع و البصر من آلات العلم و صدق ما کانت تعبد من دون الله انما  
 کانت من قوم کافرین هذا حاصل مقام الغیة و هو الدعوة الی الله و توحیدہ  
 قیل لما دخلی الصرح فلما راہتہ سبتہ فجئت و کتفت عن ساقیہا قال انه صرح ممدون  
 قواریر قالت رب انی ظلمت نفسي و اکت مع سلیمین لیس رب العالمین و هذا  
 ایضا کان لامتحانها فخرجت عن الادراک و اقرت بقولها اسلمت انتہ ما اردنا  
 من الاشارات و القرآن بحکم عظیم الانضمام لاسرارہ و شرفنا الله و ایاکم نعیم بزمزہ  
 و مشاہدہ انوارہ و هذا الخوف مما ورد فی قلبی من برکات شیعہ خات السادات  
 و اما منافی الطریقہ شیخ الشائخ غوث الزمان محبوب الخلاق حضرت شاہ  
 محمد آفاق الدہلوی رضی الله تعالی عنہ و خلیفہ الاعظم فی ہذا الاولان  
 قطب الاقطاب ملا الشیخ و الشاب سیدنا مولانا فضل الرحمن علیہ السلام  
 و خلفہ الصدق الذی ہو وارثہ کمالہ و حامل لواء فضلہ و برکاتہ مولانا و مرشدنا احمد لوام اللہ تعالی

بسم الله الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام خیر العبدی بہی محمد علی علیہ وآلہ وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ  
 حاصل کلام ہے و وضع ہو کہ راقم کی نظر سے جو کت تصوف گذرین اور  
 کو اُن سند حبہ ذیل جو مفہوم ہوئے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اون کے احیاء العلوم  
 اور کیسائی سعادت تصنیف امام غزالی حستہ اللہ علیہ کے اکثر مقام نظر سے گذرے

شاہ غلام علی صاحب اور مقامات مطہرہ نظر سے گذرے اور معمولات منظر پر  
انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم الدین صاحب ثرا اور ارشاد الطالبین وغیرہ  
تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اور رسالہ کلمۃ الحق موعود غلام محیی  
صاحب کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے باب میں مع نظیر  
حضرت مرزا صاحب اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب  
کا چھ انکشاف مقامات سیر و سلوک میں تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ  
اون کے نالہ عنذ لب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصر کرامت عظیم الشان  
مصنف کی ہے بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالامتداد  
اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ میں نہیں آئی اور عالم تحقیق میں اسکی  
سیر سے بہت نفع پہونچا جزا اللہ تعالیٰ عنایہ اجداد اور تصانیف حضرت  
خواجہ سیر درویش میں سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارت  
سادہ و پیکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشان کی تحریر  
مؤید بیان حضرت مجدد قدس الدین رحمہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت  
خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سرلابیہ اور منجملہ اونکے  
تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مانند حجتہ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین تہنیت  
و مہمات و الطاف القدس و قول اکمل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے  
بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ اسکے اور بھی کتب جا بجا سے مطالعہ میں  
آئیں اسوقت جو حاضر ذہن تھا تحریر کیا باجملہ فیض الہی قطع پذیر نہیں اور شہر نش فیض  
کوئی کو فیض ارشاد بھی حاصل ہے درپس آئینہ طوسی صغیرہ داشتہ اندر انچہ استاد ازل گفت ہاں گویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادہ کوثر کہ در سخن رانی	درہیم نغمہ گلہا سے باغ رضوانی
بزر سایہ دامان احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بسلسلہ زلف بار دل بستیم	کہ بی سلب نبود انجذاب یانی

اون کے رسائل طریقہ نقشبندیہ سے رسالہ قدسیہ بھی نظر سے گذر حضرت  
 خواجہ محمد باقر ساخلفہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات  
 کی شرح فرمائی ہے اور مشعل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ  
 مکتوبات امام ربانی زمین دکھایا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام  
 ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس سرہ  
 آیت بینہ اون کے فضل و کمال پر ہے اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ  
 مجددیہ میں سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ  
 تالیف خلفائے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی  
 صاحب نے خلاصہ ان دونوں کتاب کا فرمایا ہے اور منجملہ اون کے روضۃ القیومیۃ  
 کتاب مہبوط تالیف خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ  
 تا حضرت قبلہ عالم و خلفائے آہنخاب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفائے  
 حضرت مجدد نقل فرماتے ہیں یہ بزرگ اون کو بزیادت صریح اور وحوی  
 افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف و خلف پر روایت کرتے ہیں  
 اگرچہ اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کلمات مہو بہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت  
 کچھ فرمایا ہے لیکن دعویٰ افضلیت کا تمام قدامت و تاخرین پر ثابت نہیں باوجود  
 اس کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بمقتضائے فطر محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے  
 لیلیٰ را از در پستہ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصاً  
 معاملات باطن نازک ہیں جہیں اکثر خواص حکم عوام کہتے ہیں اور یہ عذر صحیح بھی  
 ہم کر سکتے ہیں کہ اکثر صلحا بمقتضائے المرئیس علی نفسه و حکم ظنوا المؤمنین خیرا  
 عمل رکھتے ہیں تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو  
 خیر کیا والد اسلم اور منجملہ اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان  
 نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت پر اس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے  
 کلام کیا ہے اور منجملہ اون کے رسائل طریقہ منظر یہ مانند رسائل سید حضرت



با آنکه گریه داد بسیلاب ز خست ما	
ما را که سوز عشق در آغوش پرورد	زاهد بجال خوشگی ما عجب برد
نیز یک برق حسن شناسد چه بخورد	ما ناز پر ورتب و تابیم می خورد
چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما	
چون مصلان نه در بدر از بهر خیم	در راه فقر گوشه نشین قنایم
پیوسته در سفر و وطن بافتیم	ما والی قلم و سیر و سیاحیم
هر نقش یا سه خویش بود پای تحت ما	
کس در لباس عشق چنین ماجرانه کرد	با عشق جمع نازکی طبع را نه کرد
جمعیت به تفرقه زینان سپا نه کرد	منظر زار مید و دگر یادمانه کرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کز خست ما	
غذائی زاهد اوضاع بلا نشان الفت را	شناسد اهل دل در پرده ایلا نعمت را
دل خاصان در گاهست محصول چمن	از ان بپلوی خود جا میدهم این منج و خست را
که غیر از من نیاست در عالم مصیبت	
محبت چون بدل جا کرد که انجام بگیرد	هزاران کارازیک عاشق ناکام بگیرد
پیل ز مردن شهید او کجا آرام بگیرد	قضا از شد ماست خونی و ارم بگیرد
که تا نگین کند نه گاه روز قیامت را	
نهادن سرب زیر تیغ و محو شکر گردیدن	شدن منوال احسان و ز قاتل چشم پوشیدن
تخل پرستها کردن و هرگز نه رنجیدن	بنا کردن خوش رسی بخون خاک غلیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را	
توانی یافتن این نکته را اگر محرم رازی	بود آئینه داجرن او هر مهند می تازی
بخوبان جهان حیفست گر چشمه نیندازی	نگیرد باطن اهل صفات رنگ از نظر بازی
نصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را	
دلمه دارم که زده خشک بروی شاق میگردد	سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

<p>اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہیں اون سے یہ شمار انتخاب کر کے نام اس رسالہ کا عالم خیال رکھا اسید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائیں</p>		<p>والحمد للہ عند کرام الناس مستبول</p>	
<p>حسن بتان ہوش رابی کشد مرا نیز گداز بانی اور آنگہ کنسید آوارہ امزدست دل بقرار خویش در خانقاہ و میکدہ بر یک طریقیہ ام</p>	<p>بی اختیار سو سے خدای کشد مرا گاہے بنا زد گداز بادی کشد مرا در کوچہ ہائے زلف و دامی کشد مرا اوبکہ سوی خود بہ جامی کشد مرا</p>	<p>بیکہ دیوانگیم راہ بجائے وارو عقل ہم رشک برد بردل دیوانہ ما</p>	
<p>فرست گوشت نشستن نہ ہزار ہرا دل وارستہ درین باغ بہاری وارد نما ہزار خاکش نیم زبالا سے کسے</p>	<p>آنقدر تند بود گردش پیانہ ما نیت پایال خزان سبزہ بیگانہ ما بر فلک بہت دماغ دل دیوانہ ما</p>	<p>بشنو ترانہ دل پر اضطراب را افکن بنجاک بر بطن و حود و رباب را</p>	
<p>ہر موی سن زلزلہ عشق تو سر خوشست بر ما ہر آنچہ رفت بروز منہ راق تو پروائے معانی ما جذب عشق اوست بر روی دل کشتہ جمال تو عالی رعنائی جمال تو در صلیح آورد</p>	<p>از دل ربو چشم تو ذوق شراب را آسان نو دستخی راز حساب را یک سو نہایت خطا و صواب را بیچ آبرو نہاند جہان جناب را رند خراب و صوفی عالی جناب را</p>	<p>محسن بنخل حضرت منظر</p>	
<p>بر آب چون سفینہ روان است تحت از راہ چشم شد بگر بخت بخت</p>	<p>شد غرق سبزہ گل و شاخ و خرت آبی نزد بروی گران خواب بخت</p>		

بشوی روی تو صدف گل شنیدم آه من	بدون چشم تو گشتم بعد بدو محتاج
بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت	ز رفت که بدر شیخ مرده شو محتاج
در چار سوسه زنده نیایی در کان صلح	زاد بیا به میکده بنگر جهان صلح
در هر آدا دوست بر من بی لطف خاش	من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح
ای من فدای سادگی تو که در عتاب	پیدا است از نگاه تو صدره نشان صلح
این مشرب عجیب به من خانه افتم	رنجی بزرگ شادی و خجسته بان صلح
ز جذب شوق کبوترش روم چنان گستاخ	که باد تند در آید به گلستان گستاخ
کی ز شیوه تمکین یا رسین است	که خنده نیست بلبل شکرتان گستاخ
ز تنگ و نام گدازم شوقی محفل تو	که باریب ندیم به پاسبان گستاخ
فغان ز جوش بیانی که در ادب گدازد	همه خوش نشستند و من همان گستاخ
صد قافله اندر طلب زلف و لب او	از شام برون آمد و از طرف می شد
صد بار رود از خود و از جای بخلبد	دیوانه عشق تو مسافر به وطن شد
علو خاکساران جهان سوختن بنگر	که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید
محل بر تضرعهای عشق خانمان سوزش	باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
به پیشیم از برای اکتاب عشقا زبیا	سحر که بلبل و بهنگام شب پروانه می آید
هزار میکده در ضمن ز کس شملاست	هنوز از گهت صد خار می خیزد
بهر زمین که نمی پای نازنین و روی	ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
گرفته ایم ازین جا به خاک نقادان	ادب ز سایه دیوار یار می خیزد

کسی این رفرمی هند که از عشاق میگردد	دماغ دل درین جاگاه گاه چنان میگردد
دل دیوانه را از دست اینجانبی نینم	خدا آباد تر سازد خرابات محبت را
غمش خون ریخت از چشم بدین امان نگنم	به پهلوی بستم و از حیرت تلخ شستیم
مفک در دست این دل حق صیبه های درینم	بیزم خود بخوابی دادجا این بیروت را
ز جذب دل بزرگ یار عاشق منصف گردد	اگر تکریم فرمایند آن دیوانه را شاید
بلگردان حسن اوست آخر شوکت داد	بجای سنگ طفلان پاره های شیشه بماند
در خلوت بزن و بر سر بازار طلب	چو منظر میرزا دیوانه نازک طبیعت را
ایکده آزاد بگلشت چمن می تازی	هر کجا باز فروشد کرم یار طلب
حضرت میکده عشق ادب می طلبد	عبرت از ناله مرغان گرفتار طلب
نه سرم بود بنیسانه خیال عجب	دل آگاه بچو دیده بیدار طلب
آنجانه زمان نه اثر کون و مکان	از عدم کرد مرا مشرود و دیدار طلب
میتا به عشق تو و راسه دو جهان ست	
در کسوت عصیان کرم دوست نهست	زانه خط پیا نه مایه خط امان ست
در دست نه تیر سیت نه بردوش کمانست	این سادگی اوست که بمل دو جهان
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت	در میکده از مستی چشم تو نشان
در یاب که در یک نظر پر خرابات	نور شب قدر و برکات رمضان
بچوبه به سرخی نه زندگوشه چشمت	واله که این مشهد صاحب نظران
بنازه نیست رخ و لفریب او محتاج	
بها حسن نیاید بزرگ و بوجت حاج	
بکار من به گماسته ادا تواند کرد	هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق	نه عورتی که باشد بکاخ و کو محتاج

ای ترجمان جنبش لبهای لعل تو ای دل خنک مباش که اندر جان عشق	بانگ در باب و ز فرست تا آمده سوز و گداز گرے بازار آسود
لباس عشق بر شوخ و گلغذارانند که بقرار منسایند و بقرارانند	
ز عشقهای نهان و ز صورت زیبا اگر بزم نشیند غیرت شمعند پرس ز نیم وره پر میفروشی شیخ جبال تو نشناسد ز خویش یگانہ سکون ز شیشه آرایب عشق تو آفتاب	بتان با هم سه پنهان و آشکارانند و گر بیایند در آینه نو بهارانند که ز ابدان همه آنجا گنایگانند بجای که توئی جمله دوستدارانند که یار در دل و مدبوش انتظارانند

### بسم الله الرحمن الرحیم

پیر ساله را قوم کاموسوم به ساقی جذبات جذبات سرخسین عبادۃ فقیض ربانی  
نفا از که ره به بخت رحمان است به در یاب که زیر پای احسان است پس سرایه اوز فیض کوثر  
و اتم به علم و عمل و محبت و ایمان است به کوثر یعنی خیر کثیر فیض آغاز سلوک  
علم یعنی آگاهی به پنج دوام چاہیے اور از کار خجانی مفید علم بین بعد  
حصول مکمل آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ منہم آیات و  
احادیث بالقرین ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب  
بفوق کرتے ہیں اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے  
بہتر کوئی سبب نہیں فیض رابطۃ استقامت جامع اصول ربیہ ہے لیکن  
بمقتضا سے ترکیب انسان فی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض  
میں غلبہ علم باللہ کا اور بعض میں غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض میں غلبہ محبت  
خالص کا اور بعض میں غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم فیض آنحضرت صلعم  
نے فرمایا اگر کوئی اجاہو سے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح ہوا  
لہذا فیض ایمانی نسبت بقصد میں غالب ہے حضرت باقی باب شریفہ فی حق تعالیٰ

ملکہ یا شاعران  
نار و آتش و شعله  
خیزان اسکو بجای

سرور نشہ صد ساغر شراب طور	زگر دشن نگہ چشم یار می خیسند
عاشقان را سیر کوئی یار می باشد لذت	دیدن بام و در و دیوار می باشد لذت
مشق نماز زگر و دلا می باشد لذت ساغری از چشم جانان می بردا خود را درا دای می شود خوش حاجت گذار نیست حور و غلمان و ارم جز سیر زانی خوش است در خون عشق بهم ترک دلب منظور نیست	این خضر قفا ازین بیماری باشد لذت باد و میخانه و دلا رحمت باشد لذت اندر کعبه بخش و عسل یار می باشد لذت این تکلفا پی دیدار می باشد لذت ناله کردن از پس دیوار می باشد لذت
هر چه شیخ سبک گردان یار برین و ارباش	هر چه باشی باش لیکن بسند و دلا رباش
آشنای دوست اندر کوه تلخا رباش در طریق عشق یکبارست کوشش کی کشش زلف جانان حلقه آزادان گرفتار تواند سر چشم پیشتش تماشا کن مدام این طرف درسم میکده اهل الفت است گر جذب صادق شدی زنی را مجال است زایه طریق عشق و راه تو بر است	در ادبگاه محبت اندک بشیار باش جد بکن زاده راه و بر سر رفت ارباش سایه بر جهان یی خواجہ احراز باش فیضیاب از خاک راه خانه شمار باش ساقی نگار و باده عشق و سبک دل مانا کشان کشان شد و خوی تو خوی دل خلق کعبه مائل و میل بسوی دل
ز سر عشق نشانی که داشتم دارم	دل برشته و جانی که داشتم دارم
خزان رسید بهار بتان عالم را	نگا خویش بی آنکه که داشتم دارم
ز دست شاه نوارے که رفت از نظرم	عنان گسته فغانی که داشتم دارم
ای در بهواسے نکت زلف و دمای تو	آواره بوسے مشک ز تاتار آمده

جو مقام تکلی ذاتی دائمی ہے اور یہی مقامات عالیہ فرماتے ہیں فیض فیض سر  
 کہ ایک بعد و ایک تسعین سے تنافس ہے کاشت رموز عدیت ہے چنانچہ  
 حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عدیت کو  
 فرماتے ہیں اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا نام ہے  
 والہ اعلم فیض راقم دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تھا اس وقت  
 حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو معاملات خیر و شر  
 وغیرہ سب دکھائے فیض ابتدا میں تصحیح خیال ضرور ہے کہ شاہراہ وصول  
 الی اللہ ہے اور خواب آئینہ و احوالات باطن ہے کہ اس فوٹو گراف سے تمام  
 حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و  
 خیال سے تجاوز کرے اور بیداری میں حاجت مراقبہ نہ ہے تو اس کو  
 کشف حیاتی سے تعبیر کرتے ہیں فیض ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جو کوئی ٹھیکہ  
 دنیا میں متوجہ کر دے اس کو جنت دیتا ہوں یہ ذکر حضرت پیر و مرشد  
 سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایک بار راقم سے رسالہ شہر و آفاق  
 و فیض روحانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑھوا کر سے فیض موافق سنت نبوی  
 کے ایسا فیض ہی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ  
 راقم بار بار اس سے شرف ہوا خصوصاً وقت حضوری خاص کے فیض  
 عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے از روی نوازش ایک معاملہ خاص سے  
 مطلع فرمایا تھا محکم ایہ ہے کہ تاریخ بخت و منہ تمام ماہ رمضان کی تھی آپ نے  
 حضرت کا مقام فرسج الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے  
 معاملہ موسوی کا ظہور رہتا اس جلسہ میں راقم کو اپنے عتبہ میں دیکھا کہ غالب  
 نظر فیض اثر ہے آپ نے اس وقت راقم سے وعدہ فرمایا فیض حضرت نے  
 میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے فیض  
 حضرت پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے فیض الرفیق ثم الطريق لہذا وسیلہ  
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہیں کہ ان فیض  
للا انسان عد و مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس الامارۃ  
بالسو فیض تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات  
ہیں اور وارثہ اباحت ان سب کا حاوی ہے فیض معاملات وصول  
و قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول ازلیہ نسبت  
کے ہیں کہ مقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہیں  
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملہ الہی و دوزن  
طرح پر جو فیض مراتب صبح و شام معمول ہمارے حضرت کا ہے فیض موافق  
حوصلہ و رحمت کے خیالات بھی پسند ہوتے ہیں فیض شکایت عانت  
شکر ہے یعنی سے بہتر ہے وہ در بزم وصال تو بہنگام تماشا بہ نظر سارہ ز  
رجحیدن مژگان گلہ دار در فیض مرتبہ ظلال اسما و صفات کو نامہ عندلیب  
میں مقتضیات اسما و صفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب  
میں نور کا اطلاق فرمایا ہے یہ اصطلاح عشق بسیار است و سن و دیوانہ ام  
فیض فیض وجود و عرش سے فرش تک سب میں ساری ہے اور تمام کا تعلق  
نور وجود الہی سے درخشان ہے یہ زمعجز کائنات عشق است این کہ نہا بر سر  
کوش بند گاہ بام و در را لذت دیداری باشد فیض فیض رحمت کا اکتفا  
بر اسلئے اعمال مستحسنہ کے موجب قربت ہے اور وصول جنت ہے تو سلسلہ  
فیض کے محال ہے فیض اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہیں  
ہوتے کہ اہل محبت بلکہ فیض فیض افعال کا مشاہدہ چشم ظاہر ہر تنفک پر عیان  
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسما و صفات و شیون الہی لا ریب فیہ ہے  
کل یوم ہونی شان اوس سے مشعر ہے اور ذات بحت میں چونکہ اعتبار است  
ذاتی ثابت ہیں لہذا حضرت محمد و رضی اللہ عنہ نے علامہ کہلاست نبوت



الباقی جز اخفاء و یحیو ز اظهار و الا خفاء و لی مثل و ما هم بمؤمنین و اذ لقیت  
 الیم الساکنة میا نزم الا و عام بقعة مثل فی قلوبهم مرض و اذ لقیت غیر الباقی  
 اظهرت خصوصاً عند الواو و الفاء مثل عظیم و لا الضالین و لهم فیها **فصل**  
 فی الا و عام مع القعة اذ لقیت النون الساکنة و التوفین الیاء التی تحت و النون  
 الیم و الواو فانها تدغمان فیما مع القعة مثل ان یضرب یوسد یصیر الناس  
 من تشا حطه تغفر لکم من مال صراط مستقیم و اق جنات و عیون و ما شبه  
 ذلک الا فی صنوان و بنیان و دنیا و قنوان و تحب القعة فی الیم و النون  
 اذ کانتا مشدودین مثل عم و مم و ان الجسته و ما شبه ذلک **فصل** فی الا و عام  
 بلا غنة اذ لقیت النون الساکنة و التوفین الیاء و اللام تدغمان فیها بلا غنة  
 مثل من ربهم غفور رحیم من لدنا هدی للتقین **فصل** فی او غام المتکین غیر  
 کل حرف ساکن فی مثله مثل فمار حبت تجار تم ان اضرب بعصاک الحجر الیه  
 لک و ذلک باعصوا کافوا انیاء یوحیه و ما شبه ذلک الا فی مثل آ منوا و  
 علما الصالحات و من یوم کیلا تزول الیدة فانه لا یجوز الا و عام فی مثل ذلک  
**فصل** فی او غام المتعارفین تدغم التاء مثل ما عبدتم و کدت و الذال فی الطاء  
 مثل اذ ظلمتم و اللام فی الراء مثل و کسل رب و بل ان و ما شبه ذلک و  
 تظهر فی بل ان و فی قیل من یراق فی رواية حفص و تدغم الباء فی الیم و التاء  
 فی الذال مثل یا نبی اربک مغا و میث ذلک عند عاصم لا غیر **فصل** فی تغیم الراء  
 و ترقیعها ان الراء تغیم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل رب رزقوا و ترقیع اذا  
 كانت مکسورة مثل رجال و رزقا و اذا كانت متحرکة و اما اذا كانت ساکنة  
 فان کان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قریة و قربان فتمت و ان کان ما قبلها  
 مکسورا رقت مثل فرعون و مرثیه الا اذا كانت الکسرة عارضة فانها تغیم مثل ان  
 اریتم ام اربا بوا و وقعت الراء قبل حرف من حروف الاستعلاء و سببه  
 ضغط فقط فانها تغیم کذلک مثل قرطاس و مرصاد و فرقة و اختلف فی رای فرق

له ما یبارح و  
 یجوز ان یکن  
 زکاة لک و یک  
 کون الراء  
 کون فی الیم و الراء  
 یوسد و یصیر  
 خازنه شود  
 خازنه شود  
 خازنه شود  
 و دریا و در بعض  
 خازنه شود  
 و اولی یقین است



یس جس جم محقق حق بن و مثل المد اللازم المدغم مثل والصفات ولا الضمان  
 و ما شبة ذلك مثل المد العارض المدغم الرسيم ملک و الصیف فلیعبد و اعلى  
 قرارة ابی عمر و مثال ما البدل آمن و ازروا یتینا و ما شبة ذلك و مثال  
 ما التکین و اذا جیتهم و تحیتہ و معاذیرہ و الذی یکذب ما شبة ذلك حروف المد تمد و تقطع  
 مثل موت و خوف و بیت و صیف و شیء و ما شبة ذلك و المد اعلم بالصواب والیہ الرجوع و الآب

### بسم الله الرحمن الرحيم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بطلم ما وقع پر علم کی کدہ بحق نمایہ جہالت ست بہ تعلیم منجملہ تحریر  
 حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمٰن بہ بیان نور احسن  
 سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نموده  
 باشند بہین کافی ست تحقیق کیا رسالت میں حرف ضاد کو مشاہد حرف  
 ظا لکھا ہے اور فوائد الفوائد میں ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام ہے  
 رسول الضاد و ارسل علیہ الضاد و اللہ اعلم بقیح فرقہ نہاجی وہی ہے جو اجماع  
 اہل سنت و جماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دولت جو اصل مرت میں ہیں  
 وہ ہی مستند اپنا قرآن و حدیث کو جانتے ہیں اور آیات و احادیث خلاف  
 مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہیں تو ہفتاد و دولت میں داخل وہی لوگ  
 ہیں جو فہم و قرار داشت صحابہ و تابعین وغیرہ اکابر کو جب پر اجماع ہے پیشوا نہیں  
 مانتے و اننا علیہ و اصحابی سے اجماع کی طرف ہی ایسا ہے فاقم ماویل و وزن  
 بل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھے گا بس بس کرے گی ظاہر  
 ہے کہ اپنے دشمنوں کو پامال کیا کرتے ہیں نفل سے کہ حضرت خواجہ میر درد  
 کو ایک فاقہ مینہ بہر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر  
 ڈرید فاقہ مین فقیر مشہور ہو گیا نفل سے کہ حضرت خراجہ میر درد کے مکان  
 مبارک میں اجزہ صحیح بخاری کے باحیاط رطلوں پر رکھے تھے آپ مطالعہ فرمایا  
 کرتے تھے کسی نے کوئی سئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ



والمعراج سفره وسدره المنتهى مقاسه وقاب قوسين مطلوبه ولطوب مقصوده  
 والمقصود موجوده سيد المسلمين خاتم النبيين شفيع المذنبين امير المؤمنين رحمة  
 للعالمين راحة العاشقين مراد المستأقنين شمس العارفين سراج السالكين  
 مصباح المعزين محب الفقراء والمساكين سيكتلين نبي الحرمين امام القبلتين  
 وسيلتنا في الدارين صاحب قاب قوسين محبوب رب المشرقين والمغربين  
 جد الحسن والحسين مولانا ومولى الثقلين ابوالقاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله  
 يا امير المؤمنين شاقون بنور جلاله صلوا عليه وآله واصحابه وسلواتيما وروو لكي  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حركاته  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد فضله  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد خلقه  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد علمه  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كلماته  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كرامته  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد حروف كلامه  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد قطرات الامطار  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد اوراق الاشجار  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رطل القفا  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد خلقه في البها  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد اجواب وانما  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد الليل والنهار  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد ظلمة الليل واشراق النهار  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رطل القفا  
 اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد رطل القفا

اور کمین جا کر دیکھو فقیر کے ہاں تو صبح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے  
 رکھی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت  
 حضرت خواجہ کے ہوا سبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھ گیا  
 چار ڈانویں گھنٹہ گیا آپ مرافق تھے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا الماس غلام  
 عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے جواب دیا کہ عذر میں اس طرح نماز سے  
 جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نادرین جائز ہے فقیر کے ہاں سبب ہی نہیں معمول  
 نماز اشراق ہی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تہذیبیٹ کر  
 آپ فرض کو ادا فرماتے ہیں نکتہ حضرت فاروق اعظمؓ کو صفت کلام سے  
 مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی رائے کے ابراہامی نازل ہوئی  
**نقل** ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب میں دیکھا انتقال کو  
 کئی برس گزرے تھے آپ نے فرمایا کہ میں اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہوں  
 سو یہی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب و کتاب بہانہ ہم کلامی کا تھا  
 درمیان محب و محبوب کے **پشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے  
 حضرت کو ایک عرضیہ لکھا تھا اوس پر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاہراہ  
 فقط ہمیں کاراست کہ بخود دن او مردان مقصود رسیدہ اند بگو نہ تعالیٰ شام  
 ہم خواہند رسید اور اسی عرضیہ پر راقم کو فرزند صلح تحریر فرمایا فقط سے حب الصالحین  
 ولست منہم لعل سدید زرقی صلا حابہ وظیفہ درود تاج و درود لکھی حضرت  
 نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے **نقل** کیا جاتا ہے  
 درود تاج اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب تاج المعراج والبراق  
 و احکم دافع البلاء والو بار و القحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع  
 منقوش فی اللوح و القلم سید العرب و العجم بمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت  
 و الحرم مثل الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الدی کف الوری مصباح العظم جلیل الشیم  
 شفیع الام صاحب الجود و اکرم و احد عاصمہ و جبریل خادمہ و البراق مرکبہ

تحریرست بر خواجہ داشتند و بشارات حمدہ مثل ولایت صفری و کبری و  
 علیا و کمالات نبوت بلکہ تا خالق نمک و غیرہ بخوابہ عنایت فرمودند بجلالت  
 خود سرفراز ساختہ اند و کرات و مرات از زبان مبارک آنحضرت در حق  
 خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے در محبت و اعتماد صدیق الشمل  
 است انتے معاملہ تاریخ بہست و ہشتہ ماہ مبارک رمضان ۱۲۰۴ھ تھی کہ راتم  
 کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ میں آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیروشد  
 کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے  
 بعد ازاں بذریعہ عرضداشت کی انتخاب کو اطلاع کی جواب میں وہ خط خاص سے تحریر فرمایا کہ بخت بڑی  
 بشارت ہے و سدا محمد فیض حضرت پیروشد نے فرمایا کہ امام بخاری و  
 مسلم طحاوی کو نہیں باتے اور حضرت نے ہی ایسا ہی فرمایا دعوت  
 وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت  
 ہے اختلاف حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بخت کے قائل ہیں اور  
 حضرت خواجہ میر درد و تجلی ذات بے حیلہ و اسما و صفات جابر نہیں رکھتے  
 و اللہ اعلم ذات و صفات میں لایمین و لا غیر قول قدیم ہے فیض  
 اہل عبادت ہوں یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت  
 فائق ہے لطیفہ ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑھنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے  
 نکلتے پیش طاق وصول جس قدر بلند ہو گا معاملات بھی عالی ہوں گے  
 معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت میں بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہے  
 حسنات الابراہیمات المقربین و جب تک حضوری آنحضرت صلعم  
 کی نہو سلوک نامتام ہے تحقیق طریقہ حنفیہ کے بیان میں ایک مکتوب انتباہ  
 فی سلاسل اولیا و السدین نظر سے گذرا فیضیل حضرت شاہ غلام علی صاحب  
 نے طریقہ مظہر میں ارشاد و مفصل فرمایا لہذا اولیٰ سے بھی طریقہ جدید پسند ہوا  
 چنانچہ آپ کو الامام بھی ہوا تھا و ہاں غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد انفس الخلائق  
 اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات  
 اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد كل شیء فی الدنیا  
 و الآخرة صلوات الله تعالی و ملائکته و انبیاءه و رسله و جمیع الخلائق علی  
 سید المرسلین و امام التقیین و قائد الغر المحجلین و شفیع المذنبین سیدنا و مولانا  
 محمد و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و اہل طاعتک اجمعین  
 من اہل السموات و الارضین برحمتک یا ارحم الراحمین و یا اکریم المکرمین و صلی اللہ  
 علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیماً دائماً ابداً کثیراً و الحمد لله رب العالمین

### بسم الله الرحمن الرحيم

یہ رسالہ اقم کا موم جو اہر قدس ہر تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ نو ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ  
 خلیفہ حضرت قلیہ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے قرین سال  
 خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شہسبیل رادت او این بود کہ  
 شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبر را گرفتہ و سجدہ  
 در آمدند در آن سجدہ حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بہ  
 حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان  
 می دہند بمجد و بسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت  
 سید المرسلین یکے شد درین اثنا حضرت ابو بکر خطاب بخوجہ ضیاء اللہ کردہ فرمودند  
 کہ حکم حضرت پیغمبر را چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر فرستہ مرید شوی کہ او  
 قطب جہان و قیوم زمان است روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت حضرت  
 خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب غایت بے غایت پر خواجہ ضیاء اللہ را شنیدند  
 وی فرمودند کہ او فخر کشمیر است آورد دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از خطبہ خلیفہ  
 حضرت خلیفۃ اللہ بہ کمال ورج و تقوی و اتباع سنت منیہ این طریقہ علیہ  
 احمد یہ خصوصاً موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ حاج



اثبت العروج من ذلك المقام ايضا ومنهم من قال بالتطبيق بين القولين  
 واتجع بين الضدين مثل الشيخ ولي الله الهادي ومنهم من قال بالتوحيد  
 المطلق من ليقدر الوجود والشهود وهو امام الطريقة المحمدية خواجنا ناصر الهادي  
 وخلفه خواج مير درد الهادي طريقة رضي الله تعالى عنهما ولا خلاف في مرتبة الاجال  
 ان الله واحد وعليها مدار الايمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن باب التفصيل الذي  
 ظهر على قلوبهم تفاوت اقدارهم في العرفان والقبول التوحيد الا باقرار الرسالة  
 خلافا للحكماء والفلاسفة وغيرهم فان الحكماء خاصوا في بواطن عالم الاجسام فاشتغلوا  
 عليهم ان ذلك الاجسام اعتبارات محضه وزعموا ان ذلك الوجود الذي هو حقيقة  
 عالم الاجسام هو الله تعالى وبقيام العالم كاتر في الظاهر ان الاجسام اختلا  
 صورهم اعتبارات شتى ومفرد كل كلم من الفاضل الاربعة التي بها تركيب العالم  
 كله فان قلت ما الفرق بين الصوئية الوجودية والحكماء الاشراقيين لان انشئت  
 واحد قلت سبحان الله شتان ما بينهما فان الحكماء يجهلهم الاله حقائق الاشياء  
 والصوئية يجهلهم الى الله ورسوله ونبياتهم صاحتهم وانما الاعمال بالنيات وانما  
 الامر ما نوي فمن كانت هجرة الى الله ورسوله الاله آخر الحديث فالحمد لله الذي  
 هدانا من التخلقات كلها الى ما هو شفاء للصدور باب ثانيا في نوع دیگر از طاعت  
 اطاعت رسول است صلى الله عليه وسلم وان مبسوط در همه كتاب وسنت است  
 ومن طيع الرسول فحقه اطلاع الله وتودين مسائل مستنبطة از آيات واحاديث  
 ائمة مجتهدين است فرموده اند لفقیه احمد داشت علی شیطان من الف عابد  
 وامتیریدی و اشعری رحمهم الله تکفل عقائد شدند ثابت سے از طرف خود اختراع  
 ایجابات نہ کنند و صوفیہ کبار اخلاق الہیہ و اوصاف قدسیہ کہ در نفس مطمئنة  
 آنحضرت صلعم مودع بود و بصوفیہ قلب و تزکیہ نفس پر داختم تکمیل قرب تحجیل  
 آن فرمودند کہ قد افلح من زکاه و قد غاب من دساها و فلاح موعود در مشہود  
 ایشان نمودند کہ الاحسان ان تعبد الله کانک تراه اگر چه رویت نیست مشاہیر

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ سے بخلق صورت کلام کرتا ہے **ف** نمازی شہتی  
 کا اس عالم میں آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے نبی  
 کرامت منقول ہے ارشاد سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہو جائے معاملات الہی  
 کی انتہا نہیں یہ قصہ العشق لا انضمام لہذا نکتہ میدان وسیع واسطے دیدار  
 رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے تو سب اہل بہشت اپنے  
 اپنے مقام سے عروج کر کے اوس میدان میں جمع ہوں گے اور کسب مراتب  
 بٹھلائے جائیں گے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب  
 اوٹنا دیے جائیں گے اور قبل دیدار ایک مینہ خوشبو کا برسے گا اور دور  
 شراب طور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکھے گا  
 اور باتیں کرے گا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار الہی میں ایسے متفرق  
 ہوں گے کہ تمام نعمائے شہتی کو اوس کے روبرو فراموش کر نیکی افاننا اللہ  
 وایاکم ہذہ النعمۃ العظمیٰ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **فوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر  
**باب اول** قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واخلتف المشائخ  
 فی اقام التوحید وحدودہ فقال واحدہم التوحید اسقاط الاضافات اقوالہم  
 کثیرۃ جدا کما لا یخفی علی اہل الخبر وقال طائفتہ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین  
 رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا ابجائی قدس اللہ روحہ واكشف ذلک التوحید  
 علی کثیر من انخاص مع صحتہ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علیہم  
 برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التعلیل فضلوا واضلوا لغو ذباہلہم وقال  
 جامعہ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ منشاخ  
 الکبارت روتہ المقرئین والابرار الشیخ احمد السہروردی قدس اللہ تعالیٰ سہول

یافت و زانیات تجلیات و قانق معارف صباحت و لاحت تجلی  
 برقی و دایمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری ایسان حقیقی  
 نسبت احسان و آرزو امکان عالم مثال تجدد مثال مراقبه مشاهده  
 مکاشفات الهام الهای رحانی و ملکی خواطر شیطان و حدیث لغزانی و تجلی  
 مجاهده حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی مرید  
 فتوح غیب و شهادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات  
 مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامه و خاصه  
 ولایت صغری و کبری و حلیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر  
 عالم خلق محکم و متشابه رتبه و مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی و حجب ظلمانی  
 و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاهی  
 ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کتب و ویران محبت  
 ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استمرار بطون ظهور  
 سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی  
 و جمعی وصول الی الله اوستیت ضمیمت فائده مشایخ علم لدنی سیر  
 الی الله و فی الله و من الله بالله انتقاس انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع  
 غیبت و استغراق و پیروی احتمالات و استهلاك رنگ و بزمی قرب  
 نوافل و فرائض وجود و شهود قطبیت غوثیت فردیت خلقت  
 محبوبیت صفر محبت و محبوبیت مترجم عاشق و معشوقی کشف و قانع  
 وجدان و حیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیده و مطلقه شرح صدر  
 جبل و کثارت فیض و برکت آزادگی و شجاعت اولیای حرمت و عشرت  
 ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جهانی و لسانی نسیان ماسوا فطرت و  
 خلقت سلاح اصالت و جمعیت فوائد و زوائد اصول و فروع لغز طیفه  
 مصالح کلی و جزئی مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد و چون حصول بیعت و ایستادن  
فضل بر حافی است لهذا اہل کتب را باین حضور عام تلی نمودند کہ فان لم کن  
تراه فانہ ریاک باب ثالث تیسری متم اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی  
ہے کہ سلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی منہج طرف اوی اصل کے ہے  
اور علمائے اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوالامر  
سے اصول انسان کہ مان باپ ہیں موافق شیعہ کے ان کی اطاعت ضرور  
ہے تیسرے مراد اولوالامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان  
علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوالامر سے مرثیہ ہے کہ اویکی  
اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ وسعت بیان ہے واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ  
واصلان خدا و تارکان ماسواہین لیکن بغوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے  
مصطلحات علوم بھی بہت ہیں چنانچہ مذکور کتب سلوک و ریاضی البصر و بسط  
تمام ہیں اور بعض مصطلحات ان کے ساتھ علمای ظاہر و متکلمین کے متفق  
ہیں اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہیں اور بعض مطابق عرف عام کے  
اور بعض مصطلح خاص ان کے ہیں لهذا مناسب جانا کہ مشتے از خردار پھر کر کر  
فہم من فہم سے مطرب عشق عجیب ساز و نوائے دارد بہ نقش ہر پردہ کہ ز دراہ بجای  
دارد نہ ہو نہ سیرت جذب و سلوک سیر و طیر صحو و محو تلوین و تکمین  
سیرت تدبیر و تطیل سیر قدمی و نظری سیرت واقفیت و عمقیت و اتحاد  
انہیت و اقیاناز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثنائیہ صفات ثبوتیہ و سلبیہ  
شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہئیت وحدانی کمالات ولایت و نبوت  
حقائق انبیاء و آئیم حضور و شہود جذبات و وارثا سکینہ و جمعیت و قوت  
قلبی و عددی و درہا پاس انفاس و وجود عدم فنا و بقا عروج و نزول

اولیای سابق و متاخرین اور باہین ہمہ بجائے خود ایک جدت بھی رکھتے ہیں آراخجلہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقے میں اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور ضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاح کو بھی صرف تخریر کیا ہے۔ چہ راہی زنداہین منظر مقام شناس نہ کہ درمیان غزل قول آشتا آورد و آراخجلہ یہ قرب جو اس طریقتہ کو اپنی اصل سے یکدم اول باخربیتہ وار دثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اولن رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہیں بالکل برکنار ہیں اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو دخل کفر و شرک بھی نہیں جانتے آراخجلہ فرمے اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ سبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی حقیقت اور محبت کو عام نظرون میں قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف میں تر زبان ہیں لہذا تم سے مرید ہوتے ہیں سب رند و پارساؤں کے پرمیری ہوتی ہے شراب طور آنکھوں میں پرمیری ہوتا ہے بیان مجمل سے بہت امور مفصل ہو سکتے ہیں والسلام والا کرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ شرح صدر ہے لطیفہ حضرت بیروم شہ نے فرمایا کہ یادت بنی فاطمہ کے بنظر لطفہ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد میں نہیں نقل ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے تیس لوگ صحابہ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف و نفاق کا تہا تذکرہ اس حصہ میں جو اتفاق حضور خدمت حضرات کا ہوا حسب شمار کیا رہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تخریر ہوتے ہیں فرمایا ایک بار مجھ کو غلبہ ہی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خشک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیاء کے ہوتے ہیں اور بعض اولیا اس کے طلب میں

جمع و قبول ہمت تصرف حلقہ توجہ اور ادا و وظائف ذکر و فکر  
کیف و بے کیف حدوث و قدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ  
تجلیہ خلوت و جلوت فقر و درویشی رجعت و بخلق رابطہ انوار  
اسرار اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر  
آفاقی و انفسی کلمات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طہرہ لہام  
وصفا سوز و گداز راز و نیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال  
آداب تخلق باخلاق اسرار اذکار و اشغال مخفی بار و غیرہ بہت سے  
اصطلاحات ہیں کل حزب بالہدیم فرعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة آئکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم ہر شخصیت باروہ بیان مناقب  
طریقہ حضرات میں بعد ضرورت تحریر ہوتا ہے آزاںجملہ یہ منقبت اکثر خاص و  
عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات میں جو معاملات عالیہ دیکھے  
اور سنے جاتے ہیں فی زمانہ کیا بزمین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل میں  
راقم کے مذکور ہوئے آزاںجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقہ محمدیہ  
مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ اعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق  
اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات  
بجز ہمارے حضرات کے فی زمانہ معلوم نہیں آزاںجملہ یہ اقربیت و سہولت اس  
طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات و دروازہ و معمولات طول و طویل ایسے ہیں  
جس سے حوصلہ و بہت اہل طلب کی پست ہو جائے حکم بشر و اولاد تنفر و اویس و  
ولا العسر و اعجب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہے اور حسب اتباع سنت  
قرب خدا و رسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں آزاںجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر  
سے ہو گیا ہے کہ معارف و فوائد اس طریقہ جامع کے اکثر موافق عقل و عقل  
و عرف کے خاص فہم و عام پسند اور باعث فزعیات و اعتقاد و تصدیق کمالات



سب انبیاء اولوالعزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود  
 شود میں کیا فرماتے ہیں فرمایا ہمارے حضرت کے ہاں ان باتوں کا ذکر نہیں  
 مسئلہ سائل کا ذکر ہے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہیں کرتے  
 ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ شکر ادا کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہوں نے  
 اول پائے چپ مسجد میں رکھا وہ پہر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا  
 جانتے ہیں اور اسی شخص پر انوار آگئی برستے ہوئے ہیں فرمایا راقم سکتے  
 اور حضرت مخدوم جہانیاں سے بھی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار  
 دیکھا تھا آپ نے اون کی طرح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد  
 خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے نقل میں کے لوگ  
 قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا  
 کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل ف تہذیب اخلاق باعث حسن معاش  
 وتصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کیونکہ قبول اعمال شائد تا ماسن العمل قول حضرت  
 مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا ہے نقل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص  
 مرفوع القلم ہیں مجنون اور طفل نابالغ اور نامحرم جسے کہ عذر ساقط ہو ورنہ توار  
 عرفان جائز ہے الصیۃ نفس واحدہ فضیلت بعض کی بعض پر ثابت  
 ہے اور فضیلت کلی خاصاں جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے عرفان اگرچہ اجاطہ  
 اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بھی ثابت ہیں چنانچہ عرش اور کعبہ اور  
 دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ان نکتہ یاریح الصبا یوما الی ارض اکرم  
 بلع سلائی روضۃ فیما انہی المحترم ہا من وجہ شمس الضحیٰ من خدہ مدبر اللہ ہے  
 من ذاتہ نور الہدیٰ من کفہ بحر الہدیٰ مثال مثال واسطے اللہ تعالیٰ کے  
 متبع ہے اور مثال جائز ہے کہ ولید مثل الاعلیٰ تو وہ مثل اعلیٰ سائر کائنات  
 میں ہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات الہی ہے اور اصل کل و فضل  
 رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو گویا اللہ تعالیٰ ان الفاظ کے پردہ میں



<p>             وارستہ زخار و گل چو نشا و شدیم              بستیم زلف یار و آزاد شدیم              در کسوت فقر باغنائیم ہم              خاکیم اگر چه کیمیا یم ہم              یک چند در کعبہ و بت خانہ زدیم              در میکہ آمدم و مپیانہ زدیم              مستغنیم از شکش صہب اکرد              این شیشہ گر نشہ سے پیدا کرد              بر رخس ہوش برق طور مہ فلند              نزدیک شد آن قدر کہ دور مہ فلند              رازش ہمہ آشکار خواہد گردید              ناچار بہ ماد و چار خواہد گردید              وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہم              مادر و شیم ست حالیم ہم              برسند فقر کبریا سے کردیم              در کسوت بندگی خدا الی کردیم           </p>	<p>             آنہم بدو نیک چون خوش و شاد شدیم              یعنی دول را کہ باعث تفرقہ بود              در عجز بسیار کبیر یائیم ہم              مادر ویشان ببا ان اسیر ای درد              یک عمر قدم براہ افسانہ زدیم              النہ لہ کہ آخر اسے درد              کیفیت چشم تو بہ خاطر جا کرد              بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم              آن جلوه کہ از طاق شور مہ فلند              ما پر وہ راز اقربیت نہ درد              آن جلوه بہ دیدہ یار خواہد گردید              ما آئینہ ایم و خود پرست نگار              مانبدہ آن حسن و جمالیم ہم              مستقبل و ماضی علما می دانند              تہ نشکر و فوج بادشاہی کردیم              ای درد بدولت فقیری این جا           </p>
--	---

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقت کو  
 بحسب استعداد ان کے اس طریقہ میں نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض  
 کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	
<p>             بعد حمد و صلوٰۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد میں تمام اہل سنت و جماعت              اور اعمال میں صلحا و علما سے اور اخلاق میں اکثر حکما و عظام سے متفق ہیں              اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا           </p>	

بلکہ ظہور سے انظورات الہی در منظر دل می شناسند مثلاً کلام حضرت شیخ کہ  
 برین نوع واقع شدہ بقضائے نسبت انجانب است و ارباب نسبت  
 مع اندر محب معاملہ ایشان بارب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا  
 کہ حجت نزول دران لازم است برایشان غلبہ داشت از نیاجاست کہ  
 مشاہدہ باطن را بآن ترتیب نمی بخندند مثلاً مشکل گفتن ولادت بر تجلی دار و کمطو  
 شے در مرتبہ نائیت مثلاً محب اختلاف اوقات کہ تجلی کل یوم ہونے شان  
 ازان مشغولست سخنهای مختلف از دہن عارف کامل کہ ترجمان الہی مست  
 می بآید سے این طائفہ گوید بزبان دیگر اندیشہ مراد ازین مشاہدہ تجلی صورت  
 کفر طریقت کہ در صورت این عالم جلوه می نماید گرفتہ باشند و آن معاملہ دیگر است  
 کہ رایت ربی فی حسن صورتہ نشناختنضائے کلام حضرت شیخ غیثت محب بموجب  
 خود است کہ اقلیل سے غیثت از عشق بر روی تو دیدن ندہم بد گوش رانیز  
 حدیث تو شنیدن ندہم بد مثلاً منظور ازین بیان نگہداشت مصلحت کلی است  
 و سنت انبیاست کہ دعوت ایشان با موصی باشد کہ دران خواص حکم  
 عوام دارند مثلاً تجلی ہر سالک بحسب علم اوست بان سجانہ و تقالی نہ مناسب  
 رتبہ الوہیت پس صحیح آ کہ علم ایتدین مشکل سے شود و اعلیٰ علم رباعیات  
 حضرت درو علیہ الرحمۃ کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہیں و اسطو تفریح خاطر اجاب کے

### رباعی

ہستی و عدم خراب بیخاند اوست	امکان و وجوب ست پیانہ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است	ہر ذرہ خلق رو زن خانہ اوست
گر باو بسیم ست بوسے تو گذشت	و در فصل بہار محور سے تو گذشت
یار جبہ قدر خلق نزدیک زنی	ہر کس کہ ز خود گذشت سوی تو گذشت
ہن دل کہ ہمہ وقت بحق آگاہ است	خالی ز خیالات گدا و ستاہ است
در دیدہ مردمان اہل تحقیق	مصرعہ دگر نہ بہر بیت اعد است

قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانا قرب بقرة ومن راح في الساعة  
 الثالثة فكانا قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانا قرب دجاجة  
 ومن راح في الساعة الخامسة فكانا قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة  
 يستمعون الذكر سفیان بن ابی نریر من اقصی کلبا لا یغنی عنه زرع ولا ضرع  
 نقص من عمله كل يوم قيراطا جابر من اكل ثوبا او لصلا فليعتزلنا او ليعتزل مسجدنا  
 وليعتد في بيته انفس وابو هريرة من اكل من نهر الشجرة فلا يقرب مسجدنا  
 ابو هريرة من امسك كلبا فانه ينقص كل يوم من عمله قيراط الاكلب حرث  
 او ماشية ابو هريرة من افق زوجين في سبيل الله دعاه خزانة الكعبة كل  
 خزانة باب تقول اى عمل لم تقال ابو بكر رضى الله عنه يا رسول الله ذاك  
 الذى لا توى عليه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لا رجوان تكون منهم  
 عثمان من بنى له سجدا يتبته به حبله الله بنى الله له مثله في الجنة ابو هريرة  
 من تروى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم تيردى فيها خالد امخلد فيها ابدان  
 تحسى ساققتل نفسه في يده تحياه في نار جهنم خالد امخلد فيها ابدان ومن قتل نفسه  
 بجدية فمديته في يده يتوجأ بها في بطنه في نار جهنم خالد امخلد فيها ابدان بريدة  
 بن الحبيب من ترك صلوة العصر فقد جبط عمله سعد بن ابى وقاص  
 من تصبح بسبع تمرات عجو لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر عثمان من تواضعا نحو  
 وضوى هذا ثم قام فركع ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قاله  
 تواضعا ثنا ابن عمر من جاز منكم الجمعة فليقتل زيد بن خالد الجهني من جاز غاربا  
 في سبيل الله فقد غزا ومن خلف غاربا في الله نجير فقد غزا ثابت بن الضحاك  
 من حلف بلمة غير الاسلام كاذبا فهو كاذب ابن مسعود من حلف على مال امر  
 مسلم بغير حقه لله الله وهو عليه غضبان ثم قرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 مصداقه من كتاب السران الذين يشتركون بعد الله واما نعم ثمننا فليلا اولئك  
 لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يذكركم ولمسم

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق بین اقباس کری  
 تاکہ ہر پنج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہو سکیں لہذا نام اس خلاصہ کا  
 انوار المشارق رکھا اور احکام مندرجہ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت  
 کرنا چاہیے الباب الاول ابن عباس من اتباع طعانہ فلابیغہ حتی  
 یتوفیہ ابن عمر من اتباع نخلہ بعد ان تویر فتمہا للذی باعہا الا ان یشترطہا  
 المبتاع ومن اتباع عبد افعالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع عائشہ من  
 اتلی من ہذا لکنا ست ہفتے فاحسن البین کن لہ ستر من النار انس مزاجب  
 ان یقال عن شے فلیسأل فلا تاتوننی عن شے الا خبرکم ما دست فی مقامی  
 ہذا عائشہ من احدث فی امرنا ہذا الیس فیہ فہو رد ابن مسعود من احسن  
 فی الاسلام فلا یواخذ باعل فی الجاہلیۃ ومن اسار فی الاسلام اخذ بالاول  
 والاخر سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلماً طوقہ الی سبع ارضین ابو ہریرۃ  
 من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ابو ہریرۃ من ادرک مالہ بعینہ  
 عند رجل ففس او انسان قد افس فواحق بہ من غیرہ سعد بن ابی وقاص  
 من ادعی الے غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فابجۃ علیہ سلم ابو ہریرۃ من  
 اراد اہل المدینۃ لبسوا ذابہ اللہ کما یدوب الملح فی النار عدی بن حاتم من  
 استطاع منکم ان یتتر من النار ولوشق تمرۃ فلیفعل ابن عباس من اہل  
 فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم ابن مسعود من شتری  
 محفلۃ فردا فلیدر معہا صاع ابو ہریرۃ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ کما یرب  
 منہا اربامۃ من النار ابو ہریرۃ من اعتق شقیصا من ملوک فلیغنیہ خلاصہ  
 فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم الملوک قیمۃ عدل ثم استے غیر مشقوق علیہ ابن عمر  
 من اعتق عبداً بینہ و بین آخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لاوکس ولا شطط فعمت  
 علیہ ان کان موسرا جابر من اعمر رجلاً عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا  
 ورجل من اعمرہ ولعقبہ ابو ہریرۃ من اغتسل یوم الجمعة غسل الجناۃ ثم راح فکانما

لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير  
 عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعيل ابو هريرة من قال لا  
 اله الا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير  
 في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة  
 سيئة وكانت له حرز من الشيطان يومه ذلك حتى ينسى ولم يك من ذلك  
 بافضل مما جاز به الا رجلا عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله ومجده في يوم مائة  
 مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر اوقفاؤه من قتل قتيلا عليه بيعة  
 فله سلبه ابو هريرة من قذف ملوكه وهو بريء مما قال جلد يوم القيامة الا ان  
 يكون كما قال ابو مسعود عقبة بن عمرو الا تضاري من قرأ الآيتين من  
 آخر سورة البقرة ليلة كفتاه الريح تبت معوزين عفراء من كان اصب  
 صائما فليتم صومه ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه ابو سعيد من كان  
 اشكف فليرجع الى مكانه فاني رايت هذه الليلة ورايتني اسجد في ماء وطين  
 ابو هريرة من كانت له ارض فلينزعها او لينجها اخاه فان ابى فليترك ارضه  
 انس من كان فنج قبل الصلوة فليعد عبد الرحمن بن ابى بكر من كان  
 عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب  
 بخامس بسادس او كما قال جابر من كان له شرك في ربة او نخل فليس له  
 ان يبيع حتى يؤذن شركه فان رضي اخذ وان كره ترك ابو هريرة من كان  
 شك ما دحا اخاه لا محالة فليقل حسب فلانا والله سيبه ولا اذكى على الله احدا  
 حسب كذا وكذا ان كان يعلم ذلك ابو هريرة من كان يؤمن بالله واليوم  
 الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان  
 يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خير الوصية ابو هريرة من لا يرحم لاجرم  
 عمر من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة عايشة من مات وعليه  
 صيام صام عنه وليه ابن مسعود من مات وهو يدعومن دون الله ما دخل النار

عذاب اليم ابو هريرة من حلف على بين فرأى غير ما خيرا من ان فليكرم حتى يموت  
ثم ليفعل الذي به خيرا ابو هريرة من حلف فقال في حلفه باللات والاعزى  
فليقل لا اله الا الله ابن عمر و ابو هريرة من حمل علينا السلاح فليس ابو هريرة  
من دخل دار ابي هنيان فهو آمن ومن اتى السلاح فهو آمن ومن اطلق بابه  
فهو آمن قاله يوم فتح مكة ابن عباس من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر  
عليه فانه من فارق الجماعة فمات ميتة جاهلية ابن عباس من رأى منكم رؤيا  
فليقتصمها اعبر له كان يقول لاصحاب ابو هريرة راني في المنام فسيراني في القنطرة  
او كما نماراني في القنطرة لا تمثل الشيطان بي ابو هريرة من راني في المنام  
فقد راني فان الشيطان لا يمثل بي ابو هريرة من سره ان ينظر الى رجل من  
اهل الجنة فليتنظر الى هذا قاله لرجل قال دلتني على عمل اذا علمته دخلت الجنة قال  
عبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكاة المفروضة وتقوم  
بمريضك فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه ابو هريرة  
من شهد اجازة حتى يصلي عليها فله قيراط ومن شهد ما حتى ترفن فله قيراطان  
قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين عبادة بن الصامت  
من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى  
عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه واجتة حق والتا حق ادخله  
الجنة على ما كان من العمل ابو سعيد من صام يوما في سبيل الله عبد الله وجبه  
عن انار سبعين خريفا ابو موسى من صلى البردين دخل الجنة سعيد بن زيد  
من ظلم قيد شبر من الارض طوقه الله من سبع ارضين ابو هريرة من غدا  
الى المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا كلما غدا او راح ابو موسى الاشعري  
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله ابو هريرة من قال حين  
يصبح وحين يمسي سبحان الله وحجده مائة مرة لم يأت احد يوم القيمة بافضل مما جاء  
به الا حسد قال مثل ما قاله اوزار عليه ابو ايوب الانصاري من قال

ببعض الخرن النعمان بن بشير ان الحلال بين وان احرام بين وبينهما  
 مشتهيات لا يلين كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه  
 ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك ان  
 يرتع فيه الا وان كل ملك حمى الا وان حصى السمحارمه الا وان في الجسد  
 مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهى العقب عايشة  
 ان الرجل اذا غرم حدث فاذب وودع فاخلط ابوهريرة ان الجسم شعبة  
 من الرحمن فقال السد من وصلك وصلته ومن قطعك قطعت ابو بكر ان  
 الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق السموات والارض اثنتا عشرة شهرا  
 منها اربعة حرم ثلثة متواليات ذوات عقدة وذو اكمة والمحرم وحجب مضر الذي بين  
 جادى وشعبان المغيرة بن شعبه ان الشمس والعراقيتان من آيات الله لا  
 ينكفان لموت احد ولا حيوة فاذا رايتوهما فادعوا الله وصلوا حتى تنجلي الشمس  
 ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم ابن مسعود ان الصدق بهدى  
 الى البر وان البر بهدى الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكتب صدقا وان  
 الكذب ليهدى الى الفجور وان الفجور بهدى الى النار وان الرجل ليكذب حتى  
 يكتب عند الله كذبا ابوهريرة وابن عباس ان العين حق الى بن لعجب  
 ان الغلام الذي قتله الخضر طبع كافرا ولو عاش لاربى ابويه طغيانا وكفرا  
 ابن عمر ان الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان قال الصغاني مؤلف  
 هذا الكتاب هذا حديث سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم في المنام قال وهو  
 يشير الى الشرق انس ان السد امرني ان اقر عتيك لم يكن الذين كفروا  
 قاله لابي بن كعب فقال ابي وسامني قال نعم في ابوهريرة ان السد تجاوز لاسي  
 عما حدثت به انفسها لم تخلم به او تمل به ابوهريرة ان السد طعن عن مكة الفضيل و  
 سلط عليها رسوله والمؤمنين وانما لم تمل لاحد كان قبلي وانما املت لي ساعة  
 من نهار وانما لا تمل لاحد بعدى فلا يفر صيدها ولا يتخلى شوكتها ولا تمل قطعتا

ابو هريرة بن سفيان وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وحقا  
 عائشة من توقش احساب عذب ابو هريرة من يرد الله به خير الفقه  
 في الدين جابر بن رجل يتقدمنا فيدر الخوض في شرب وليقينا قاله حين ذنا  
 من مار من مياه العرب جابر من الكعب بن الاشرف فانه قد آذى الله  
 ورسوله النبي من نظركنا ما صنع ابو جيل قاله يوم بدر فاطلق اليه ابن مسعود  
 الباب الثاني في ان عائشة ان انفض الرجال الى الله لا لغيرهم  
 ابو موسى الاشعري ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف ابو هريرة ان احكم  
 اذا قام يصلي حار الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فان وجد احكم  
 ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس ابن مسعود ان احكم يجمع خلقه في بطن امه  
 اربعين يوما ثم يكون خلقه مثل ذلك ثم يكون مضعه مثل ذلك ثم يرسل الله  
 الملك فينفخ فيه الروح ويؤمر بالربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقته او  
 سعيد فوالذي لا اله الا الله ان احكم يعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها  
 الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احكم يعمل  
 بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل  
 اهل الجنة فيدخلها النبي ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا  
 انا قد لقيناك فرضيت عنا ورضينا عنك جابر ان اخوف ما اخاف على  
 امتي على قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا يوم القيمة عند الله المصورون  
 عائشة ان اصحاب نزهة الصور يغدبون يوم القيمة ويقال لهم احيوا خلقتكم  
 سعد بن ابى وقاص ان اعظم المسلمين في المسلمين جبريل تاكل عن شئ لم يحرم على  
 الناس فحرم من اجل سألته ابو موسى ان الاشعريين اذ ارملوا في الغزو اوقل  
 طعام عيالهم بالمدنية حبوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسوا بينهم  
 في انار واحد بالسوية فهم مني وانا منهم جابر وعائشة ان البيت الذي فيه  
 الصور لا تدخله الملكة ابن عمر وعائشة ان ابليسية تهم غدا الرضخ وتذهب



ذنب كذا فيقول نعم اى رب حتى فخره بذنوبه ورأى في نفسه انه يهلك قال  
 سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسنة واما الكافرون  
 والمنافقون فيقول الاشهاد ويؤاخر الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين  
 ابو سعيد ان الله يقول لا اهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك  
 واخير في يدك فيقول اهل الجنة فيقولون واما لانرضى يا رب وقت اعطينا ما  
 لم تعط احد من خلقك فيقول لا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واتي  
 في افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا أعط عليكم بعده ابدا مسلمة  
 ان الذي يشرب في اناء الفضة فانما يجرجر كنه بطنه نار جهنم الشك ان المؤمن اذا  
 كان في الصلوة فانما يناجي ربه فلا يبرز قرن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يمينه  
 تحت قدميه ابو هريرة ان المؤمن لا يخس ابو مسعود وعقبة بن عمر والانصار  
 ان المسلم اذا انفق على الله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة فباحش بن مسعود  
 ان الهجرة قد مضت لا يها ولكن على الاسلام والجهاد واخير ابن عمر ان المالك حوذا  
 كما بين جبار واذرح انس ان اشل ماتا وتيم به الحجابة والقط البحر  
 ابو هريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار لطيف سبر قد ادلع لسانه العطش  
 فزعمت له بموقها فغفر لها وقال البخاري فزعمت خنها فاولفقه بخمارها فزعمت  
 له من النار فغفر لها بذلك فاطمة بنت قيس ان ام شريك بايتها المهاجرون  
 الا بولون فاطمة الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يرك  
 قاله لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة ابو سعيد  
 ان امه من بني اسرائيل سخطت فلا ادري اى الدواب سخطت عاكشة ان  
 اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره سجدا وصوروا فيه تلك الصور  
 اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة يعني كنيته بالجحشة كان يقال لها مارية  
 ابو سعيد ان اهل الجنة يتسرون اهل الغرف من فوقهم كما تتسرون الكوكب الذي ينفخ  
 في الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء

الا لئلا يذبح من قتل القليل فهو خير للنظرين اما ان يفدى واما ان يعقيد فقال لجباس  
 الا الاذخريار رسول الله فانا نجعله في قبورنا وبوتنا فقال الا الاذخريار فقال  
 حبيل من اهل اليمن فقال القبولي يا رسول الله فقال اكتبوا الالبى مشاء  
 ابوهريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا  
 مقام العائذ من القطيعه قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من  
 قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا ان شئتم ان  
 توليتم ان تعندوا في الارض وتقطعوا راحكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و  
 اعمى الجاهلهم ابو سعيد ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك  
 العبد ما عند الله ان الله عز وجل تعذيب هذا نفسه فتنى زيد بن ارقم ان الله  
 قد صدقك قال له حين نزلت سورة المنافقين وقت كان اخبر رسول الله صلى  
 عليه وسلم يقول عبد الله بن ابي لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى يفضوا  
 وقوله لمن رجعا الى المدينة ليحربن الا عن منها الا ذل ابوهريرة ان الله كتب  
 على ابن آدم خطه من الزنا ادرى ذلك لا محالة فزنا العيينة النظر في اللسان  
 النطق والنفس تمنى وشتهى والفرج يصدق ذلك او يكذب بعبد الله بن عمرو  
 ان الله لا يقبض المسلم انتزاعا ينزع من الناس ولكن يقبض المسلم يقبض العلماء  
 حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جابا لا يفلكونا فتوا بغير علم فضلو او ضلوا  
 عائشة ان الله لم يامننا ان نستر الحجارة واطمين ابوهريرة ان الله يحب  
 من طيبين ويرى فيك الطيبين يفتل احد ما صاحبه ثم يدخلان  
 الجنة ابو موسى ان الله يلعن الظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قراء وكذلك اخذ ربك  
 اذا اخذ القرى وسبب ظالمه ان اخذه اليه شديدا جابرا ان الله ورسوله حراما  
 بيع الخمر والميتة واخذنيز والاصنام قاله عام الفتح وهو بكه ابوهريرة ان الله ورسوله  
 يصدقانكم وينذراكم قاله للانصار عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله  
 ابن عمر ان الله ينفى المؤمن فيضع عليه كفه ويستره ويقول اقرئ ذنبا كذا انك

ان كنت كافرا فصيرك لمدالي ما كنت قال واتى الاعمى في صورة وبيته  
 فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت لي اجمال في سفرى فلا بد لي اليوم  
 الا بالمد ثم بك اسالك بالذي رد عليك بصرك ثاة اتبلغ بها نى سفرى  
 فقال قد كنت اعمى فردا لمدالي بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجد  
 اليوم شيئا اتخذه مدد ويروسه للاحمك اليوم بشئ اخذته لمد فقال ما لك  
 ما لك فانما ابتليت من قدر ضى عنك وخط على صاحبك عاكشة ان روح القدس  
 لا يزال يوديك ما نأخت عن الله ورسوله قاله كحسان بن ثابت ابو ذر ان  
 سدة النحر من نفع جنهم فاذا اشتد الحرفا برود وعن الصلوة عاكشة ان  
 شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب آخرته دنيا غيره عاكشة ان  
 عند الله منزلة يوم القيمة من فرق الله الناس اثنان فرقة وروس من ترك ابن  
 ان عاشوا يوم من ايام الله من شاة صاها ابو هريرة ان عفتيا من ابن  
 تفلت على البحر ليقطع على صلواتى فاكفنى الله منه فاخذته فاردت ان اربط  
 على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخي سليمان  
 رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فردته خاسا المسور بن  
 محرز ان فاطمة منى واني اتخوف ان تقفن في دينها واني لست احرم حلالا  
 ولا اهل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت حد والله مكانا واحدا  
 ابا سهل بن سعد ان في الجنة بابا يقال له الزيان يدخل منه الصائمون  
 يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه  
 احد غيرهم فاذا دخلوا اخلق فلم يدخل منه احد ابو سعيد ان في الجنة شجرة  
 يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها ابن مسعود ان في الصلوة شغلا  
 انش ان في حوض من الاباريق بعد دخول اسماء ابو سعيد ان فيك نخلتين  
 يجبهما الله الحكم والامانة قاله لاشج عبد القيس انس ان قرنا حديث عهد  
 بجارية وصيبة واني اردت ان اجيزهم واتا لعمهم ما رضون ان يرجع الناس

لا يلينها غيرهم قال بلبي والذبي نفسي بيده رجال آمنوا بالهدى وصعدوا المسلمين  
 النعمان بن بشير ان اهل النار عذابا من له نعلان وشركا كان من بار  
 يعلى منها وراعه كما يغلى الرجل ما يرس ان احدا اشد منه عذابا واندا هو منهم عذابا  
 عائشة ان بلا لا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم لم يسجد  
 ان من يري الساعة ايا ما ينزل فيها الجبل ويرفع فيها السلم وكثير فيها الهرج و  
 الهرج القتل ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع وعمي فارادوا  
 ان يتليهم فبعث اليهم ملكا فأتى الابرص فقال اي شيء احب اليك قال  
 لون حسن وجلد حسن ونيد هرب عني الذي قد قدرني الناس قال فمسحه فذهب  
 عنه ندره وعطى لوانا وجلدنا وجلد احنا قال فأتى المال احب اليك قال  
 الابل او قال البقر شك اسحق ابن عبد الله احدث رواة هذا الحديث الا ان الابرص  
 او الاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر فاعطى ثلثة عشر فقال بارك الله  
 لك فيها قال فأتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن ونيد هرب عني  
 هذا الذي قد قدرني الناس فمسحه فذهب عنه وعطى شعرا حسنا قال فأتى المال  
 احب اليك قال البقر فاعطى بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فأتى  
 الاعمي فقال اي شيء احب اليك قال ان يروا الله في بصري فابصر به الناس  
 قال فمسحه فراء الله ببصره قال فأتى المال احب اليك قال الغنم فاعطى ثلثة والغنم  
 فأتى ثمان وولد له ثمان فكان له ثمان وادمن الابل وله ثمان وادمن البقر وله ثمان وادمن الغنم  
 قال ثم أتى الابرص في صورته وبهيته فقال رجل مسكين قد انقطع بي الحال  
 في سفرى فلا يبلغنى اليوم الا بالهدى ثم بكب اسألك بالهدى اعطاك اللون الحسن  
 واهل الجاهل والمال بعير اسلخ عليه في سفرى فقال الحقوق كثيرة فقال انه كانى  
 اعزك المكن ابرص يقدرك الناس فقير فاعطاك الله فقال انما ورثت  
 هذا المال كابر فقال ان كنت كافيا فصيرك الله الى ما كنت قال وأتى  
 الاقرع في صورته وبهيته فقال له شل ما قال له ثمان وادمن البقر فاعطى ثلثة فقال

وسما قال حين شرب لبنائهم وعابا فتمضض رافع بن خديج ان لسه له الباهم  
 او ابدكا وابداحوش ابو موسى ان مثل ما بعثني السد بن المدس والعلم كمثل  
 غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلاء  
 والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء ففزع السد به الناس فشرابوا  
 منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرس انما هي قيان لا تمسك ماء  
 ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين السد ونفع له سد ما بعثني فيه مسلم  
 وعلم مثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل بهي السد الذر اسرلت به ابو هريرة  
 ان شلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل جبل بنى بينا نفا سته واحله الاموضع  
 لبنته من زاوية من زوايا ففعل الناس يطوفون به ويحيون له ويقولون هلا  
 وضعت هذه اللبنة فانما اللبنة وانما خاتم النبيين ابو موسى ان شلي ومثل ما  
 بعثني السد به كمثل جبل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت بحيش بعيني واني انا  
 النذير العريان فاتجار فاطاعة طائفة من قومه فادلجوا فاطاعة على معلمهم  
 كذبت طائفة منهم فاصحوا مكا نهم فصبهم بحيش فاطاعة وجاهم فذلك مثل  
 من اطاعني واتبع باجبت به ومثل من عصا نى وكذب باجبت به من الحق  
 حذيفة ان معه ماء ومارافناه مار وماره نار ابو شريح انخرع ان مكة حرما  
 ولم يخرج بها الناس فلا يكل الامر يومين بالسد واليوم الاخر ان يسفك سها واما لا يعبده  
 بها شجرة فان احد ترخص فقال رسول السد فقولوا له ان السد قد اذن لرسوله ولم  
 ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس  
 وليبلغ الشاهد الغائب الفس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل  
 وتفتشوا الزنى وتشرب الخمر وتذهب الرجال وتبته النساء حتى يكون حين امرأة  
 تقيم وحدها ابو سعيد ان من امن الناس على في صحبته وماله ابكر ولو كنت  
 متخذا خليلا غير ربى لا اتخذت اباكرك خيلا ولكن اخوة الاسلام ومودة لا يفتقن في  
 المسجد باب الاسد الا باب ابى بكر ابو سعيد ان من ضيضي هذا قوما يقرؤن القرآن

بالدنيا وترجعوا برسول الله الى سبيكم لو سلك الناس واديا وسكنت الانصار شعبا  
 سلك شعب الانصار المغير بن شعبه ان كذب على ليس ككذب علي احد من  
 كذب علي متوافلتي بدمعة من النار عا شة ان لصاحب الحق مفت لا  
 الش ان كل امية امينا وان امينا اميتها الامية ابو عبدة بن كسراج  
 جابر ان كل نبي حواري وحواري النبي الزبير الش ان كل نبي دعوة واني  
 اختبأت دعوتي شفاعة الامية يوم القياسة اسامة بن زيد ان سدا  
 اخذوه ما اعطى وكل شئ عنده باجل من ابو هريرة ان سدا ملكة يطوفون  
 في الطرق ليمسوا اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون السناد واهلها الى  
 حاجكم قال فيخفونهم حتى يمتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا خرجوا الى السماء قال فيعلمهم  
 ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الاصل  
 قال فيعلمهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا ليس جئنا من عندك  
 ومحمد بنك ومحمد بنك ومحمد بنك قال فيقول هل راوتني قال فيقولون لا والله  
 ما راوك قال فيقول كيف راوتني قال فيقولون لو راوك كانوا اشد لك عبادة  
 واشد لك تبيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما بالك لو نسي قالوا يا كذا  
 انجته قال فيقول هل راوك قال فيقولون لا والله يا رب ما راوك قال فيقول  
 فكيف لو راوك قال فيقولون لو انهم راوك كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا  
 واعظم فيها غيبة قال فما يتعذرون قال فيقولون من النار قال فيقول هل  
 راوك قال فيقولون لا والله يا رب ما راوك قال فيقول فكيف لو راوك قال  
 فيقولون لو انهم راوك كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ليت تغفر ذنوبك  
 قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم  
 فلان ليس منهم انما جبار كاجبة قال هم القوم لا يشع جليهم ابو موسى ان المؤمنين  
 في الجنة نسيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها في السماء ويروي عن ابن عباس  
 سدا للمؤمن فيها لؤلؤة يطوف عليهم المؤمنين فلا يرى بعضهم بعضا ابن عباس ان

قال لا تؤاخذني بأنييت ولا تترهنني من امري عسرا قال وقال رسول الله  
صلی الله علیه وآله وسلم فكانت الاولى من موسى شيئا ما قال وجاءه عصفور  
فوقع على حرف السنية فنفق في البحر لقرعة فقال لم اخضر ما علمي وعلمك من علم الله  
الاشل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من اخينة فبينما هما يشيان على  
الساحل اذ ابصر اخضر غلاما يلعب مع الغلمان فاخذا اخضر برأسه بيده فاقلعه  
بيده فقلعه فقال له موسى اقلعت لفسا ذكيت به فغير نفس لقد حبست شيئا منكرا قال  
الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال ونهذه اشد من الاولى قال ان  
ساكنك عن شيء بعد ما خالنا تصابني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا  
اهل قرية استطعما اهلها فاذا بها ابنا يضيضهما فوجدا فيهما جدارا يريد ان ينقض قال  
لأهل فقال اخضر بيده فاقتامه فقال موسى قوم اتيناكم فلم يطينونا ولم يضيفونا  
لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال فذافراق بيني وبينك ساكنك تبأويل ما لم  
تستطع عليه صبرا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ودونا ان موسى  
كان صبر حتى يقض علينا من خبر ما ابن عمر ان ناسا منهم قد اروا اليه العذر  
في السبع الاول واري ناس منهم انما في سبع الغواير فالتسوية في العشر الغواير  
حدي بن حاتم ان وسادك لويض انما هو سواد الليل وبياض النهار قاله  
ابن مسعود ان بائمين الصلواتين حوتان عن وقتها في هذا المكان يعني صلوة المغرب  
وصلوة الفجر نزلة ابو مسعود وعقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان  
شئت ان تأذن له وان شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله قاله  
لابي شعيب الانصاري لما وجاهه خاس خمسة فاتبه رجل جابر ان هذا اختط  
عليه سيفه وانه لم يستيقظ وهو في بيده صلاتا فقال من بينك مني قلت  
الله ثلثا عمر ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فافروا ما ليس منه حاشة  
ان هذا شيء مكتوب عليه بنات آدم فانقص ما يقف الخراج غير ان لا تطوف ببيت  
حتى تغسل قاله لما حين حاصت لسرف عام حجة الوداع ابو موسى ان هذا

لا یجاءون خاجرهم یتقون اهل الاسلام و یعدون اهل الاوثان یرقون بن الاسلام کما یرق السهم  
 من الرمية لمن ادر کتم لا قتلکم قتل عاد قال لذي الخولصة صین قال اتق السرا محمد بن قثم  
 ذریته فی تربتها کان بعث بها علی من الین بین الاقرع و غنیة و علقه و زید بن الخیل ابی بن کعب  
 ان موسی قام خطیباً فی بنی اسرائیل فسل ابی ان اسلم فقال انا نعبت اسد علیه اذ لم یرد علم  
 الیه فاحی السد الیه ان لی عبداً یجمع البحرین هو علم منک فقال عوی یارب و کیف لی به قال  
 ماخذک حوتاً فتجعله فی کتل فعیما فحدثت الحوت فتوهم فاخذ حوتاً فجعله فی کتل ثم نطق و نطق  
 معه بقناه یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرة وضعا رؤسهما فاما و اضطرب الحوت فی الکتل  
 فخرج منه نطق فی البحر و اتخذ سبیله فی البحر سرباً و امسک السد عن الحوت جریة الماء  
 فصار علیه مثل الطاق فلما استیظن لیه صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیة  
 یوما و لیلتما حتی اذا کان من الغد قال موسی نقاه آتنا عذارنا لقد لقینا من  
 سفرنا هذا نصیباً قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوز الکان الذی مره السد قال  
 له نقاه ارایت اذا وینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت و ما انسانیة الا الشیطان  
 ان اذکره و اتخذ سبیله فی البحر عجبا قال فکان للحوت سرباً و لموسی و نقاه  
 عجبا قال موسی فکما ما کننا نغی فارتما علی آثارها قصصاً قال فرجبا یقصان  
 آثارها حتی انتہیا الی الصخرة فاذا رجل سجدی ثوبا فسلم علیه موسی فقال انخضروا فی  
 بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم یتک لتعلنی  
 ما علمت رشد قال انک لن تستطیع مع صبرا یا موسی انی علی علم من علم اسد  
 علفیه لا تعلمه و انت علی علم من علم اسد علمک اسد لا علمه فقال موسی تجدانی  
 ان ثار اسد صابراً و لا اعصی کما مر اقول له انخض فان تبعتنی فلا تالنی عن شیء  
 حتی احدث لک منه ذکراً فانطلقا میثبان علی ساحل البحر فمرت سفینة فکلوا هم  
 ان یکلوا هم فغرفوا انخض فخلوا بغیر نول فلما کربان سفینة و لم یغیا الا و انخضت  
 قطع لوحاً من الراج السفینة بالقدوم فقال له موسی قوم حملوا بغیر نول و حدثت  
 الی سفینة هم فخرقها لتغرق الیها لقد جئت ثیماً و ارا قال لا علم لک انک لن تستطیع معی صبرا



وانت الملك قال ابن مسعود لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
ضحاك حتى بدت نواجيد فكأن يقال ذاك ادنى اهل الجنة منزلة حالته اني  
لا علم اذا كنت عني راضية واذا كنت علي غضبي قالت قلت ومن اين تعرف  
ذلك فقال اما اذا كنت عني راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت غضبي  
قلت لا ورب ابراهيم قلت اجل والله ما ارجو الا اسك ابو هريرة اني لقلب  
الي لمي فاجد التمر ساقطة علي ففرشي او فسي بي فافعلها لاكلها ثم اخشي ان تكون صدقة  
فالتبها حفصة اني لبدت راسي وقلت بدلي فلا اكل حتى انخر ابن عمر اني  
لست كئيبكم اني اظن اطعم واشقي الوضيع اني لم او مر ان انقب عن قلوب الناس  
ولا اشق بطونهم اني لم اجبها اليك تلبيسا وانما بغت بها اليك لتتفع ثمنها  
ابو حميد الساعدي اني سرع فمن شاربكم فليسرع مني ومن شاة فليكس قاله  
منصرفه من تبوك فصل السورين مخزومة مروان بن الحكم انا لاندري من  
اذن منكم في ذلك من لم ياذن فارجوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم المسورين  
مخزومة مروان بن الحكم انا لم نحج لقتال احد ولكننا جئنا معتمرين وان قرئنا ف  
نمكثهم احرب واضرت بهم فان شاءوا ما دوتهم مدة ونخلوا بيني وبين البيت  
فان اظهر فان شاءوا ان يسلوا فيا دخل فيه اناس فعلوا والا فقد جئوا وانهم  
ابوا فوالادي نفسي بيده لا اقاتلهم على امري بهذا حتى تنفروا الفتى اولين فذان الله  
الصعب بن جثامة انا لم نره عليك الا انا ثم قاله فصل عما تشته انه قد  
اذن ملك ان يخرج من عهده عبد بن مغفل انه لا يصا وبه الصيد ولا يبي  
به العدو ولكنه يمل السن ويقطع العين يعني اخذت عاقبة انه لم يقبض شي قط  
حتى يري مقتده من اخبة ثم يخير عبد الله بن عمرو انه لم يكن نبى قبلي الا كان حقا  
عليه ان يذل امته على خير ما عليه لهم وينذرهم شر ما عليه لهم وان اتكم فذهجبل  
عافيتها في اولها ويصيب آخرها بالاء واسور تنكرونها وتجيى الفتنة فيرقق بعضها  
بعضا وتجيى الفتنة فيقول المؤمن فذه مملكتي ثم تنكشف وتجيى الفتنة فيقول المؤمن

قدر والبشرى فاقبل انما قاله لابي موسى بلال حين قال لاهرابي اكثر على من ابشر ان  
 هذه المساجد لا تصلح لشي من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن ابو موسى ان  
 هذه النار انما هي حد ولكم فاذا انتم فاطفئوا عنكم فضل ابو سعيد اني اعلمت العشرة الاول انتم  
 هذه الليلة ثم اعلمت العشرة الاوسط ثم اوتيت فقيل لي انما في العشرة الاواسر  
 فمن احب بنكم ان يعتكف فليتكف عا لثمة اني اذكر لك امر افلا عليك ان تتجلى  
 حتى تتامري ابوبيك قال لما عقيبته بن عامر اني فرط لكم وانا شديد عليكم واني  
 والسدر لا نظر الى حوضه الا ان واني اعطيت منافع خزائن الارض او منافع الارض  
 واني والسدر اخاف عليكم ان تشركوا العبدى ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها  
 ابن عمر اني قد خيرت فانخسرت ولو اعلم اني ان زدت على سبعين يغفر له  
 زدت عليها عمر وبن ابي سلمة وعائشة اني لا اتاكم سدوا خشاكم له ويروى  
 واعلمكم لحدوده الفس اني لا ادخل في الصلوة وانا اريد اطا لثما فاسمع بكاء الصبي  
 فاجوزني صلوتي مما اعلم من شدة وجدا منه من بكاء ابو موسى اني لا اعرف  
 اصوات رفقة الا شترين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من  
 اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم  
 از القى النخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابي يامروكم ان تنظروهم سعد بن  
 اني وقاص اني لا اعطى الرجل وغيره احب الي من خشية ان يكيب في النار  
 على وجه سليمان بن صرد اني لا اعلم كلمة لوقا لما ذهب عنه ما يجده لو قال عوذ  
 بالله من الشيطان الرجيم كذهب عنه ما يجده ابن مسعود اني لا اعلم آخر اهل النار  
 خروجهم من النار اخرجوا من الجنة رجلا يخرج من النار جوا فيقول السدر  
 اذهب فادخل الجنة فيا شيا فيخيل اليه انها ملائى فيرجع فيقول يا رب وجدتها  
 ملائى فيقول السدر اذهب فادخل الجنة فيا شيا فيخيل اليه انها ملائى فيرجع فيقول  
 يا رب وجدتها ملائى فيقول السدر اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا  
 عشرة امثالها وان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول اتخرني اوضحك بي

فان هم اطاعوا لك بذلك فاجبرهم ان السد فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم  
 وليد فان هم اطاعوا لك بذلك فاجبرهم ان السد فرض عليهم صدقة تؤخذ من  
 اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لك بذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق  
 دعوة المظلوم فانه ليس فيها وبين السد حجاب **فصل** ام سلمة انكم تحضرون الى  
 لعل بعضكم ان يكون الحسن بحجة من بعض فاقض له بنحو ما سمع منه فمن قطعت له  
 من حق خيمه شيئا فلا يأخذه فانما اقطع له قطعة من النار جبرير انكم سترون  
 ربكم كما ترون هذا الاضامون في رويته فان استلظتم ان لا تغلبوا على صلوة  
 قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس و  
 قبل الغروب حلقة انكم لا تدرون لعلمكم ان تغلبوا الشمس انكم لستم شلى ما واه  
 لو تبادى الى الشهر لو اصلت وصلا لا يدع المتعمقون ثقتهم **فصل** عائشة انكن  
 لانتن صواحب يوسف مروا ابابكر فليصل بالناس قال انه في مرضه الذي توفي  
 فيه **فصل** ابن عمر انما احكمكم في اجل من خلا من الامم كما بين صلوة العصر الى  
 مغرب الشمس وانما شلكنم وشك اليهود والنصارى كرجل استقل على الاقوال من  
 يعيل الى الى نصف النهار على قيراط قيراط فعلت اليهود الى نصف النهار على قيراط  
 قيراط ثم قال من يعيل الى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعلت  
 النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعيل الى من  
 صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين تعلمون من  
 صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين الا لكم الاجر مرتين فغضبتم اليهود والنصارى  
 فقالوا نحن اكثر علما وقل عطار قال السد تعالى ومن ظلمكم قالوا لا قال فانه فضلي  
 اعطيه من شئت سهل بن سبب انما الاعمال بالخواتيم البراء بن عازب انما انما  
 ام اسامة بن زيد انما الربوا في النسبة جابر انما الدنيا كالكثير تنفخ فيها تنصع  
 طيبها ابن مسعود انما انما بشر النسي كما تنسون فاذا نسيت فذكروني ام سلمة  
 انما انما بشر وانه يائسني انهم فعل بعضهم ان يكون ابلغ من بعض فاحسب به صادق

هذه فممن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلما تم منيته وهو يومئذ  
 بالسر واليوم الآخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يوتى اليه ومن بالبحر  
 اما ما عطاها صفقة يده وشرقة قلبه فليطعمه ان استطاع فان جاء آخرنا رحمه  
 فاضربوا عنق الآخر ابو هريرة انه لم يبط احد ثوب حتى اقصى مقالتي ثم يجمع اليه  
 ثوبه الا عني ما اقول ابو هريرة انه لما أتته الرجل العظيم السمين يوم القيامة لا زين  
 عند السد جناح بعوضه اقرؤا فلما اقيم لهم يوم القيامة وزنا عايشة انه ليس على عليها  
 وانهما تغدب في قبرها يعني يودية فصل عايشة انها ابنة ابي بكر قاله عند  
 انقصار عايشة من زين بنت جحش ابن مسعود انها تكون بعدى اشرة و  
 امور نكر دننا قالوا يا رسول الله فاما ما قاله تودون الحق الذي عليكم و  
 تسألون الله الذي لكم ثم يدري ما بت انها طيبة وانها تنفي انجبت كما تنفي الناس  
 خبث النخلة اعم طيبة واسمها نسبية انها قد بلغت معلما قاله حين بعث رسول الله  
 صلى الله عليه وآله وسلم بشاة اليها من الصدقة فبعثت الى عايشة منها بشاة  
 فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى عايشة فقال هل عندكم من شيء قالت  
 لا الا ان نسبية بعثت اليها من الشاة التي بعثت بها اليها فصل ابو ذر  
 انك امرؤ فيك جاليتهم اخواكم خولكم خيلهم السحت ايدكم فمن كان اخوه  
 تحت يديه فليطعمه ما ياكل وليلبسه ما يلبس ولا تكلفوهم ما يلبسهم فان كلفتموهم عذبهم  
 عليه قاله حين غير غلامه بامر سعد بن ابي وقاص انك ان تذر ورثتك اغنياء  
 من ان تذرهم حاله يكفون الناس وانك لن تتفق نفقة بتغى بها وجه الله الا  
 اجرت بها حتى ما تجل في في امر انك قال فقلت يا رسول الله خلف بعد اصحابي  
 قال انك لن تخلف فعل عملك بتغى به وجه الله الا ازودت درجة ورفعت ولعلك ان  
 تخلف حتى يتفجع بك اقوام ويضربك آخرون اللهم امض واصحابي هجرتم ولا تروهم  
 على اعقابهم لكن بالبأس سعد بن خولة قاله لما عاده ابن عباس انك ستأتي  
 قوما اهل كتاب فاذا جهنهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

فريزى بعضهما الى بعض انس لاتذروه دعوه يعنى الاعرابى الذى بالى باللسجد  
 عبد الرحمن بن سمرة لاتسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن غير مسأله اعنت عليها  
 وان اعطيتها عن مسأله وكلت اليها حالشته لاتسلمنى امرأة منهم الا اخبرتها يئس  
 باختيار حالشته اياه عمر لاشته ولا تغد فى صدقك وان اعطاك هو بدرهم  
 فان العائد فى صدقته كالعائد فى قيئه قال له حين حمل على فرس فى سبيل الله فاضاه  
 الذى كان عنده فاراد ان يشتريه ابو هريرة لاشته الرجال الا الى ثلثة مساجد السجدة  
 احرام ومخدا الرسول والسجدة الاقصى عمر لاطرونى كما اطرونى عيسى بن مريم وتولوا عبد الله  
 ورسوله حالشته لاتقبل فان ابا بكر اعلم قرئش بالنسبها وان لى فيهم ثباسة  
 ليخص لك نبي قال الحسان بن ثابت ابو سعيد وابو هريرة افضل لى الجمع بالدرهم  
 ثم اتبع بالدرهم جنبيا قاله لاني بنى عدى الانصارى وكان قد استعمله على خيبر  
 ابو هريرة لاتقبل صلوة من احدث حتى يتوضأ ابو هريرة لاتقسم وشتى ونيارا  
 ماترت بعد نفقة نسائي ومؤنة عالي فهو صدقة المقداد بن الاسود لاتقبل فان قلته  
 فانه بمنزلة قبل ان تقبله وانك بمنزلة قبل ان يقول كلمته التى قال قاله حين ساله  
 المقداد عن قتل من اسلم من الكفار بعد ان قطع يده عن الحرب حالشته لا  
 تقطع يد السارق الا انى يربح ونيارضا ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى تخرج  
 نار من ارض الحجاز تضئ احناق الابل بصرى ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى  
 تضرب اليات نار دوس على ذى النخلة ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى تطلع الشمس  
 من مغربها فاذا رآها الناس آمن من جليها فذاك حين لا ينفع نفسا اياها لم تكن  
 آمنت من قبل حالشته لاتقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى ابو هريرة لا  
 تقوم الساعة حتى تقاموا قوما كان وجههم لجان المطرقة ابو هريرة لاتقوم الساعة  
 حتى تقاموا قوما لعالم الشعر ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى تقتل فتان ودواهما  
 واحدة ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى يكفر فيك المال فيفيض حتى يم رب المال من  
 من قبل من صدقة ابو هريرة لاتقوم الساعة حتى ير اهل بقر اهل يقول يايتنى

فاقضى له من قضيت له بحق مسلم فانما هي قطعة من النار فليحلبها او يذرها عالة  
 انما الملك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف  
 اتقاوا عليه الحد واما المدلوان فاطمة بنت محمد سرق قطعت يدها سهل بن عبد  
 انما جعل الاذن من قبل البصر ابو هريرة انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه ابن عباس  
 انما حرم من الميتة اكلها عمار بن ياسر انما كان كفينا ان تقول بديك هكذا ثم  
 ضرب بيده الارض ضربته واحدة ثم مسح التثايل على ايمينه وظاهر كفيه ووجهه و  
 يديه ثم ضرب بيده الى الارض فنفض بيده فمسح وجهه وكفيه قال ابو هريرة انما هذا  
 من اخوان الكهان قاله لعل بن مالك بن النابتة زينب بنت جحش انما هي اربعة اشهر  
 وعشرون قد كانت احذكن في الجاهلية ترمى بالبعرة على راس الحول الباب لثابت  
 ابو موسى لا احدا صبر على اذى سمعه من الدار لم يشرك به ويجعل له الولد ثم هو ليعلم  
 ويرزقهم ابن مسعود لا احدا غير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن  
 ولا احدا حب اليه الدخ من الدار ولذلك منع نفسه وفي رواية اسما بنت ابى  
 بكر لانه من الدار لا تبشر المرأة المرأة فتفتتها لزوجها كانه ينظر اليها  
 ابو بشير الانصاري لا تبقي في قربته بغير قلاوة من وتر او قلاوة لا تقطعت  
 ابو سعيد لا تبعد الذهب بالذهب الا مثلا بثل ولا تشقوا بعضها على بعض ولا تبعدوا  
 المرق بالورق الا مثلا بثل ولا تشقوا بعضها على بعض ولا تبعدوا غائبنا باجر من  
 لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون ابو هريرة لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا  
 ولا تبايروا وكونوا عباد الله اخوانا ابو هريرة لا تخيروا بين الانبياء ابو سعيد لا تخيروا  
 من بين الانبياء فان الناس يصقون يوم القيامة فاكون اول من يصيق فاذا  
 انما هو من اخذ بقاتته من قوائم العرش فلا ادرى افاق قبلي ام حمري بصقته  
 ابن عمر لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسكم ان يصيبكم ما اصابهم الا ان تكونوا باكين  
 ابو بكرة وحبرير وابن عمر لا ترجعوا عبدى كفرا يضرب بعضكم رقاب بعض الش  
 لا تزال جهنم تقول بل من مزيد حتى تضع فيها رب العزة قدسه تقول قط قط وعو

حدود السد ابو هريرة لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها البراء بن عازب  
 لا يجمع الاثمين ولا يجمعهم الا منافق من اهلهم احب اليه ومن انفسهم انفسه لا يجمع  
 الاضمار ابو بكر لا يجمع بعد العام شرك ولا يطوف بالبيت عريان ابو بكر لا يجمع  
 احدين اثنين ومو غضبان ابن مسعود لا يخل دم امر مسلم يشدان لا الا  
 واني رسول الله لا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه  
 المفارق لمحابة ابو هريرة لا يخل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر في  
 يوم وليلة وليس معها حرمته ويروي الاعم ذى محرم عليها ام سلمة لا يخل لامرأة  
 مسلمة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحذف ثلثة ايام الاعلى زوجها اربعة اشهر  
 عشر سعد بن ابى وقاص لا يخل لامرأة يجرهاه فوق ثلث ابو هريرة  
 لا يخطب احدكم على خطبة خيمه جبير بن مطعم لا يدخل الجنة قاطع ام سلمة  
 لا يخلن بئرا عليكم يعني الخنثين اسامة بن زيد لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر  
 المسلم ابو هريرة لا يزال احدكم في صلوة ما دامت الصلوة تجب له لا ينبغي ان يقلب  
 الى اهل الا الصلوة المغيرة بن شعبه لا يزال ناس من امتي ظاهرين حتى  
 ياتيهم امر الله وهم ظاهرون ابو هريرة لا يسلم المسلم على سؤم اخيه المسلم  
 ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدرى احدكم لعن الشيطان  
 ينزع من يده فيقع في حفرة من النار ابو هريرة لا يصل احدكم في الثوب الواحد  
 ليس على عاتقه منه شئ ابن عمر لا يصلين احدا ظهره ويروي العصر الا في  
 بني قريظة قاله منصرفه من الاخراب عاتقة لا يقولن احدكم نفثت نفسي ولكن قيل  
 نفثت نفسي ابن عمر لا تيمين احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه سعد بن  
 ابى وقاص لا يكيد اهل المدينة احدا الا انماع كما ينماع الملح في الماء  
 ابن عمر لا يلبس المحرم القمص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا  
 منه درس ولا زعفران ولا اخمين الا ان لا يجد لعلين فليقطعهما حتى يكونا سفلى  
 من الكعبين ابن عمر لا يلدغ المؤمن من جحر قرينه ابن عمر لا يسكن احدكم

كان ابو سعيد لا يكتب اعني ومن كتب عني غير القرآن فليحبه وحدثوا عني ولا تكذبوا  
 علي هذا حديث منوخ صدره **علي** لا تكذبوا علي فانه من يكذب علي لم يجز ان  
 عمر لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 فاشهد ان لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 جابر لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ولا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ابو سعيد لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 فيحبه احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ورسم بدر بن عباد بن ابي بصير لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف جابر لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ابو هريرة لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ما اتكلمت من فرج جابر ان كنت كذبت عليها فوالله لك منها قاله لرجل من الانصار  
 لعن امراته فقال يا رسول الله مالي ابو بكر وعمر وعلي وحال شئت لا نورث  
 ما تركناه صدقة ابن عباس لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 ان كان حب اليقين والده وولده والناس اجمعين الشئ لا يكون عبدا حرة حبيب  
 لا يخيه بنفسه ابو هريرة لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ابو هريرة لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه الشئ لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 لعن رسول الله عثمان لا تكذبوا احدا من فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة هذا يقين لي ان  
 وبين الصلوة التي يليها البقرة بن نيار لا يكذب احدا فوق عشرة خلدات الا في حدثن



اصاب من كان فيهم ثم بشوا على اعمالهم عايشة اذا انفقت المرأة من طعام  
 بيتها غير منسدة فلها اجر بما بانفقت وللزوج بالكتب وللخازن مثل ذلك  
 لا ينقص بعضهم من اجر بعض ابو هريرة اذا قطع شمس نعل احدكم فلا يشي في الاخر  
 حتى يصلحها ابو هريرة اذا اوى احدكم الى فراش فلينفذ فراشه بملاحظة ازاره فانه  
 لا يدري ما خلف عليه ثم يقول باسك ربى وضعت جنبى وكب ارفعك الى مسك  
 نفسى فارحمها وان ارسلتها فاحفظها باحفظ الصالحين ابو هريرة اذا باتت  
 المرأة باجرة فراش زوجها لغتها الملائكة حتى تصبح ابن عمر اذا بايعت قتل لا  
 خلافة ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرؤا واذا غاب حاجب  
 الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب ابو هريرة والابو سعيد اذا تخم احدكم  
 فلا تخمن قبل وجهه ولا عن يمينه ولا يصبق عن يمينه او تحت قدمه اليسرى  
 جاءه براد او جاز احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليرك ركعتين ابو هريرة اذا  
 جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت اشياطين  
 مالك بن النخعي اذا حضرت الصلوة فاذا نأتم اقيما وليوكما اكبرك  
 قال له ولصاحب له عمرو بن العاص اذا حكم احكامكم فاجتهد ثم اصاب فالدان  
 واذا حكم واجتهد فاطا فاجر الش اذا دعا احدكم فليغم له المسكة ولا يقولن  
 اللهم ان كنت فاعطني فانه لا سكره له ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى  
 فراشه فابت ان تجبى فبات غضبان لغتها الملائكة حتى تصبح ابو هريرة اذا د  
 احدكم الى الوضوء فليأتها ابو هريرة اذا راي احدكم ما يكره فليقم فليصل ولا يحدث  
 به الناس عايشة اذا رايت الذين يمشون اتشابا منه فاولئك الذين سى السد  
 فاحذروهم عامر بن ربيعة بن شامة اذا رايتهم انجازة فتقومو حتى تخلفكم  
 حديث منوخ ابو هريرة اذا نزلت امه احدكم فقبين زنا فليجلدوا الحد ولا يشرب  
 عليها ثم ان نزلت فليجلدوا الحد ولا يشرب عليها ثم ان نزلت الثالثة فقبين زنا ف  
 فليبعوا ويحمل من شعوبى ثم ليعبوا في الرابعة انس اذا سلم عليكم اهل البيت

ذكره يمينه وهو يبول ولا يتج في الخلاء يمينه ولا يتنفس في الاناء ابن حزم  
 لا يمين احدكم اذان بلال من سحرة فانه يؤذن او قال ينادي بليل ليحرب  
 قائمكم ويوقظنا ثم ليس الفجر ان يقول بهذا وجمع بعض الرواة فيه حتى يقول  
 كذا واما اصبغ السبائين ابو هريرة لا يوت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد  
 فتمت النار الا تحلة اعظم عقبة بن عامر لا يغني عن المتقين قاله عند نزله فخرج  
 حرير ليه ابو هريرة لا يورد مرض على مصحح الباب الرابع ابن عمر اذا نزل  
 احدكم بجمعة فليغتسل ابو ايوب اذا اتيتهم الغائط فلا تقبلوا القبلة ولا تشربوا  
 بول ولا بغائط ولكن شربوا او غرخوا ابو هريرة اذا سئل احدكم اسلامه  
 فليحسبه يعلمها كتب بغير مثالها الى سبع مائة ضعف وكل سئية يعلمها كتب  
 بثلاثمائة حتى يلقي السد عدي بن حاتم اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت  
 اسم الله عليه فكل قال عدي بن حاتم قلت وان قلن قال وان قلن لم يشركا  
 كلب ليس بها قال قلت فاني ارى بالمراض الصيد فاصيب قال اذا ريت  
 بالمراض فخرق فكله وان اصابه بعرضه فلا تأكله ابو موسى اذا سأل من احدكم  
 ثمانا لم يؤذن له فليخرج ابو هريرة اذا استيقظ احدكم من منامه فليستثر ثلث  
 مرات فان الشيطان ميت عند خياشيمه ابو هريرة اذا اصبح احدكم يوم اصابه  
 فلا يرت ولا يجمل فان امر شاته او قائله فليقل اني صائم اني صائم جابر اذا  
 اطال احدكم الغيبة فلا يطرق اليه ليلا عمر اذا عطيت شيئا من غيرك فليقل  
 وصدق عمر اذا قبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطر الصائم  
 ابو هريرة اذا اقترب الزمان لم يكد رسول المؤمن تكذب ابو قتادة ان حارث  
 بن ربيعي اذا قيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تزولوا ابن عباس اذا اكل  
 احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ابو بكر اذا التقى المسلمان بسيفيهما  
 فالتاقل والتقول في النار ابو هريرة اذا من الامام فامسوا فان من وافق تأمينا  
 تأمين الملائكة خفره ما تقدم من ذنبهم ابن عمر اذا انزل الله بقوم عن ابا

وسيد نيل فليأخذ بنصا لها ثم ليأخذ بنصا لها ابن عمر أن يضع الجسد وجوه  
 عبادة ربه كان له الاجر مرتين **عاشرة** اذا نكس احدكم وهو يصلي فليتردد  
 حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو نائم لا يدري لعله يذرب  
 يستغفر نفسه **عاشرة** اذا وضع العشاء واقامت الصلوة فابدأ بالثناء  
 ابو هريرة وجابر بن سمره اذا بكى كسرى فلا كسرى بعده واذا بكى قيصر  
 فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزها في سبيل الله عبد الله بن مسعود  
 اذا نبعث اشقا ما نبعث اليها رجل عوز حارم فيعني ربه مثل ابني زينة  
**الباب الخامس** النكاح ما احب لكم الا ان تلحقوا بالزوجة وقاله لوط بن عبد  
 جهم والمدينة فقالوا يا رسول الله انما نرى الاذن الشرعي كاذب فنبني بغيره بالقرآن  
 ابو هريرة ما انزل الله فينا شيئا الا اذناه الآية الفاذة اجماعه فمن عمل شقال ذرة خيرا  
 يره ومن عمل شقال ذرة شرا يره قاله حين سئل عن احمد اسامة بن زيد  
 ما تركت بعدى فتنة اضرب على الرجال من النساء ابن عمر ما تزال السنة بالبعد  
 حتى يلقى الله واني وجهه فرقة ابن عمر ما حتى امر مسلمة بنت علي ثلث ليال  
 الا وعنده وصية السور بن مخرمة ومروان بن الحكم ما خلاصت القصوى  
 وما ذاك لما خلق ولكن حبسها حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يأتى لوني خطه  
 فيظنون فيها حرامات الله الا عظماء الله ما راينا من شيء وان وجدناه لهما  
 يعني فرس ابن طلحة الذي كان يقال له مندوب ابو سعيد ما رزق العبد رزقا  
 اوسع عليه من الصبر من دين شارب ما زال لكم صنعكم حتى ظننت اني كنت  
 عليكم فاعلمكم بالصلوة في بيتكم فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة **عاشرة**  
 ما زال جبريل يوصيني بالجاب حتى ظننت انه سيورثه ابو سعيد ما عليكم ان لا تغفلوا  
 يعني الغزل النسي ما كان الله ليلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبه  
 المسمومة كعب بن عجرة ما كنت اري ان اجد بلغ بك فداويزدي بك ما ارى  
 الا تجد شاة قلت لا قلل صم ثلثة ايام او طعمت مسكين كل مسكين نصف صاع

فقلوا عليكم ابو هريرة اذا ستمتم الاقامة فاستوا الى الصلوة عليكم السكينة والوقار  
 ولا تسرعوا فاما در كنتم فصلوا فافانكم فاستوا اسامة بن زيد اذا ستمتم الطاعون  
 بارض فلاتدخلوها واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها ابو سعيد اذا ستمتم  
 النداء فقلوا مثل ما يقول المؤذن ابو هريرة اذا ستمتم نفاق الحمير فتعوزوا بالبدن <sup>الشرطي</sup>  
 فانها رأت شيطانها واذا ستمتم صياح الديكة فاسلوا السد من فضله فانها رأت  
 ملكا ابو قتادة الحارث بن ربعي اذا شرب احدكم فلا يتنفس في الاثام  
 واذا انى انخلار فلا يس ذكره يمينه ولا يمسح بيمينه ابن مسعود اذا تشك احدكم  
 في صلوة فليتم الصواب فليبين عليه ثم يسجد سجدتين ابو هريرة اذا قال لا اله الا  
 الله سمع الله من حمده فقلوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول المسألة  
 غفر له ما تقدم من ذنبه ابن مسعود اذا قد احدكم في الصلوة فليقل  
 التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته  
 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده  
 ورسوله ابو هريرة اذا قلت لصاحبك انصت يوم الجمعة والا امام يخطب فقد  
 لغوت ابن عمر اذا كان احدكم على الطعام فلا يجبل حتى يقضى حاجته منه  
 وان اقيمت الصلوة ابن عمر اذا كان احدكم يصلي فلا يصق قبل وجبه  
 فان السد قبل وجهه ابن مسعود اذا كانوا ثلثة فلا يتنازع اثنان دون واحد  
 جابر اذا كان واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشد وعلى حقوقك  
 قاله ابو هريرة اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد  
 ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طوا الصحف وجاؤا سميون بالذكر  
 ابو موسى اذا كان يوم القيمة رفع السد الى كل مسلم يهوديا او نصرا فيقول هذا  
 فكاك من النار ابن عمر اذا مات الرجل عرض عليه مقعدا بالعداة والعشي  
 ان كان من اهل الجنة فاجتبه وان كان من اهل النار فانا نرثم يقال هذا  
 متعبدك الذي تبعث اليه يوم القيامة ابو موسى اذا امر احدكم في سجدا ووقوف

حاشية ما ينظر لمن اهل الارض احب غيركم يعني صلوة الغار ابو هريرة ما يتم  
 ابن جيل الا انه كان فقيرا فاعناه السد ورسوله واما خالد فانكم تظلمون من اللقطة  
 اجلس ادر عهده واعتده في سبيل السد واما العباس بن عبد المطلب عهده السد  
 فني عليه وشكها معها انس ما بال اقوام قالوا كذا او كذا الكنى اصلي وانا م واصلي  
 وانظر واتزوج النار من غيب عن سني فليس مني قاله حين سمع ان نفرا من الصحابة  
 قال بعضهم لا تزوج النار وقال بعضهم لا اكل اللحم وقال بعضهم لا انا م على قرش  
 حاشية ما بال اقوام تميزون عن الشئ اضعفه فوالله في لا علمهم بالسد واشد هم  
 خشية سهل بن عبد المظفر بازارك ان لبت لم يكن عليها منه شئ وان  
 لبت لم يكن عليك شئ قاله رجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه  
 وآله وسلم فلم يرده النبي صلى الله عليه وسلم كعب بن مالك ما خلفك ان لم تكن  
 قد ابعثت ظهرك قاله مقدمه من تبوك ابو هريرة عندك يا ثمانية قاله ثمانية  
 بن اثال قبل اسلامه زيد بن خالد مالك ولما دعما فان معها هذا وما و  
 وسقا وما ترد الماء وما كل الشجر حتى يجيد بار بها يعني ضالة الابل سهل بن عبد  
 المولى رايتكم اكثرتم اخصيق من نابه شئ في صلوة فليج فانه اذا سج اتفت اليه و  
 انما اخصيق للنساء ابن عباس وخ جابر مانك من الحج ومن رواية  
 ابن عباس مانك ان تكوني محبت معنا قالت ابو فلان يعني زوج جاج على احد هما  
 يعني البعيرين والآخر يقبض ارضا قال فان عمر في رمضان تقبض حجة او حجة ممي  
 قاله لايم سنان رافع بن خديج ما انهم الدم وذكر اسم السد عليه فكلوه ليس السن  
 والظفر وساحدكم عن ذلك اما السن فاعظم واما الظفر فمدي بحشة عمر ما جارك  
 من في المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذوه وما لا فلا تتبعوه نفسك يعني بن امية  
 كنت صانفا في حجب فاحش في عمرتك يعني من الاحرام واجتباب الطيب  
 ابو سعيد ما بين عهدي من خير فلن ادخلكم ومن يستغف السد ومن يستغفر  
 ينه السد ومن يصبر يصبره السد وما اعطى احد عطا خير او اوسع من اصبر ابو هريرة

من طعام وخلق رأسك قال له انس ما من احد يشيد ان لا اله الا الله وان محمدا  
 عبده ورسوله صدق من طلبه الاحرم الله على النار ابو هريرة عن الانبياء بنى الا  
 اعطى من الآيات ما شئت من عليه البشر وانما كان الذي اوتيته وحيا او حاداه  
 الى فارح ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة معقل بن يسار ما من عبد ليس عليه  
 رعية يموت يوم يموت غاشا لرعيته الاحرم الله عليه الجنة عمرو بن عبسة  
 ما منكم رجل يقرب وضوءه فيمنع من يستشوق ويتقرب الا خرت خطايا وجهه وفيه  
 ونيا شيه ثم اذ غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف يحيط بها الماء  
 ثم ينزل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من انامله مع المار ثم يمسح رأسه الا  
 خرت خطايا راسه من اطراف شعره مع المار ثم ينزل قدميه الى الكعبين الا خرت  
 خطايا رجليه من انامله مع المار فان هو قام فضلى محمد الله واشتبه اليه ومجده بالذي  
 هو اهل وفرغ قلبه لاداء النص من خطيئة كهيئة يوم ولدته امه على ما منكم من  
 احد الا قد كتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقالوا يا رسول الله فلا تنكح على  
 كتابنا فقال علموا كل ميسر لما خلق له اما من كان من اهل السعادة فيصير لعل السعادة  
 واما من كان من اهل الشقاوة فيصير لعل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطى واتق  
 وصدق بالحسنى الى قوله للغفرى ابن مسعود ما من مسلم يصيبه اذى من مرض فما سواه  
 الا خط الله به سيئات كما تحط الشجرة ورقها عا شة من ما يصيبه تصيب المسلم الا  
 كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها ابو هريرة ما من مكلم يكلم في سبيل الله الا اجار  
 يوم القيمة وكله يدعى اللون لون دم والريح ريح مسك ابو هريرة ما من مولود يولد  
 الا والشيطان ميه حين يولد فيسهل صارخا من مس الشيطان اياه الا مريم وابنها  
 انس ما من نبى الا وت راند رامتة الاعور الكذاب الا وانه اعور وان ركبم  
 عز وجل ليس باعور مكتوب بين عينيه كذ ر عا شة ما من نبى يموت حتى يخبر  
 انس ما من نفس يموت لما عهد الله خيرا بها انما ترجع الى الدنيا وان لما الدنيا  
 وافيها الا الشهيد فانه تبني ان يرجع فيقتل في الدنيا لما يرهب من فضل الشهادة

بن ابي وقاص يا سدارم فداك ابي وامى ابو موسى يا عبد الله لا علمك  
 كنز اسكنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قاله لابي موسى عبد الله بن عمرو يا عبد الله لا تكن  
 مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل قال له عبد الله بن ابي  
 اوفى يا فلان انزل فاجد لنا قال يا رسول الله ان عليك نهرا قال نزل  
 فاجد لنا قال نزل فاجد فاما به فشر ثم قال بيده اذا غابت الشمس من  
 ههنا وجار الليل من ههنا فطرا صائم معاوين جبل يا معاوين جبل بل  
 تدرى ناحق الله على العباد قال قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على  
 ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا يا معاوين جبل بل تدرى ناحق العباد على الله  
 اذا فعلوا ذلك قلت الله ورسوله اعلم قال ان لا يعذبهم الله بشيء يا معاوين  
 خدا لا داوة حجاب يا اهل الخندق ان جابزا قد صنع لكم سور فجيلا بكم عبد الله  
 بن زيد بن حاصم يا معشر الانصار الم اجدكم ضللا لا تفيدكم الله بى وكنتم  
 متفرقين فانكم الله بى وعاله فاخناكم الله بى ابو هريرة يا معشر الانصار قلتم  
 اما ارحل فادركه رغبة فى قرية قالوا قد كان ذلك قال كلا اتى عبد الله  
 رسول الله هجرت الى الله ولىكم الميما محياكم والمات ماكم ابن مسعود يا معشر الشباب  
 من استطاع منكم البائة فليتزوج فانه اغض للبصر وحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه  
 بالصوم فانه له وجار حاشية يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني  
 اذاه في اهل بيتي فوالله ما علمت على اهل الاخير او لقد ذكر وارحلا ما علمت عليه الا  
 خيرا وما كان يضل على اهل الامم ابو سعيد يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن  
 اكثر اهل النار ابو هريرة يا معشر اليهود اسلموا اسلموا اسامة بن زيد اى عهد  
 المسمع الى ما قال ابو حباب قال كذا وكذا قاله سعد بن عباد حين حاربه و  
 ابو حباب هو عبد الله بن ابي السائب بن خزن اى عم قل لا اله الا الله كلنا حاج  
 لك به عند الله قاله لابي طالب عند وفاته ابو موسى ايا الناس ارجو على  
 انفسكم انكم لا تدعونهم ولا غائبكم تدعون سميا قريبا وهو معكم قاله في سفر وكانوا

بابين التختين اربعون عبد المدبرين زيدا الانصاري بابين بيتي ومنبري  
 روضة من رياض الجنة ابو هريرة بابين لبيتا حرام ابو هريرة بابين ملكي  
 الكافرية ثلثة ايام للراكب المسرع فضل عائشة يا ابكر ان لكل قوم عيدا و  
 هذا عيدنا ابو بكر يا ابكر فانك باثنين السد ثلثا سهل بن سعد يا ابكر  
 فانك ان تضيئ بالناس حين اشترت اليك ابو ذر يا ابو ذر اني تدرى اين تذهب  
 هذه الشمس قلت المدبر ورسوله اعلم فقال تذهب لتجد تحت العرش فتساقط فيؤذن  
 لها ويؤتى لها لتجد ولا يقبل منها وتساوون ولا يؤذن لها فيقال لها ارجعي  
 من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير  
 العزيز العليم ابو ذر يا ابو ذر ابلغت مرقة فاكثر ما رواه وبقا به جبرائيل  
 يا ابا عمر وما بال ثابت اشتكى يعني ثابت بن قيس بن شماس وابو عمر وهو سعد  
 بن معاذ وكان قال ثابت انه من اهل النار فلما اخبر بقوله قال بل هو من اهل الجنة  
 انس يا ابا عمير ما فعل النغير ابو موسى يا ابا موسى لقد اعطيت مزارا من مزار  
 آل داود وسلته بن الاكوع يا ابن الاكوع ملكت فاصبح ان القوم يقررون  
 في قومهم عمر يا ابن الخطاب الاترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا ويروى  
 يا ابن الخطاب اولئك جعلت لهم طيبا تتم في احيوة الدنيا سهل بن حنيف  
 يا ابن الخطاب اني رسول الله ولكن الضيعي السدا ابد انس يا انس كتاب الله  
 يا عمر بالعصا وسير كتاب الله القصص قاله لانس بن النضر ابو هريرة يا بلال  
 حدثني بارجي على علمه عندك في الاسلام منفعة فاني سمعت البليدة خشفت لعليكم و  
 يروى وثقت لعليكم بين يدي في الجنة قال بلال ما علمت علما في الاسلام  
 ارجي عندي منفعة من اني لم تطهر طورا ما فاني ساعه من ليل او نهار الاصلية بذلك  
 الطهور ما كتب اسدي ان اصلي انس يا بني النجار ما منوني بجا انكم هذا قالوا لا والله  
 ما نطلب ثمنه الا الى الله ابو هريرة يا حسان احب عن رسول الله اللهم ابرو وروح فقد  
 الزبير بن العوام يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر علي وحده



ولا اللقمة ولا اللقمان انما المسكين الذي يتعفف اقروا ان شئتم لا يعلمون الناس  
 احافا اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله واصحابه بحجة واحدة ولكم انتم  
 اهل السفينة هجرتان يعني عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكان قال لاساحبين  
 قدمت من البصرة سبعة فقاموا بالهجرة فخرجوا بحق برسول الله صلى الله عليه وسلم غلمان ليس بكذاب  
 من اطلع بين اثنين فقال خيرا او نبي خيرا ابو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا  
 فرسه صدقة عاشت ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه و  
 جنته اخب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وخطبه  
 كره لقاء الله وكره الله لقاءه قاله لما حين قالت كلنا نكره الموت جابر ليس  
 من اهل الصيام في السفر ابو موسى ليس منا من حلق ولا حرق ولا سلق انش  
 ليس من بلد الاسيطوف والجال الاكمة والمدنية ليس نقيب من انقابها الا عليه  
 الملائكة صافين يحرسونهما فينزل اليه ثم ترجف المدينة بالهلائك رجفات فيخرج  
 اليه كل كافر منافق ابو ذر ليس من رجل ادعى تغييرا به وهو عليه الا كفر ومن  
 ادعى باليس فليس منا وليتوب منه من النار ومن دعا رجلا بالكفر او قاتل  
 عدوا لله وليس كذلك الا حار عليه كذا قال سلم وقال البخاري لا يرمى رجل رجلا  
 بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك ابن مسعود  
 ليس منا من ضرب الخذود وثق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية وفي رواية اول  
 ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من ذنبا  
 لانه سق يقتل او لا يروى لانه كان اول من من القتل ابن مسعود ليس هو  
 كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله ان الشرك نظيم عظيم  
 قاله لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم فشق ذلك على اصحابه وقالوا  
 اينالم نيل من فضلك حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل ابو هريرة  
 بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء وترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد  
 عصي الله ورسوله ابن مسعود بئس ما لاحد هم ان يقول نسيت آية كيت وكيت

يجبرون بالكبير ام سلمة يا ابنة ابي ايتة سألت عن الركعتين بعد العصر وانه  
 اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قوم فثقلوني عن الركعتين بعد الظهر ما كان  
 عائشة يا ام سلمة لا تؤفني في عائشة فانه واعد انزل على الوحي وانا في  
 لحاف امرأة من غير الناس يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قاله حين راها تجمع  
 عرقه عائشة يا برة هل رأيت منها شيئا يريك يعني عائشة قاله حين  
 قال فيها اهل الانك ما قالوا عائشة يا برة الاتحين ما احب قاله لفاطمة  
 حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه فيثدنه العدل في عائشة عائشة  
 يا عائشة اشعرت ان السراقاني فيما استفتيته فيه جازني رجلا ان فقطع احد هما  
 عند رأسي والاخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي او الذي عند  
 رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبعه قال لبدين لا هم  
 قال في اي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فابن هو قال  
 في بيزري اروان عائشة يا عائشة الامر شد من ان ينظر بعضهم الى بعض  
 يعني يوم القيامة عائشة يا عائشة ما زال اجد الم الطعام الذي اكلت بخبر  
 فثداوان وجدت القطع ابري من ذلك اسم عائشة يا عائشة ما يؤفني  
 ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا  
 حاض مطرنا قال لما قالت له يا رسول الله اري الناس اذ اروا الغنم فحوا جارا  
 ان يكون فيه المطر وراك اذا رأيت عرفته في وجهك الكراهية عائشة يا  
 عائشة والله لكان ما دله تقاطع الحمار ولكان تخلفا رؤس الشياطين يعني ببر  
 ذي اروان عائشة يا عائشة هذا جبريل يقررك السلام ابو هريرة يا نساء المؤمنين  
 لا تحقرن احدكم لجارتها ولو كرهت شاة محرق كذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء  
 المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة البابوب السادس ابو هريرة  
 ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ابو هريرة ليس الغني  
 عن كثرة العرض انما الغني غني النفس ابو هريرة ليس المسكين الذي ترد اليتيم والنزوان

قال نذير يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي  
الصالح ثم سعد بن جابر حتى اتى الساء الرابعة فاستفتح قيل من نذا قال جبرئيل قيل  
ومن معك قال محمد قيل وقت دارسل اليه قال نعم قيل مرحبا بنعم الحجي جابر ففتح  
فلما خلصت فاذا ادريس قال نذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا  
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم سعد بن جابر حتى اتى الساء الخامسة فاستفتح قيل من  
نذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقت دارسل اليه قال نعم قيل مرحبا  
بنعم الحجي جابر فلما خلصت فاذا ابرون قال نذا ابرون فسلم عليه فسلمت عليه  
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم سعد بن جابر حتى اتى الساء السادسة  
فاستفتح قيل من نذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقت دارسل  
اليه قال نعم قيل مرحبا بنعم الحجي جابر فلما خلصت فاذا موسى قال نذا موسى فسلم  
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بك  
فصيل لدا ميكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدى يدخل الجنة من امته اكثر من  
يرخلها من امتي ثم سعد بن جابر حتى اتى الساء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من نذا قال  
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا بنعم الحجي  
جابر فلما خلصت فاذا ابراهيم قال نذا ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام  
علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدره المنتهى فاذا بنتها  
مثل قلال حجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدره المنتهى واذا الرابعة  
انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذا ان يا جبرئيل قال ما الباطنان  
فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفعت الى البيت المعمور ثم  
ايتت باناء من نحر وانا من لبن وانا من عمل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة  
انت عليها وامنك ثم فرضت على الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرضت فرضت  
على موسى فقال يا افرات قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امك  
لا تطيع خمسين صلوة كل يوم واني والسدة قد جربت الناس قبلك وعاجت بنى

بل هو نبي واستذكروا القرآن فانه انشد قفصيا من صدور الرجال من انهم من  
 فضل جابر بنيا انما اشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فاذا الملك  
 الذي جازني بحرا جالس على كرسى بين السماء والارض فجلست منه فرفعت  
 فقلت زملوني زملوني فذروني فانزل السديا بها المد ثم قم فانذرو ربك فكم  
 وثياك فطهر الرجز فاجبر ابن عمر بنيا انما اثم اتيت بفتح ليل فشربت منه  
 حتى اني لارى الري يخرج من اطعاري ثم عطيت فضلي عمر بن الخطاب  
 قالوا فما اولته قال العلم ابو سعيد بن انا انما لم رأيت الناس يعرضون علي و  
 عليهم مني ما يبلغ الشدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب  
 وعليه قميص بحره قالوا فما اولته ذلك يا رسول الله قال الدين ابو هريرة  
 بنيا انما انما رأيتني في الجنة فاذا المرأة تتوضا الى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر  
 قالوا العرف ذكر غيرته فوليت مدبرا مالكا بن صعبه بنيا انما في كعظم وربا قال  
 في الكجر مضطج اذا اتاني آتيت فقد قال وسمعه يقول فشق بابين هذه الى هذه  
 فأتخرج قلبي ثم اتيت لطلبت من ذهب ملوثة ايانا ففعل قلبي ثم شئت ثم اعيد  
 ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض اضيع خطوه عند اقصى طرفه فقلت  
 عليه فانطلق بے جبريل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل  
 قيل ومن معك قال محمد قيل وقدر اسر اليه قال نعم قال مرحبا بنعم المحبي جابر  
 ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوكم آدم فسلم عليه فسلمت عليه فواسلام  
 ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح  
 قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد اسر اليه قال نعم  
 قيل مرحبا بنعم المحبي جابر ففتح فلما خلصت اذ يحيى وعيسى وهما ابنا خاتة قال هذا  
 يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فودا ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد  
 بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد  
 قيل وقد اسر اليه قال نعم قيل مرحبا بنعم المحبي جابر ففتح فلما خلصت اذ يوسف

فلم ازل اذ رجعتي حجت منه بقرا وعاريا فجارني فقال اتق الله ولا تظلمني حتى  
 قلت اذهب الي تلك البقرة وعاربها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت  
 اني لا استهزئ بك خذ تلك البقرة وعاربها فخذها فذهب به فان كنت تعلم  
 اني فعلت ذلك ابتغار وجهك فافرج ما بقى ففرج الله ما بقى ابو هريرة بينا  
 رجل يسوق بقرة قد حل عليها التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني  
 انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فاني اومن به انا و ابو بكر وعمر و بنو اراح في غنمه عدا عليها الذئب  
 فاحذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استغذها منه فالتفت اليه الذئب فقتال له  
 من ليل يوم السبع يوم ليس له اراح غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم  
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا و ابو بكر وعمر و بنو اراح  
 ابو هريرة بينا رجل يمشي بطريق فوجد غصن شوك على الطريق فاخذه فشكر الله له  
 فقصر له ابو هريرة بينا رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مر رجل حمله او اخف الله به فهو  
 يتجلبل به الى يوم القيامة ففضل جابر عن الله الذي وسه قاله لما راى حمارا قد وسع  
 في وجهه ابو هريرة لعن الله السارق يسرق البيضة فقطع يده ويسرق الجمل فقطع  
 يده ابن عمر لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة عاشر  
 لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبورا نبيا هم مساجد فضل ابو هريرة لو ان من بي  
 عشرة من اليهود ولا من في اليهود ويرى لنا يعني عشرة من اليهود ولم يبق على  
 ظهر يهودي الا اسلم ابن عباس لو ان احدهم اذا اراد ان يأتي اليه قال  
 بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقنا فانه ان يقدر بينهما  
 وكذا في ذلك لم يضره الشيطان ادا ابو هريرة لو ان رجلا اطلع اليك بغير اذن  
 فخذ فته بخصاة ففقات عينه ما كان عليك جناح احمد بن حنبل في بيان لو انها  
 لم تكن زينة في حجري ما حلت لي انما انبة اخي من الرضا عدا عني وابا ثوبته  
 فلا تعرضن علي بنا تكلن ولا اخواتكن يعني درة بنت ابى سلمة قاله لما عرضت

بنی اسرائیل اس شد المعاجزة فارجح الی ربک فاسئله لتخفف لاسک فرجبت  
 فوضع عنی عشر فرجبت الی موسی فقال مثله فرجبت فوضع عنی عشر فرجبت  
 الی موسی فقال مثله فرجبت فوضع عنی عشر فرجبت الی موسی فقال مثله فرجبت  
 فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجبت الی موسی فقال مثله فرجبت فامرت بحس صلوات کل  
 یوم فرجبت الی موسی فقال با امرت فقلت امرت بحس صلوات کل یوم قال ان شک  
 لا تستطيع بحس صلوات کل یوم وانی قد جربت ملکک وعاجت بنی اسرائیل اس شد المعاجزة  
 فابح الی ربک فاسئله لتخفف لاسک قال سالت ربی حتی اتخیرت ولكن اضی وانی قد جربت  
 نادى ساد امضیت فرضیتی وخففت عن عبادى حدیث المعراج متفق علیه  
 لکنی تبعث فیہ سیاق البخاری ابن عمر بن الخطاب یقول انهم المطفرا ووالی  
 فارنی حیل فامطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم بعض  
 انظروا اعلما علمتموا باصاحبه لمد فادعوا الله بها لعله یفرجها عنکم فقال احدیهم اللهم  
 انه کان لی والدان شیخان کبیران وامراتی ولی صبیة صغیرا ارعى علیهم المواشی  
 فاذا ارحت علیهم طلبت فبدأت بدالسی فمقیتهما قبل بنی وانه نامی بی ذات  
 یوم الشجر فلم آت حتی اسیئت فوجدتهما قد نالما فخلبت کما کنت احلب فجمت بالجلاب  
 فکت عند رؤوسهما اکره ان اوقطما من نومهما واکره ان اتسبه الصبیة قبلهما  
 والصبیة تیضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی وداهم حتی طلع الفجر فان  
 کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء  
 ففرج الله منها فرجة فزوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی ابنة عم حبیبتهما  
 کاشد یحب الرجال النساء فطلبت الیهما فابیت حتی آتیا بائة وینار  
 منیت حتی جمعت بائة وینار فجلبتهما بهما فلما وقعت بین رجلیما قالت یا عبد الله  
 اتن الله ولا تفصح انما ترم الا بحقة فمقت عنهما فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء  
 وجهک فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم ان کنت استأجرت  
 اجیرا لفرق ارن فلما قضی علمه قال اعطنی حتی فوضت علی حقة فترکه ورغب عنه

وان شئت فاطر قاله حمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسير  
الصوم جابر ان كان عندك ما ربات في شنته والاكرعنا جابر ان كان  
في شيء من ادوتكم خير فني شرطه مجرم او شربة من عسل اولدته بنا عقيقة بن عامر  
ان نزلتم يقوم فامرواكم بان يغيب للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم  
حق الضيف الذي ينبغي لهم عمر بن الخطاب ان يكن هو فعلن تسلط عليه  
وان لم يكن هو فلا خير في قتلته يعني ابن صيا وحكيم بن حزام خير الصدقة ما كان  
عن ظهر غنى ابن مسعود وخير الناس قرني ثم الذين يليهم ثم الذين يليهم ثم يحيى  
قوم سبق شهادة احدىهم بينه وبينه شهادة الشئ خير دورا لانصار بنو النجار  
ثم بنو عبد الاشمل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دورا لانصار  
خير ابو هريرة خير سائر كبن الابل سائر قرش اخاه علي ولد في صغره وارعاة علي  
زوج في ذات يده علي خيرناهما مريم بنت عمران وخيرناهما خديجة ابو هريرة  
وجاءت في حب الاعمال الى اسرار ومها وان قل محبة بن عامر احق الشروط  
ان توفوا بهما ما اتخلفتم به الفروج ابو هريرة اخوت ويروي ان اخوت ما خاف  
عليكم ما يخرج السدكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال  
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير  
لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما يبت البع يقتل او يدمر ويؤتى قتل جمل او يدمر  
الاكلة انخرقنا ناكل حتى اذا امتدت خاصرتنا لم استقبلت استس ثم اجبرت  
وبالت ولمطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه  
ودفعه في حقه ففهم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع  
عائشة اسر عكرن الحاقابي الطوكن بيا ابو هريرة اشتركت في نكحت بها العرب  
كلية لبس الاكل شيء ما خلا السد بطل ام حرام نبت لحيان اول جيش من ابي  
يفزون البحر داو جوا ام حرام نبت لحيان اول جيش من ابي يغزون  
مدينة قيصر مغفور لهم ابو هريرة كل ابن آدم تاكله الارض الا عجب الذنب منه

عليه ختمه عزرة ابن عمر لو تركته بين يعني ام ابن صياد جابر لو تركتها ما زال  
 قائما قاله لام مالك حين عصرت العكة التي كانت تدي فيها للنبى صلى الله  
 عليه وسلم ابو هريرة لو تعلمون ما اعلم بكميته كثيرة وضحتكم قليلا علي لو علمتموها  
 لم تزلوا فيها الى يوم القيمة يعني النار التي او قد بها عبد الله بن حذافة السهمي  
 من امرائه جابر لو قد جازى البحر قد اعطيتك كذا وكذا وكذا قاله لعمران  
 بن حصين لو قلتما وانت تلك امرك افلحت كل الفلاح قاله لاسير من  
 بني عجيل اصابوا معبا العضباء فاوثقوه فقال اني سلم النسل لو كان لابن آدم  
 وادب ان من مال لا تمنى اليها ماشا ولا يلا جوف ابن آدم الا التراب وتوب  
 علي من تاب ابو هريرة لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم يأس من  
 الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأس من النار ابو جهم  
 عبد الله بن الحارث لو يعلم المارمين يدي لمصلحة ما اذا عليه لكان ان يقبل العين  
 خير له من ان يمر بين يدي ابو هريرة لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما يطعم  
 احدا ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جلته احد ابو هريرة لو يعلم ان  
 ما في النار والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستملوا عليه لاستملوا ولو يعلمون ما  
 في الجنة لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لآلوا بها ولو جوف فصل ابن عباس  
 لو لا ان شق علي امتي لامرتم ان يصلوا كذا كذا يعني صلوة العشاء قاله حين اخرجه  
 النسل لو لا ان سبي السكك لاحتلت النسل لو لا اني اخاف ان تكون من الصدقة  
 لا كلتها ابو هريرة لو لا ان شق علي المسلمين ما خلفت عن سريرة ولكن لا اجد حمولة  
 ولا اجد ما احملهم عليه ويشق علي ان تخلفوا عني ابو هريرة لو لا بنو اسرائيل لم يخنز  
 اللحم ولو لا حوار لم تخنز النخيل زوجا فصل ابو هريرة وزيد بن خالد الجهني ان  
 فاجله ولم تخم ان زنت فاجله وما تخم ان زنت فاجله وما تخم بهجوا ولو لضعيف  
 يعني الائمة غير المحضنة ابن عباس ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت  
 رجوت الله ان يعاينك قاله لامرأة كانت تصرع عاكفة ان شئت فضم



فی البیان عمر الاعمال بالنیات وکل امری ما نوى فمن كانت هجرته الى الله  
 رسوله فحجرت الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنیا یصیبها او امرأة تیزو بها فحجرت  
 الى ما جرت الیه ابوهريرة الايمان ضیع وسبعون شعبه واکحیا شعبه من الايمان رواه  
 البخاری وسبعون وروایه مسلم سبعون او ستون علی الشک ابن عباس الایم حق  
 بنفسها من ولیها واکبر تساندن فی نفسها واذنهما صامتا الش الایمنون الایمنون  
 الایمنون النواس بن سمعان البرحن الخساق الش البرکة فی نواصی الخیل  
 الش البزاق فی المسجد خطیه وکفار تها وفتها حکیم بن حزام البیان بانیا لم  
 یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبنیا بورک لهما فی عیها وان کتما وکذبا  
 محقت برکت عیها ابوهريرة التناوب من الشیطان فاذا شارب احدکم فلیکظم  
 با استطاع ابوهريرة تصفیج للنار و التبیج للرجال سعد بن ابی وقاص الثلث  
 والثلث کثیر او کبیر قاله حین قال فی مرضه فاذا تصدق بثمنی مالی قال لا قال  
 فالتشرط قال لا قال فالثلث قال الحدیث جابر احرب خدعة عاکشته الحمی من  
 فیج جهنم الش وعمران بن حصین الحیا خیر کل ابن عمر الحیا من الايمان  
 ابن عمر الخیر معقوفی نواصی الخیل الى یوم القیامة ابوهريرة الخیل ثلثه لرجل ابر  
 لرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لدا بر ورجل ریطا فی سبیل الله فاطال لهما فی  
 مرج اوروضه فما اصابت فی طیلمها ذلک من المرج او الروضه كانت له حنات  
 ولو انه انقطع طیلمها فانتت شرفا وشر فین كانت له آثار لم واورا ثنا حنات  
 ولو انها مرت بنهر فترت منه ولم یسوان یقیما کان ذلک حنات له فی ذلک  
 الرجل ابر ورجل ریطا تغیا وتغفقا ثم لم یس حق الدرفه رقا بها ولا طهور لم یس  
 لذلک ستر ورجل ریطا فخر وریار و نوار لایل الاسلام فی علی ذلک وزر عمر آند  
 بالورق ربوا الامم وریار و البر بالبر ربوا الامم وریار و الشیر بالشر ربوا الامم وریار و التمر بالتمر ربوا الامم  
 وریار وریار بالورق ربوا الامم وریار و الذی بالذهب بالذهب ربوا الامم وریار و ابو  
 قتادة الحارث بن ربیع الریاسن الله واکلم من الشیطان عاکشته الرحم

خلق فيه ريب ابو هريرة كل متى سافى الا الجاهرون وان من الاجار  
ان يعلى العبد بالليل علما ثم يصبح قد ستره ربه فيقول يا فلان علمت الباحة  
كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه ابو هريرة كل سلامي  
من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة و  
تعين الرجل في دابته فتحمل عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة  
وكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وبتطال الذي عن الطريق صدقة ابو موسى  
كل شراب اسكر فوجرام ابن عمر كل شئ بقدر حتى العجز والكيس او الكيس والعجز  
ابن عمر كلهم راع وكلهم مسئول عن رعيته ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام و  
من شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يد منها لم يصب لم يشر به في الآخرة ابن  
عباس كل مصروف في الناجب امر كل معروف صدقة ام هانئ ثبت في طب  
فدا جزا من اجرت وامناس امنست قال له لما يوم فتح مكة جابر قد اخذت  
جملك باربعة دنانير ولك ظهرك الى المدينة قال له ابو هريرة قد عجب لسننك عينا  
بضيفك الليلة يعني رجلا من الاضار وامرأة ابو هريرة لقد اكلتم او قطعتم ظهرا رجل  
يعني المطري في المدقة المسوون مخزومة ومروان بن الحكم لقد رأى نذرا دعرا  
يعني احد الرجلين اللذين رجبا بابي بصير من المدينة الباب السالج عاثة  
الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف عمر بن الخطاب  
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله تقويم الصلوة وتؤتي الزكاة  
وتصوم رمضان وتحتج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله الجبريل حين جاره على  
صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله و  
لائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال  
فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فانه  
يراك قال فاخبرني عن السادة قال ما اسئول عنهما با علم من اسأل قال فاخبرني  
عن امارتهما قال ان الله لا يستر ربهما وان ترى الحفاة العرجة العالة غارتا سريطا ولان

اذناهم من انفسهم لعلهم لا يظلموا ولا يظلمون والى قوما يغيرون مواليتهم وفي رواية ومن ادعى  
 الى غير ابيهم او انتمى الى غير مواليتهم لعلهم لا يظلموا ولا يظلمون والى قوما يغيرون مواليتهم وفي رواية ومن ادعى  
 لا يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا ومن ادعى الى غير مواليتهم لعلهم لا يظلموا ولا يظلمون  
 اخو المسلم لا يظلمه ولا يظلمه البراءة عازب المسلم اذا سئل في القبر ليشدان لاله  
 الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله ثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت  
 عبد الله بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده عبد الله بن عمرو  
 المهاجر من هجر ما نهي الله عنه عمر الميت يعذب في قبره بما نهي عليه وفي رواية  
 ما نهي عليه ابو هريرة الناس تبع لقرين في هذا الشأن مسلم تبع المسلم وكافر تبع  
 تبع لكافرهم الناس معادون خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا جدوا  
 من خير الناس شدة الناس كراهية لهذا الشأن حتى يقع فيه ابن عمر الناس كابل  
 مائة لا تجوز فيها راحة واحدة ابن عمر التوركة من آخر الليل عاتقة الولاء  
 لمن اعتنق ابو هريرة الولد للفراش وللعاهر الحجر ابو هريرة ايمين الكاذبة منفقة  
 للسلسلة محقة للكذب ابو هريرة انما امر مسلم عتق امراسا استنقذه الله بكل عضو  
 منه عضوا منه من النار مالك بن بكينة اصبح اربعا اصبح اربعا ابن مسعود  
 اترضون ان تكونوا ربيع اهل الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة  
 قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيده اني لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة وذلك  
 ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة وما اتم في اهل الشرك الا كالشعيرة البيضاء في  
 صفة الثور الاسود او كالشعيرة السوداء في صفة الثور الاحمر راترون هذه المرأة  
 طارحة ولدت لابي النار قلنا لا والله فقال لدا رحم بعبادة من هذه المرأة بولدها  
 قال حين راي امرأة من السبي تسعى اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فارقت  
 بطنها فارضعت عاتقة تريد ان ترحي الى رفاقة لاحت حتى تدوق عييلة  
 ويدوق عييلتك قال للمرأة رفاقة القرطبي وقد طلقها ثلثا البراءة عازب

سلسلة العرش تقول من صلي وصلاته من قطعت قطعة السد ابوهريرة اى على الارملة والسكين كالجاذب في سبيل السد قال ابوهريرة وحسبه قال كالقائم لا يفتقر كالصائم لا يفتقر ابوهريرة السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه وشربه فاذا قضى احدكم نهمته من وجبه فليعجل الى الله ابن عمر الثوم في المرأة والفرس والدار ابوهريرة الثوب في نفسه ودا من كل دار الا السام ابوهريرة الشهيد اجنته المطعون والبطون والفرق وصاحب الدم والشهد في سبيل الله النسل الصبر عند الصدمة الاولى اسامة بن زيد الصلوة امامك ابوهريرة الصيام اجنته ابو شريح العدا الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليته ولا تلحل حل سلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يا رسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده ولا تشك له في برة بالنس الطاعون شهادة لكل مسلم ابن عمر انظروا ظلمات يوم القيامة ابن عباس العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ابوهريرة العجاير جبار والبير جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس ابوهريرة العرة الى العزة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة ابوهريرة العمري جائزته جابر العمري لمن وهبت له ابو سعيد النسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان سبتن وان ميس طيبا ان جسد ابوهريرة القمور واخيلا في الفداوين من اهل التور والسينية في اهل انغم ابوهريرة الفطرة خمس اتمان والاستحاد وقص الشارب وتقليم الاظفار وثنت الا باط ابوهريرة الكلبة الطيبة صدقة سعيد بن زيد الكأمة من السنن ما يؤلفه ليعين ابوهريرة المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه جابر وابن عمر المؤمن ياكل في مسمى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء عائشة الماهر بالقرآن مع النفقة الا اكرم البرة والذي يقرء القرآن ويتتبع فيه وهو عليه شاق له اجران اسما ثبت في بكره المتشبع بالمعيط كالمس ثوب في زور على المدينة حرم ما بين غير الى ثوب من احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين الا قبل الصد منه يوم القيمة صرنا ولا عدا لامة المسلمين واحدة يسعى بها

وصلاح المؤمنين وزواياهم رعى ولكن لهم رحم ابهاما بلها ابو مسعود وعقبه بن  
 عمرو الاضاري الا ان الايمان بهذا وان القوة وخطا القلوب في الفلادين  
 عند حصول اذنب الابل حيث يطلع قزنا شيطان في ربيعة ومنظر المسجون مخزومة  
 الا ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني ان ينكحوا ابنتهم علي بن ابي طالب بن  
 آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان يحب بن ابي طالب ان يطلق ابنته  
 ويكبح ابنتهم فانما ابنتي ابنته مني يرثني ما رابها ويورثني ما آذاها فاطمة الاخرين  
 ان تكوني سيدة نساء العالمين اوسيدة نساء نزهة الامم قال لها ابن عمر الا  
 تستعين ان اسد لا يعذب بدمع العين ولا يجزن القلب ولكن يغيب بهذا  
 جرم عبد الدين عمرو الم اخبرتك بقوم ولا تظفر وتضلي الليل فلا تفعل  
 فان عينيك خطا ونفك خطا ولا الهك خطا فضم واخطر وصل ونم وصم من كل  
 عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة ويروي فانك اذا فعلت ذلك عجت عينك  
 ونفست نفسك عاشرة الم ترى ان توامك حين نبوا الكعبة اقتصر واعين قواعد  
 ابراهيم فقلت يا رسول الله لا ترد علي قواعد ابراهيم قال لو لاحد ثمان  
 توامك بالكفر لفعلت ابو بكر الم يان لالحيل قال له بعد خروجه الى المدينة ابو هريرة  
 افلا اهلك شيئا تدركون بين سبعكم وتبتقون بين بعدكم ولا يكون احد افضل منكم  
 الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال سبحون وتكبرون ومحمدون وبر  
 كل صلوة ثمان وثلاثين مرة عاشرة افلا اكون عبد استكورا قال حين قيل تكلفوا  
 وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما خراش افلا تتخرجون مع راجينا في البه  
 فتصيبون من ابوالها والباها قالوا نعم من كل اوجعته انس اليس الذي  
 اشناه علي رجليه في الدنيا قادر علي ان يشيه علي وجهه يوم القيامة انس  
 اليس يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يعني ما لك بن الاخشم قالوا انه يقول  
 ذلك وما هو في قلبه قال لا يشهد احد انه لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار  
 او تطعمه ابو هريرة او تكلم ثوبان قاله لسائل سأل عن الصلوة في ثوب احد

من الذين نزلوا ديل سعد بن معاوية في الجنة خير منها والذين ابوكرة ارايت  
 ان كان اسلم وغفار ومزينته وجميته خير من بنى تميم وبنى عامر واسد  
 غطفان انا ابو اسلم واولادهم قال نعم قال فوالذي نفسي بيده انهم لا خير منهم قاله  
 لا قرع بن حابس حين قال انما بابل لك سراق الحجج من اسلم وغفار ومزينته  
 وجميته النفس ارايت ان منع السد النهر لم يستحل مال خيسه ابن عمر ارايتكم  
 ليلتكم هذه فان رأس مائة سنة منها لا يتبعه ممن هو على ظهر الارض احد ابن عباس  
 ارايت لو كان على امك دين فقصيته اكان يودي عنها قالت نعم قال فقصي  
 عن امك ابو هريرة ارايت لو ان نهر بابل احدكم فقتل منه كل يوم خمس مرات  
 بل بقي من درنه شئ قالوا لا يتبعه من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس  
 يحو السد بين الخطايا جابر اركعت ركعتين قال لا قال ثم فاركما ويروس قم  
 فارك ركعتين وتجاوز فيما قاله ليلك الغطفاني حين جاري يوم الجمعة وهو قاعد  
 على النهر ففقد سديك قبل ان يصلي ابو هريرة اصدق ذو اليمين كعب بن عجرة  
 اني ذكيت هو ام رأسك قلت نعم قال فاطلق وصم ثلثة ايام او انهم ستة سكين  
 او انك نسيتك لا ادري باي ذكيت بد قال له من احمد بن عمار ابو هريرة الا احدثكم  
 حديثا عن الدجال ما حدث به بنو قومه انه اعور وانه يحج بمشال الجنة والنار  
 فالتى يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه علي الا  
 اخبركم ما هو خير لكم منه تسعين السد ثلثا وثلثين وسجدين السد ثلثا وثلثين وتكبرين السد  
 اربعا وثلثين قاله لفاطمة رضي الله عنها حين سألتها ما حارثة بن وهب  
 اخبركم الا اخبركم بابل الجنة كل ضعيف متضعف لو قسم على السد لابرء الا اخبركم  
 بابل النار كل عتل جوف مستكبر ابو واقد الليثي الا اخبركم عن النفر الثلثة اما  
 احد هم فادى الى السد فادى السد وما الاخر فاستحي فاستحي السد منه وما الاخر  
 فاعرض فاعرض السد منه عالتة الا استحي من استحي منه الملائكة يعني عثمان  
 بن عفان عمرو بن العاص لا ان آل بني فلان ليسوا بي باولي انا وليي اسد

ويقولون لولا موضع اللبنة نراوسلم فاما موضع اللبنة حيث ختمت الانبياء ابو عبيد  
 اياكم واكلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله اننا من مجالنا به نتحدث فيها  
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اقيمتم الى المجلس فاعطوا الطريق حقه  
 قالوا واما حق الطريق يا رسول الله قال غرض البصر وكف الاذى ورد السلام  
 والامر بالمعروف والنهي عن المنكر عقيقة بن عامر اياكم والدخول على النساء فقال  
 رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت انهم فقال انهم الموت انس اياكم  
 دعوة المظلوم وان كان كافرا ابو هريرة اياكم والوصول الى الدار من غير ان ياتي  
 لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم خيبر ابو هريرة انا  
 اولي الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه بنى ابو هريرة  
 انا اولي بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فله قضاءه ومن  
 ترك مالا فلو شئت جبريتم انا فحكم على اخوض عاتشة وكنتم ابني ارفدة قاله يوم  
 عيود السودان وكانوا يلعبون بالدرق والحرب عاتشة على رسلك فاني ارجو  
 ان يؤذن لي قاله لاني كبر قبل الهجرة صفية بنت حية على رسلكما انها صفية  
 بنت حبي ابو موسى على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد  
 من الناس يصل في هذه الساعة غيركم او قال ما صلة هذه الساعة احد غيركم قاله حين  
 اعتم بالصلوة جابر عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت ان كنت ترى  
 الغنم قال نعم ولب من نبي الارعاه جابر لك الثمن ولك اكل لك الثمن ولك اكل  
 قاله ابن مسعود وانش كل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته ابو هريرة كل  
 نبي دعوة يدعوه فاريد ان شاء الله ان اخشى دعوتي شفاعته لاسمي يوم القيامة  
 ابو هريرة للعبد المملوك المصلح ابراهيم بن جهم بن مطعم في ختمه اسما انا محمد واحمد  
 وانا الماحي الذي يحو الله في الكفر وانا الحاشي الذي يحشر الناس على قدمي و  
 انا العاقب ابو هريرة لم يحكم في المدة الاثنته عيسى بن مريم وصاحب جبرج و  
 بني صبي يرضع ابو هريرة لم يكذب ابراهيم النبي قط الاثنته كذبات ثنتين في

عائشة ولولاني أتيتك من لبي ما استدبرت ماقت الادي معي حتى اشتري ثم حل  
كما حلوا جابر اما انك قادم فاذا قدمت فالكيس الكيس قال له ميمونة بنت  
الحارث اما انك لو اعطيتنا اخو الك كان عظم لاجر قال له لما اعطيت ولية  
ابن عباس اما انما ينفذ بان وما ينفذ بان في كبير اما احد هانك ان شي بلية  
واما الآخر فكان لا يستمرن بوله ويروي لا يستنزه سعد بن ابى وقاص  
اما ترى ان تكون منى بنزلة لارون من موسى غير انه لا نبى بعدك قال له صلى  
رضى الله عنه عند خروجه الى غزوة تبوك ابو هريرة اما وايك تنبأ انه ان يصدق  
وانت صحيح صحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى زاد سلم وتأمل البقار ثم اتفقا ولا تمس حتى  
اذ بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا لو تد كان لفلان تفرد لم يقبله  
اما وايك السيب بن حزن اما والله لا تستغفرن لك الم انك غنك فانزل  
ما كان للنبي والذين آمنوا الى قوله اصحاب الجحيم قاله لابي طالب عند وفاته  
ابو هريرة اما انشى احدكم اذا رفع رأسه قبل الامام ان يحول السر رأسه رأس حمار  
او يحول السر صورة صورة حمار ابو هريرة مثل الخيل والمصدق مثل حبلين عليها  
جبان او جنان من حد يدا اذ هم المصدق بصدقة اتعت عليه حتى تقضى اثره  
واذا هم الخيل بصدقة تخلصت عنه وانضمت يداه الى تراقيه واقبضت كل حلقة  
الى صاحبها فيمجدان يومئذ فلا يستطيع ويروي فلا تنس ابن عمر مثل القرآن  
مثل الابل العلقمة ان عقلها صاحبها اسكها وان تركها ذهبت ابو موسى مثل  
المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الارزجة رجا طيب وطعها طيب وشل المؤمن الكذ  
لا يقرأ القرآن مثل النمرة لا يرح لها وطعها حل وشل المنافق الذي يقرأ القرآن  
مثل الرجامة رجا طيب وطعها مر وشل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كشل الخنطة  
ليس المارح وطعها مر جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تحركها الريح فتقوم مرة وتقع  
اخرى وشل الكافر مثل الارزلة لا تزال قائمة حتى تنقع جابر مثل وشل الانبياء  
كرحل نبي دارا فاكلها وحسنها الامونغ كنبه وجعل الناس يدخلونها ويعجبون



كنت بريئة فيسبغك السدوان كنت اذنت بدين فاستغفر السدوق في اليه  
 فان العبد اذا اعترف بذنبه فم تائب تاب الله عليه كعب بن مالك لما بذفقت  
 صدق فم حتى يقضي السديك قال له الباب الثامن ابو موسى جنان  
 من فضة آيتهم و ما فيها وجنان من ذيب آيتهم و ما فيها و بين القوم و بين  
 ان ينظروا الى ربه المار دار الكبرياء على وجهه في جنة عدن ابو هريرة قلت ان  
 خفيقان على اللسان اثنيان في الميزان جيتان الى الرحمن سبحانه السدو  
 بحمد سبحانه السد العظيم ابو هريرة ثلثة لا يكلمهم السد يوم القياسته ولا ينظر اليهم  
 لا يزكيم و لهم عذاب اليم جيل على فصل ما بالفضلة يمنع من ابن اسيل و رجل  
 بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالسد لاخذها مكذبا و كذا فصدقه و هو على غير ذلك  
 و رجل بايع اما لايابيه الا لانيان فان اعطاه منها و فني وان لم يعط منها لم يعين  
 ابو موسى ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبية و آمن بمحمد و العبد  
 الملوك اذا ادى حق السد و حق مواليه و رجل كانت عنده امته يطور بافا و بها  
 فحسن تاديبها و علمها فحسن تعليمها ثم اعتقها فتر و جهالة اجران انش ثلث  
 من كن فيه و جد حلاوة الايمان من كان السد و روله احب اليه مما سواها  
 و ان يحب المرء لا يحب الا السد و ان يكره ان يهود في الكفر بعد ان انقذه السد  
 منه كما يكره ان يقتل في النار عبد السد بن عمر و اربع من كن فيه كان منافقا  
 خالصا و من كانت فيه خصلته من كانت فيه خصلته من النفاق حتى يرجع اذا  
 اتى من خان و اذا حدث كذب و اذا عاهد غدر و اذا خاصم فجر طه بن عبد السد  
 خمس صلوات في اليوم و الليلة قال له لرجل سأل عن الاسلام فقال بل على غير من  
 فقال لا الا ان تطوع قال و صيام شهر رمضان فقال بل على غير فقال لا الا ان  
 تطوع و ذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكاة فقال بل على غير فقال لا  
 الا ان تطوع فادبر الرجل و هو يقول و السد لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق و يروي افلح و ابية ان صدق او دخل الجنة و ابية ان صدق

ذات السد قوله اني سقيم وقوله بل فعله كبيرهم هذا واحدة في شان سارة  
 ابوهريرة بن يضل احد انكم علمه ائمة قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا  
 انا الا ان يتغذى السد منه بفضل وحرمة جابر لما كذبني قريش قتلتني الحجر  
 فبقي السد لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن آياته وانا انظر اليه فاطمعت به  
 قيس اما ابوهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فمضطرب لالام له الخي  
 اسامة قال لما لما طلقنا زوجا ابو عمر بن حفص البثية فخطبها ابوهم ومعاوية بن  
 ابي سفيان المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما الاسلام فاقبل واما المال  
 فقلت منه في شيء قال الغيرة بن جهم بن عبد الله بن سلام اما الطريق التي رايت عن يارك  
 فهي طرق اصحاب الشمال واما الطريق التي رايت عن يمينك فهي طرق اصحاب اليمين  
 واما اهل فهو منزل الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهو  
 عروة الاسلام ولن تنال متمسكا بحتى تموت لعل بن امية اما الطيب الذي  
 كب فافعله ثلث مرات واما الحجة فانزعها ثم اصنع في عمرتك ما تضع في حجب  
 قال لرجل جاره بالبحرانة قد اهل بالعمرة وهو مصفر لحيته ورأسه وعليه حبة فقال  
 اني احرمت بعمره وانا كما تره جسيم بن مطعم اما انا فافض على رأسي ثلث  
 اكف وقال البخاري ثلثا واثار بيد يخطيها قاله حين تماروا في الغسل عنده فقال  
 لبعض القوم اما انا فاني اغسل رأسي كذا وكذا عاثة اما انا فقد عافاني السد  
 كرهت ان اثير على الناس شر عبد الله بن سلام اما اول اشراط الساعة فنار  
 تحترق الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام يأكله اهل الجنة فزباد كبد عذ  
 واذا سبق ما راها اهل ما المرأة نزع الولد واذا سبق ما المرأة نزعت اجابة بها  
 حين سأل عنها قبل اسلامه المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما بعد فان اخوانكم  
 قد جاورنا ثمانية واني قد رأيت ان اردوا السيم سيم فمن احب منكم ان يطيب ذلك  
 فليفضل ومن احب منكم ان يكون على حظه حتى نعطيه آية من اول ما يفي السد علينا  
 فليفضل يعني وقد جاورنا عاثة اما بعد يا عاثة فانه يلغى عنك كذا وكذا فان

عقالة قال تبوك علي سخرج قوم في آخر الزمان حذوا لسان سفهاء الاحلام  
 يقولون من خير قول البرية يقرؤن القرآن لا يجاوزا ما هم خارجهم يقرؤن  
 من الدين كما يقر السهم من الرمية فانيما لقيتموهم فاقتلوهم فان في قتلهم جرا  
 لمن قتلهم عند الله يوم القيمة ابن عباس امركم بالسبع وانما لكم عن اربع الايمان  
 بالهداية ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة واتي الزكاة  
 وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانما لكم عن الدبار والخم والنقي والمقير قاله لوفد عبد  
 ابن عمر اري رؤياكم قد توأطأت في السبع الا و اخر من كان متحريرا فليتمرها  
 في السبع الا و اخر جابر بن عبد الله ما زالت الملكة تظلم باجتماعتها حتى رفعته  
 يعني عبد الله ابا جابر ابو هريرة تجدون من يشتر الناس فاما الوحيين الذين  
 ياتيهم لا بوجه وهو لا يوجب فاطمة بنت قيس تدرون لم جعلكم قالوا الله ورسوله  
 اعلم قال اني والله اجعلكم لرغبة ولا رغبة ولكن جعلكم لان تبا الدار كان جللا  
 نصرانيا فجار فباع واسلم وحدثني حديثا وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح  
 الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين رجلا من الخمر وجذا فلم يلبسهم  
 الموج شرا في البحر ثم ارفقوا الى جزيرة في البحر حتى مغرب الشمس فجلسوا في اقرب  
 السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم واتيهم باللب كثر الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من  
 كثر الشعر فقالوا وليك ما انت قالت انا احباسة قالوا وما احباسة قالت  
 ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالا شواق قالوا لما سمعنا  
 رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه  
 اعظم انسان راينا قط خلقا واشده وثاقا محبوبة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه  
 بالجد يد قلنا وليك ما انت قال قد قدرتم علي خبري فاخبروني ما انتم قالوا نحن  
 اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اختلفم فلعب بنا الموج شرا  
 ثم ارفانا الى جزيرة تك بذرة فجللنا في اقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا واتيهم باللب كثر الشعر  
 لا ندري ما قبله من دبره من كثر الشعر فقالنا وليك ما انت فقالت انا احباسة

عاثة خمس من الدواب كمن فاسق يعلن في الحرم الغراب واحدة ولتقر  
 والنازة والكلب العقور ابو هريرة بركة يظلمهم الله في غلله يوم لا ظل الا ظله امام  
 عادل وشاب نشأ في عبادة الله وجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تجابا  
 في الله اجتماعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعت امرأة ذات منصب وجمال فقال  
 اني اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شانها فاستحق بهيمة  
 ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه الله والذى نفسي بيده انكم لا يجب  
 الناس الى مرتين يعني الاضار ابو هريرة والذى نفسي بيده لا ذودون  
 رجلا عن حوضي كما تذاذ الغريبة من الابل عن الحوض ابو هريرة والذى نفسي  
 بيده ليس سكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الفخري  
 وارضع البجيرة ويغيض المال حتى لا يقبل احد عبد بن ابي وقاص وابو هريرة والذى  
 نفسي بيده ان القيك الشيطان ساكنا فجا قاط الاسك فجا غير محب فيه رواية سعد  
 وفي رواية ابو هريرة قاط ساكنا فجا قاطا لعمر بن الخطاب رضي الله عنه ابو هريرة  
 والذى نفسي بيده ما من رجل يدعوا امرأة الى فراشه فتايب عليه الا كان الله في  
 في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها السور بن مخرمة ومروان بن الحكم  
 والله اني لارسل الله وان كذبتوني الكتب محمد بن عبد الله قال لا زمن الحديمية  
 ابو هريرة والله لان يلج احدكم بهيمة في الداء ثم له عند الله من ان يعطي كفارته  
 التي فرض الله عليه ابو هريرة وابو هريرة الخراعي والله لا يؤمن والله لا يؤمن  
 والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي لا يؤمن جاره بوائقه البراء بن  
 عازب والله لو لا الله ما اهتدينا به ولا لقد قنا ولا صلينا به فاذنزل بكيتة علينا  
 وثبت الاقدام ان لا يقينا به والمشركون قد بلغوا علينا اذا ارادوا فتنه ابينا  
 ابو هريرة تكون فتنه القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي  
 والماشي خير من الساعي من تشرف بها تشرف ومن وجد لها او معاذ فليعذب  
 ابو حميد الساعدي سبب اللية يح مشددة فلا يقيم فيها احد ممن كان له بغيره

فيقال لهم بل فيكم من رأى رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يقرأون من ان  
 فيقال لهم بل فيكم من رأى من صحب رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يقرأون من  
 من الناس فيقال بل فيكم من رأى من صحب من صحب رسول الله فيقولون نعم  
 فيفتح لهم الش يطلع الميت ثلثة ابله ومله وعسله فيرجع اثنان ويقتله واحد  
 يرجع ابله ومله ويقتله ابله ومله ويرجع اثنان لا يفتن بها الا العوفي  
 واخر من خير راحيان من منزلة يري ان المدينة ينقان بها فجدانها وحوشا  
 اختاذا بلقائنة الودع خرا على وجوهها ابو هريرة يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل  
 ملائكة بالنهار يحجبون في صلوة العصر و صلوة الفجر ثم يرجع الذين باقوا فيكم فيا لهم  
 وهذا علمكم كم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون وايقناهم وهم يصلون  
 ابو هريرة يتقارب الزمان وينقص العلم ويقل الشخ وتظهر الفتن وكثير المرج  
 قالوا يا رسول الله اياها هو قال القتل القتل الش يجمع الله الناس يوم القيمة  
 فيمتنون لذلك فيقولون لو استشفنا على ربنا حتى يري منا من مكانا غائبا فيأتون  
 آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقتك الله بیده وخلق فيك من روحه وامر  
 الملائكة فسجدوا لك استمع لنا عند ربك حتى يري منا من مكانا فيقول است هناكم  
 فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحي ربب منها ولكن اتوا نوحا اول رسول بعث الله فيأتون  
 نوحا فيقول است هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحي ربب منها ولكن اتوا ابراهيم  
 الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول است هناكم ويذكر خطيئته التي  
 اصاب فيستحي ربب منها ولكن اتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه التوراة فيأتون  
 موسى فيقول است هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحي ربب منها ولكن اتوا عيسى  
 روح الله وكلته فيأتون عيسى روح الله وكلته فيقول است هناكم ولكن اتوا محمدا  
 عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما اخر فيأتوني فاستاذن على ربي فيؤذن لي  
 فاذا انما رايت وقعت ساجدا فيدعني فاستاذن الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع  
 راسك قل سبح الله فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع فارتفع

قلنا وما اجباسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الديرة فانه الى خيركم بالا شواقي  
 فاقبلنا اليك سرا عا و فرغنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة فقال خبروني  
 عن نخل بيان قلنا عن ابي شانهما تنخبر قال اسألكم عن نخلها تنخبر قلنا نعم  
 قال اما انها تو شك الا تنخر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن ابي شانهما  
 تنخبر قال بل فيها مار قالوا هي كثيرة الماء قال ان مارا يوشك ان يذهب  
 قال اخبروني عن عين زعر قالوا عن ابي شانهما تنخبر قال بل في العين مار و  
 بل يزرع الهباء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء و الهباء يزرعون من ماء و قال  
 اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة و نزل شرب قال قاتمة  
 العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب  
 فاطاعوه قال لهم قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه و اني  
 مخبركم عن ابي انا اسبح و اني اوشك ان يكون لي في الخروج فاخرج فاسير  
 في الارض فلا ادع قرية الا بهبطتها في الاربعين ليلة غير مكة و طيبة هما محرمتان  
 علي قلنا ها كلما اردت ان ادخل واحدة منها استقبلني ملك بديه اسيف صلنا  
 يصيدني عنها و ان علي كل فقتب منها لا مكة يحرسونها فطعن رسول الله صلى الله عليه  
 سلم بنصرته في السيرة طيبة هذه طيبة الابل كنت حدثكم ذلك فقال يا ابا  
 نعم فانه عجبني حديث تميم انه وافق الذي كنت احدثكم عنه و عن المدينة و مكة الا  
 في بحر الشام او بحر اليمن لابل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق  
 ما هو و ما بيده الى المشرق ابن عمر تطعم الطعام و لقرى اسلام على من عرفت و من  
 لم تعرف قال رجل قال ابي الاسلام خير ابو سعيد تكون الارض يوم القيمة خيرة واحدة  
 كيف لا اجبار بيده كما يكون احدكم خيرة في السفر لا لابل الخيرة ابو هريرة تنزل غدا  
 ان شاء الله يخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني احصى ابو هريرة  
 يأتي الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتى يقول من خلق ربك  
 فاذا ابلغه فليستغ بالهد و لينت ابو سعيد يأتي على الناس زمان يفر و قيام من الناس



فيجد لي حدا فاخرهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعدو فاقع ساجدا فيد عني ما اشار الله  
 ان عيني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد وقل بسمع وسل تعطى واشفع تشفع  
 فارفع رأسي فاخبرني بتجدي علي بن ابي طالب ثم اشفع فيجدي لي حدا فاخرهم من النار  
 وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما  
 بقى في النار الا من حبسه القرآن ومنه رواية ثم آتية الرابعة او اعدو الرابعة وذكر  
 موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري ابن عباس يحرم من الجنة  
 يا حرم من النسب ابو هريرة يخرب الكعبة ذو السوفتين من الجنة الحسن  
 يخرج من النار قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزين شجرة ثم يخرج  
 من النار قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزين برة ثم يخرج من النار  
 من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزين ذرة زاد البخاري في رواية  
 قتادة عن انس من ايمان مكان خير ابو هريرة يدخل الجنة من ابتي زمرة هم سبعون  
 الفاضلي وجوههم اضارة القمر ليلة البدر ابن عمر يدخل السابل الجنة الجنة  
 وابل النار النار ثم يقوم مؤذون بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار  
 لا موت كل خالد فيا بنو نيسه ابن مسعود يرحم الله موسى لقد اودى بالكثير من  
 مضيقا حين سمع رجلا قال يومئذ بين والصدان هذه قسمة ما عدل فيها ولا اريد  
 بها حيلة الله يرحم الله لقد اذكري كذا وكذا آية كنت انيتها ويري  
 اسقطتها من سورة كذا وكذا قال حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الا انصارى قبرا  
 من الليل ابو هريرة يسلم الركب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير  
 ابن عمر يطوي السراسل يوم القيامة ثم ياخذ من بيده اليسرى ثم يقول انا الملك  
 ابن الجبارون ابن التكبرون ثم يطوي الاضنين بشماله ثم يقول انا الملك ابن الجبار  
 ابن التكبرون لا اله الا الله يوم القيامة حتى يذهب عن قعر في الارض  
 سبعين ذراعا ولجميع حتى يبلغ آذانهم عمران بن حصين يرضعكم في الجنة  
 كما يرضع النحل لادوية لك ابو هريرة بعد احدكم الى الجنة في الجنة



يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضِ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النُّقْطِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ وَقِيلَ لَيْسَ فِيهَا  
عِلْمٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ أَوْ غَيْرِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ يُتَجَبَّاهُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولْ قَدْ دَعَوْتُ  
رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي الْبَابُ التَّاسِعُ أَبُو ذَرٍّ فِي جَبْرِئِيلَ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ  
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَأَنْ زَنَى وَأَنْ سَرَقَ قَالَ وَأَنْ زَنَى  
وَأَنْ سَرَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَجَّ أَدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو نَحْتِنَا  
وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَأَدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَاكَ التَّوْرَةَ  
بِيَدِهِ أَلَمْ تَنْسِ عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارِعِينَ سَنَةً فَجَحَّ أَدَمَ وَمُوسَى  
أَبُو هُرَيْرَةَ اخْتَنَ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدَمِ أَبُو هُرَيْرَةَ أَذْنِبَ عَبْدُ  
زُنَيْبٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنِبَ عَبْدِي ذُنْبًا عِلْمُ أَنْ  
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنِبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي  
فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنِبَ ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ  
بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنِبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
أَذْنِبَ عَبْدِي ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ أَعْلَى مَا شِئْتَ  
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى أَصْدَرِ رِوَاةٍ هَذَا الْحَدِيثُ لَا أُدْرِي قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ  
أَوَّلِ الرَّابِعَةِ أَعْلَى مَا شِئْتَ حَكِيمٌ مِنْ حَزَامٍ اسْلَمْتُ عَلَى مَاسَلَفٍ لَكَ مِنْ حَبِيبٍ  
قَالَ لَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي قَالَ لِحُجْرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبُو هُرَيْرَةَ  
أَشَدَّ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِمْ شَيْئًا رُبَّ مَا جِئْتُ أَشَدَّ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى  
رَجُلٍ تَقِيْلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبُو هُرَيْرَةَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا  
لَهُ فَوَجَدَ الرِّجْلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي  
اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ نَسِيْ أَنَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَتَّعْ مِنْكَ  
الذَّهَبَ فَقَالَ لِلَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ أَنَا بَقَيْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا أَلَى  
رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَا كَمَا أَلَى الْكَمَا وَلَدَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غَلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي  
جَارِيَةٌ فَقَالَ الْكَمَا الْغَلَامُ أَجَارِيَّةً وَالْغَلَامُ عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَلَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

على المال واحصر على العمر ابو هريرة بيك الناس هذا الحي من قريش قالوا  
 فاما من قال لو ان الناس اعز لوسم قال ابو هريرة لو شئت ان ايسم بني  
 فلان وبني فلان ابن عمر بيل اهل المدينة من ذى الحليفة وبيل اهل الشام  
 من الحففة وبيل اهل نجد من قرن ابن عمر ارا في المنام اتوك بسوك  
 فجارني رجلان احدهما اكبر من الآخر فقلت لهما اصغر منهما فقبل لي كبر فذغت  
 الى الاكبر منهما ابن عمر ارا في ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كاحن ما انت  
 من آدم الرجال لمة كاحن ما انت راو من اللهم قدر جلها فني تقطرها شكنا  
 على رجلين او على عواقب رجلين بطون بالبيت فسالت من هذا فقيل هذا اسح  
 بن مريم ثم اذا انا برجل جدد قطط اعور العين ايمنى كانا غنبة طافقة فسالت  
 من هذا فقيل هذا اسح الدجال سفيان بن ابى زهير الازدي تفتح ايمى  
 فيأتى قوم يسيرون فيحملون باليهيم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون  
 وتفتح الشام فيأتى قوم يسيرون فيحملون باليهيم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا  
 يعلمون وتفتح العراق فيأتى قوم يسيرون فيحملون باليهيم ومن اطاعهم والمدينة  
 خير لهم لو كانوا يعلمون ابو هريرة تنكح المرأة لاربعة لها ولحبها ولجاراتها ولديها  
 فافترقات الدين تربت ياك اسامة بن زيد يأتى بالرجل يوم القياس  
 فيلقى في النار فتدلق اقاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحا فيجتمع اليه  
 اهل النار فيقولون يا فلان مالك المكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول  
 بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتية وانهى عن المنكر وآتية انس يجاء بالكافر  
 يوم القيمة فيقال له ارايت لو كان لك ملك الارض ذهب اكننت تقصدى فيقول  
 نعم فيقال له انك كنت سكت ما هو اليس من ذلك ابو هريرة يحشر الناس  
 على ثلاث طرائق رغبين وراغبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة  
 على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار قليل معهم حيث قالوا وثبت معهم حيث  
 بانوا وتصبح معهم حيث اصحوا ومتى معهم حيث امسوا سهل بن سعد يحشر الناس

حل بنو اسير ويزوي قليلا واجر كثير قال في رجل من بني النبيت قال اشد  
 ان لا اله الا الله وانك عبده ورسوله ثم تقدم مقاتل حتى قتل ابو هريرة  
 غزاه من الانبياء فقال لقومه لا تبغوا حبل قد ملك بضع امرأة وهو يريد ان  
 يبنى بها ولما بين بها ولا آخر قد بنى بنا واما لما يرفع سقفا ولا آخر قد اشترى  
 غنما او خلفات ويطظروا ولا ينفروا في القرية حين صلوة العصر او قريبا من ذلك  
 فقال للشمس انت مأمورة وانا مأمور اللهم اجبها علي شيئا فنجبت عليه حتى فتح  
 عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار تاكده فابت ان تقطعه فقال فيكم غلول فليبايعني  
 من كل قبيلة رجل فبايعوه فقصت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فليبايعني  
 قبيلتك فبايعته فقصت يد رجلين او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غنمتم فاجروا  
 له مثل راس بقرة من ذرهب فوضوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت النار فاكلته  
 فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله اراد ان يصفنا وعجزنا فطيبها لنا ابو هريرة  
 قال رجل لا تصدقن الليلة بصدقة فخرج بصدقة فوضعا في يدي زانية فاصبحوا  
 يتحدثن تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لا تصدقن  
 بصدقة فخرج بصدقة فوضعا في يدي غني فاصبحوا يتحدثن تصدق على سارق  
 فقال اللهم لك الحمد على غني لا تصدقن بصدقة فخرج بصدقة فوضعا في يدي  
 سارق فاصبحوا يتحدثن تصدق على سارق فقال اللهم لك الحمد على زانية و  
 على غني وعلى سارق فاتي فيقول له اما صدقتك فقد قبلت اما الزانية فلعلها تستغف  
 ربها عن زناها ولعل الغني يتغير فيفق ما اعطاه الله ولعل السارق يستغف ربها  
 سرقة ابو هريرة قال رجل لم يعمل حسنة قط لاله اذ مات فحرقوه ثم اذروا نصفه  
 في البر ونصفه في البحر فوالله لكن قد راى الله عليه ليجذب منه عذرا بالايدي به احد من العالمين  
 فلما مات الرجل فعلموا اما امرهم فامر الله البر فخرج ما فيه واما البحر فخرج ما فيه ثم قال  
 لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر الله له ابو هريرة قال سليمان  
 بن داود لاطوفن الليلية امرأة تدرك امرأة ثمن غلاما يقتل في سبيل الله

حبست بعضاً واخطأت بعضاً قال لابي بكر رضي الله عنه جابر بن عبد الله عن ابي  
 لموت سعد بن معاذ النش بارك الله في ليلكم دعا به لابي طلحة وامام سليم  
 ابو هريرة تماجت ويروي اجمعت النار واجتنت قتالت هذه يد خلني اجب  
 والتكبرون وقالت هذه يد خلني الضعفاء والمساكين فقال الله لهن انت  
 غذائي اذهب بك من اثاره وقال لهن انت رحمتي اجسم بك من اثاره  
 وكل واحد منكم لما ابو هريرة جابر ملك الموت الى موسى فقال له اجب  
 ربك فظلم موسى حين ملك الموت فقهاء فرج الملك الى الله فقال انك  
 ارسلتني الى عبدك لا يريد الموت وقد فقا عني فرد الله اليه عيونه وقال ارجع  
 الى عبدك فقل له احيوه تريد فان كنت تريد احياءه فضع يدك على ثور فموات  
 يدك من شجرة فانك تعيش بهائنة قال ثم قال ثم الموت قال قال لان من  
 قريب رب ادنني من الارض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم  
 والله لو اني عنده لارتيكم قبوري الى جنب الطريق عند الكليب الاحمر ابو هريرة  
 جعل الله الرحمة ما يجر فاسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزوا  
 وحدا فمن ذلك الجوز تير احم الخلاق حتى ترفع الدابة حافر احم ولد خشية  
 ان تصيبه ابو هريرة خلق الله آدم وطول كستون ذراعاً ثم قال اذهب فسلم على  
 اولئك من الملائكة فاشبع بيجونك فانها تحتك وتحيته ذريتك فقال السلام عليكم  
 فقالوا السلام عليكم ورحمة الله وزادوه ورحمة الله وكل من يدخل الجنة  
 على صورة آدم قال فلم يزل الخلق يتقص حتى الآن ابو هريرة راي عيسى بن  
 مريم رجلاً يسرق فقال له اسرقت فقال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى انت  
 بالسر وكذبت عيني علي شغلنا عن الصلوة الوسطى صلوة العصر لا الله قبورهم و  
 بيوتهم ناراً قال يوم اخذني ابو سعيد صدق الله وكذب بطن اخيك عائشة  
 صدقنا انهم يذنبون هذا بالسمعة الباطنة كلها يعني عجزين من عجز يهود المدينة  
 وخلقنا على عائشة فقالنا ان اهل القبور يذنبون في قبورهم البراء بن عازب

ابن البصري فجاؤا به فقال دعوني حتى أصلي فلبا انصرف اتى بالبصري فطعن  
 في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على حرج فنجعلوا  
 يقبلونه وتسمون به وقالوا ابني لك صومعتك من ذنوبك قال لا اعيد ولم من  
 طين كما كانت ففعلوا به ما يحبون يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارته  
 وشارحه فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الشدي واقبل اليه  
 فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرضع قال فكا في النظر  
 الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في منفه  
 فجعل يصيحها قال و مروا بجارية وهم يضرعون بها ويقولون زنت سرقت و  
 تقول حبسني الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثله فترك الرضاع  
 ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثله فنهاك راجعا لحديث فقالت امه حلقتي ميرة  
 رجل حسن البنية فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا به  
 وهم يضرعون بها ويقولون زنت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثله فقلت  
 اللهم اجعلني مثله قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و  
 ان هذه يقولون لها زنت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني  
 مثله سلمة بن الاكوع كان خيرا فسانا اليوم ابو قتادة وخيرا رجلا تسلمة  
 قاله نصرته من ذي قرد ابو هريرة كان رجلا يداين الناس فكان يقول  
 نقباءه اذا اتيت مسرا فتجاوز عنك لعل الله يتجاوز عنك قال فلقه الله فتجاوز عنه  
 عائشة كان عذا بامه بيشه الله صلى الله عليه وسلم من لسان من عباده فحمله الله رحمة المؤمنين  
 ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه وليك فيه لا يخرج من البلدة صابرا  
 محتبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب له الا كان له مثل ابراهيم عليه السلام حين ساءل عن الطالعون فندب ابن  
 عبد الله كان فيمن كان قبلكم رجل جرح فخرج فاخذ سكينه ففجر بها يده فسا  
 رقا الدم حتى مات قال الله تعالى يا ادرني عبد من عبدي فحمرت عليه الجنة  
 ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسأل عن علمه الا ان

الملك قل ان شاء الله فلم يقل ونسي فاطات بن و لم تلمنن الا امرأة نصف  
 انسان لو قال ان شاء الله لم يثبت وكان ارجى للحاجة ويروى لتعين و  
 يروى سبعين ابو هريرة قتل سبعة ثم قتلوه فذا منى وانا منه فذا منى وانا منه  
 يعني طيبيا ابو هريرة قرصت نكته بنيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقته  
 فاوحى الله اليه ان قرصتك نكته احرقته امته من الائمة سبع ابو هريرة كانت  
 امرأتان معها ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احدهما فقالت لصاحبتها انا  
 ذهب بابنك وقالت الاخرى انا ذهب بابنك فتحاكما الى داود ففضى  
 به الكبرى فخرجا على سليمان ابن داود فاخبراه فقال اتوني بالسكين اشقه بينهما  
 فقالت الصغرى لا تفصل رحك الله هو ابناهما ففضى بالصغرى ابو هريرة كانت  
 بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سواة بعض وكان موسى يغتسل وحده  
 فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل فوضع  
 ثوبه على حجر ففرا الحجر ثوبه قال ففجح موسى عليه السلام بارثه يقول ثوبي حجر ثوبه  
 حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سواة موسى فقالوا والله ما موسى من باس  
 فقام الحجر حتى نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا ابو هريرة كان جريح حلا  
 عابدا فاختنص صومعة وكان فيها فاته امه وهو يصلي فقالت يا جريح فقتل  
 يارب امي وصلوتي فاقبل على صلوة فانصرفت فلما كان من الغداة وهو يصلي  
 فقالت يا جريح فقتل يارب امي وصلوتي فاقبل على صلوة فانصرفت فلما  
 كان من الغداة فقالت يا جريح فقتل يارب امي وصلوتي فاقبل على صلوة  
 فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريبا وعبادة  
 وكانت امرأة نبي تمثيل بحسبها فقالت ان شئتم لا تقتله لكم قال فقرضت له فلم  
 يلتفت اليها فانت راعيا كان يا وى الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها  
 فحملت فلما ولدت قالت هو من جريح فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و  
 جعلوا يضربونه فقال ما شاكمم فقالوا منيت بهذه البغي فوهدت منك فقتل

ولا الشعر الجواكر وعمر وجابر امت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن  
 قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله يومه هريقة امرت بقرته  
 تاكل القرى يقولون ليكره وهي المدينة تنفخ الناس كما ينفي الكهين ثوب الحديد  
 انس وسهل بن سعد الساعدي بعثت انا والساعة كما نين يعني اصبعيه  
 السبابة والوسطن ابوهم يرقب بشت من خير قرون بنى آدم قرينا فقرنا حتى  
 كنت من القرن الذي كنت منه ابن عمر بنى الاسلام على حسن علي ان يوجد الله  
 واقام الصلوة واتي الزكوة وصيام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج  
 وصيام رمضان قال لا صيام رمضان والحج كذا سمعت من رسول الله صلى الله  
 عليه وآله وسلم ويسوي شهادته ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة  
 واتي الزكوة وحج البيت وصوم رمضان ابوهم هريقة حجت الجنة بالكاه حجت  
 النار بالشوات ورواية القضاء حفت عالقة حرمت التجارة في الجنة  
 ابن عباس عرضت علي الامم فاخذ النبي يبرحه الالة والنبي يبرحه النفر  
 والنبي يبرحه العشرة والنبي يبرحه الجنة والنبي يبرحه فظرت فاذا سواد كبير  
 فقلت يا جبرئيل هو لا رمتي قال لا ولكن النظر الى الافق فظرت فاذا سواد كبير  
 قال هو لا رمتك وهو لا ربعون الفاقدهم لاحساب عليهم ولا عذاب قلت  
 ولم قال كانوا لا يكتبون ولا يترقون ولا يطيطون وعلى ربهم يتوكلون الحديث  
 متفق عليه والسابق للبخاري ابوهم هريقة فقدت استه من بنى اسرائيل لا يدري  
 ما فعلته والى لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها  
 البان النار شربت ابوهم هريقة قيل لنبى اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر  
 لكم قبلوا فدخلوا الباب يزحفون على اسابهم وقالوا حسبه في شجرة ابن عباس  
 نصرت بالصبا واهلك عاد بالدبور انس اتيت على نهج حاقه قباب اللؤلؤ  
 الجوف فقلت ما هذا يا جبرئيل قال الكوفة ابن عباس طلعت في الجنة فرأيت  
 اكثر لها الفقراء وطلعت في النار فرأيت اكثر لها النساء جابر جاورت بحر اشهر

فذل على راسه فاما ه فقال انه قتل تسعة وتسعين نفسا فذل له من توبة فتال  
 لا تقبله فكل من بآية ثم سال عن العلم اهل الارض فذل على رجل عالم فتال انه  
 قتل ما بين نفس فذل له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة اطلق الى  
 ارض كذا وكذا فان بنا اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع اليك  
 ارضك فانما ارض سورنا تطلق تسعة اذ نصف الطريق انما الموت فاختتمت  
 فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقال له ملائكة الرحمة جازنا بما مقبل القلب  
 الى الله وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاما هم ملك في صورة آدمي  
 فقبلوه بمنهم فقال قيسوا ما بين الارضين فاني ايتها كان ادنى فقول فقالوا فوجدوا  
 ادنى الى الارض التي اراوا فقبضته ملائكة الرحمة ونفس رواية فادعى الله الى نبي  
 ان تباعدى والى هذه ان تقرنى وقال البخاري فنادى لصدره بخير سلمته  
 بن الاكوع كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجا به محبا له  
 قل عربي مشي بها مثله يعني عامر بن الاكوع انما سلمته وقد اصاب ركبة ذبا  
 سيفه فامته ابو موسى كل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير رحم  
 بنت عمران وآية امرأة فرعون ابو مسعود عتبة بن عمرو والانصاري  
 نزل جبرئيل فامنى فضليت معه ثم ضليت معه ثم ضليت معه ثم ضليت معه  
 ثم ضليت معه ابن مسعود قال الله شركم كما وقاكم شر بل يعني حية خرجت عليهم  
 يعني عالت في اربك في الثامن لث ليال جازني بك الملك في سرقة من حيرة  
 فيقول هذه امرتك فاكشف عن وجهك فاذا انت هي فاقول ان بك من  
 عند الله عضة جابر اعطيت حسنا لم يعط احد من الانبياء قبلي نصرت بالرب  
 مسيرة شهر وجلت الى الارض سجدا وطورا فابا رجل من اهل ادركة اصدقه  
 فليصل وجلت الى الغمام ولم تكل لاحد قبلي واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث  
 الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة ابن عباس امرت ان اسجد على  
 سبعة اعظم على اربعة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا تكلف الثياب



زوجي المشتق ان اطلق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي خليل  
 تها منه لآخر ولا اقروا لا مخافة ولا سامة قالت الخامسة زوجي ان دخل فمذوان  
 خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لعن وان  
 شرب اشقت وان اضطجع التفت ولا يولج الكف ليعلم البت قالت السابعة  
 زوجي عيا يار او عيا يار طبيا فاذ كل دار له واذ شجك او فلك او جمع كلا لك قالت  
 الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي  
 رننج للعا وطليل النجا وحظيم الرما وقريب البيت من الناد قالت العاشرة  
 زوجي مالک واما مالک مالک خير من ذلک لہ ابل کثیرات المبارک قلیلات  
 المسارح اذ تسمع صوت المزهرالیقین انهن ہر مالک قالت الحادية عشرة زوجي  
 ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلی اذ فی و ملا من شحم عضدے و یجھنی فھجت الی  
 نفسی و وجد فی فی اہل غنیة بشوق فجلنی فی اہل صیل و ایط و داس و منق فعدت  
 اقول فلا تجھ و اری قد فاصبح و اشرب فاقنع و یروی اقنع ام ابی زرع فما  
 ام ابی زرع کلونہا رواح و بیتا فراح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه  
 کسل شطبة و تشبعة ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیہا و  
 طوع اہلہا و مل کسائہا و عیظ جارتہا جارتہ ابی زرع فما جارتہ ابی زرع ماتت  
 حدینا بتینا و لا تنقث میرتنا تنقیثا و لا تملأ بیتنا نفیثا خراج ابو زرع و الاوطاس  
 تمحض فلقی امرأہ معها ولدان لہما کالعقدین یلعیان من تحت خضر ما بر ما تین فلقنی  
 و کھما فکحت بعفہ رجلہا سر یار کب شریہ و اخذ خطیبا و اراح علی نعاشریہ و اعطانی  
 من کل راحۃ زوجا و قال کلی ام زرع و میری الہک قالت فلو جمعت کل  
 شیء اعطانیہ بلع اصفر آتیتہ ابی زرع ابو موسی است اہلکم و لکن اہلکم قالہ نفر من الشیعین  
 ابن عمر است با کلمہ و لا محرمة یعنی الضب جریرہ بل انت میرحی من ذوی النحلۃ  
 اسی الکعبۃ الیانیۃ الشایۃ اسامۃ بن زیدہ بل ترک لنا عقیل منزلا اسامۃ بن زیدہ  
 بل نزول ما یرى قالوا الا قال فانی لاری مواتع افترن خلال بیو کلم مواتع القطر

فلما قضيت جوارى نزلت فاستبطنت لطن الوادي فتوديت فطرت امامي  
وخطفي وعن يميني وعن شمالي فلم ارا احدا ثم فوديت فطرت فلم ارا احدا ثم فوديت  
فوديت راسي فاذا هو على العرش في الوار يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة  
فاتيت خديجة فقلت وشروني فذروني فصبوا علي ماء فانزل السحاب اليها  
ثم فاندز المسور بن مخرمة خبات هذا لك خبات هذا لك قاله لاسية مخرمة يعني  
قبار من ديباج فزرا بالذهب ابو هريرة رأيت عمر بن عامر اخراعي يحبر  
قصبه في النار كان اول من سيب السواب ابو موسى رايته في المنام  
اني اهاجر من مكة الى ارض بابل فذهب ويلي الى انما اليمامة او يحجر فاذا هي  
المدنية شرب ورايت في رؤياي هذه اني هزرت سيفا فاقطع صدره فاذا هو  
ما اصاب من المؤمنين يوم حدم هزرت اخرى فها هو حسن ما كان فاذا هو  
ما جاز السد من الفتح واجتماع المؤمنين اسندة سلم وعلقه البخاري جاسا  
رايتني دخلت الجنة فاذا بالرسيد امرأة ابى طلحة وسمعت خشقة فقلت من هذا  
فقال هذا بلال ورايت فمضت بقاء جارية فقلت لمن هذا قالوا لعمر بن الخطاب  
فاروت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكي عمر وقاتل  
احليك اغار يا رسول الله سعد بن ابى وقاص عجب من هو لا والله لا تسكن  
عندي فلما سمعت صوتك ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه  
اسامة بن زيد قمت على باب الجنة فكان عامه من دخلها المساكين واصحاب الجبل  
محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا  
عامه من دخلها النساء عائشة كنت لك كابي نزع لام نزع قاله لسا وخر  
ابي نزع احكت عائشة رضي الله عنها فقالت جلس احدي عشرة امرأة فقاهرين  
وقاقدن ان لا يمتين من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لم يحمل  
غث على راس جبل لاسهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي  
لا اشد خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره ويحبه قالت الثالثة

غیر الذی اعطیتک ویک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب یدعوا السد حتى  
 یقول لعل عیت ان اعطیتک نوک ان تسأل غیره فیقول لا وعزیک فیعطی  
 رب ما اشار السد من صمود و موثیق فیقدمه الی باب الجنة فاذا قام علی باب الجنة  
 انصرفت له الجنة فرای ما فیها من الجنة والسرور فیکت ما اشار السدان لیکت  
 ثم یتقول ای رب ادخلنی الجنة فیقول السد له ایس قد اعطیت صمودک و موثیقک  
 الا تسأل غیر ما اعطیت ویک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب لا اكون  
 اشقی خلقک فلا ینزال یدعوا السد حتی یضحک السد منه قال  
 ادخل الجنة فاذا دخلها قال السد منه فیسأل رب و تمینی حتی ان السد لیکره فیقول  
 من کذا و کذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال السد لک ذلک و مثله معه البو برزق  
 بل تقعدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا اربعه ثم قال و هل  
 تقعدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا ثم قال و هل تقعدون  
 من احد قالوا لا قال لکنی فمقد جلیبیا فاطلبوه سمرق بن جندب بل رای منکم احد  
 رویا قلنا لا قال لکنی رایت الیلہ رحلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجان الی  
 ارض معدیه فاذا رجل جالس و رجل قائم بیده کلوب من حدید یدخله فی شدقه  
 حتی یرسل قفاه ثم یفعل بشدقه الآخر مثل ذلک و یلقیهم شدقه فیغو فیصنع مثله فقلت  
 ما هذا قال انطلق فا نطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاه و رجل قائم علی  
 راسه بفرأ و بصخرة فیشدخ به راسه فاذا ضربته تدبره الحجر فانطلق الیه لیاخذہ  
 فلا یرجع الی ہذا حتی یلقی راسه و عا د راسه کما ہو فعاد الیه فضر به فقلت ما هذا  
 قال انطلق فا نطلقنا الی نقب مثل التنور احلاه ضیق و اسطوخ واسع یتوقد تحتہ نار  
 فاذا او قدت ارتفعوا حتی کادوا یخربون فاذا اخذت رجوعا ضیا و منہا حال  
 و نساء عراة فقلت ما هذا قال انطلق فا نطلقنا حتی اتینا علی نهر من دم فیه رجل  
 قائم علی شط النهر رجل بین یدیه حبارة فاقبل الرجل الذی فی النهر فاذا اراد  
 ان ینخرج رمی الرجل بحجر فیه فردہ حیث کان فقبل کلاما بالینج رمی فی فیجبر

قال لما اشرف على اطم من اعظام المدينة ابو هريرة و ابو جحيفة بن قزامة في القلعة  
 قالوا لا يا رسول الله قال فلن تضارون في الشئ ليس دونها حساب قالوا  
 لا قال فانكم تزودون كذا لك يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد  
 شيئاً فليتبعه فينتج من كان يعبد الشمس تسبى من كان يعبد القمر تسبى من كان يعبد الطواغيت  
 الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقون فياتيهم الله في صورة غير صورته التي  
 يعرفون فيقول انما ركبتم فيقولون نفوذ الله منك هذا مكانا حتى ياتنا ربنا فاذا  
 جازنا ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انما ركبتم فيقولون  
 انت ربنا فتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انما واستى اول من  
 يخرج ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم  
 كاليب مثل شك السعدان بل رايتهم شك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال  
 فانها مثل شك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم  
 فمنهم الموقن بعمله ومنهم المخدول حتى ينتج حتى اذا فرغ الله من القضاة بين العباد  
 واراد ان يخرج جبرئيل من ارض النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار  
 من كان لا يشك بالله شيئا من اراد الله ان يحرسه من يقول لا اله الا الله  
 فيعرفونهم في النار يعرفونهم بارش السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثار السجود وحدهم  
 على النار ان تاكل اثار السجود فيخرجون من النار قد اتخشا فيصب عليهم ماء الحياة  
 فيقبلون منه كما تبت الحبة في حبل السيل ثم يفرغ الله من القضاة بين العباد  
 ويأتي رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر اهل الجنة فيقول اي  
 رب اصرف وجهي عن النار فانه قد شئني رجما واحرقني ذكائفا فيدعوا الله ما شاء الله  
 ان يدعو ثم يقول الله عز وجل ان فعلت ذك ب ان تسأل غير فيقول  
 لا اسالك غير فيعطى ربه من عود وموثق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار  
 فاذا اقبل على الجنة وراى ما سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قد منى  
 الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد علمت عموك ومباثيتك لا اله الا الله

ابنة وهي زينب زوجة ابي العاص بن الربيع وكانت اكبر بناته ابو ذر  
 ابر و ابر و اوقال انظر انظر قاله للثؤن بالظهر كعب بن مالك البشير نجير  
 يوم مر عليك منذ ولدتك امك قال له عمرو بن عوف البشير واما لو انا سيركم  
 فوالله ما الفقر اخشع عليكم ولكني اخشع عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان  
 قبلكم فتنافسوا بها و تملككم كما املاكتم و يروى و تملككم كما املاكتم عايشة  
 ابشرى يا عائشة اما الله فقد برأكم عايشة اتقوا النار و لو شق ثمره ابو هريرة  
 اذهب عنى اللهم ايد به روح القدس قاله لسان بن ثابت ابو هريرة اجنبوا سبع  
 الموبقات قالوا يا رسول الله و ما هن قال اشرك بالله و السحر و قتل النفس التي  
 حرم الله الا بالحق و اكل الربوا و اكل مال اليتيم و التولى يوم الزحف و قذف المحصنات  
 الثورات الفافلات ابن عمر اجعلوا آخر صلواتكم بالليل و ترا ابن عمر اجعلوا  
 هذه الدعوة اذا دعيت لما عايشة ادعى لى ابا بكر اباك و اخاك حتى اكتب كتابا  
 خافى اخاف ان تينى متين و يقول قائل انا ولى و يا سب الله و المؤمنون الا  
 ابا بكر عايشة اذكر و انتم اسم الله و كلوا الناس اذكر و اسم الله و ليكل كل  
 رجل مما يليه عايشة اذهب فاحث في افواه من التراب يعني نار  
 جعفر بن ابى طالب حين اكرن البكار عليه قاله لرجل قال لقد علمنا يا رسول الله  
 ابو هريرة اذهب فاطمة اليك يعني عرقا فيه تمر قاله للذى اصاب ابله في  
 رمضان سهل بن سعد اذهب فقد ملككم بما معكم من القرآن عايشة  
 اذ هو كعبى صتى هذه الى ابي جهل اذ توفى بانجانية ابي جهل فانهما اتنى اتفاقا عن صلواتي  
 عمران بن حصين اذ هو بى فاطمة فاعيا لك و اعلمى انما لم نزلنا من ما لك  
 زوا و البنارى شيئا و لكن الله استعاننا قاله ضار ليلية التعريس لذات الزاوتين  
 ابن عباس ارجع فمع امرئك قاله لرجل قال انى كتبت و يروى كتبت  
 في غزوة كذا و كذا و امرأتى حجة ابو هريرة ارجع فضل فانك لم تفضل عايشة  
 ارضيه تحرمى عليه و يذهب الذي في نفس ابي حذيفة قاله لسهيلة بنت سهل بن عمر

فخرج كما كان فقلت ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى انتهينا الى روضة خضر فيها  
 شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار  
 يوقدها فضعنا في الشجرة فادخلنا في دار المرقط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ  
 وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجنا في منها فضعنا في الشجرة فادخلنا في دار احسن  
 وافضل لم ارقط احسن وافضل منها فيها شيخ وشباب فقلت لهما انكما قد طوفتما في  
 الليلة فاخبراني عما رايت قال نعم اما الرجل الذي رايت يثقي شدة فكذا بحدث  
 بالكلية فاحمل عنه حتى تبلغ الا فاق فيصنع به الى يوم القياسة والذي رايت يشترخ  
 راسه فرجل عليه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعل فيه بالنهار ليعمل به الى يوم القياسة  
 والذي رايت في النقب هم الذنابة والذي رايت في النهر اكل الربوا شيخ الذي  
 رايت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله قالوا والناس والذي يوقد النار  
 ملك خازن النار والدار الاولى اتى دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه الدار  
 فدار الشهداء واما جبرئيل ونزائلكا فيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوق  
 مثل السحاب ويروي مثل الربابة البيضاء قالوا ذاك منزلك فقلت وعاني اقول  
 منزلي قال انه بقى لك عمر لم تسلمه فلو تسلمته اتيت منزلك سهل بين سهل  
 معك شيء من القرآن قال لرجل اراد ان تزوج المرأة التي عرضت نفسها على النبي  
 صلى الله عليه وآله وسلم ابن عمر بل وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال انهم الآن  
 سيموتون ما اقول قال لما وقف على قليب بدر عيسى امتوار ووضة خاخ فان بها  
 طعنة معها كتاب فخذوه منها قال لعل والزبير والمقداد ويروي انطلقوا حتى ماتوا  
 روضة خاخ قال لعل وابي مرثد الغنوي والزبير ابن عباس استوفى كتاب  
 اكتب لكم كتابا بالاضلوا بعد ما بدأ قال في مرضه عايشة عند نوال فلبس ابن العنبر  
 او بئس رجل العشرة ويروي بئس اخ القوم وابن العشرة يعني رجلا استاذن عليه  
 عايشة عندني لانه عك تربت بينك يعني اخ اخا ابى القيس ابو جهريرة  
 ابر بن تقول ام عطية ابر بن بيا مننا وموضع الوضوء منها قال للثلاثي عسلن

قال له قال قلت يا رسول الله اقرطك وعليك انزل قال اني احب ان  
 اسمع من غيري فقرأت السائر حتى اذا بلغت فكيف اذا اجئنا من كل امه بشي  
 وجئنا بك على هؤلاء شهيداً فقرأت رأسي او غزني رجل الى جنبتي فرمعت رأسي  
 فرأيت دموعي تسيل جندب بن عبد الله قرأ القرآن ما أتلفت عليه فاذ  
 اختلفت فموتوا عنه انس التمس لنا غلاماً من غلمانكم يجده مني قال لا ابي طه  
 ابن عباس الحقوا الفرائض بالهيا فابتنى هؤلاء رجل ذكر كعب بن مالك  
 امسك عليك بعض مالك فهو خير لك قال له ابو هريرة انظر الى من هو مثل  
 منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر ان لا تزوروا نعمته الله عليكم <sup>بعد</sup>  
 انزل على رسلك حتى تنزل بساطهم وهم الى الاسلام وانجزهم بيمينهم حتى انزل الله عز وجل  
 حين قال يا رسول الله اني كنت نذرت في الجاهلية ان أكف ليلتي وفي رواية في الحج اكرم انفس اولم ولو شاة  
 البراء بن عازب اجمعهم او باجمهم وجبرئيل معك قال الحسن بن ثابت ابو ثور  
 بشر الكاذبين برضف يحيى عليه السلام نارجهم فيوضع على حلقه ثدي احد هم حتى يخرج  
 من نفض كفته ويوضع على نفض كفته حتى يخرج من حلقه ثدي يميززل ابن مسعود  
 تسعدوا فان في السحور كحة حارثة بن وهب الخراعي تصدقوا فيوشك الرجل  
 يشبه بصديق فيقول الذي اعطىها لو جئنا بها بالاس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لي  
 بها فلا يجيب من قبلها ابو موسى تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لو ان  
 تفلت من الابل في عظمها ابو هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء  
 وسور القضاء وشاة الاعداء ابن عمر ترضاً وحسب ذكر كثم عاكشة حمي واشترطى وقول الله تعالى  
 حيث حبستني قاله الضامة بنت الزبير لما ارادت ان تنج وكانت وجعاً عبد الله بن عمر خذوا القرآن  
 من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابي بن كعب سالم هو موسى ابني خديفة  
 عاكشة خذوا من الاعمال ما يطيقون فان الله لا يمل حتى تسلموا زيد بن خالد  
 خذوا فانها هي لك او لا تحيك اولد رب يعني ضالة الغنم جابر خذ يا جابر فصب  
 عليّ وقل لبيم الله يعني ما كان في عز لا ولا نصباري عاكشة خذي فرصة من مسك

حين قالت يا رسول الله اني اري في وجعاني حذيفة من دخول سالم فقال اني  
 قالت وكيف اضعه وهو رجل كبير فبسم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 وقال قد علمت انه رجل كبير اسم سلمة استرقوا لما كان بها النظرة قال حين راي  
 جارية في بيت ام سلمة في وجهها سفة ابو هريرة استوصوا بالنساء فان المرأة  
 خلقت من ضلع وان اعوج ما في الضلع اعلاه فان ذربت تقيته كسرتة وان  
 تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء ابو هريرة اسرعوا بالجنابة فان كانت  
 صالحة فربتموها الى الخير وان كانت غير ذلك كان شر التضيعة عن رقابكم الزبير  
 راسق يا زبير ثم ارسل الماد الى جارك امم الحصيدن اسمعوا واطيعوا وان انكسر  
 طيكم عبد حبشي كان راسه زبيبة عالة اشترىها فاعقبتها فانما الولد لمن  
 اعق ابو موسى اشترى منه دافرا على وجوهها ونحوها واشترى العيني مما اجتمع  
 وضوءه بعد ما جمع فيه قاله لابي موسى وبلال ابن عمر وابن مسعود اشهدوا اشهدوا  
 ويروى اللهم اشهد قال عند اشتقاق القمر المنس اعتدلوا في سجودكم ولا يسطل احدكم  
 ذراعية نبطا الكلب ابو هريرة اعتقها فانها من ولد اسمعيل قاله لما شترته  
 سيرة من بني تميم النعمان بن بشير اعدلوا في اولادكم ورواية الاقليد شري بن ابي بكر  
 زيد بن خالد اعرف عقاصها وكنها ثم عرفنا سنة فان لم تعرف فاستفتها  
 ولكن ودية عندك فان جارطا لبها يومان الدهر فادها اليه يعني لقطه الدهر  
 والفضة ابو هريرة اعلوا ان الارض لله ورسوله واني اريد ان جللكم فمن  
 وجد منكم باله شيئا فليجعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله قاله لليهود جابر بن عبد الله  
 واستغفر في ثوب واحمرى قاله لاسماء بنت عميس حين ولدت محمد بن ابي بكر في  
 حجة الوداع بذى الحليفة اعظمي واسمها لبيبة بنت كعب اغسلنها ثلث او  
 حمسا او اكثر من ذلك ان رايتن ذلك واجلين في الآخرة كافورا وشيئا من  
 كافورا فانفرن فانني ابن عباس اغسلوه باربعة وسدس وكفوه في ثوبين  
 ولا تخطوه ولا تخمروا راسه فان الله سبعة يوم القيمة يلبيا ابن مسعود اقر على القرآن



ونذكر اسم السدي فليفضل فان الفويصة تضمر على اهل البيت عليهم السلام  
 قول اللهم صل على محمد وعلى اذواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على  
 محمد وعلى اذواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد ابو سعيد  
 قوما الى سيدكم والى خيركم يعني سعد بن معاذ فقطع عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
 فقال ان هؤلاء نزلوا على حكمك ابن عباس قوما عني ولا ينبغي عندى التنازع  
 ويروى عند نبي تنازع ابو هريرة كنعان ارم بها ما علمت انما لا تأكل الصدقة  
 ويروى لا تأكل الصدقة قال الحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمره من  
 تمر الصدقة فخبها في فيه جابر كل فاني انا جابر من لا تأكل من الشوم المطبوخ  
 قال الرجل من اصحاب ابن عمر كلوا فاء حلال ولكنه ليس من طعامي يعني ان  
 ابن عمر كلوا من الاضاحي ثم ان هذا حديث مشوخ بما ذكرنا من قبل ابن عمر  
 كن في الدنيا كأنك غريب او كالنك عابرسبيل وعد نفسك في اصحاب القبور  
 عائشة تبصر احدكم نشاطه فاذا سئل او فتر قد ويروى فليقتد عائشة  
 مروا يا بركيصل بالناس سهل بن سعد مري غلامك النجار يعل لي اعداواكم  
 الناس عليها الش يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا الباب العاشر سهل بن  
 لا عطين الراية خدا جلا بفتح السدي يد يه يحب السدي ورسوله وحب السدي ورسوله  
 يعني طيار رضي الله عنه قال يوم خيبر ابن عباس لان يخرج الرجل اخاه اخيه  
 خير له من ان ياخذ عليها خراجا معلوما ابو سعيد لتبعن من من كان قبلكم شرب البشير  
 وذرعا بذرعا حتى لو دخلوا حوضا لتبعتموه قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى  
 قال من النعمان بن بشير لتدن صفوكم اوليائكم السدي من قلوبكم لم يسعد  
 السدي فرج بتوبة عبده المؤمن من رجل نزل في ارض ودية مملكة معه راحلة عليها  
 طعامه وشرا به فوضع رأسه فنام نومة وتيقظ وتذمبت راحلة فطلبها حتى  
 اذا اشتد عليه الحر واعطش او اثار السدي قال ارجع الى مكان الذي كنت فيه فانما  
 حتى سموت فوضع رأسه على ساعده لم يمت فاستيقظ فاذا راحلة عنده عليها زاد

ويروي مسكة فتطهرى بها عالشة خذى من ماله بالمعروف ما يفيك و  
 يفي ولدك ويروي خذى ما يفيك وولدك بالمعروف قاله لثبنت عقبه  
 امرأة ابى سفيان ابن عباس دعوى قال خذى انا فيه خير واصيكم بثلاث  
 اخراجا للمشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوغد نحو ما كنت اجيزهم قال وكنيت  
 عن الثالثة او قالها فالثبته ان قول سليمان بن ابى سلم جابر دعوى فافا  
 منتنة يعنى دعوى ابا بليته اى قول الانصارى حين كسعه المهاجرى يا للانصار  
 ابن عمر وعفان احماء من الايمان قاله لرجل كان يعطى اخاه نسي احماء  
 ابو سعيد وعفان له اصحابا يحقر احدكم صلوة مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم  
 يقرؤن القرآن لا يجوز تراقيمهم يقرؤن من الاسلام كما يقرؤن اسمهم من الرتبة  
 ينظر الى نصله فلا يوجب فيه شئ ثم ينظر الى رصافه فلا يوجب فيه شئ ثم ينظر الى  
 فضيه فلا يوجب فيه شئ ثم ينظر الى قدوه فلا يوجب فيه شئ سبق الفرض والدم  
 آتيتهم رجل اسود واحد عضده يشل ثدى المرأة او مثل البضعة تدور ويخرجون على  
 خير فرقة من الناس ويروي طلى حين فرقة جابر ودعوى لا يتحدث الناس ان محمدا  
 يقتل اصحابه قاله لعمر بن قيس دعوى اضرب عنق هذا المنافق يعنى عبد الله بن ابى  
 المغيرة بن شعبه وعفان له او عطها طاهر بن يعنى الخفصين قاله جابر  
 سم ابنك عبد الرحمن قاله لعمر بن ابى سلمة سم اسد وكل يمينك وكل ما يملك  
 النس سمو ابسى ولا تكونوا كنيتى النس سو واصفوكم فان لتوتيه الصفوف  
 من تمام الصلوة عمدا بعد من يغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب  
 قاله الثالثة لمن شارك رابته ان يتحدث بالناس سنة خباب بن الارت  
 صنعوا ما يليه رأسه واجلوا على رجليه من الاذخر ليعنى مصعب بن عمير بن استشهد  
 باجد ام سلمة طوفى من وراء الناس وانت راكبة قاله لما قالت انى انك  
 جابر غطوا الانار واوكوا الاثية واطفوا الباب واطفوا اسراج فان الشيطان  
 لا يخل سقار ولا يفتح بابا ولا يفتح انار فان لم يجد احدكم الا ان يمرض على انما يحرق

وانت على الاسلام حتى تموت قاله احين بن روياه عليه السلام بن عازب  
تلك الملائكة كانت تسمع لك ولو قرأت لا سمعت يراها الناس مات منهم قاله  
الاسيد بن خضير حين قرأ سورة الكاف بالليل وعنده فرس مربوط للشطين فنقته سبحانه  
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه يفر منها ابن عمر حاكما على الداحك كما كاذب  
لا سبيل لك عليها قاله للملائكة عني ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم عن ربه  
المريض واتباعه ابنا من واجابة الدعوة وتثيت العاطس عبد الله بن عمر وعرضه  
مسيرة شهر ربه ابيض من اللبن وريحه طيب من المسك وكينانه كنجوم السامر  
شرب منه فلا يظلم ابدا ابو هريرة رأس الكفر نحو المشرق والغفر والخيل في اهل الخيل  
والابل والغداوين اهل البور والسكنية في اهل الغنم ابن مسعود باب المسلم  
منوق وقاله كفر ابو هريرة سيجان وحيجان والفرات وانيل كل من انهارا بحجة  
ابو بكره شهر اعيد لا يتقصان رمضان وذو الحجة ابو هريرة صلوة الرجل في  
جماعة تنزيه على صلواتي بيته وصلواتي في سوتة بضعا وعشرين درجة وذلك ان  
احد يقرأ اذا توضأ فحسن الوضوء ثم أتى السجدة لا ينزله الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه  
سجدة حجة وحط عنه بها خطيئته حتى يدخل السجدة فاذا دخل السجدة كان في الصلوة  
ما كانت الصلوة تحبه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى  
فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحد  
فيه ابن عمر صلوة الليل ثلثي ثلثي فاذا خفت الصبح فاوتر بها واحدة أمير  
بن مخصن علام تدخرن اولادكن بهذا العلق عليكن بهذا العود الهندى  
فان فيه بقية شفيعه منها ذات الحجب يسعط من العذرة وليد من ذات الحجب  
ابن عمر على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فاذا امر  
بمعصية فلا سمع ولا طاعة ابو هريرة على انقاب المدينة ملائكة لا يخطأ الطاعون  
ولا الدجال حذيفة فتنة الرجل في ابيه وماله ونفسه وولده وجاره كيف لا يصيام  
والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر ابو هريرة في احبة السوداء

وشرا به فلما شد فرحاً بتوبة العبد المؤمن من هذا براحة وزاوه سهل بن سعد  
 لم يدخلن الجنة من متى سبعون الفا وسبائة الف الشك من ابي حازم  
 لما سكون أخذ بعضهم بعضاً لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر  
 ليلة البدر ابن مسعود يرفع عن ابي رجل انكم تنه اذا اهويت اليهم لا تأولهم اقبلوا  
 دوني فاقول اى رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك ابو هريرة  
 آية المنافق قلت اذا حدث كذب واذا وعد علف واذا ائتمن خان الشب  
 ابن اخت القوم منهم ابن مسعود اجل انى او عك كما يو عك رجلا انكم قاله فى  
 مرضه حين قال بن مسعود يا رسول الله انك لتو عك وعكاً شديداً ابو هريرة احدث  
 جيل يحبنا ونحبه عا لثمة احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس ويهاش على ففصم عنى  
 وقد وعيت ما قال واحياناً تميل الى الملك رجلاً فيكفى فاصح ما يقول قاله حين  
 سأل الحارث بن هشام كيف يأتيك الوحى ابو ايوب تعبد الله ولا تشك شياً  
 وتقيم الصلوة وتؤتي الزكاة وتصل الرحم مع الناقة قاله لاهوا بى اخذ بخط منتهى  
 فقال يا رسول الله ولنى على عمل يدنى من الجنة ويباعدنى من النار ابو هريرة  
 استى الغر المحجلون يوم القيمة من آثار الوضوء البراء بن عازب انت اغوا ومولا  
 قاله لزيد بن حارثة جابر انتم اليوم خير اهل الارض قاله يوم الحديبية وكما نوا  
 الفا واربع مائة الش انت مع من اجبت البراء بن عازب انت منى وانا  
 منك قاله على رضى الله عنه ابو سعيد اوده عمن الروا لا تفعل ولكن اذا اردت  
 ان تشتري الترفعة ببيع آخر ثم اشتريه قاله لبلال حين جاره بتمبريتى وقال كان  
 عندنا تمر روى فبعت منه صاعين بصاع الطعم النبى صلى الله عليه وآله وسلم وفى  
 رواية البخارى اوده اوده مثنى عا لثمة اين انا عدا اين انا عدا قاله فى  
 مرضه الذى توفي فيه الش بخ ذك مال ربخ بخ ذك مال ربخ وقد عت  
 باقت واني ارى ان تحلبا في الاقربين قاله لابي طلحة عبد الله بن سلام  
 تلك الروضة روضة الاسلام وذللك المود عمود الاسلام وتلك المعرفة عروة الوثقى

مثل حر بازا و البخاري نازك مده الهمي يوم تدين آدم احم حرام بنت ملحان  
 ناس من اتمى عرضوا على غزاة في سبيل السيرة كيون شج هذا البحر لوكا على الاسرة  
 او مثل الملوك على الاسرة ابو هريرة عن ابن ابي شريك عن ابراهيم اذ قال رب اني  
 كيف تحي الموتى قال اولم تؤمن قال بلى ولكن لطيف قلبي ويرحم الله لو طال قد كان  
 يا وي الى ركن شديد ولو لبثت في السجن طول لبث يوسف لاجبت الداعي  
 ابو سعيد و يحكى ان الهجرة مشاهنا شديد فعل لك من ابل قال نعم قال  
 فطعني ضد قتها قال نعم قال فعل تمنع منها قال نعم قال فتملها يوم ورد بها  
 قال نعم قال فاعمل من وراد البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا قاله  
 لا عرابي ساءل عن الهجرة ابو بكره و يحكى قطعت عنق صاحبك و يحكى قطعت  
 عنق صاحبك قاله مرار المسوين مخزومة و مروان بن الحكم  
 و قيل انه سحر حرب لو كان له احمد يعني ابابصير عبد الله بن عمر و قيل للاعتقاد  
 من النار ابو هريرة و قيل للعراقيب من النار زينب بنت جحش و قيل للمرب  
 من شرفت اقرب فتح اليوم من ردم يا جوج و ما جوج مثل هذه و طلق باصبعيه  
 الابهام و التي تكلم بها فقالت زينب بنت جحش قلت يا رسول الله انك وفيها  
 الصالحون قال نعم اذ اكثر اجبت عا لسته هذا الحال لا حال خبير هذا التبر بنا  
 و اطرك ان تيشل بعند نقله اللبن في نبيان سجد المسوين مخزومة و مروان بن الحكم  
 هذا فلان و هو من قوم يعظون البدن فابعدوا له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحيرة  
 لكفار قریش دعوني آتة يعني النبي صلى الله عليه و آله وسلم فلما اشرف عليه قال فقلت  
 اشرف كمر بن حفص قال هذا كمر بن حفص و هو رجل فاجر و كان قال ايضا هم  
 دعوني آتة معاوية بن ابي سفيان هذا يوم عاشوراء و لم يكتب الله عليكم صيامه  
 و انما صائم من احب منكم ان يصوم فليصم و من احب منكم ان يفطر فليفطر ابو هريرة  
 هذه صدقات قومي يعني بني تميم ابن عباس هذا اخذتم اباها فذبحتموه فاشتم  
 يعني شاه لنيو ميتة ابو هريرة هلم استمى على الدجال يعني بني تميم ابو ذر

شتار من كل دار الا ان اسام ابو هريرة في كل كبد حري اجر النفس قد رخصني  
 كما بين اليه وصغار من المؤمنين وان في سب من الاباريق كعد ونجوم السماء ابو هريرة  
 قرينش والافاضار وحيثه ومنه في السلم والجمع وخفا موالى ليس لهم مولى دون الله  
 ورسوله عبد الرحمن بن حوف كما قلته يعني ابا جيل قال له معاوية بن عمرو بن الجهم  
 ومعاوية بن خنفر ابو هريرة كذا الذي نفس محمد بيده ان الشاة لتقتب عليه ناراً  
 اخذها من القناتم يوم خيبر لم تصبها القناتم قال له عبد له اسمه رفاقة ويقال له مدغم  
 قتل بوادي القرى متقله من خيبر النفس كيف يطلع قوم شجوا بنهم وكسروا باصيته  
 وهو يدعومهم قاله يوم احد طقة البخاري واسنده سلم ابن مسعود والنس كل غادر  
 لو اذ يوم القيمة بقدر غدرته ابن عباس لم يكن لهم يومئذ حجب ولو كان لهم  
 له ما لهم فيه يعني لابل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام عائشة ليت حبلاً  
 صاحبها من اصحابي يحرقني الليلة ابن عباس رجا بالقوم او بالوفد فيخرجوا اولاد  
 قاله لو فجد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيته ابو قحافة  
 الحارث بن ربيعة مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله المستريح  
 والمستراح منه فقال عبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح  
 منه العباد والبلاد والشجر والدواب ابو هريرة مطلق الغنى ظلم واذا اتبع احدكم  
 على امر فليتبع عبد الله بن عمرو من الكبراء شتم الرجل والدية قالوا يا رسول الله  
 وهل يشتم الرجل والدية قال نعم سب ابا الرجل فيسب اياه وسب امه فيسب امه  
 ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى  
 اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام ويريك بدعاية الاسلام اسلم وسلم واسلم وتوك الله  
 اجرك مرتين وان توليت فان عليك انتم الاربعة عشر ويا اهل الكتاب تعالوا الى  
 كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئاً الى قوله فقولوا اسلموا وابانا  
 مسلمون كتبة الى قصير ابو هريرة ما ركع جزء من سبعين جزء من نارجنهم قالوا والله  
 يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بنية وستين جزءاً كلها

يوم القيمة فوق كثير من خلقك اومن الناس قال ابو موسى فقلت ولي يا رسول الله  
 فقال اللهم اغفر لعبدك بن قيس ذنبه واوخله يوم القيامة مدخلا كريما  
 زيد بن ارقم اللهم اغفر للانصار والابنار والانصار والابنار والابنار والابنار  
 اللهم اغفر للمخلفين قالوا يا رسول الله والمقصرون قال اللهم اغفر للمخلفين والمقصرون  
 رسول الله والمقصرون قال اللهم اغفر للمخلفين قالوا يا رسول الله والمقصرون قال  
 للمقصرون ابو موسى اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسداني في امري وانت اعلم  
 مني اللهم اغفر لي هزلي وجدي وخطيئتي وعمدي وكل ذلك عندي عاتشة  
 اللهم اغفر لي وارحمني واغنني بارتقيق الاعلى دعا به عند وفاة ام سليم بنت  
 ملحان اللهم اكثر له ولولده وبارك له فيما اعطيته وعابه لانس بن مالك عاتشة  
 اللهم الرفيق الاعلى ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلته بن هشام وعياش  
 بن ابي ربيعة والمستضعفين بككة اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها  
 طيمس بين كسبي يوسف ابو هريرة اللهم اني احبه فاجبه واحب من يحبه لينه  
 احسن بن علي رضي الله عنهما انس اللهم اني اعوذ بك من الخبث والنجاست  
 كان يقول اذا دخل اخلاء ابو سعيد و انس اللهم اني اعوذ بك من السم والحزن  
 والحزن والكسل والنبل والجبن وضلع الدين وعلبة الرجال ابو بكر اللهم اني ظلمت نفسي  
 ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت  
 الغفور الرحيم ابو هريرة اللهم اهد و سادك بهم ابو هريرة اللهم باعديني وبين  
 خطاياي كما بعدت بين المشرق والمغرب اللهم تقني من الخطايا كما تقني الثوب  
 الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد وجريرة اللهم ثبته واجعله  
 با ديامديا وعابه له حين يشك اليه انه لا يثبت على كمين عاتشة اللهم حجب الدنيا  
 الدنية كجذامة او اشده اللهم صحها وبارك لنا في مدبرها وصاحبها وانتقل حاملا فاجعلها  
 يا حنيفة انس اللهم حو اليها ولاطينا ابن عباس اللهم ربنا لك الحمد انت  
 قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن





وحده الخبر وعده ونصر عبده ونهرم الاحزاب حده قاله على الصفا عبد الله  
 بن الزبير بن العوام لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد  
 وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة  
 وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون كان  
 يسلل بين فني وبركل صلوة ابن عمر لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك  
 ان الحمد والنعمة والملك لك لا شريك لك كان ليبي بهذه التلبية في حجة وعمرته

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اما بعد  
 تاريخ الخلفاء امام سيوطي عليه الرحمة كى حاوى فضائل وتذكرة خلفاء راشدين  
 وغيرهم جوارن کے بعد میں نظر سے گزرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے  
 صحابہ کبار و اہلبیت نبوی و سائل قرب خدا و رسول باتفاق اہل ظاہر و باطن  
 میں لہذا مذکور پر نور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر سے  
 کہ اس سی اصل و سند تمام احوال و مقامات مشائخ کی معلوم ہو سکتی ہے  
 علاوہ اس کے حاوی منافع کثیر ہے اور نام اس منتخب کا مناقب الخلفاء  
 ابو بکر الصديق ابو بکر الصديق خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم اسے عبد الله  
 بن ابی قحافة عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب  
 ابن لؤي بن غالب القرشي التيمي يلقب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرة  
 قال النووي في تهذيبه وما ذكرناه من ان اسم ابی بکر عبد الله هو الصحيح المشهور  
 وقيل اسمه عتيق والصواب الذي عليه كائنته العلماء ان عتيقا لقب له لا اسم و  
 لقب عتيقا لعقته من النار كما ورد في حديث رواه الترمذي وقيل لعقته وجهه  
 اى حسنه وجماله (قال مصعب بن الزبير واليه بن سعد وجماعة) وقيل لانه لم  
 يكن في نسبته شيء يعاب به قال مصعب بن الزبير وغيره جمعت الامة على تسميته  
 بالصديق لانه با در الى تصديق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولازم الصديق فلم

ولك الحمد انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق  
 وعدك الحق وتعاونك حق وقد لك حق والجنة حق والنار حق والنيون حق  
 ومحرم حق والساقه حق اللهم لك اسلمت وبك انت وعليك توكلت واليك  
 انبت وبك خضمت واليك حاكت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اترت  
 وما اطلنت ويروى بعد ذلك وما انت اعلم بمنى انت المقدم وانت المؤخر  
 لا اله الا انت اوله الا غيرك كان يقول له اذا قام من الليل يتبع عبد الله بن ابي  
 اوفى اللهم صل على آل ابي اوفى النبي اللهم على الآكام والنظراب وطون الاوت  
 ومنابت الشجر دعابدين استسقى فليل له ملك الاموال وانقطعت السبل  
 فادع الله ميكائلا بن مسعود اللهم عليك بقرش قال ثلث مرات ثم قال  
 اللهم عليك بابي جبل بن هشام وعقبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد  
 بن عقبة وامية بن خلف وعقبة بن ابى معيط وذكر الساج ولم احتفظ قال ابن مسعود  
 فوالذي بعث محمدا بالحق لقد رايت الذين سمي صرعى ثم سجدوا الى القليب قليب  
 قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب الساج هو عمارة بن الوليد ابن عباس اللهم  
 في الدين زاد ابو مسعود وطه التأويل دعابه له لما وضع له وضوءه النبي اللهم  
 لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر للامصار والمهاجرة عبد الله بن ابي اوفى اللهم  
 منزل الكتاب سيرك الحساب انهم الاحزاب اللهم ابرهمهم وزلزلهم دعابه علي الاحزاب  
 عا كشته بسم الله رب الارضنا برقية بعضنا تشفى سيقنا باذن ربنا كان اذا تشكى  
 انسان الشئ منه او كانت به قرحة او جرح قال بسبابه بالارض ثم رخصا ابن  
 عباس لا اله الا الله العلي العظيم الحكيم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله  
 رب السموات والارض ورب العرش الكريم كان يقول عند الذكر بالمغيرة بن شعبه لا اله  
 الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع لما  
 اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند كان يقول في دبر كل صلاة  
 جابر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا اله الا الله

لم يسمي ابو بكر عتيقا قال كانت اسمها لا يعيش لما ولد فلما ولدته استقبلت البيت  
 ثم قالت اللهم ان هذا عتيق من الموت فنبه لي واخرج الطبراني عن ابن عباس  
 قال انما سمى عتيقا بحسن وجهه واخرج ابن عساکر عن عائشة رضي الله عنها  
 قالت اسم ابى بكر الذي سماه به ابيه عبد الله ولكن غلب عليه اسم عتيق وفي لفظ  
 ولكن النبي صلى الله عليه وسلم سماه عتيقا واخرج ابو يعلى في مسنده وابن سعد  
 والحاكم وصححه عن عائشة رضي الله عنها قالت والله انى لم يمتى ذات يوم  
 ورسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه في الغار واسترئني ونيهم فاقبل  
 ابو بكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى عتيق من الناس فلينظر الى  
 ابى بكر وان اسم الذي سماه به ابيه عبد الله فغلب عليه اسم عتيق واخرج الترمذي  
 والحاكم عن عائشة ان ابابكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال  
 يا ابا بكر انت عتيق الله من النار فمن يؤمن بك عتيقا واخرج البزار والطبراني  
 بسند جيد عن عبد الله بن الزبير قال كان اسم ابى بكر عبد الله فقال له رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم انت عتيق الله من النار فسمي عتيقا واما الصديق فيقال كان  
 يلقب بنفى الجاهلية لما عرف منه من الصدق ذكره ابن مسعود وقيل لمبادرته  
 الى تصديق رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما كان يخبر به قال ابن اسحاق  
 عن الحسن البصري وقادة واول ما اشتهر به حجة الاسراء واخرج الحاكم في المستدرک  
 عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء الشركون الى ابى بكر فقالوا اهل لك الى صاحبك يزعم  
 انه اسرى بالليلة الى بيت المقدس قال وقال ذلك قالوا نعم فقال لقد صدق  
 انى لا صدقه يا بعد من ذلك بخبر السارعة وروسته فلذلك سمي الصديق  
 (اسناده جيد) وقد ورد ذلك من حديث انس وابى هريرة اسنادهما ابن عساکر  
 واهم هاني (اخرجه الطبراني) قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا ابو معشر عن ابى  
 وهب مولى ابى هريرة قال لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى  
 فكان بندي طوى قال يا جبريل ان قومى لا يصدقونى قال يصدقك ابو بكر ويصدق

فلما وقع منه هتاءة ما ولا وقعت في حال من الاحوال وكانت له في الاسلام  
المواقف الرخيصة منها قصته ليلة الاسرار وشبابة وجوابه لكفار في ذلك و  
هجرته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه عياله واطفاله و ملازمته في الغار  
وسائر الطريق ثم كلامه يوم بدر ويوم احد يتيه حين اشتبه على غيره الامر  
في تاخر دخوله مكة ثم بكاءه حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبدا  
خير من الدنيا والآخرة ثم ثباته يوم وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وخطبته الناس وتكليمهم ثم قيامه في قضيته البقية لمصلحة المسلمين ثم اتهامه في بعث  
جيش اسامة بن زيد الى الشام وقسمه في ذلك ثم قيامه في قتال اهل الردة  
ومناظرة الصحابة حتى جهم باللائل وشرح الصدور رسم لما شرح صدره  
من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهيزه بجيش الى الشام لفتوحه واداءهم  
ثم ختم ذلك بهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه على المسلمين عمر  
رضي الله عنه وكلهم للصدق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصى هذا  
كلام النووي واقول فتد اريد ان بسط ترجمة الصديق بعض البسط ذاكرا  
فيه حجة كثيرة ما وقعت عليه من حاله وارتب ذلك فضولا افضل في اسمه و  
لقبه تقدمت الاشارة الى ذلك قال ابن كثير الفتوة على ان اسمه  
عبد الله بن عثمان الا ما روى ابن سعد عن ابن سيرين ان اسمه عتيق والصحيح انه  
لقبه ثم اختلف في وقت تلقيبه به وفي سببه فقل لقائه وجهه اسع له (وقاله  
الليث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معين وغيرهم) وقال ابو نعيم الفضل بن  
وكين تقدمه في الخير وقل لقائه في سببه اي طارئة اذ لم يكن في نية شيئا يعاب  
وقيل سمى به اولاً ثم سمى بعبد الله وروى الطبراني عن القاسم بن محمد انه سأل  
عائشة رضي الله عنها عن اسم ابى بكر فقالت عبد الله فقال ان الناس  
يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعقبا  
ومعقبا واخرج ابن منده وابن عساكر عن موسى بن طلحة قال قلت لابي طلحة

وكانت في بني عبد الدار الحجازية والموار والندوة ابي لايدخل البيت احد الاباء  
 واذا اعتدت قرية راية حرب عقد باهم بنو عبد الدار وانا اجتمعوا الامم اربابا  
 لا يكون اجتماعهم الا بدرا لندوة ولا ينفذ الا بها وكانت لبني عبد الدار **فصل**  
 كان ابو بكر في عهد الناس في الجابية اخرج ابن عساكر بسند صحيح عن عائشة رضي  
 قالت والدم ما قال ابو بكر شعرا قط في جابية ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان  
 شرب الخمر في الجابية واخرج ابن عسار بسند جيد عنها قالت لقد كان حرم ابو بكر  
 الخمر على نفسه في الجابية واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن الزبير قال مات  
 ابو بكر شعرا قط واخرج ابن عساكر عن ابني العالية الرياحي قال قيل لابي بكر  
 الصديق في جمع من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هل شرب الخمر  
 في الجابية فقال اعوذ بالله من قيل ولم قال كنت اصبون عرضة واحفظ مروت  
 فان من شرب الخمر كان مضيا في عرضة ومروته قال فبلغ ذلك رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال صدق ابو بكر صدق ابو بكر مرتين مرسل غريب سندا  
 وتنا **فصل** في صفته رضي الله عنه اخرج ابن سعد عن عائشة رضي الله عنها ان رجلا قال لياضي  
 لنا ابا بكر فقالت رجل بضع خفيف الخاضعين اخا لا يمسك ازاره بشي  
 عن جويهر معروق الوجه غار اخين ناتي ابجته عارمي الاشاجع هذه صفته  
 واخرج عن عائشة رضي الله عنها ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكمم واخرج عن انس  
 قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وليس في اصحابه اشمط غير ابي  
 بكر فغلفها بالحناء والكمم **فصل** في اسلامه اخرج الترمذي وابن جابر في صحيحه  
 عن ابي عبيدة اخذ روى قال قال ابو بكر رضي الله عنه البست احق الناس بها امي اخلافة  
 است اول من اسلم است صاحب كذا است صاحب كذا واخرج ابن عساكر  
 من طريق الحارث عن علي رضي الله عنه قال اول من اسلم من الرجال ابو بكر واخرج خزيمة  
 بسند صحيح عن زيد بن ارقم قال اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق  
 واخرج ابن سعد عن ابني ابي هريرة رضي الله عنهما في اصحابي قال اول من اسلم ابو بكر الصديق

الصديق واخرجه للطبراني في الاوسط موصولا عن ابى وسب عن ابى هريرة اخرج  
 الحاكم في المستدرک عن النزال ابن سبة قال قلنا علي يا امير المؤمنين اخبرنا  
 ابى بكر قال ذاك امر سماه الصديق على لسان جبريل وعلى لسان محمد كان  
 خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم على الصلوة رضى له ديننا فرضينا له دنيا  
 (اشاره جيد واخرج الدارقطني والحاكم عن ابى يحيى قال لا احصى كم سمعت عليا  
 يقول على المنبر ان الله سمى ابى بكر على لسان نبيه صديقا واخرجه الطبراني بسند جيد  
 صحيح عن حكيم بن سعد قال سمعت عليا يقول وكيف لانزل الله اسم ابى بكر  
 من السماء الصديق وفي حديث احد اسكن فانما عليك نبى وصديق وشيدان  
 وام ابى بكر بنت عم ابيه اسمها سلمى بنت صخر بن عامر بن كعب وتكنى ام الخير  
 قاله الزهري اخرج ابن عساكر فضل في مولده ونشأه ولد بعد مولده  
 صلى الله عليه وسلم بنتين واشهر فانه مات وله ثلاث وستون سنة قال ابن كثير  
 واما ما اخرج خليفة بن اخطاط عن يزيد بن الاثم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال  
 لا نبى كبرانا اكبر وانت قال انت اكبر وانا اس منك فهو مرسل غريب جداً  
 والمشهور خلافه وانه صحيح فلذلك عن العباس وكان نشأه بكته لا يخرج منها الا  
 لتجارة وكان ذامال جليل في قومه ومروءة مائة واحسان وتفضل فيهم كما  
 قال ابن الخنف انه لم يتصل بالرحم وتصدق الحديث وتكسب المعدوم وتعين  
 على نوائب الدهر وتقرى الضيف قال النووى وكان من رؤس قريش  
 في اجدالية واهل مشاورتهم ومحبيا فيهم واعلم لمعالمهم فلما جاء الاسلام آثره على  
 ما سواه ودخل في سلمه كل دخول واخرج الزبير بن بكار وابن عساكر عن معروف  
 بن خربوذ قال ان ابى بكر الصديق في احد عشرة من قريش اتصل بهم شرف اجدالية  
 والاسلام فكان اليه امر الديار والغرم وذلك ان قريش لم يكن لهم ملك ترجع  
 الامور كلها اليه بل كان في كل قبيلة ولاتية عامته تكون لرئيسها فكانت في بنى هاشم  
 السقاية والرفادة ومعنى ذلك انه لا ياكل ولا يشرب اخذ الامن طعاهم واشترأهم

ہل وجدت قال لا فقال شعرک دین یوم القیاستہ الابدی ما حقنی السدی فی حقیقۃ  
 بورہ اما ان ہذا النبی الذی ینظرنا او منکم قال ولم اکن سمعت قبل ذلک  
 نبی ینظر وبعث قال فخرجت الی ورقمہ بن نوفل وکان کثیر النظر الی السماء کثیر  
 ہمتہ الصدرفاستوقفتمہ ثم قصصت علیہ الحدیث فقال نعم یا ابن اسخہ انا  
 اهل الکتاب والعلوم الا ہذا النبی الذی ینظر من اوسط العرب ان باولی علم ہنسب  
 وقویک اوسط العرب ان باقلت یا غم وما یقول النبی قال یقول ما یسل لہ  
 الا انہ الاظلم ولا یظلم ولا یظلم فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنت بہ  
 صدقہ و قال ابن اسحق حدثنی محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن اخصیین التیمی  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوت احدا الی الاسلام الا کان لہ  
 عنہ کبرۃ وتردد ونظر الا ابکا بکرا عظم عنہ حین ذکر تہ وما ترد فیہ عظم ای تلک  
 قال البیہقی ونہ الا انہ کان یرسہ دلائل نبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیع  
 اشارہ قبل دعوتہ فحین دعاہ کان قد سبق لہ فیہ تفکر ونظر فاسلم فی الحال  
 ثم اخرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا برز مع من  
 ینادیہ یا محمد فاذا سمع الصوت ولی بار با فاسر ذلک الی ابی بکر وکان صدیقہ  
 فی الجاہلیۃ واخرج ابو نعیم وابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ما کلفت فی الاسلام احدا الا اباعنی ورجعنی الکلام الا ابن  
 ابی قحافۃ فانی لم اکلمہ فی شئ الا قبلہ واستقام علیہ وخرج البخاری عن ابی الدرداء  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل انتم تارکون لی صاحبی انی قلت  
 انہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت  
**فصل فی صحبتہ ومشاہدہ** قال العلما صاحب ابوبکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 من حین اسلم الی حین توفی لم یفارقه سفراً ولا حضر الا فیما اذن لہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی الخروج فیہ من حج وغزو وشہد معہ المشاہد کلہا وما جرمہ وترك  
 عیالہ واولادہ رغبتہ فی اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو رفیقہ فی الغار

واخرج الطبراني في الكبير وعبد الله بن أحمد في زوائد الزبير عن الشعبي قال سالت  
 ابن عباس اى الناس كان اول اسلاما قال ابو بكر الصديق الم تمتع قول حسان  
 حيث يقول شعرا اذا تذكرت شيئا من اخي ثقتة فاذا ذكرناك ابا بكر يا فدا  
 خير البرية اتقوا واعد لهما الا النبي واولاها باسلاما والثاني الثاني المحمود شهده  
 واول الناس منهم صدق الرسل واخرج ابو نعيم عن فرات بن السائب قال  
 سالت ميمون ابن مهران قلت على افضل عندك ام ابو بكر وعمر قال فالتعب  
 حتى سقط عصاه من يده ثم قال ما كنت اظن ان البقي الى زمان يعيدل بهما  
 بعد درهما كانا راس الاسلام قلت فابو بكر كان اول اسلاما ام علي قال  
 والله لقد آمن ابو بكر بالنبي صلى الله عليه وسلم من بحري الارب حين مر به  
 واختلف فيما بينه وبين خديجة حين انكحها اياه وذلك كله قبل ان يولد علي  
 وقد قال انه اول من اسلم خلا لث من الصحابة والتابعين وغيرهم بل ادعى  
 بعضهم الاجماع عليه وقيل اول من اسلم علي وقيل خديجة وجميع بين الاقوال  
 بان ابا بكر اول من اسلم من الرجال وعلي اول من اسلم من الصبيان وخديجة  
 اول من اسلمت من النساء واول من ذكره الجمع الامام ابو خنيفة ج اخرج عنه  
 واخرج ابن ابي شيبة وابن عساكر عن سالم بن ابي الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفية  
 بل كان ابو بكر اول التويع اسلاما قال لا قلت فيما عدا ابو بكر وسبق حتى لا يذكر احد  
 غير ابي بكر قال لا لا كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لمحق بربه واخرج ابن عساكر  
 بسند جيد عن محمد بن سعد بن ابي وقاص انه قال لا يسه سدا كان ابو بكر الصديق  
 اولكم اسلاما قال لا ولكن اسلم قبله اكثر من خمسة ولكن كان خيرا اسلاما قال ابن كثير  
 الظاهر ان اهل بيته صلى الله عليه وسلم آمنوا قبل كل احد زوجة خديجة ومولاه  
 زيد وزوجه زيد ام المؤمنين وعلي وورقة استخه واخرج ابن عساكر عن عيسى بن يزيد  
 قال قال ابو بكر الصديق كنت جالسا بفناء الكعبة وكان زيد بن عمرو بن نفيل  
 قاعدا فمر به ايسه بن ابي املت فقال كيف صحبت يا بني النخري قال بخير قال



عن ابي عبد الله ما صنع المشركون برسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت عتبة بن ابي لهبع  
جا الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فوضع رداءه في عنقه فخنقه به خنقا شديدا  
فجاء ابو بكر حتى دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات  
من ربكم واخرج ابيهم بن كليب في مسند عن ابي بكر قال لما كان يوم اجد النصر  
الانس كلهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنيت اول من فار وسياتي تمته الحديث  
في مسند ما رواه واخرج ابن عساكر عن عائشة رضي الله عنها قال لما اجتمع اصحاب النبي  
صلى الله عليه وسلم فكانوا ثمانية وثلاثين رجلا اتى ابو بكر على رسول الله صلى الله عليه  
وسلم في الطور فقال يا ابا بكر اتأليل فلم يزل ابو بكر يلح على رسول الله صلى الله عليه  
وسلم حتى ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق المسلمون في نواحي السجدة  
كل رجل في عشيرة وقام ابو بكر في الناس خطيبا فكان اول خطيب ودعا الى الله و  
الى رسوله وثار المشركون على ابي بكر وعلى المسلمين وضربوا في نواحي السجدة فاشهدوا  
وسيااتي تمته الحديث في ترجمة عمر واخرج ابن عساكر عن علي بن قتال لما سلم  
ابو بكر لظهر اسلامه ودعا الى الله والى رسوله **فضل في انفاقه ماله على رسول الله**  
**صلى الله عليه وسلم** وانه اجود الصحابة قال الله تعالى ويحبها الاتق الله الذي  
يوتي ماله تيزكي الى آخر السورة قال ابن الجوزي اجمعوا على انها نزلت في ابي بكر  
واخرج احمد بن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفقني  
مال قط ما نفقني مال ابي بكر فبكي ابو بكر وقال بل انا وما لي الا لك يا رسول الله  
واخرج ابو علي من حديث عائشة رضي الله عنها قال ابن كثير وروى ايضا  
من حديث علي وابن عباس والس وجابر بن عبد الله وابي سعيد الخدري  
واخرج الخطيب عن سعيد بن المسيب مرسل وزاد وكان رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يقضي في مال ابي بكر كما يقضي في مال نفسه واخرج ابن عساكر من طريق عن  
عائشة رضي الله عنها بن الزبير ان ابا بكر في يوم اسلم ولما رجعون الف دينار  
وفي لفظ اربعون الف درهم فانفقها على رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج

قال تعالى ثم اني اتينن اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا و  
قام بنصر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير موضع ولما اثارا بحيلة في الشاه  
وثبت يوم احمس ويوم حنين وقد فر الناس كما سياتي في فضل شجاعته اخرج  
ابن عساكر عن ابني هريرة قال تابشرت الملائكة يوم بدر فقالوا اما ترون الصديق  
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في العرش واخرج ابو يعلى واحكام واهم عن  
علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر والابن بكير احد كما جبرئيل و  
مع الآخر ميكائيل واخرج ابن عساكر عن ابن سيرين ان عبد الرحمن بن ابني بكر  
كان يوم بدر مع المشركين فلما اسلم قال لابي له لقد اهدت لي يوم بدر فانصرفت  
عنك ولم اقل لك فقال ابو بكر لكك لو اهدت لي لم انصرف عنك قال ابن قتيبة  
منه اهدت اشرفت ومنه قيل للبناء الارتفاع به في فضل في شجاعته وانه  
اشجع الناس اخرج البزار في مسنده عن علي انه قال اخبروني عن اشجع الناس  
فقالوا انت قال اما في ما بارزت احدا الا انصفت منه ولكن اخبروني باشجع الناس  
قالوا الا علم فمن قال ابو بكر انه لما كان يوم بدر فوجدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عريشا فقلنا لمن يكون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لئلا يهوى اليه احد  
من المشركين فوالله ما ندنا احدا الا ابابكر ثابرا بسيف علي راس رسول الله  
صلى الله عليه وسلم لا يهوى اليه احد الا يهوى اليه فوالله اشجع الناس قال علي ولقد  
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذته قرش فهدا يجباه وهذا يتلوه وهم  
يقولون انت الذي جعلت الآلهة اكما واحدا قال فوالله ما ندنا احدا الا ابو بكر  
يضرب هذا ويحب هذا ويتل هذا وهو يقول ولكم اتقون رجلا ان يقول ربني الله  
ثم رفع علي برودة كانت عليه فبكت حتى انخضت لميته ثم قال انشدكم الله ما من  
آل فرعون خيرا من ابو بكر فسلكت القوم فقال الاتحيدوني فوالله ما ندنا احدا الا ابوبكر  
خير من الف ساعة مثل من آل فرعون ذاك رجل كيتم ايمانه وهذا رجل علين ايمانه  
واخرج البخاري عن عروة بن الزبير قالت سألت عبد الله بن عمر بن العاص

ولي عند الله معاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين صدقيكما كما بين كلمتيكما  
 (استناه جدي كنه مرسل) واخرج الترمذي عن ابى هريرة قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الاوتد كما فيناه الا ابى بكر فان له عندنا  
 يد ايكافيه الله بها يوم القيامة وما نفقي مال احد قط ما نفقي مال ابى بكر واخرج  
 ابن اعرس عن ابى بكر الصديق رضي الله عنه قال حُبْتُ باني قنافة الى النبي صلى الله عليه وسلم  
 فقال لما تركت الشيخ حتى اتيت قال بل هو احق ان يايتك قال انا نخطه لا يا  
 ابنه عندنا واخرج ابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 عليه وسلم ما احده عندى اعظم يد من ابى بكر واساني بنفسه وماله وانفسي انبته  
**فصل في علمه** وانه اعلم الصحابة وازكا هم قال النووي في تهذيبه ومن خطه  
 نقلت استدلال اصحابنا على عظم علمه بقوله في الحديث الثابت في الصحيحين والله  
 لا تأمن من فرق بين الصلوة والزكاة والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه الى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلهم على منعه واستدل الشيخ ابو احق بهذا وغيره  
 في طبقاته على ان ابا بكر اعلم الصحابة لانهم كلهم وقفوا عن فهم الحكم في المسئلة الا  
 هو ثم طهر لهم بما حشنت لهم ان قوله هو الصواب فرجوا له وروى عن ابن عمر انه  
 سئل من كان نبي في الناس في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
 ابو بكر وعمر ما اعلم غيرهما واخرج الشيخان عن ابى سعيد الخدري قال خطب  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس وقال ان الله تبارك وتعالى خير عبدا  
 بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله تعالى فبكى ابو بكر وقال  
 نفسيك يا بئنا واجهاتنا فعجبنا لك يا ان خير رسول الله صلى الله عليه وسلم عن  
 عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو خير وكان ابو بكر اعلمنا فقال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس على في صحبته وماله ابا بكر ولو  
 كنت متخذا خليلا غير ربى لاتخذت ابا بكر ولكن باخوة الاسلام ومودة لا يتقين باب  
 الاسد الا باب ابى بكر (هذا كلام النووي) وقال ابن كثير كان الصديق ثرا لصفاة

ابو سعید بن الاعرابی عن ابن عمر قال اسلم ابو بکر یوم اسلم و فی منزله اربعون  
 الف درهم فخرج الی المدینة فی الهجرة و ما له غیر خمسة آلاف کل ذلک سبقتہ  
 فی الرقاب و العون علی الاسلام و اخرج ابن عساکر عن عائشة رضی ان ابابکر  
 اعتق سبعة کلهم یذب فی السد و اخرج ابن شہابین فی السنة و البغوی فی  
 تفسیرہ و ابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عن ذہ  
 ابو بکر الصدیق و علیہ عبارة قد ظلمنا فی صدرہ بخلال ففرل علیہ جبریل علیہ السلام  
 فقال یا محمد مالی اری ابابکر علیہ عبارة قد ظلمنا فی صدرہ بخلال فقال یا جبریل  
 انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان السد تعالی یر علیہ السلام و یقول قل لہ  
 اراض انت عینی فی فترک ہذا ام ساخط فقال ابو بکر اسخط علی ربی انا عن ربی  
 راض انا عن بنی راض انا عن ربی راض (غریب و سندہ ضعیف جدا) و اخرج  
 ابو نعیم عن ابی ہریرة و ابن مسعود مثله و سندہا ضعیف ایضا و اخرج ابن عساکر  
 سخوہ من حدیث ابن عباس و اخرج الخطیب بسند واد ایضا عن ابن عباس  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہبط علی جبریل علیہ السلام و علیہ طنقہ و متخلل  
 بہا فقلت لہ یا جبریل ما ہذا قال ان السد تعالی امر الملائکة ان تتخلل فی السما و تتخلل  
 ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر و ہذا منکر جدا و قال و لولا ان ہذا و الذی قبلہ  
 یتداول کثیر من الناس لکان الاعراض عننا اولی و اخرج ابو داود و الترمذی  
 عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق  
 ذلک ما لا عندی قلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوم فاجبت کبصف ما لے  
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما البقیة لا ہک قلت مثله و اتی ابو بکر کل  
 ما عنہ فقال یا ابابکر ما البقیة لا ہک قال البقیة لہم اللہ و رسولہ فقلت لا اسبقتہ  
 فی شئی ابدال قال الترمذی حسن صحیح و اخرج ابو نعیم فی الحلیة عن الحسن البصری  
 ان ابابکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد قتہ فاختار فقال یا رسول اللہ ہذہ  
 صدقتی و اللہ عندی معاد و خاب عمر بعد قتہ فاطمہ لہ فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقتی

وكان يقول انما اخذت الغيب من ابي بكر الصديق وكان ابو بكر الصديق من  
 انس العرب وكان الصديق مع ذلك غاية في علم تفسير الرؤيا وقد كان يعبر  
 الرؤيا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال محمد بن سيرين وهو المتقدم  
 في هذا العلم بالاتفاق كان ابو بكر اعبر منه الا انه بعد النبي صلى الله عليه وسلم  
 واخرجه ابن سعد واخرج الدلمي في مسند الفردوس وابن عساكر عن سمرق قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اول الرؤيا ابوك قال ابن كثير  
 وكان من اوضح الناس وخطبه قال الزبير بن بكار سمعت بعض اهل العلم يقول  
 اوضح خطباء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وطلح بن ابي  
 طالب وسياقي في حديث السقيقة قول عمر بن الخطاب وكان من اعلم الناس بالله وانه  
 له وسياقي من كلامه في ذلك وفي تفسير الرؤيا ومن خطبه حجة في فصل مستقل و  
 من الدال على انه اعلم الصحابة حديث صلح الحديبية حيث سأل عمر رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم عن ذلك وقال علام لعظمي الدنية في ديننا فاجابه النبي  
 صلى الله عليه وسلم ثم ذهب الى ابي بكر فساكده عما سأل رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم عنه فاجابه الصديق بنجل جواب النبي صلى الله عليه وسلم سوار بسوا واخرجه  
 البخاري وغيره وكان مع ذلك استصحابه رأيا واكلمه عقلا واخرج تمام الرازي  
 في فوائد وابنه عساكر عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يقول انا في جبريل فقال ان الله يامر ان تستنشا ابوك وتخرج  
 الطبراني وابو نعيم وغيرهما عن معاذ بن جبل ان النبي صلى الله عليه وسلم لما راه  
 ان يسبح معاذ الى المين استنشا ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر وعمر وعثمان وطلح  
 وطلحة والزبير واسيد بن حضير فتكلم القوم كل انسان برأيه فقال ماترى يا معاذ  
 فقلت ارى ما قال ابو بكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يكره فوق سماءنا  
 يخطف ابو بكر ورواه ابن اسامة في مسنده ان الله يكره في السماء ان يخطف ابو بكر الصديق  
 في الارض واخرجه الطبراني في الاوسط عن جمل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله

اى اعلمهم بالقرآن لا صلى الله عليه وسلم قد مدانا بالصلوة بالصحابة ثم قال  
 يوم القوم اقرهم الكتاب السد وخرج الترمذي عن عائشة رضي قالت قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينقض لقوم فهم ابو بكر ان يؤمهم غير و كان مع ذلك  
 اعلمهم بالسنة كما رجع اليه الصحابة في غير موضع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلى الله  
 عليه وسلم يحفظها هو وليست خص بها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا يكون كذلك  
 وقد وخطب حجة الرسول صلى الله عليه وسلم من اول البعثة الى الوفاة  
 وهو مع ذلك من انزكى عباد الله واهملهم وانما لم يرد عنه من الاحاديث المسندة  
 الا القليل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبي صلى الله عليه وسلم والافلاطالت  
 مدته لكثرة ذلك عنه جدا ولم تترك الناقلون عنه حديثا الا نقلوه ولكن كان  
 الذين في زمانه من الصحابة لا يجتمع احد منهم ان ينقل عنه ما قد شاركه به في  
 روايته فكانوا يتقلون عنه ما ليس عندهم واخرج ابو القاسم البغوي عن عبيد  
 بن مهران قال كان ابو بكر اذا ورد عليه انخصم نظره في كتاب الله فان وجد فيه  
 ما يقضيه نهم قضيه به وان لم يكن في الكتاب وعلم من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 في ذلك الامر سنة قضيه به فان اعيانه خرج فسال المسلمين وقال اتاني كذا  
 كذا فاضل علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في ذلك بقضار فربما اتبع  
 عليه النفر كلهم يذكرون رسول الله صلى الله عليه وسلم في قضائه فيقول ابو بكر احمد الله  
 الذي جبل فينا من يحفظ عن نبينا فان اعيانه ان يجد فيه سنة من رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم جمع رؤس الناس وخيارهم فاستشارهم فان جمع امرهم  
 على راسي قضى به وكان عمره في فعل ذلك فان اعيانه ان يجد في القرآن والسنة  
 نظره كان الالبى بك فيه فقه فان وجدا بالبرقة قضيه فيه بقضار قضى به والادعا  
 رؤس المسلمين فاذا اجمعوا على امر قضى به وكان الصديق رضي مع ذلك اعلم الناس  
 باناب العرب لاسيا قریش اخرج ابن ابي عمير عن يعقوب بن عتبة عن شيخ  
 من الانصار قال كان جبير بن مطعم من انب قریش لقریش والعرب قاطبة

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج ابن عساكر عن عبد الرحمن بن ابى ليلى  
 ان عمر سعد النهدي قال الا ان افضل هذه الامة بعد نبيا ابو بكر فمن قال غير هذا  
 فهو منكر عليه ما على المنكرى واخرج ايضا عن ابن ابى ليلى قال قال على لا يفضلني  
 احد على ابى بكر وعمر والا حادثة حد المنكرى واخرج عبد الرحمن بن حميد في مسنده  
 فابو نعيم وغيرهما عن طريق عن ابى الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال ما طلعت الشمس ولا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبيا وشي  
 لفظ على احسن المسلمين بعد النبيين والمسلمين افضل من ابى بكر وقد ورد ايضا  
 من حديث جابر ولفظ ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منا خروجه الطبراني وغيره  
 وله شواهد من وجود اخر يقضى له بالصحة او الحسن وقد استأثر ابن كثير لى الحكم  
 بصحة واخرج الطبراني عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ابو بكر الصديق خير الناس الا ان يكون نبى ومنى الاوسط عن سعد بن زرارة قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان روح القدس جبريل اخبرني ان خير  
 ائمة بعدك ابو بكر واخرج الشيخان عن عمرو بن العاص قال قلت يا رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ائمة الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال  
 ابو بكر قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد هذا الحديث بدون ثم عمر  
 من رواية الشوابين عمرو و ابن عباس واخرج الترمذي والنسائي والحاكم  
 عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة ائمة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 سلم كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ابو بكر قلت ثم من  
 قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو جعدة بن الاسود واخرج  
 الترمذي وغيره عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بى بكر وعمر  
 هذان سيدا الاولين والاخرين الا النبيين والمرسلين  
 واخرج شاذان عن علي بن بابويه عن ابن عباس و ابن عمر و ابى سعيد الخدري و جابر  
 بن عبد الله واخرج الطبراني في الاوسط عن عمار بن ياسر قال من فضل على

صلى الله عليه وسلم ان السديرة ان يخطأ ابو بكر (رجال ثقات) فصل قال النووي  
 في تيسير الصديق احد الصحابة الذين حفظوا القرآن كله وذكر هذا ايضا حاجة  
 منهم بن كثير في تفسيره واما حديث النس جميع القرآن في عهد رسول الله صلى الله عليه  
 عليه وسلم اربعة فمراوه من الاضار كما اوضحته في كتاب الاثقان واما ما اخرج  
 ابن ابى داود عن الشعبي قال مات ابو بكر الصديق ربه ولم يجمع القرآن كله فهو مدفوع  
 او اول على ان المراد جميعه في الصحف على الترتيب الذي صنعه عثمان بن عفان  
 في انه افضل الصحابة وخيرهم جميع اهل السنة ان افضل الناس بعد  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم سائر المشيخة ثم  
 باقي اهل بدر ثم باقي اهل احد ثم باقي اهل البقيع ثم باقي الصحابة بهذا حكمي  
 الاجماع عليه ابو منصور البغدادى وروى البخارى عن ابن عمر قال كنا نخير من الناس  
 في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخير ابو بكر ثم عمر ثم عثمان وذا والطبراني  
 في الكبير فيعلم بذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره واخرج ابن عساكر عن  
 ابن عمر قال كنا وفيما رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل ابو بكر وعمر وعثمان  
 وعليه واخرج ابن عساكر عن ابى هريرة قال كنا معاشر اصحاب رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبينا ابو بكر ثم عمر ثم عثمان  
 ثم علي ثم سائرنا واخرج الترمذى عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لا سب بكم يا  
 خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت  
 ذاك فلقد سمعته يقول ما ظلمت الشمس على رجل خير من عمر واخرج البخارى عن  
 محمد بن علي بن ابى طالب قال قلت لابي ابي الناس خير بعد رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم قال ابو بكر قلت ثم من قال عمر خشيت ان يقول عثمان قلت  
 ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين واخرج احمد وغيره عن علي قال خير  
 هذه الامة بعد نبينا ابو بكر وعمر قال الذهبي هذا متواتر عن علي فلعن الله الرافضة  
 ما اظهروا واخرج الترمذى واما حكم عمر بن الخطاب قال ابو بكر هيدنا وخيرنا واجبتنا



فانزل الله والليل اذ انشئ الى قوله ان سمعتم نسي الى بكر وامية واتي  
 واخرج ابن جرير عن عامر بن عبد الله بن الزبير قال كان ابو بكر يفتي على الناس  
 مكة فكان يفتي عجايز ونساء اذا ائمن فقال ابو الهيثم بن اراك تفتي النساء  
 فلو انك تفتي رجالا لجلدوا القوم من معك ومنغوبك ويدفعون عنك قال اي  
 ائت انا اريد ما حسد الله قال فحدثني بعض اهل بيتي ان هذه الآية نزلت  
 فيه فاما من اعطى واتقى الى آخرها واخرج ابن ابي حاتم والطبراني عن عروة  
 ابن ابى بكر الصديق رضي الله عنه سبعة كلم يعذب في الله وفيه نزلة وسببها الاثني  
 الى آخر السورة واخرج الزبير عن عبد الله بن الزبير قال نزلت هذه الآية والاحد  
 عنده من نعمة تجزي الى آخر السورة في ابى بكر الصديق واخرج البخاري عن عائشة  
 ان ابابكر لم يكن يحث في يمين حتى انزل الله كفارة اليمين واخرج الزبير و  
 ابن عساكر عن اسيد بن صفوان وكانت له حبة قال قال علي والذبي جابر  
 بالحق محمد وصدق به ابو بكر الصديق قال ابن عساكر كذا الرواية بالحق ولعلها  
 قراءة علي واخرج الحاكم عن ابن عباس في قوله تعالى وشاورهم في الامر  
 قال نزلت في ابى بكر وعمر واخرج ابن ابي حاتم عن ابن شاذب قال نزلت  
 ولئن خاف مقام رب جنتان في ابى بكر وعمر وله طرق اخرى ذكرتها في باب النزول  
 واخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عمر وابن عباس في قوله تعالى و  
 صالح المؤمنين قال نزلت في ابى بكر وعمر واخرج عبد الله بن ابي حمزة في تفسيره  
 عن جابر قال لما نزلت ان الله وملائكته يصلون على النبي قال ابو بكر يا  
 رسول الله انزل الله عليك خير الا انك انما نزلت هذه الآية هو الذي  
 يصل على طيكم وملائكته واخرج ابن عساكر عن علي بن الحسين ان هذه الآية نزلت في  
 ابى بكر وعمر وعلي وزعمنا في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين واخرج  
 ابن عساكر عن ابن عباس قال نزلت في ابى بكر الصديق وصينا الاناس  
 بواله يا احسانا الى قوله وعدا الصدق الذي كانوا يوعدون واخرج ابن عساكر

ابني كبر وعمر احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد ازرى على  
 المهاجرين والانصار واخرج ابن سعيد عن الزهري قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم لسان بن ثابت بل قلت في ابني بكر شيئا قال نعم قلت  
 قل وانا اسمع فقال شعر ثنائي اثنين في الغار النيف وقت دج طاف العدو به  
 اذ صعدا بجبل هـ وكان حب رسول الله وقت علموا به من البرية لم يعدل به رجلا  
 فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذنه ثم قال صدقت  
 يا حسان هو كما قلت فضل زوى احمد والترمذي عن انس بن مالك قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي باستي ابو بكر واشد همي  
 امر الله عمر واصد همي حيا عثمان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم  
 زيد بن ثابت واقربهم الي بن كعب وكل امته اين واين هذه الامته ابو بصير  
 بن الجراح واخرجه ابو يعلى من حديث ابن عمر وزاد فيه واقضاهم علي واخرج  
 الديلمي في مسند الفردوس من حديث شداد بن اوس وزاد ابو ذر الزهري  
 واصد قهما وابو الدرداء واعبد امتي واتقاهم ومعوته بن ابى سفيان احلم امتي واجود  
 وتسل شيننا العلامة الكانجي عن هذه التفضيلات بل تنافى التفضيل السابق  
 فاجاب بانه لا منافاة فصل في ما انزل من الآيات في حياه  
 تصديقته او امر من شأنه اعلم اني رايت لبعضهم كتابا في اساس من  
 نزل فيهم القرآن غير محرر ولا مستوعب وقد الفت في ذلك كتابا خلا مستوعبا  
 محررا وانا انقص هنا ما يتعلق منه بالصديق ثم قال تعالى ثنائي اثنين اذ هما  
 في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته عليه  
 اجمع المسلمون على ان صاحب الذكر ابو بكر وسياقي فيه اشرعنه واخرج ابن ابى  
 حاتم عن ابن عباس في قوله تعالى فانزل الله سكينته عليه قال علي ابني بكر ان النبي  
 صلى الله عليه وسلم لم تنزل السكينة عليه واخرج ابن ابى حاتم عن ابن مسعود ان ابو بكر  
 اشترى بلالا من امية بن خلف وابي بن خلف ببنوة وعشرة اواق فاعتقه الله

يؤم القبية واخرج الطبراني في الاوسط عن ابى هريرة (م) واخرج الترمذي والحاكم  
 ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تشق حنة الارض  
 ثم ابوبكر ثم عمر واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن عبد الله بن خطلة ان النبي  
 صلى الله عليه وسلم رأى ابابكر وعمر فقال هذان السبع والبصر واخرج الطبراني  
 من حديث ابن عمر وابن عمرو واخرج البزار والحاكم عن ابى اروى الدوسي  
 قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل ابوبكر وعمر فقال الحمد لله الذي  
 ايدني فكبا وورد هذا ايضا من حديث البراء بن عازب (اخرج الطبراني في الاوسط)  
 واخرج ابو يعلى عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا  
 جبريل فقلت يا جبريل حدثني فضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك فضائل  
 عمر منذ ما ليث نوح في قومه ما فدت فضائل عمر وان عمر من جنات  
 ابى بكر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 لابي بكر وعمر لو اجتمعنا في مشورة ما خالفكما واخرج الطبراني من حديث البراء بن عازب  
 واخرج ابن سعد عن ابن عمر انه سئل من كان نبيتي في زمن رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فقال ابوبكر وعمر ولا اعلم غيرهما واخرج عن ابى القاسم بن محمد قال  
 كان ابوبكر وعمر وعثمان وعلي يفتنون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 واخرج الطبراني عن ابن مسعود عن ابن مسعود قال ان كل نبي  
 خاصة من امته وان خاصتي من اصحابي ابوبكر وعمر واخرج ابن عساكر عن علي  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابابكر وجنبي ابنته وحملي الى دار الحجرة  
 وعنتى بلال رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وماله من صديق  
 رحم الله عثمان رضي الله عنه رحم الله عليا اللهم ادرك معي حيث دار واخرج  
 الطبراني عن سهل بن سعد قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صلوا عليه  
 فحمد الله واثنوا عليه ثم قال ايها الناس ان ابابكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك  
 ايها الناس اني راض عنه وعن عمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن

عن ابن عيينة قال عاتب السلمي في كلامه في رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الا ابا بكر جسد فانه خرج من المعاتبية ثم قور الا تنصروه فقد نصره السدي في  
 الذين كفروا ثم اثنى اثنين اذ جاني الثاني فصل في الاحاديث الواردة في  
 فضله مقررنا بعمر سوي ما تقدم اخرج الشيخان عن ابى هريرة قال  
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بيناراع في غنمه عدا عليه الذئب  
 فاخذ منها شاة فطلبه الراعي فالتفت اليه الذئب فقال من لها يوم اسبع يوم  
 لا راعى لها غيرى وبنارجل يسوق بقرة قد حل عليها فالتفت اليه فكلته فقالت  
 انى لم اخلق لى هذا ولكنى خلقت للحرث قال الناس سبحان الله بقرة تشكلم قال  
 النبى صلى الله عليه وسلم فاني اومن بذلك وابوبكر وعمر واثم ابوبكر وعمر اى  
 لم يكونا في المجلس شهد لهما بالايان بذلك لعلمه كمال ايانها و آخرج الترمذى  
 عن ابى سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبى الا  
 وزيران من اهل السما ووزيران من اهل الارض فاما وزير اى من اهل السما  
 فجبريل وميكائيل واما وزير اى من اهل الارض فابوبكر وعمر و آخرج اصحاب السنن  
 وغيرهم عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابوبكر في الجنة  
 وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وذكر تمام العشرة و آخرج  
 الترمذى عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الدرجات  
 العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في افق السما وان ابابكر وعمر من  
 و آخرج الطبراني من حديث جابر بن سمرة وابى هريرة و آخرج الترمذى عن  
 انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على اصحابه من المهاجرين  
 والانصار وهم جلوس فيم ابوبكر وعمر فلا يرفع اليه احد منهم بصره الا ابوبكر وعمر  
 فانها كانا ينظران اليه وينظر اليهما ويتبسمان اليه ويتبسم اليهما و آخرج الترمذى  
 وحاكم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم فدخل المسجد  
 وابوبكر وعمر احدهما عن يمينه والاخر عن شماله وهو اخذ بايديهما وقال كهن ابعث

اذا قبل ابو بكر وسلم وقال اني كان بيني وبين عمر بن الخطاب شئ فاسعرت  
 اليه ثم ندمت فساكت ان يغضلي فاني على ما قبلت اليك فقال يغفر لك يا ابا  
 البكر فملا ثا ثم ان عمر ندم فاتي منزل ابى بكر فلم يجده فاتي النبي صلى الله عليه وسلم  
 فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يتمعر حتى اشفق ابو بكر فوجها على ركبتيه فقال  
 يا رسول الله انما كنت اظلم منه مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله  
 بعثنى اليكم فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت واساني بنفسه وماله فهل انتم تاركون  
 لي صاحبى مرتين فها وذي بعد ما وخرج ابن عدي من حديث ابن عمر رضي  
 عنهما وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذوني في صاحبى فان البصر  
 بعثنى بالمدى ودين الحق فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت ولولا ان الله  
 صاحبنا لاتخذته خيلا ولكن اخوة الاسلام وخرج ابن عساكر عن المقدم قال  
 استب حليل بن ابى طالب وابو بكر قال وكان ابو بكر سبابا او سبابا غير انه  
 تخرج من قرابته من النبي صلى الله عليه وسلم فاعرض النبي صلى الله عليه وسلم  
 فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فقال لا تدعون لي صاحبى  
 ما شانكم ومثانه فوالله ما منكم رجل الا على باب بيته ظلية الاباب ابى بكر فان  
 على باب النور فوالله لقد قلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت واسكتهم الاموال و  
 حاول باله وخذلتموني وواساني واتبعني واخرج البخاري عن ابن عمر قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلا لم ينظر الله اليه يوم القيامة  
 فقال ابو بكر ان احد شئتي ثوبي يستريحى الا ان اتعابد فوالله فقال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم انك لست تضيع ذلك خيلا وخرج مسلم عن ابى هريرة رضي  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر  
 انا قال فمن تبع منكم اليوم حيازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال  
 ابو بكر انا قال فمن عاد اليوم منكم مرضيا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ما اتبعن في امر الا دخل الجنة وقتيد ورد هذا الحديث من رواية ابن

بن عوف والمهاجرين الاولين فاعرفوا ذلك لهم واخرج عبد الله بن احمد في  
 نزول الزبير عن ابي بن ابي حازم قال جابر رجل الى علي بن اكين فقال ما كان  
 منزلة ابي بكر وعمر من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنز لهما منه الساعة واخرج  
 ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ابي بكر وعمر  
 لا يتأمر عليهما احد من بعدي واخرج ابن عساكر عن انس مرفوعا حسب ابي بكر وعمر  
 ايمان وفضلهما كغيره اخرج عن ابن جابر قال حسب ابي بكر وعمر فمهما من السنة و  
 اخرج عن انس مرفوعا الى لارج لاسي في جهنم لا ابي بكر وعمر ما رجوا لهم في قول  
 لا اله الا الله فصل في الاحاديث الواردة في فضله وحده سوى ما  
 تقدم اخرج الشيخان عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول من اتفق زوجين من شيء من الاشياء في سبيل الله روي عن ابواب الجنة  
 يا عبد الله هذا خير من كان من اهل الصلوة روي عن ابواب الصلوة ومن كان  
 من اهل الجهاد روي عن ابواب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة روي عن  
 باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام روي عن باب الصيام من بابا ليا  
 فقال ابو بكر اهل من يدعي من تلك الابواب من ضرورة فضل يدعي منها كلها  
 احد قال نعم فارجو ان تكون منهم يا ابا بكر واخرج ابن داود والحاكم وصححه عن  
 ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول  
 من يدخل الجنة من امتي واخرج الشيخان عن ابي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس على في صحبته واما ابا بكر ولو كنت متخذا  
 خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام وقد ورد هذا الحديث  
 من رواية ابن عباس وابن الزبير وابن مسعود وجندب بن عبد الله والبراء  
 وكعب بن مالك وجابر بن عبد الله وانش وابي واقد الليثي وابي الجهم و  
 عائشة وابي هريرة وابن عمر وقد سرت طرقت في الاحاديث المتواترة  
 واخرج البخاري عن ابي الدرداء قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم

يا سبعة ما لك والصديق فقلت يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي كلمة  
 كرهتها فقال لي قل كما قلت حتى يكون قضا صافا ببيت فقال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم اجل لا ترد عليه ولكن قتل قد غفر الله لك يا ابا بكر فقلت  
 غفر الله لك يا ابا بكر واخرج الترمذي وحسنه عن ابن عمر عن ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال لا بى كبرانت صاحبى على اخوض وصاحبى فى الغار  
 واخرج عبد الله بن احمد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر  
 صاحبى ومؤنس فى الغار وانا وجهن واخرج البيهقي عن حفصة بنت  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى الجنة طير كما قال النجاشي قال ابو بكر  
 انما انا حمة يا رسول الله قال نعم منها من ياكلها وانت ممن ياكلها وقد ورد  
 هذا الحديث من رواية انس واخرج ابو يعلى عن ابى هريرة قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم عرج بى الى السار فامررت بساء الا وجدت فيها اسمى محمد  
 رسول الله وابو بكر الصديق خلفى اسناد ضعيف لكنه ورد ايضا من حديث  
 ابن عباس وابن عمر وانس وابى سعيد وابى الدرداء باسناد ضعيف يشد بعضها  
 بعضها واخرج ابن ابى حاتم وابو نعيم عن سعيد بن جبير قال قرأت عند النبى  
 صلى الله عليه وسلم يا ايها النفس المطمئنة فقال ابو بكر يا رسول الله ان هذا  
 الحسن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان الملك يقول لك عند الموت  
 واخرج ابن ابى حاتم عن عامر بن عبد الله بن الزبير قال لما نزلت ولولانا  
 كتبنا عليهم ان اقلوا انفسكم الآية قال ابو بكر يا رسول الله لو امرتني ان اقتل  
 نفسي لفعلت فقال صدقت واخرج ابو القاسم البغوي حدثنا داود بن عمر حدثنا  
 عبد الجبار بن الورد عن ابن ابى مليكة قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 واصحابه غدرا فقال ليح كل رجل الى صاحبه قال فنج كل رجل حتى بقى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر فنج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابى بكر حتى اعتنقه  
 وقال لو كنت متخذ اخليل حتى الفتى الله لا متخذت ابا بكر خيلا ولكنه صاحبى تابعه

بن مالك وعبد الرحمن بن ابى بكر فحدثنا الشراخ خرج (البياض فى الاصل)  
 وفى آخره وجبت لك الجنة وحدثنا عبد الرحمن اخراجه البزار ونقطه صلى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة اصبغ ثم اقبل على اصحابه بوجه فقال من اصبغ  
 منكم اليوم قالوا فقال عمر يا رسول الله لا يصح بالصلوة الباردة فاصبحني فقلت فقال ابو بكر ولكن حدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 فاصبحت صائما فقال بل احد منكم اليوم عاد مريضنا فقال عمر يا رسول الله لم يرح  
 فكيف نعود المريض فقال ابو بكر بلغني ان اخي عبد الرحمن بن عوف شك فجلت  
 طريقى عليه لا نظركيف اصبغ فقال بل منكم احد اطعم اليوم مسكينا فقال عمر صليتنا يا  
 رسول الله ثم لم يرح فقال ابو بكر دخلت المسجد فاذا ابائل فوجدت كثرة من  
 خبز الشعير فري عبد الرحمن فاخذ منها ودفعها اليه فقال انت فابشر بالجنة  
 ثم قال كلمة ارضى بها عمر وعمر زعم انه لم يرد خير اقطا الا سبعة اليه ابو بكر واخرج  
 ابو يعلى عن ابن مسعود قال كنت فى المسجد اصيل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 عليه وسلم معه ابو بكر وعمر فوجدني اذ عوف فقال سل تعطه ثم قال من احب ان  
 يقرأ القرآن غضا طريا فليقرأ بقراءة ابن اعمى فمرجعت الى منزلي فأتاني  
 ابو بكر فبشرني ثم اتى عمر فوجد ابا بكر خارجا قد سبقه فقال انك سابق بالخير و  
 اخرج احمد بن حسن عن ربيعة الاسلمى قال جري بيني وبين ابى بكر كلام  
 فقال لي كلمة كرهتها ونذمت فقال لي يا ربيعة رد على مثلها حتى يكون قصاصا  
 قلت لا افعل قال تقولن او لا تستدين عليك رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بكر وجاء اناس من اهل مكة فقالوا لى حرم الله  
 ابا بكر فى اى شئ يستعدي عليك وهو الذى قال لك ما قال فقلت  
 اتدرون من هذا ابو بكر الصديق هذا ثمانى اثنين وثمانون شيعة المسلمين اليكم  
 لا يفتت فيكم ثم نضرني عليه فيغضب فيأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيغضب  
 لغضبه فيغضب الله لغضبه فيهلك ربيته وانطلق ابو بكر فوجعت وحدى حتى  
 اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثته الحديث كما كان فرقع الى رأسه فقال



عن علي انه دخل على ابي بكر وهو مسجى فقال ما احدثني السدي بصحيفة احب الي من  
 هذا المسجى واخرج ابن عساكر عن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثني عمر بن الخطاب انه ما سبق ابا بكر الى خير  
 قط الا سبقته به واخرج الطبراني في الاوسط عن علي قال والذي نفسي بيده  
 ما استبقنا الى خير قط الا سبقنا اليه ابو بكر واخرج في الاوسط ايضا عن حميفة  
 قال قال علي خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر لا يجمع  
 جبي ولفض ابي بكر وعمر في قلب المؤمن واخرج في الكبير عن ابي عمر وقال ثلثة  
 من قرئش اصبح قرئش وجوا وامننا اخلاقا واشبهنا جنانا ان حدثوك لم يذكرك  
 وان حدثتهم لم يذكرك ابو بكر الصديق وابو عبدة بن الجراح وعثمان بن عفان  
 واخرج ابن سعد عن ابراهيم النخعي قال كان ابو بكر يسمى الاواه لرافته وحرته  
 واخرج ابن عساكر عن الربيع بن انس قال مكتوب في الكتاب ولعل ابي بكر الصديق  
 مثل القطر يما وقع نفع واخرج ابن عساكر عن الربيع بن انس قال نظرنا في صحابة الانبياء فوجدنا بابا كان له صاحب مثل  
 ابي بكر الصديق واخرج عن ابنه قال فضل ابي بكر انه لم يشك في السادة قط واخرج عن الزبير بن بكار قال سمعت بعض  
 اهل العلم يقول خطباء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وعلي  
 ابن ابي طالب واخرج عن ابي حصين قال ما ولد لادم في ذريته بعد النبيين  
 والمرسلين افضل من ابي بكر ولقد قام ابو بكر يوم الردة مقام نبي من الانبياء  
 فضل اخرج الدينوري في المجالسة وابن عساكر عن الشعبي قال خص الله تبارك  
 وتعالى ابا بكر بالسبع خصال لم يخص بهذا احدا من الناس سواه الصديق ولم يسم  
 احدا الصديق غيره وهو صاحب الفار مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفيقه  
 في الهجرة وامره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة والسلامين شهودا واخرج  
 ابن ابي داود في كتاب المصاحف عن ابي جعفر قال كان ابو بكر يسمع مناجاة  
 جبريل للنبي صلى الله عليه وسلم ولا يراه واخرج الحاكم عن ابن السيب قال  
 كان ابو بكر من النبي صلى الله عليه وسلم مكان الوزير فكان يشاوره في جميع اموره

وكيع بن عبد الجبار بن الورود (اخرج ابن عساكر) وعبد الجبار ثقة وشيخه ابن ابى  
 مليكة امام الاثني عشر وهو غريب جدا قلت اخرج الطبراني في الكبير وابن  
 شاهين في السنة من وجه آخر موصولا عن ابن عباس واخرج ابن ابى الدنيا  
 في معارج الاطلاق وابن عساكر من طريق صدقة بن ميمون القرشي عن  
 سليمان بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصال اثني عشر  
 وستون حصة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه حصة منها يدخل بها الجنة قال  
 ابو بكر يا رسول الله اني شئ منها قال نعم جمعا من كل واخرج ابن عساكر من  
 طريق اخرى عن صدقة القرشي عن رجل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 خصال اثني عشر وستون فقال ابو بكر يا رسول الله لي منها شئ قال كلها فيك  
 فمنا لك يا ابا بكر واخرج ابن عساكر من طريق محمد بن يعقوب الانصاري عن ابيه  
 قال ان كانت حلقه رسول الله صلى الله عليه وسلم تشبك حتى يصير كالاسوار  
 وان مجلس ابى بكر منها الفاضل ما يطع فيه احد من الناس فاذا جاز ابو بكر مجلس  
 ذلك المجلس واقبل عليه النبي صلى الله عليه وسلم بوجهه والعق اليه حديثه وسمع الناس  
 واخرج ابن عساكر عن النضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب  
 ابى بكر وشكره واجب على كل امتي واخرج شاذان من حديث سهل بن سعد  
 اخرج عن عائشة مرفوعا الناس كلهم يحاسبون الا ابا بكر فصل فيما ورد  
 من كلام الصحابة والسلف الصالح في فضله اخرج البخاري عن جابر بن  
 قال قال عمر بن الخطاب ابو بكر سيدنا واحب الائمة في شعب الایمان عن  
 عمر بن الخطاب قال لو وزن ايمان ابى بكر بايمان اهل الارض لرجح بهم واخرج ابن ابى  
 شيبة عن عبد الله بن احمد في نزول الزهراء عن عمر بن الخطاب قال ان ابا بكر كان سابقا  
 مبرزا وقال عمر لو ددت اني شعرة في صدر ابى بكر اخرجته مسددة في سنده قال  
 وددت اني من الجنة حديث اري ابا بكر اخرج ابن ابى الدنيا وابن عساكر  
 وقال لقد كان يرح ابى بكر طيب من يرح المسك (اخرج ابو نعيم) واخرج ابن عساكر

ياحيي غفر لعلك

خصال الخيرة

حلقه كالاسوار

الخليفة من بعدى و آخرج مسلم عن عائشة رضي قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه ادعى لي اباك و اخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متهم و يقول قائل انا اولي و يا بے الله و المؤمنون الا ابا بكر و آخرجه احمد و غيره من طرق عنهما و في بعضها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي فيه مات ادعى لي عبد الرحمن ابن ابى بكر اكتب لابي بكر كتابا لا يخلف عليه احد من بعدى ثم قال و عيسى معاذ الله ان يخلف المؤمنون في ابى بكر و آخرج مسلم عن عائشة رضي انها سئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخفا لو استخلف قالت ابو بكر قيل لها ثم من بعد ابى بكر قالت عمر قيل لها من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح و آخرج الشيخان عن ابى موسى الاشعري قال قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فاشد مرضه فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت عائشة يا رسول الله انه رجل رقيق القلب انما قام مقامك لم يستطع ان يصل بالناس فقال مروى ابا بكر فليصل بالناس ففادت فقال مروى ابا بكر فليصل بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه الرسول صلى الله عليه وسلم بالناس في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الحديث متواتر و رواه ايضا من حديث عائشة و ابن مسعود و ابن عباس و ابن عمر و عبد الله بن زمعة و ابن سبيد و علي بن ابى طالب و حفصة و قد سقطت طرقهم في الاحاديث المتواترة و في بعضها عن عائشة رضي الله عنها راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك و ما حلتني على كثرة مراجعته الا انه لم يقع في قلبي ان يحيب الناس بعبد رجلا قام مقامه ابداء الا كنت ارى انه لمن يقوم احد مقامه الا تشاءم الناس به فاروت ان يعيد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ابى بكر و في حديث ابن زمعة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم بالصلوة و كان ابو بكر غائبا فقدم عمر رضي الله عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الا لابي الله و المسلمين الا ابا بكر فليصل بالناس ابو بكر و في حديث ابن عمر كبر عمر فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطلع رأسه غضبا فقال يا بن ابى قحافة

وكان ثمانية في الاسلام وثمانية في الفار وثمانية في العرش يوم بدرو  
 ثمانية في القبر ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم عليه احد **فصل**  
 في الاحاديث والآيات المشيرة الى خلافته وكلام الامامة في ذلك اخرج  
 الترمذي حقه واحكامه وصححه عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم قتدوا بالذين من بعدي ابى بكر وعمر واخرجه الطبراني من حديث  
 ابى الدرداء واحكامه من حديث ابن مسعود واخرج ابو القاسم البغوي بسند حسن  
 عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون  
 خلفي اثنا عشر خليفة ابوبكر الاخير الا قليلا صدر هذا الحديث مجمع على صحته واد  
 من طرق عدة وقد تقدم شرحه في اول هذا الكتاب وفي الصحيحين في الحديث  
 السابق انه صلى الله عليه وسلم لما نطق بوفاته وقال ابن عبد اخيره الله  
 الحديث وفي آخره لا يتبعين باب الاسد الاباب ابى بكر وفي لفظ لهما لا يتبعين في السجدة  
 خوخة الاخوة ابى بكر قال العلماء هذا اشارة الى الخلافة لانه يخرج منها الى الصلوة  
 بالسليين وقتدور وهذا اللفظ من حديث الشيخ ولفظه سدوا هذه الابواب  
 اشارة في المسجد الاباب ابى بكر (اخرج ابن عدى) ومن حديث عائشة رضي  
 اخرج الترمذي وغيره ومن حديث ابن عباس في زوائد السنن ومن حديث  
 معاوية ابن ابى سفيان اخرج الطبراني ومن حديث انس اخرج البزار واخرج  
 الشيخان عن جابر بن مطعم قال اتت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فامرأ  
 ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول الموت فقال  
 ان لم تجدي فاتي ابابكر واخرج احكامه وصححه عن انس بن مالك قال بعثني بواصطيق الى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سلم الى من نرفع صدقاتنا بعدك فانيت  
 فسالته فقال الى ابى بكر واخرج ابن عساكر عن ابن عباس رضي قال جارت امرأة  
 الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأل شيئا فقال لما تقولين فقالت يا رسول الله ان  
 عدت فلم اجدك تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجدني فاتي ابابكر فسالته

في الحديث

اتخلف الناس فيه بل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلف اليك فاستك  
 الحسن قاعدا وقال او في شك هؤلاء اباك اسي والله الذي لا اله الا هو لقد  
 اتخلفه ولو كان اعلم بالله واقتفى له واشد له مخافة من ان يموت عليها ولم يأمه  
 واخرج ابن عدي عن ابى بكر بن عياش قال قال لى الرشيديا ابا بكر كيف اتخلف  
 الناس ابا بكر الصديق قلت يا امير المؤمنين سكت الله وسكت رسوله وسكت  
 المؤمنون قال والله ما زدتني الا غما قال يا امير المؤمنين مرض النبي صلى الله  
 عليه وسلم ثمانية ايام فدخل عليه بلال فقال يا رسول الله من يصلي بالناس قال  
 من ابا بكر يصلي بالناس فصلى ابا بكر بالناس ثمانية ايام والوحى ينزل فسكت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لسكوت الله وسكت المؤمنون لسكوت رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم فاجبه فقال بارك الله فيك وقت استبط حاتم من العلماء  
 خلافة الصديق من آيات القرآن فاخرج البيهقي عن الحسن البصري في قوله تعالى  
 يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه قال  
 هو والله ابا بكر واصحابه لما ارتدت العرب جاهدتهم ابا بكر واصحابه حتى ردهم  
 الى الاسلام واخرج يونس بن بكير عن قتادة قال لما توفي النبي صلى الله عليه  
 وسلم ارتدت العرب فذكر قال ابى بكر لهم الى ان قال فلما نتحدث ان  
 هذه الآية نزلت في ابى بكر واصحابه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه واخرج  
 ابن ابى حاتم عن جوير بن جوير قال قال الله تعالى قل للخلفين من الاعراب سددعون  
 الى قوم اولى باس شديد قال بهم بنو خزيمة قال ابن ابى حاتم وابن ربيعة  
 هذه الآية حجة على خلافة الصديق لانه الذي دعا الى قتالهم وقال الشيخ ابو الحسن  
 الاشعري سمعت ابا العباس بن شريح يقول خلافة الصديق في القرآن في  
 هذه الآية قال لان اهل العلم اجمعوا على انه لم يكن بعد نزل ولها قال دعوا اليه  
 الا دعاء ابى بكر لهم وللناس الى قتال اهل الردة ومن منع الزكاة قال فدل  
 ذلك على وجوب خلافة ابى بكر وافتراض طاعته اذا اخبر الله ان المتولى عن

قال العلماء في هذا الحديث اوضح دلالة على ان الصديق افضل الصحابة  
 على الاطلاق واهتم بالخلافة واولاهم بالامامة قال الاشعري قد علم بالضرورة  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر الصديق ان يصلي بالناس مع حضور المهاجرين  
 والانصار مع قوله يوم القوم اقرهم كتاب الله فدل على انه كان اقرهم اى  
 اعلمهم بالقرآن انتهى وقد استدل الصحابة انفسهم بهذا على انه احق بالخلافة منهم عمرو  
 سياتي قوله في فضل المباينة ومنهم علي واخرج ابن عساكر عنه قال لقد امر النبي  
 صلى الله عليه وسلم ابابكر ان يصلي بالناس واني لشاهد وما انا بغائب وما بى  
 مرض فريضنا لدنيا ما مرضى النبي صلى الله عليه وسلم لدينا قال العلماء وقد  
 كان معروفا بابلية الامامة في زمان النبي صلى الله عليه وسلم واخرج احمد و  
 ابو داود وغيرهما عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف  
 فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فاتهم بعد الظهر ليصلح بينهم وقال يا بلال ان حضرت  
 الصلوة ولم آت فمرا بأكبر فليصل بالناس فلما حضرت صليوة العصر قام بلال  
 الصلوة ثم مرا بأكبر فليصل واخرج ابو بكر الشافعي في الغيلانيات وابن عساكر  
 عن حفصة ربة انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انت مرضت قدمت  
 ابابكر قال لست انا اقدمه ولكن الله يقدمه واخرج الدارقطني في الافراد  
 والخطيب وابن عساكر عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات  
 الله ان يقدمك ثلثا فابي علي الا تقديم ابى بكر واخرج ابن سعد عن الحسن قال  
 قال ابو بكر يا رسول الله ما ازال ارا في اطرافى حذرات الناس قال يتكلمون  
 من الناس سبيل قال ورايت في صدرى كالمقنتين قال شققتين واخرج ابن  
 عساكر عن ابى بكر قال اتيت عمرو بن عبد الله فوجدته في قوم ياكلون فرمى بصره في  
 مؤخر القوم الى حبل فقال ما تجد فيها اقرأ قبلك من الكتب قال خليفة النبي  
 صلى الله عليه وسلم صدقة واخرج ابن عساكر عن محمد بن الزبير قال ارسلني  
 عمر بن عبد العزيز الى الحسن البصري اسأله عن شيئا فوجدته ثقلت له اشقني فيسا

بايعت فلانا فلا يفتقرن امران يقول ان ببيعة ابى بكر كانت فلتة الا وانها  
 كانت كذلك الا ان السدوقى شرط وليس فليكن اليوم من قطع اليه الاعناق مثل  
 ابى بكر وان كان من خيرنا حين توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليا  
 والزبير ومن معهما تخلفوا فى بيت فاطمة وتخلفت الانصار عنا باجمعتها فى استيفه  
 بنى ساعدة واجتمع المهاجرون الى ابى بكر فقلت له يا ابا بكر انطلق بنا الى اخواننا  
 من الانصار فانطلقنا نومهم حتى لقينا رجلا ناصرا فلما كان الذى صنع القوم  
 قالوا اين تريدون يا معاشر المهاجرين قلت زيدا اخواننا من الانصار فقالوا عليكم  
 ان لا تقر بوجههم واقضوا امركم يا معاشر المهاجرين فقلت والله لا تدينهم فانطلقنا حتى  
 جئناهم فى حقيفة بنى ساعدة فاذا هم مجتمعون واذا بين ظهرانيهم رجل منزل  
 فقلت من هذا قالوا ابن عباد فقلت ما له قالوا وجع فلما جلسنا قام خطيبهم فأتى  
 على السدوقى وقال ابا عبد فحن الانصار السدوقى ببيعة الاسلام وانتم يا معاشر  
 المهاجرين رهط منا وقد دفت واذ منكم تريدون ان تحتزلونا من اصلنا و  
 تحضنونا من الامر فلما سكنت اردت ان اكلم وقد كنت زورت مقالة عجبتنى  
 اردت ان اتولما بين يدي ابى بكر فقلت كنت اوارى منه بعض الجدة وهو  
 كان احلم منى واودر فقال ابو بكر على رسلك فكرهت ان اغضبته وكان اعلم  
 منى والسدوقى ما ترك من كلمة أعجبتنى فى تزويرى الا قال لى بديهة وافضل حتى  
 سكنت فقال ابا عبد فما ذكرتم من خير فانتم اهل ولم تعرف العرب غير الامم الا  
 لهذا من قریش هم اوسط العرب لباودارا وقد ضيت لكم احد بنى العرب  
 ايها شتم فاخذ بيدي وسيد ابى عبدة بن الجراح فلم اكره مما قال غير ما و  
 كان والسدوقى اقدم فغضب عنتى لا يقر بنى ذك من انتم احب الي من ان تامر  
 على قوم فيهم ابو بكر فقال قائل من الانصار انا جلد لهما المحلك وعذيقا الحرب  
 منا امير ومنكم امير يا معاشر قریش وكثر اللغو وارتفعت الاصوات حتى شئت  
 الاختلاف فقلت لا يسط يدك يا ابا بكر فسط يده فبايعته وبايعه المهاجرون ثم بايعه

ذلك يندب عذبا ليا قال ابن كثير ومن فسر القوم بانهم فارس والروم  
 فالصديق هو الذي جهز الجيوش اليهم وتماهم امرهم كان على يد عمر وعثمان وسبا  
 فرعا الصديق وقال تعالى وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم  
 في الارض الآية قال ابن كثير هذه الآية منطبقة على خلافة الصديق  
 واخرج ابن ابى حاتم في تفسيره عن عبد الرحمن بن عبد الحميد المهدي قال لان  
 ولاية ابى بكر وعمر في كتاب الله يقول الله وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات  
 ليستخلفنهم في الارض الآية واخرج الخطيب عن ابى بكر بن عياش قال ابو بكر  
 الصديق خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في القرآن لان الله تعالى يقول  
 للفقراء المهاجرين الى قوله اولئك هم الصادقون فمن ساء الله صاذا قافليس  
 يكذب وهم قالوا يا خليفة رسول الله قال ابن كثير استنباط حسن واخرج الهيثمي  
 عن الزعفراني قال سمعت الشافعي يقول اجمع الناس على خلافة ابى بكر الصديق  
 وذلك انه اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجدوا تحت  
 اديم السما خير من ابى بكر فلو له رقابهم واخرج اسد السنته في فضائله عن معاوية  
 بن قررة قال ما كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يشكون ان ابابكر  
 خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كانوا يسمونه الا خليفة رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم وما كانوا يجتمعون على خطأ ولا ضلال واخرج الحاكم وصححه علي بن مسعود  
 قال ما راها المسلمون سنا فهو عندنا حسن وما راها المسلمون سيئا فهو عندنا سيئ  
 وقد رآى الصحابة جميعا ان يستخلف ابابكر واخرج الحاكم وصححه الذهبي عن مرة الخطيب  
 قال جاء ابوسفيان بن حرب الى علي فقال ما بال هذا الامر في اقل قرين وثلة  
 واذا لما ذلنا يعني ابابكر والسد لكن شئت لانا منها عليه خيلا ورجالا قال فقال علي  
 لطلال ما عادت الاسلام واهله يا اباسفيان فلم يضره ذلك شيئا انا وجدنا  
 ابابكر لما اهل الفضل في مبايعته روى الشيخان ان عمر بن الخطاب خطب  
 الناس حربه من الحج فقال في خطبته قد بلغني ان فلانا منكم يقول لو مات عمر



محمد السدوسي عليه السلام قال اما بعد ايها الناس فاني قد وليت عليكم وليا خيرا  
 فان احسنت فاعينوني وان اسات فقوموني الصديق امانة والكذب خيالة  
 والضعيف فيكم قومي عندي خست ارجح عليه حقه ان شار السدوسي القوي فيكم ضعيف  
 حتى اخذ الحق منه ان شار السدوسي لا يدع قوم الجاهل في سبيل السدوسي الا ضرر بهم السدوسي  
 بالزل ولا تشيع الفاحشة في قوم قط الا عمم السدوسي بالبلاء والسيوف ما لمعت السدوسي  
 رسوله فاذا عصيت السدوسي رسوله فلا طاعة لي عليكم قوموا الى صلواتكم يرحكم السدوسي واخرج  
 موسى بن عتبة في منازية واحكام وصحة عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابو بكر  
 فقال والسدوسي ما كنت حريصا على الامارة يوما ولا ليلته قط ولا كنت راغبا فيها ولا  
 ساكتها السدوسي في سر ولا علانيته ولكنني اشفقت من الفتنة وما لي في الامارة من  
 راحة لقد قلت امر اعطيا مالي بمن طاعة ولا يذ الا بتقوية السدوسي فقال علي والزبير  
 ما غضبنا الا لاننا اخبرنا عن المشورة وانا نرى ابابكر احق الناس به انما لصاحب الغار  
 وانا لعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول السدوسي صلى الله عليه وسلم بالصلوة قبل ان  
 يوهجي واخرج ابن سعد عن ابراهيم التيمي قال لما قبض رسول السدوسي صلى الله عليه  
 وسلم اتى عمر اباجع بن ابجراح فقال ابسط يدك فلا بابيك انك امين فذه  
 الا انه على لسان رسول السدوسي صلى الله عليه وسلم فقال ابو جعيلة لعمر ما رايت لك  
 فية قبلها منذ املت اتبايعني وفيكم الصديقين ولما في اثنين الفتنة ضعف الراي  
 واخرج ابن سعد ايضا عن محمد بن ابابكر قال لعمر ابسط يدك لا بابيك فقال  
 لعمر انت افضل مني فقال له ابو بكر انت اقوى مني ثم كرر ذلك ففتال  
 عمر فان قولي لك مع فضلك فبايعه واخرج احمد بن حميد بن عبد الرحمن بن  
 عوف قال توفي رسول السدوسي صلى الله عليه وسلم وابو بكر في طائفة من المدينة  
 فجاكفت عن وجهه فقبله وقال قد جئ لك ابني وامي ما اطيعك حيا وميتا مات  
 محمد ورب الكعبة فذكر الحديث قال وانطلق ابو بكر وعمر يتقاربان حتى اتوا جم  
 منكم ابو بكر فلم يترك شيئا انزل في الاضداد ولا ما ذكره رسول السدوسي صلى الله عليه وسلم

الانصار امام السد ما وجدنا فيها حضرا امرا هو اوفق من مبايعة ابي بكر خشنا ان  
 فارقتا القوم ولم تكن سعيته ان يحدوا بعد ما بيعته فاما ان نبايعهم على الاخر  
 واما ان نخالفهم فيكون فيهم فساد واخرج الناس ابو يعلى واحكام وصححه عن  
 ابن مسعود قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الانصار لنا ائمة  
 ومنكم امير فاما هم ثم بن الخطاب فقال يا معشر الانصار استمعوا ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قد امرا بابر ان يؤمر الناس فاكم تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر  
 فقالت الانصار نفوذ بالسد ان نتقدم ابا بكر واخرج ابن سعد واحكام والبيهقي  
 عن ابي سعيد اخذ روى قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واجتمع الناس  
 في دار سعد بن عباد وفيهم ابو بكر وعمر فقام خطباء الانصار فقبل الرجل منهم يقول  
 يا معاشر المهاجرين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اتقل رجل منكم  
 قرن معه رجلا منا فترى ان يلي هذا الامر رجلا مننا ومنكم فقامت خطباء الانصار  
 على ذلك فقام زيد بن ثابت فقال اقبلون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 كان من المهاجرين وخليفته من المهاجرين ونحن كنا الانصار رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فنحن الانصار خليفته كما كنا انصاره ثم اخذ بيد ابي بكر فسال هذا صاحبكم  
 فبايعه عمر ثم بايع المهاجرون والانصار وصعد ابو بكر المنبر فظفر في وجه القوم  
 فلم يزل يبريد عابا ليرى فجا فقال قلت ابن عمته رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وحرار ياروت ان تشق عصا المسلمين فقال لا تشرب يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فقام فبايعه ثم نظري وجه القوم فلم ير عليا فدعا فجا فقال قلت ابن عم رسول الله  
 عليه وسلم ونصته على ابنته اردت ان تشق عصا المسلمين فقال لا تشرب يا خليفة رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم فبايعه قال بن اسحق في السير حديثي الزهري قال حدثني انس بن مالك  
 قال لما بيع ابو بكر في السقيفة وكان الغدير جلس ابو بكر على المنبر فقام عمر فركم قبل ابي بكر  
 فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان السد قد جمع امركم على خيركم صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني ائتمن  
 اؤسافني الفارق فقوموا فبايعوه فبايع الناس ابا بكر سعيه العامة بعد سعيه الحقيقية ثم تكلم ابو بكر

علیه ثم قال اما بعد فاني قد وليت امرکم وليت بخیرکم ولكنه نزل القرآن وسن  
 النبي صلى الله عليه وسلم السنن وعلنا فعلنا فاعلموا ايها الناس ان الكيل للكيل  
 الحق واعجز العجز الفجور وان اقوامكم عندي الضعيف حتى اخذ له بجمعة وان اضعفكم  
 عندي القوي حتى اخذ منه الحق ايها الناس انما انا تبع وليست بي تدع فماذا  
 احسنت فاعينوني وان انا زعجت فقوموني اقول قولى هذا واستغفر الله  
 لى ولكم قال مالك لا يكون احد اماما ابدا الا على نوا الشط وواخرج الحاكم في مستدرکه  
 عن ابى هريرة ث قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخبت مكة فمنع ابو  
 قحافة ذلك فقال ما هذا قالوا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ام جحل من  
 قام بالامر بعده قالوا ابك قال فهل خست بذلك بنو عبد مناف وبنو النخيلة  
 قالوا نعم قال لا واضع لما رغبت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدي من طريق  
 عن عائشة وابن عمر وسعيد بن المسيب وغيرهم ان ابا بكر يوم قبض رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول سنة  
 احدى عشرة من الهجرة واخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عمر قال لم يجلس  
 ابو بكر الصديق في مجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر حتى لقي الله ولم يجلس  
 عمر في مجلس ابى بكر حتى لقي الله ولم يجلس عثمان في مجلس عمر حتى لقي الله  
 فضل في ما وقع في خلافة والذي وقع في ايامه من الامور  
 الكبار تنفيذ جيش اسامة وقال اهل الردة ما نفعي الزكوة وسيلته الكذاب  
 جمع القرآن اخرج الاسماعيلى عن عمر بن الخطاب قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 سلم اريد من ارتد من العرب وقالوا نصل ولا تزك فاثبت ابا بكر فقلت  
 يا خليفة رسول الله ائت الناس وارفق بهم فانهم بمنزلة الوحش فقال رجوت  
 لضررتك وحبتنى بخذ لانك جبار انى الجارية خوار فى الاسلام بما ذاعيت  
 اما نعم بشعر مفصل او بسمر مفترى هيات هيات مضى النبي صلى الله عليه وسلم  
 وانقطع الوحى والله لا جاد نهم ما استيك السيف في يدي وان منعوني عقالا

في شأنهم الا ذكره وقال لقد علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو  
 سلك الناس واوديا وسلكت الانصار واوديا لسكنت واوديا الانصار ولقد  
 علمت يا سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانت قاعد قرينش ولاة  
 هذا الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجرهم تبع لفاجرهم فقال له سعد صدقت نحن الوزراء  
 وانتم الامراء واخرج ابن حنبل عن ابي سعيد الخدري قال لما بعث ابو بكر ابا  
 من الناس بعض الانقباض فقال ايها الناس ما ينبغي لكم ان تحكم بهذا الامر  
 است اول من اسلم است است فذكر خصالا واخرج احمد عن ابي الطائي  
 قال حدثني ابو بكر عن بقة وما قالت الانصار وما قاله عمر قال فبايعوني و  
 قبلتها منهم وتخوفت ان تكون فتنة يكون بعد ما ردة واخرج ابن اسحق وابن  
 عابد بن معاذ بن عيسى انه قال لابي بكر ما حلك على ان تلي امر الناس وقد نسيته  
 ان انا على اثنين قال لم اجد من ذلك بد خشيت على امته محمد صلى الله عليه وسلم  
 الفرقة واخرج احمد عن قيس بن ابي حازم قال اني لجالس عند ابي بكر الصديق  
 بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرفه فقصته فنودي في الناس  
 الصلوة جامعة فاجتمع الناس مضجعا للنبي ثم قال ايها الناس لو دوت ان هذا  
 كفاني غيرة ولكن اخذتوني بسنة بيكم ما اطيعها ان كان لعصوا من الشيطان  
 وان كان لينزل عليه الوحي من السماء واخرج ابن سعد عن الحسن البصري قال لما  
 بعث ابو بكر قام خطيبا فقال اما بعد فاني وليت هذا الامر وانا له كاره ووالله لو دوت  
 ان بعضكم كفانيه الا وانكم ان كلتموني ان اعمل فيكم بشي عمل رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم لم اقم به كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد اكرم الله بالوحي و  
 عصمه الا وانا انا بشري ولست بخير من احدكم فراحوني فاذا رايتوني اتحت  
 فاجتوني واذا رايتوني زعجت فتقوموني واعلموا ان لي شيطانا يقريني فاذا  
 رايتوني غضبت فاجتبنوني لا اود ثر في اشعاركم واثباتكم واخرج ابن سعد  
 والخطيب في رواية مالك عن حمزة قال لما ولي ابو بكر خطب الناس فحمد الله و

من عندهم ولكن نذعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فمزموهم وقتلوهم وجعلوا ساليين  
 فثبتوا على الاسلام واخرج عن عروة قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول في مرضه الفذ وجيش اسامه فارس حتى بلغ الجحرف فارسلت اليه امرأة  
 فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقل فلم يبرح  
 حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قبض رجع الى ابي بكر فقال ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم بعثني وانما على غيري حاكم ثم وروينا ان خوف ان تكفر العرب وان  
 كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر لم يقاتل فان معنى سرقات الناس و  
 خياريهم فخطب ابو بكر الناس ثم قال والله لكن تحفظني الطير احب الي من ان ابداء  
 بشي قبل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبثته قال الذئبة لما اشتهرت وفاة النبي صلى الله عليه  
 وسلم بالنداء احي ارتدت طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومنعوا الزكاة  
 فنقض ابو بكر الصديق لقاتلهم فاشار عليه عمر وخيمه ان يفرعن قتالهم فقتل  
 والله لو منعوني عقالا او غناجا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 لقاتلهم على منعنا فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فمن  
 قال لا عصى لى ماله ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لا قاتل من  
 فرق بين الصلوة والزكاة فان الزكاة حق المال وقد قال الله سبحانه قال عمر  
 فوالله ما هو الا ان رايت الله شرح صدر ربي بكر للقتال ففرغت انه الحق واخرجه  
 (البياض في الاصل) وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى  
 بلغ نقتا حذاز بنجد وهربت الاعراب بنذرهم فكلهم الناس ابكروا وقالوا ارجع الى المدينة  
 والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزلوا به حتى رجع وامر خالد بن الوليد  
 وقال له اذا سلموا او اعطوا الصدقة فمن شأركم فليرجع ورجع ابو بكر الى المدينة  
 واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واستوى على راحلته اخذ على  
 بن ابي طالب بزماها وقال الى اين يا خليفة رسول الله اقول لك ما قال

قال عمر فوجدته في ذلك امضى مني واصرم وآدب الناس على امور ما كنت  
علي كثيرة من مؤمنهم حين وليتهم وخرج ابو القاسم النبوي وابوبكر الشافعي  
في فوائده وابن عساكر عن عائشة قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه و  
سلم اشترى النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالبحال  
الرايات ما نزل بابي لها ضما فما اختلفوا في نقطة الاطاريبي بغنائها ففضلها  
قالوا اين يدفن النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدنا عند احد من ذلك علم  
فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي قبض الا دفن  
تحت مضجعه الذي مات فيه قالت واختلفوا في سيرة فما وجدنا عند احد من  
ذلك علما فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما مضى الانبياء  
لا نورث ما تركناه صدقة قال الا سمعوا البيهقي الكسرى للفظ والاشترى باب رفع الراس  
قال بعض العلماء وهذا اول اختلاف وقع بين الصحابة رضي الله عنهم فبمكة  
بلية الذي ولد بها وقال آخرون بل بسجدة وقال آخرون بل بالقيص وقال  
آخرون بل بميت المقدس مدفون الانبياء حتى اخبرهم ابو بكر باعنه من العلم  
قال ابن زنجويه ونهذه سنة تفرد بها الصديق من بين المهاجرين والانصار  
ورحبوا اليها واخرج البيهقي وابن عساكر عن ابى هريرة قال والذي لا اله الا هو  
لولا ان ابا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فبقي له من  
ابا هريرة فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبا سامة بن زيد في سبع  
مائة الى الشام فلما نزل بذي خشب قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت  
العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا  
رودوا لاجل توجهه لولا الى الروم وارتدت العرب حول المدينة ففتاى  
والذي لا اله الا هو لوجرت الكلاب با رجل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما  
رودت جيشا وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حلت لواء عقده فوجبا سامة  
فجبل لاير قبيل يريدون الارتداد الا قالوا لولا ان لولا قوة ما خرج مثل هؤلاء

هذا الحديث في نسخة  
ابن زنجويه في تاريخه  
في كتابه في تاريخه  
في كتابه في تاريخه

مات ابو العاص بن الربيع زوج زينب بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم والصعب بن جثامة الكندي وابو مرثد الغنوي وفيها بعد فراغ قتال  
 اهل الردة بعث الصديق بن خالد بن الوليد الى ارض البصرة ففزع الالامية فقتلها  
 واقتح مدائن كسرى التي بالعراق صلحوا وحربا وفيها اقام الحج ابو بكر الصديق  
 ثم رجع فبعث عمرو بن العاص واخبره الى الشام فكانت وقته اجناديين في  
 جادى الاولى سنة ثلث عشرة ونصر المسلمون وبشر بها ابو بكر وهو بأخرمق  
 واستشهد بها عكرمة بن ابى جهل وشام بن العاص في طائفة وفيها كانت  
 وقته مرج الصفرو هزم المشركون واستشهد بها الفضل بن عباس في طائفة  
 وذكر جمع القرآن اخرج البخارى عن زيد ابن ثابت قال ارسل الى ابو بكر  
 مقتل اهل اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد اتم  
 يوم اليمامة بالناس وانى لا خشى ان يستحرق القتل بالقرآن في المواطن فيذهب  
 كثير من القرآن الا ان يحرق وانى لا يرى ان يجمع القرآن قال ابو بكر فقلت  
 لكم كيف افعل شيئا لم يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هو والله  
 خير فلم ينزل عمر اجبني فيس حتى شرح الله لك صدرى فوايت الذى راى  
 عمر قال زيد وعمر عنده جالس لا يتكلم فقال ابو بكر انك شاب عاقل ولا انتهمك  
 وقد كنت تكتب الوحى لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمع فوالله  
 لو كلفنى لقتل جبل من الجبال ما كان اثقل على ما امرنى به من جمع القرآن فقلت  
 كيف تفعل ان شيئا لم يفعل النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر هو والله خير فلم  
 انزل اراجعه حتى شرح الله صدرى للذى شرح له صدر ابى بكر وعمر فكتبعت  
 القرآن اجمع من الرقاع والاكاف والعشب وصدور الرجال حتى وجدت  
 من سورة التوبة آيتين مع خزيمية بن ثابت لم اجد بها مع غيره لقد حاذركم رسول  
 من انفسكم الى آخرها فكانت الصحف التى جمع فيها القرآن عند ابى بكر حتى توفاه الله  
 ثم عند عمر حتى توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر ثم وخرج ابو يعلى عن علي قال

لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد ثم سيفك ولا تفجنا بنفسك وارجع  
 الى المدينة فوالله لئن فجعنا بك لأكونن للاسلام نظاما ابدا وعن خطبة ابن علي  
 الليثي ان ابا بكر بعث خالد وامره ان يقاتل الناس على خمس من ترك واحدة  
 منهن قاتله كما تقاتل من ترك الخمس جميعا على شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا  
 عبده ورسوله واقام الصلوة واتي الزكوة وصوم رمضان وسار خالد ومن  
 معه في جادي الآخرة فقاتل بنو اسد وخطفان وقتل من قتل واسر من  
 اسر ورجع المارقون الى الاسلام واستشهد بنده الواقعة من الصحابة عكا بشته  
 بن محصن وثابت بن اقرم وفي رمضان من هذه السنة ماتت فاطمة بنت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء العالمين وعمرها اربع وعشرون سنة  
 قال الذهبي وليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم نسب الا متنا فان عمت  
 ابنته زينب انقرضوا قاله الزبير بن بكار وماتت قبلها بشهر ام ايين وفي شوال  
 مات عبد الله بن ابي بكر الصديق ثم سار خالد بجيحه الى اليمامة لقتال سيلة  
 الكذاب في اواخر العام واستقر الجحمان فدام محصارا ياما ثم قتل الكذاب فقتله  
 قتله وحشي قاتل حمزة واستشهد فيها خلق من الصحابة ابو حذيفة بن عتبة وسلم  
 مولى ابي خليفته وشجاع بن وهب وزيد بن الخطاب وعبد الله بن سهل و  
 مالك ابن عمرو والطفيل بن عمرو الدوسي وزيد بن قيس وعامر بن الكبير وعبد الله  
 بن مخزومه والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدي و  
 ثابت بن قيس بن شماس وابو وجانة سماك بن حرب وجاعة اخرون ثم  
 سبعين وكان سيلة يوم قتل مائة وخمسون سنة ومولده قبل مولد عبد الله  
 والد النبي صلى الله عليه وسلم وفي سنة اثنتي عشرة بعث الصديق العلاء بن الحضرمي  
 الى البحرين وكانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثي ففطر المسلمون وبعث عكرمة بن  
 ابي جهل الى عمان وكانوا ارتدوا وبعث المهاجرين ابي ايسه الى اهل البصرة  
 وكانوا ارتدوا وبعث زياد بن لبيد الى انصار بني طائفة من المرتدة وضمها



الكجشي ونذر البعير الناضج وجرود نذره القطيفة فاذا امت فالبغشي بمن الى عمره  
 ومنها انه اول من اتخذ بيت المال واخرج ابن سعد عن سهل بن ابى خيثمة  
 وغيره ان ابابكر كان له بيت مال بالنسخ ليس بحرسه احد فقبل له الاتجمل عليه  
 من بحرسه قال عليه قتل فكان يعطى ما فيه حتى يفرغ فلما انتقل الى المدينة  
 حوله فحمله في داره فقدم عليه مال فكان يقيمه على فقره اناس فيسوي بمن الناس  
 في القسم وكان يشتري الابل والخيول والاسلح فيحمله في سبيل الله واشتري  
 قطائف اتي بها من الياودية ففوتها في ارامل المدينة فلما توفى ابوبكر فوفى  
 دعا عمر الامانة و دخل بهم في بيت مال ابى بكر منهم عبد الرحمن بن عوف وعثمان  
 بن عفان ففتحو بيت المال فلم يجدوا فيه شيئا الا دينار او لادراهما قلت وبهذا الاثر  
 يرد قول العسكري في الاوائل ان اول من اتخذ بيت المال عمر وانه لم يكن  
 للنبي صلى الله عليه وسلم بيت مال ولا لابي بكر ثم وقدر دوة عليه في كتابه  
 الذي صنفته في الاوائل ثم رايت العسكري تنبه له في موضع آخر من كتابه  
 فقال ان اول من ولي بيت المال ابو عبدة بن الجراح لابي بكر ومنها قال  
 الحاكم اول لقب في الاسلام لقب ابى بكر بن عتيق **فصل** اخرج الشيخان  
 عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو جاء مال البحرين عطيتك  
 كذا كذا فلما جاء مال البحرين بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 ابوبكر من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم دين او عدة فليأتنا فحجت  
 واخبرته فقال خذ فاخذت فوجدتها حشماة فاعطاني الف وخمس مائة **فصل**  
 في نذر من حمله **و**تواضعه اخرج ابن عساكر عن ابيته قالت نزل فينا ابوبكر  
 ثلث شين قبل ان يستخلف وشنة بعد ما تخلف فكان جوارى الحى ياتينه بغنمهن  
 فيجلبهن لهن واخرج احمد في الزهد عن سمون بن مهران قال جاء رجل الى  
 ابى بكر فقال السلام عليك يا خليفة رسول الله قال من بين هؤلاء اجمعين  
 واخرج ابن عساكر عن ابى صالح الغفاري ان عمر بن الخطاب كان يهتد

اعظم الناس اجرا في المصاحف ابو بكر ان ابابكر كان اول من جمع القرآن  
 بين الكواحين فضل في اولياته منها انه اول من اسلم واول من جمع  
 القرآن واول من ساه مصحفا وتقدم دليل ذلك واول من سمي خليفة  
 اخرج احمد عن ابى بكر بن ابى مليكة قال قيل لابي بكر يا خليفة السد قال انا  
 خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا راض به وسنما انه اول من ولى الخلافة  
 وابوه حمي واول خليفة فرض له رعيته العطا اخرج البخاري عن عائشة رضى الله عنها  
 لما تخلف ابو بكر قال لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهل بيوتك  
 بالرسولين فسياكل آل ابى بكر من هذا المال ويحترف المسلمين واخرج ابن سعد  
 عن عطاء بن السائب قال لما بولع ابو بكر اصبح وعلى ساعده ابراهيم بن عبد الله  
 الى السوق فقال عمر ابن زيد قال الى السوق قال القمع ما ذوقه وليت  
 امر المسلمين قال فمن اين طعم عيالي فقال انطلق فيرض لك ابو عبدة فانطلقا  
 الى ابى عبدة فقال افرض لك قوت رجل من المهاجرين ليس بافضلهم ولا  
 اوكسهم وكسوة الشتاء والصيف اذا اخطقت شيتار دودته واخذت غيره ففرضا  
 لك كل يوم نصف شاة وما كساه في الرأس والبطن واخرج ابن سعد عن ميون  
 قال لما تخلف ابو بكر حبلى اليه الفين فقال يزيد بنى فان لي عيالا وقد غلتموني  
 عن التجارة فزادوه خمس مائة واخرج الطبراني في مسنده عن الحسن بن علي بن  
 ابى طالب قال لما احتضر ابو بكر قال يا عائشة انظري اللقمة التي كنت تشرب  
 من لبنها والخبنة التي كنت تضطبع منها والقطيفة التي كنت تلبسها فانما كنت تستغنى بذلك  
 حين كنتى امر المسلمين فاذا مت فارودى الى عمر فلامات ابو بكر ارسلت به الى  
 عمر فقال عمر ركب اسديا ابابكر لقد التبت من جابر بعدك واخرج ابن ابى الدنيا  
 عن ابى بكر بن حفص قال قال ابو بكر لما احتضر لعائشة رضى الله عنها يا بنيت انا ولينا امر المسلمين  
 فلم نأخذ ثا دنيا را ولا درهم لكنا اكلنا من جريش طعامهم في بطوننا ولبننا  
 من خشن ثيابهم على ظهورنا وانه لم يبق عندنا من في المسلمين قليل ولا كثير الا لله

ليلة الثلاثاء رثان ثمانين من جاري الأخر سنة ثلث عشرة وثلث مائة  
 سنة وأخرج ابن سعد وابن أبي الدنيا عن أبي السفر قال دخلوا على  
 أبي بكر في مرضه فقالوا يا خليفة رسول الله لا تدعوك طيبا ينظر إليك قال  
 قد نظر إلي فقالوا ما قال لك قال اني فعال لما اريد وأخرج الواقدي  
 عن طريق ان ابا بكر لما نقل وعابد الرحمن بن جوف فقال اخبرني عن عمر بن  
 الخطاب فقال ما تسألني عن امر الامانة اعلم به مني فقال ابو بكر وان فقال  
 عبد الرحمن هو والله افضل من راكب في شتم وعثمان بن عفان فقال  
 اخبرني عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال علي ذلك فقال اللهم علمي به ان سرية  
 خير من علانية وانه ليس فينا مثله وشاورهما سعيد بن زيد واسيد بن الحضير  
 وغيرهما من المهاجرين والانصار فقال اسيد اللهم علمه خير بعدك يرخصه للرضى  
 وسخط السخط الذي يسر خير من الذي يظن ولن يلبى فيه الا امر احد قوى عليه منه  
 ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما انت قائل لركب اذا سألوك  
 عن اختلافك عمر علينا وقد ترى غلظته فقال ابو بكر يا سعد تخونني اقول اللهم  
 اني اتخلفت عليهم خير املك المبلغ عني ما قلت من وراءك ثم وعثمان فقال  
 اكتب بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد ابو بكر بن ابي قحافة في آخر عهده بالدنيا  
 خارجا منها وعند اول عهده بالآخرة واخلا فيها حيث يؤمن الكافر ويوقن الفاجر  
 ويصدق الكاذب اني اتخلفت عليكم بعدى عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطيعوا  
 واني لم آل الله ورسوله ودينه ونفسى واياكم خير امان عدل فذلك ظني به و  
 علمي فيه وان بدل فكل امر ما كتب واخير اردت ولا اعلم الغيب وسيعلم الذين  
 ظلموا اسي متقلب يتقلبون واسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم امر بالكتاب ثممة  
 ثم امر عثمان فخرج بالكتاب مخطوفا بجمع الناس ورضوا به ثم دعا ابو بكر عمر خالسا  
 فاموصاه بما وصاه ثم خرج من عنده فرفع ابو بكر يديه وقال اللهم اني لم ارو  
 بذلك الا صلاحهم ورضيت عليهم الفتنه فعملت خيما انت اعلم به واجتهدت لهم رايما

حموزا كبر عياله في بعض حوائش الدنيا من الليل فيسئلهما و يقول يا رب  
 فكان اذا جاء بهما وجد غيرهما قد سبقه اليها فاصلى ما ارادت فجاد بها غير مرة كلا  
 يسبق اليها فمرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذمي يا تيا و هو يومئذ خليفته  
 فقال عمر انت هو لعمرى واخرج ابو نعيم وغيره عن عبد الرحمن الاصبهاني قال  
 جاء الحسن ابن علي الى ابني بكر و هو علي بن ابي طالب و صلى الله عليه وسلم فقال  
 انزل عن مجلس ابني فقال صدقت انه مجلس ابيك واجلسه في نخره و بكى فقال  
 علي و الله ما نه عن امرى فقال صدقت و الله ما اتهمك فصل اخرج  
 ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابا بكر على الحج في  
 اول حجة كانت في الاسلام ثم حج رسول الله صلى الله عليه وسلم في السنة المقبلة  
 فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و خلفه ابو بكر استعمل عمر بن الخطاب  
 علي الحج ثم حج ابو بكر من قابل فلما قبض ابو بكر و خلفه عمر استعمل عبد الرحمن بن  
 عوف علي الحج ثم لم يزل عمر يحج سنينة كل ما حتى قبض و خلفه عثمان و استعمل  
 عبد الرحمن بن عوف علي الحج فصل في مرضه و وفاته و وصيته و  
 استحلافه عمر اخرج سيف و الحاكم عن ابن عمر قال كان سبب موت  
 ابني بكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كما فاضال جسمه بحري حتى مات  
 بحري اى خفيص و اخرج ابن سعد و الحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب بن ابا بكر  
 و الحارث بن كلدة كانا ياكلان خزيرة اهديت لابي بكر فقال الحارث لابي بكر  
 ارفع يدك يا خليفة رسول الله و امدان فيها السم سنة و انا و انت ثوبت  
 في يوم واحد فرفع يده فلم يزل الاطيلين حتى ماتا في يوم واحد عدا انقضاء سنة  
 و اخرج الحاكم عن الشعبي قال ماذا انتوقع من هذه الدنيا الدنيا و مت و سم  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم و سم ابو بكر و اخرج الواقدي و الحاكم عن عائشة رضي  
 قالت كان اول بدر مرض ابني بكر انه غفل يوم الاثنين بسبع خلون من  
 جمادى الآخرة و كان يوم بارد فمحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة و توسي

عن عائشة رضي الله عنها قالت والله ما ترك أبو بكر دينا را ولا در بها ضرب الله سكة و  
 أخرج ابن سعد وغيره عن عائشة رضي الله عنها قالت لما نزل أبو بكر ثملت بهذا البيت شعر  
 لمرك ما يعني الشرا عن كفتيها إذا حشر حبت يدا وضاق بها الصدر به فأنشفت  
 عن وجهه وقال ليس كذلك ولكن قولي وجارت سكة الموت بالحق ذلك ما كنت  
 تحيد النظر وأثوبى نهرين فاغسلوها وكفنوني فيها فان أحمى أخرج إلى الجدار الميت  
 وأخرج أبو يعلى عن عائشة رضي الله عنها قالت دخلت على أبي بكر وهو في الموت فقلت شعر  
 من لا يزال معه مقنعا فإنه في مرة مدقوقي فقال لا تقولي هذا ولكن قولي  
 وجارت سكة الموت بالحق ذلك ما كنت منه تحيد ثم قال في أي يوم توفى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يوم الاثنين قال أخرجنيما بيني وبين الليل  
 فتوفي ليلة الثلاثاء ودفن قبل أن يطلع من المسجد وأخرج عبد الله بن أحمد في زوائد الزهد  
 عن بكر بن عبد الله المزني قال لما حضر أبو بكر فماتت عائشة رضي الله عنها  
 فقالت شعر كل ذي ابل موردها وكل ذي سلب سلب في نفسها أبو بكر قال  
 ليس كذلك يا ابتاه ولكنه كما قال الله وجارت سكة الموت الآية وأخرج أحمد  
 عن عائشة رضي الله عنها ثملت بهذا البيت وأبو بكر يقف شعره وبعض سيقته الغمام فوجبه  
 شمال اليتامى حصته للأرامل فقال أبو بكر ذاك رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وأخرج عبد الله بن أحمد في زوائد الزهد عن عباد بن قيس قال لما حضرت أبا بكر  
 الوفاة قال لعائشة اغسلي ثوبي ندين وكفني بها فاما أبو بكر أحد رجلين إما كسوا  
 حسن الكسوة أو سلب أسود وأخرج ابن أبي الدنيا عن ابن أبي مليكة أن  
 أبا بكر أوصى أن تغسل امرأته أسود بنت عيسى ويعنيها عبد الرحمن بن أبي بكر وأخرج  
 ابن سعد عن سعيد بن المسيب أن عمر رضي الله عنه صلى على أبي بكر بين القبر والمنبر وكبر عليه  
 أربعين مرة وأخرج عن عروة والقاسم بن محمد أن أبا بكر أوصى عائشة أن تدفن  
 إلى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما توفى حفرة وحمل رأسه عند كتف  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم والصق إلى قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم

فولیت علیہم خیر ہم واقواہم حلیم واحرصہم علی ما ارشدہم وقد حضر فی من امرک  
 ما حضر فاطمۃ فینہم فہم عبادک ونواصیہم بیدک اصلح اللہم ولا تہم واجعلہ من  
 خلفائک الراشدین واصلح لہ رعیۃ واخرج ابن سعد واحاکم عن ابن مسعود  
 قال افرس الناس ثلثۃ ابوبکر حین اتخلف عمر وصاحبہ موسیٰ حین قالست  
 اساجرۃ والعزیز حین تفرس فی یوسف فقال لامرأۃ اکرمی مشواہ واخرج  
 ابن عساکر عن یاربن حمزۃ قال لما ثقل ابوبکر اشرف علی الناس من کوة  
 فقال یا ایہا الناس انی قد عمدت عمدا فترضون بہ فقال الناس رضینا یا خلیفۃ  
 رسول اللہ فقام علی فقال لا نرضی الا ان یکون عمر قال فانه عمر واخرج عبد  
 عن عائشۃ رضی قالت ان ابابکر لما حضرته الوفاۃ قال اسے یوم نہافت لوا  
 یوم الاثنين فان مت من لیلتی فلا تنتظر وانی لندفان حب الایام واللیالی  
 الی اقرہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج مالک عن عائشۃ رضی ان  
 ابابکر خلفا جادا وعشرین وسقا من مالہ بالغابۃ فلما حضرته الوفاۃ قال یا بنیۃ والہد  
 ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعر علی فقرک بعدا منک وانی کنت  
 نخلک جادا وعشرین وسقا فلو کنت جدوتہ واحترزۃ کان لک وانا ما ہو الیوم  
 مال وارث وانا ما ہوا خراک واختاک فامسود علی کتاب اللہ فقالست یا ابا  
 و اللہ لو کان کذا کذا لکرتکۃ انما ہے اسمارتین الاخری قال ذو لطن ابنتہ  
 خارجۃ راہ جاریۃ واخرج ابن سعد وقال فی آخرہ قال ذات لطن ابنتہ خارجۃ  
 قد القی فی روعی انها جاریۃ فاستوصی بہا خیرا فولدت ام کلثوم واخرج ابن سعد  
 عن حمزۃ ان ابابکر اوصی بحسن مالہ وقال آخذ من مالی ما اخذ اللہ من فی المسلمین  
 واخرج من وجہ کفر عنہ قال لان اوصی بالحنس احب الی من ان اوصی  
 بالرجع وان اوصی بالرجع احب الی من ان اوصی بالثلث ومن اوصی  
 بالثلث لم یتک شیدا واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن الضحاک ان ابابکر علیا اوصی  
 بالحنس من اموالہ لمن لا یرث من ذوی قرابتہا واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد

افرس الناس ثلثۃ

الحنس بالرجع

و أبو سعيد الخدري و أبو موسى الأشعري و أبو الطفيل الليثي و جابر بن عبد الله  
 و بلال و عائشة ابنة و أسرار ابنة و من التابعين أسلم مولى عمرو و أسط الحلي  
 و خلا لق و تدرايت ان اسر و احاديشه هنا على وجه و جيز مينا عتب كل  
 حديث من خربه و سا فروه بطرقه في سندان شارة الله تعالى (١) حديث الهجرة  
 الشينان و غيرهما (٢) حديث البحر و الطور ماره و الحل ميتة الدار قطنى (٣)  
 حديث السواك مطهرة للفم مرضاة للرب أحمد (٤) حديث ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم اكل كل شئ لم يتوضأ البزار و ابو يعلى (٥) حديث  
 لا يتوضأ احدكم من طعام اكله حل له اكله - البزار (٦) حديث نبى رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم عن ضرب المصلين - ابو يعلى و البزار (٧) حديث ان آخر  
 صلوة صلاها النبى صلى الله عليه وسلم خلفه في ثوب واحد - ابو يعلى (٨) حديث  
 من سره ان يقرأ القرآن غضا كما انزل فليقرأه على قراءة ابن ام عبد - أحمد  
 (٩) حديث انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء و ادعوه به فى  
 صلواتى قال قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلم كثير و لا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى  
 مغفرة من عندك و ارحمنى انك انت الغفور الرحيم البخارى و مسلم (١٠) حديث  
 من صلى اصبغ فوفى ذمته الله فلا تخفروا الله فى عهده فمن قتله طلبه الله حتى  
 يكيه فى النار على وجهه - ابن ماجه (١١) حديث ما قبض نبى قط حتى يؤمسه رجل  
 من امته - البزار (١٢) حديث ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء  
 ثم يصلى ركعتين فيستغفر الله الا غفر له - احمد و اصحاب السنن الاربعة و ابن حبان  
 (١٣) حديث ما قبض الله نبيا الا فى الموضع الذى يحب ان يرفن فيه - الترمذى  
 (١٤) حديث لعن الله اليهود و النصارى اتخذوا قبورا نبيا ثم مساجد - ابو يعلى  
 (١٥) حديث ان الميت يضيح عليه اقيم بكاره - ابو يعلى (١٦) حديث اتقوا النار  
 و لو شق ثمره فانها تقيم العوج و تدفع ميتة السوء تقع من الجائع موقعا من الشبعان  
 ابو يعلى (١٧) حديث فرائض الصدقات بطوله - البخارى و غيره (١٨) حديث

وَاخْرَجَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ فِي حَفْرَةِ ابْنِ كَبْرٍ عُمَرُ وَطَلْحَةُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
 ابْنِ كَبْرٍ وَخَرَجَ مِنْ طَرَفٍ عِدَّةٍ اَنْهُ دُفِنَ لَيْلًا وَخَرَجَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ اَنْ ابْنِ كَبْرٍ لَمَاتِ  
 ارْتَجَبَتْ كَلِمَةً فَقَالَ ابُو قُحَافَةَ مَا يَدَّ اَقَالُو اَمَاتِ ابْنُكَ قَالَ رَزَّ جُلَيْلٍ مِنْ قَامٍ  
 بِالْمَعْبُودَةِ قَالُو اَعْمَرَ قَالَ صَاحِبُهُ وَخَرَجَ عَنْ مَجَاهِدٍ اَنْ ابُو قُحَافَةَ رَدَّ مِثْلَهُ  
 مِنْ ابْنِ كَبْرٍ عَلِيٌّ وَلَدَ ابْنِ كَبْرٍ وَلَمْ يَلِشْ ابُو قُحَافَةَ لِعَبْدِ ابْنِ كَبْرٍ اَلَا سَتَهُ اشْهُرُ وَاَيُّامُ  
 مَاتَ فِي الْحَرَمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ عَشْرَةَ وَهَوَّابِنْ سَبْعٍ وَتَعْنِينَ سَنَةً قَالَ الْعَلَاءُ لَمْ يَلِ اَلْخُلَافَةُ  
 اَحَدٌ فِي حَيَاةِ اَبِيهِ اَلَا ابُو كَبْرٍ وَلَمْ يَرِثْ خَلِيفَةُ ابُوهِ اَلَا ابَا كَبْرٍ وَخَرَجَ اَلْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
 قَالَ وَلِيَ ابُو كَبْرٍ سَنَتَيْنِ وَسَبْعَةً اشْهُرًا وَفِي تَارِيخِ ابْنِ عَسَاكَرٍ لِسَنَدِهِ عَنْ اَلْاَصْمَعِيِّ قَالَ  
 قَالَ خُفَافُ بْنُ نَدْبَةَ السُّلَمِيُّ يَكُنَى ابَا كَبْرٍ شَعْرُ لَيْسَ لِحْيَةٍ فَاعْلَمْنَهُ بِقَابِ كُلِّ دُنْيَا اَمْرًا  
 لِفَنَاءِهِ وَاَلْمَلِكُ فِي اَلْاَقْوَامِ تَوَدَّعَ بِهِ عَارِيَةً فَالْشَّرْطُ فِيهِ اَلْاَدَاءُ وَاَلْمَرْسُوعِيُّ وَلَهُ  
 وَاصِدٌ بِهِ تَنْدَبُ الْعَيْنِ وَنَارُ الصَّدَا بِهِ يَهْرَمُ اَوْ يَقْتُلُ اَوْ يَقْرَهُ بِهِ لِيَكُونَهُ مَقَمٌ لَيْسَ فِيهِ غَا  
 اَنْ ابَا كَبْرٍ هُوَ الْغَيْثُ اِذَا هُوَ لَمْ تَنْزِعْ اَلْجُوزَاءُ بَقَلًا بِهَا هَتَا سَدَّ لَإِيْدِرَكَ اَيَّامُهُ بِهِ ذُو سُرُرٍ  
 نَاشٍ وَلَا ذُو رِءَاوٍ بِهِ مِنْ سَبْعٍ كَيْدِرَكَ اَيَّامُهُ بِهِ مَجْتَهِدًا شَذَّ بَارِضٌ فَضْأُ بِهِ  
**فَضْلٌ فَيَا رَوَى عَنْهُ مِنْ اَلْحَدِيثِ الْمُسْنَدِ قَالَ النُّوَوِيُّ فِي تَهْذِيبِهِ**  
 رَوَى اَلصَّدِيقُ عَنْ رَسُوْلِ اَلصَّدِيقِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَهُدِيَتْ حَدِيثُ وَاشْتَيْنِ وَ  
 اَرْبَعِينَ حَدِيثًا وَسَبَبُ قُلْتَهُ رَوَايَتُهُ اَنْهُ تَقَدَّمَتْ وَفَاتَتْ قَبْلَ اَنْتَشَارِ اَلْاَحَادِيثِ  
 وَاعْتَدَارَ اَلتَّالِعِينَ لِسَبَاحِهَا وَتَحْصِيلِهَا وَحَفْظِهَا قُلْتِ وَتَدْرُكُ عُمَرَ مِنْ حَدِيثِ الْبَيْقَةِ  
 السَّابِقِ اَنْ ابَا كَبْرٍ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا اَنْزَلَ فِي اَلْاَنْصَارِ وَلَا ذَكَرَهُ رَسُوْلُ اَلصَّدِيقِ عَلَيْهِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِهِ اَلْاَذْكُرُهُ وَهَذَا اَوَّلُ دَلِيلٍ عَلَى كَثْرَةِ مَحْفُوظَةٍ مِنَ السَّنَةِ وَتَعْنِيهِ  
 بِالْقُرْآنِ وَرَوَى عَنْهُ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَآبِنْ عَوْفٍ وَآبِنْ مَسْعُودٍ وَخَذِيفٍ  
 وَآبِنْ عُمَرَ وَآبِنْ الزُّبَيْرِ وَآبِنْ عُمَرَ وَآبِنْ عَبَّاسٍ وَآبِنْ وَزِيدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآبِنْ  
 بِنِ عَازِبٍ وَآبِنْ هَرِيرَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَلْحَارِثِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُهُ وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمٍ وَ  
 عَبْدُ اَلصَّدِيقِ بْنِ مَعْظَلٍ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلْمُهَنْجِيُّ وَعُمَرَانُ بْنُ حَصِيْنٍ وَآبُو بَرْزَةَ اَلْاَسْلَمِيُّ وَ



ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر - الترمذی (۳۷) حدیث من ولی من المرسلین  
 شیئاً فامر علیہم احداً بما فاعلیه لغتہ البدر لا یقبل البدر صرفاً ولا عدلاً حتی یدخله  
 جہنم ومن اعطی احداً من البدر فقد ائتہک من حمی البدر شیئاً بغير حقہ فاعلیه لغتہ البدر -  
 احمد (۳۸) حدیث قصه ما عز ورجبه - احمد (۳۹) حدیث ما اصر من استغفر  
 ان عاد فی الیوم سبعین مرۃ - الترمذی (۴۰) حدیث انه صلی اللہ علیہ وسلم  
 شاور فی امر الحرب - الطبرانی (۴۱) حدیث لما نزلت من لعل سوراً یحجز بہ  
 الحدیث - الترمذی وابن جبان وغیرہ (۴۲) حدیث انکم تقرؤن ہذہ الآتہ  
 یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث - احمد والاربعة وابن جبان (۴۳)  
 حدیث ما ظنک باثنین البدر اشکما - الشیخان (۴۴) حدیث اللہم طغاطوا عننا  
 ابو یعلیٰ (۴۵) حدیث شعیبتنی ہو و الحدیث - الدارقطنی فی العلل (۴۶)  
 حدیث الشکر اخفی فی امتی من ریب النمل الحدیث - ابو یعلیٰ وغیرہ (۴۷)  
 حدیث قلت یا رسول اللہ طغی شیئاً اقولہ اذا صبحت واذا اسیت الحدیث -  
 البیہقی بن کلیب فی مسنده و ہو عند الترمذی وغیرہ من مسند ابی ہریرۃ (۴۸)  
 حدیث علیکم بلا لا الہ الا اللہ والاستغفار فان البیس قال اہلکت الناس بالذنوب  
 و اہلکم فی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاموار فہم یحیدون  
 انہم مندرون - ابو یعلیٰ (۴۹) حدیث لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق  
 صوت النبی قلت یا رسول اللہ و اللہ لا اکلک الا کاخی الہرم (السر) البزار  
 (۵۰) حدیث کل میر لما خلق لہ - احمد (۵۱) حدیث من کذب علی متعمداً  
 اور علی شیئاً امرت بقلیتہوا بیتاً فی جہنم - ابو یعلیٰ (۵۲) حدیث ما جاء  
 فی الامر الحدیث فی لا الہ الا اللہ - احمد وغیرہ (۵۳) حدیث احسن جناد  
 فی الناس من شدان لا الہ الا اللہ و حببت لہ الخبۃ فخرجت فلیقننی عمر الحدیث  
 ابو یعلیٰ و ہو محفوظ من حدیث ابی ہریرۃ غریب جدا من حدیث ابی بکر (۵۴)  
 حدیث صیفان من امتی لا یدخلان الخبۃ المرجیۃ والقدریۃ - الدارقطنی فی العلل

عن ابن ابی ملکۃ قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب  
 بذراع ناقۃ فینقیھا فقالوا له افلا امرنا اننا ولکہ فقال ان جیۃ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا۔ احمد (۱۹) حدیث امر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسما بنت عیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان  
 تقفل وتصل۔ البزار والطبرانی (۲۰) حدیث کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم امی کح افضل فقال العج والنج۔ الترمذی وابن ماجہ (۲۱) حدیث ابنہ  
 قبل کح وقال لولا انی رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلک۔  
 الدارقطنی (۲۲) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث براءۃ الی  
 اہل مکۃ الی کح بعد العام شرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث احمد (۲۳)  
 حدیث ما بین یتیمی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی نزاعہ من نزاع  
 ابو یعلیٰ (۲۴) حدیث انطلقہ صلی اللہ علیہ وسلم الی دار ابی البیثم بن النضیان  
 بطولہ۔ ابو یعلیٰ (۲۵) حدیث الذہب بالذہب مثلاً بثل والفضۃ بالفضۃ  
 مثلاً بثل والزائد المستزید فی النار۔ ابو یعلیٰ والبزار (۲۶) حدیث ملعون  
 من ضار مومنا او مکربہ۔ الترمذی (۲۷) حدیث لا یدخل الجنة نجیل وخب  
 ولا خائن ولا یسئ الملکۃ واول من یدخل الجنة الملوک اذا اطاع اللہ واطاع  
 سیدہ۔ احمد (۲۸) حدیث اللہ لکم عتق۔ الضیاء المقدسۃ فی الخیرۃ  
 (۲۹) حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ البخاری (۳۰) حدیث ان اللہ  
 اذا طعم نیا طعمتہ ثم قبضہ جعلہ للذی یقوم من بعدہ۔ ابو داود (۳۱) حدیث  
 کفر بالسریر من نسب وان دق۔ البزار (۳۲) حدیث انت وما لک لیک  
 قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ۔ البیہقی (۳۳) حدیث من اغبرت قدماہ  
 فی سبیل اللہ حررہما اللہ علی النار۔ البزار (۳۴) حدیث امرت ان اقاتل الناس  
 الحدیث۔ الشیخان وغیرہما (۳۵) حدیث نعم عبد اللہ وَاخو العشیقۃ خالد بن الولید  
 وسیف من سیوف اللہ علی الکفار والنافقین۔ احمد (۳۶) حدیث

الدنيا تطولت لي فقلت ايک عنی فقال لي اما انک ست بدرکي - البزار  
 هذا ما اوروه ابن کثير في مسند الصديق من الاحاديث المفردة وقد فاته  
 احاديث اخرى تبها تکملة العدة التي ذكرها النووي (۷۳) حديث قتلوا القرد  
 کائنا ما کان من الناس - الطبرانی في الاوسط (۷۴) حديث انظروا دور  
 من قمرن وارض من تکتون وفسه طريق من تشون - الديلمی (۷۵) حديث  
 اکثر فدا الصلوة علی فان السدوکل بقبری لکما فاذا صلی رجل من امتي فتال  
 لي ذلک الملك ان فلان بن فلان صلی عليك الساعة - الديلمی (۷۶)  
 حديث اجمعة الي اجمعة كفارة لما بينهما واخل يوم اجمعة كفارة الحديث العقيلي  
 في الضعفاء (۷۷) حديث انما حرجهم علی امتي شل احكام - الطبرانی (۷۸)  
 حديث اياکم والكذب فان الکذب محابب للايمان ابن لال في مکام الاخطا  
 (۷۹) حديث بشرة من شهد برأ باجمعة - الدارقطني في الافراد (۸۰) حديث  
 راية السد الثقيلة من هذا الذي يطيق حملها - الديلمی (۸۱) حديث سورة يس  
 تدعى العمة (المطعمه) الحديث - الديلمی والبيهقي في الشعب (۸۲) حديث السلطان  
 العادل المتواضع ظل السد ورمحه في الارض ويرفع له في کل يوم ولية عمل ستين  
 صدقيا (ابو الشيخ العقيلي في الضعفاء وابن حبان في کتاب الثواب (۸۳)  
 حديث قال موسى ربه اجزا من عزي للشکلي قال اظله في ظلي - ابن شاهين  
 في الترغيب والترهيب (۸۴) حديث اللهم اشد الاسلام لعمر بن الخطاب  
 الطبرانی في الاوسط (۸۵) حديث ما صيد صيد ولا عضدت حضاة وقطعت  
 وشجة الابقاء التسبيح - ابن راهويه في مسنده (۸۶) حديث لو لم بعث فيکم  
 بعث عمر الحديث - ديلمي (۸۷) حديث لو تجر اهل الجنة لا تجروا بالبز  
 ابو علي (۸۸) حديث من خرج يدعو الي نفسه او الي غيره وعلی الناس امامه  
 فعليه لغته السد والملايكة والناس جميعين فاقلوه - الديلمی في التايخ (۸۹)  
 حديث من كتب عنی علما او حديثا لم يزل يكتب له الاجر ما بقي ذلک العلم والحديث

(۵۵) حدیث سلو اللہ العاقبتہ - احمد والنسائی وابن ماجہ و بطریق کثیرہ حسنہ  
 (۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یراق قال اللهم  
 خیر لی واخیر لی - الترمذی (۵۷) حدیث دعا الدین اللہ فارج اللہ الحدیث  
 البزار واکمالہ (۵۸) حدیث کل جسد نبی من تحت فان راوی بہ وفی لفظ  
 لا یدخل الجنة جسد غدی بحرام - ابو یعلیٰ (۵۹) حدیث لیس شئ من الجسد  
 الا وهو یشکوز رب اللسان - ابو یعلیٰ (۶۰) حدیث نزل اللہ لیلۃ النصف  
 من شعبان فیغفر فیہا کل بشر الا کافر او رجلا فی قلبہ شجار الدارقطنی (۶۱)  
 حدیث ان الدجال یخرج بالشرق من ارض یقال لہا خراسان تبعہا قوام  
 کان وجوہہم الجبان المطرقة (الترمذی وابن ماجہ) (۶۲) حدیث عطیت  
 سبعین الفا یدخلون الجنة بغير حساب الحدیث - احمد (۶۳) حدیث الشفاعة  
 بطولہ فی ترد واخلألق الی نبی بعد نبی - احمد (۶۴) حدیث لوسک الناس  
 وادی ولسک الانصار وادی ولسک وادی الانصار - احمد (۶۵) حدیث  
 قریش ولایۃ ذوالا مریم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم - احمد (۶۶) حدیث  
 انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا  
 عن سبہم - البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان  
 ینضج بنا حیثہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی مارموہ بسمہم ولا حجر - احمد  
 و ابو یعلیٰ (۶۸) حدیث ان ابابکر مر بالحسن وهو یحب مع العلمان فاحتملہ  
 علی رقبته وقال بابی شعیبہ بالنبی لمیں شعیبہا بعلی - البخاری قال ابن کثیر وروی  
 فی حکم الرفیع لانه فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان شعیبہ احسن  
 (۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور امین مسلم (۷۰)  
 حدیث قتل السارق فی الخامتہ - ابو یعلیٰ والذہلی (۷۱) حدیث قصۃ احد  
 الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث ینا انما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 افراتیہ ینزع عن نفسه شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ الذی تنزع قال

او اسي ارض قلننى ان قلت فى كتاب الله ما لا اعلم فاخرج اليه وبعثه  
 الى بكره سئل عن الكلاب فقال انى ساقول فيها برامى فان يكن صوابا فمن الله  
 وان يكن خطأ فمنى ومن الشيطان اراه ما خلا الولد والوالد فلما اتخلف عمر  
 قال انى لا تخينى ان ارد شيئا قال ابو بكر واخرج ابو نعيم فى الحلية عن الاسود  
 بن هلال قال قال ابو بكر لاصحابه ما تقولون فى باتين الايتين ان الذين  
 قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين آمنوا ولم يلبسوا اياهم بظلم قالوا ثم استقاموا  
 فلم يذنبوا ولم يلبسوا اياهم بخطيئة قال لقد علمتو لم على غير الحمل ثم قال فتالوا  
 ربنا الله ثم استقاموا فلم يلبسوا اليه غيرهم ولم يلبسوا اياهم بشرك واخرج ابن  
 جريح عن عامر بن سعد الجعفى عن ابى بكر الصديق فى قوله تعالى للذين احسنوا  
 احسنى وزيادة قال النظر الى وجه الله تعالى واخرج ابن جريح عن ابى بكر فى  
 قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قالوا الناس فمن  
 مات عليهما فهو ممن استقام فضل فيما روى عن الصديق غرض من الآثار  
 الموقوفة قولاً او قضاء او خطبة او دعاء واخرج اللالكائى فى آية  
 عن ابن عمر قال جاء رجل الى ابى بكر فقال ارايت الزنا بقدر قال نعم قال  
 فان الله قد سدره على ثم يذنبى قال نعم يا ابن النخار اما والله لو كان عندى  
 انسان امرت ان يجار انك واخرج ابن ابي شيبة فى مصنفه عن الزبير ان  
 ابابكر قال وهو خطيب الناس يا معشر الناس استحيوا من الله فوالذى نفسى بيده  
 انى لا اطل حين اذهب اليه الفاطسة ففما لفضاء مغطيا راسى اختيار من الله و  
 اخرج عبد الرزاق فى مصنفه عن عمرو بن دينار قال قال ابو بكر استحيوا من الله  
 فوالله انى لا دخل للكنيف فاستند ظهري الى الحائط حيار من الله واخرج ابو داود  
 فى سننه عن ابى عبد الله الصاحبى انه صلى وراى ابى بكر الصديق المغرب فقرأ فى  
 ركعتين الاوليين بام القرآن وسورة من قصار المفصل وقرأ فى الثالثة ربنا  
 لا تنفخ قلوبنا بعد اذ مهدتنا الآيات واخرج ابن ابي خثيمة وابن عساكر عن ابن عيينة

الحاکم فی التایخ (٩٠) حدیث من شئ حانیا فی طاعة الله لم یال له الله یوم القيمة  
 عما اقترض علیه - الطبرانی فی الاوسط (٩١) حدیث من سره ان یظلم الله  
 من فوجهم ویجعله فی ظله فلا ین علی المؤمنین غیظا ولیکن بهم رحما - ابن لالی  
 فی مکارم الاخلاق وابوشیخ وابن جبان فی الثواب (٩٢) حدیث  
 من اصبح ینوی لسطاة کتب الله له اجر یومہ وان عصاه - الدیلمی (٩٣)  
 حدیث ما ترک قوم الجهاد الا علم الله بالعداب - الطبرانی فی الاوسط (٩٤)  
 حدیث لا یدخل الجنة منقر - الدیلمی ولم یسده (٩٥) حدیث لا تحقرن احدا  
 من المسلمین فان جنیر المسلمین عند الله کبیر الدیلمی (٩٦) حدیث یقول الله ان  
 کنتم تریء دن رحمتی فارحموا خلقی - ابوشیخ ابن جبان والدیلمی (٩٧) حدیث  
 سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الازار فاخذ بعضلة الساق فقلت  
 یا رسول الله زونی فاخذ بمقدم العضلة فقلت زونی قال لا خیر فیها هو اسفل  
 من ذلک قلت یکننا یا رسول الله قال یا ابابکر سدد وقارب تنج - ابو نعیم  
 فی الحلیة (٩٨) حدیث کفنی وکف علی فالعدل سوار - الدیلمی وابن عساکر  
 (٩٩) حدیث لا تقبلوا التقوی من الشیطان فانکم ان لم تکنوا ترونه فانه لیس  
 عنکم فافل - الدیلمی لم یسده (١٠٠) حدیث من نبی الله سبحانه بنی الله له بیتا  
 فی الجنة - الطبرانی فی الاوسط (١٠١) حدیث من اکل من هذه البقلة الجنة  
 فلا یقرن سجدنا الطبرانی فی الاوسط (١٠٢) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح  
 والکوع والسجود (الرفع) البیہقی فی السنن (١٠٣) حدیث ان صلی الله علیه  
 وسلم اهدی حلا لابی جبل - الاساعیل فی معجمه (١٠٤) حدیث النظر الی علی عبادہ -  
 ابن عساکر فضل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن آخرج  
 ابو القاسم البهوی عن ابن ابی ملیکة قال سئل ابو بکر عن آیه فقال امی ارض  
 تسعنی ادای سائر تظننی اذ اقلت فی کتاب الله ما لم یرو الله وخرج ابو عبیدة  
 عن ابراهیم التیمی قال سئل ابو بکر عن قوله تعالی وفاکته وانا نقول امی تظننی

عن ابي عمران الجوني ان ابا بكر بعث جيوشا الى الشام واطمر عليهم يديهم  
ابي سفيان فقال اني موصيك بعشر خلال لا تقبلوا المرأة ولا صديدا ولا كليله  
ولا تقطع شجر امثرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعيرا الا لما كلة ولا تفرن  
نحلا ولا تحرقنه ولا تغفل ولا تجبن واخرج احمد وابو داود والنسائي عن ابي برة  
الاسلمي قال غضب ابو بكر من رجل فاشتم غضبه جدا فقلت يا خليفة رسول الله  
اخرب غفقه قال وليك ما به لاحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وامح  
سيف في كتاب الفتوح عن شيوخه ان المهاجرين امية وكان امير اهل اليمامة  
راعى اليه امرأتان من غنيتان غنت احدتهما بشتم النبي صلى الله عليه وسلم فقطع يدها  
ونزع ثنيتها وغنت الاخرى بهجاء المسلمين فقطع يدها ونزع ثنيتها فكتب اليه ابو بكر  
بلغني الذي فعلت في المرأة التي شتمت بشتم النبي صلى الله عليه وسلم فلو لا ما يقتضي  
قيا لا مرتك تبطلها لان حد الانبياء ليس يشبه الحد ومن تعاطى ذلك من مسلم  
فهو مرتد او معاوية فهو محارب غادر واما التي تغنت بهجاء المسلمين فان كانت من  
يرعى الاسلام فادب وتقدمه دون المسلة وان كانت ذمية فلعمرى لما صحت  
عنه من الشرك اعظم ولو كنت تقدمت اليك في مثل هذا بلغت كروما قبل الدية  
واياك والمسلة في الناس فانها ما تم ومنفرة الالف قصاص واخرج مالك و  
الدارقطني عن صفية بنت ابي عبيدة ان رجلا وقع على جارية بكر واعترف  
فامر به فجلد ثم نفاه الى فدك واخرج ابو يعلى عن محمد بن حاطب قال جئني الى  
ابي بكر رجل قد سرق وقد قطعت قوائم فقال ابو بكر ما اجد لك شيئا الا ما  
تضغ فبك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم امر بقتلك فادك ان اعلم بك  
فامر بقتله اخرج مالك عن القاسم بن محمد ان رجلا من اهل اليمن اقطع اليد  
والرجل قدم فزله على ابي بكر فشكل اليه ان عامل اليمن ظلمه فكان يصلي من الليل  
فيقول ابو بكر وايك ما ليك بليل سارق ثم انهم افتقدوا حليا لاسار بنت  
عميس امرأة ابي بكر فجهل بطيوس معهم فيقول اللهم عليك بمن يت اهل هذا البيت

قال كان ابو بكر اذا عرتى رجلا قال ليس مع الغرام مصيبة وليس مع الجزع  
 فائدة الموت اهون مما قبله واشد ما بعده اذكر وانفذ رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم تصغر مصيبتكم واعظم العدا جركم واخرج ابن ابي شيبه والدارقطني  
 عن سالم بن عبد الله وهو صحابي قال قال كان ابو بكر الصديق يقول لي قم بيني و  
 بين النخج حتى اتحر واخرج عن ابى قلابه وابى السفر قال كان ابو بكر الصديق  
 يقول اجفوا الباب حتى تسحر واخرج البيهقي و ابو بكر بن زياد النيسابوري في  
 كتاب الزيادات عن حذيفة بن اسيد قال لقد ادركت ابا بكر وعمر بن الخطاب  
 ارادة ان يستن بها واخرج ابو داود عن ابن عباس قال شهدت على ابى بكر الصديق  
 انه قال كلوا الطافى من السك واخرج الشافعى في الامم عن ابى بكر الصديق انه  
 كره بيع اللحم بالحيوان واخرج البخارى عنه انه جعل الجوز بمنزلة الاب يعنى فى الميراث واخرج ابن ابي شيبة  
 فى مصنفه عن عطاء بن ابى بكر قال الجوز بمنزلة الاب ما لم يكن اب وونه وابن الابن بمنزلة الابن ما لم يكن  
 وونه واخرج عن العاصم بن كبريت عن رجل اتفقى من ابى بكر فقال ابو بكر اضرب الراس قال الشيطان فى الراس  
 واخرج عن ابن ابي مالك قال كان ابو بكر اذا صلى على الميت قال اللهم  
 عبدك اسلمه الابل والمال والمشيئة والذنب عظيم وانت خفور رحيم واخرج  
 سعيد بن منصور فى سننه عن عمران ابا بكر قضى باصم بن عمر بن الخطاب لا عامصم  
 وقال ربحا وشما وطفها خير لك منك واخرج البيهقي عن قيس بن ابى حازم  
 قال جاد رجل الى ابى بكر فقال ان ابى يريد ان ياخذ مالى كله يجتاجه فقال لا  
 انما لك من ماله ما يفيك فقال يا خليفة رسول الله اليس قد قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم انت وما لك لا بيك فقال نعم وانما يعنى بذلك الثقة واخرج  
 احمد بن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان ابا بكر وعمر كانا لا يتكلمان احرا بعد  
 واخرج البخارى عن ابن ابي مليكة عن جده ان رجلا عرض ليدخل فادبر شيعته  
 فانذر ابا بكر واخرج ابن ابي شيبه والبيهقي عن عكرمة ان ابا بكر قضى فى الارض  
 بجن عشرة من الابل وقال يوارى شينها الشعر والعامة واخرج البيهقي وغيره



وشهر حیل بن حسنة بقاءه برید الی ابی بکر براس بنان بطریق الشام فلما قدم علی  
 ابی بکر انکر ذلک فقال بحقیقة رسول الله فانهم یصنعون ذلک بنات ال  
 ایتستان بنارس والروم لایحیل الی راس انما کیف الکتاب والنجر وخرج البخاری  
 عن قیس بن ابی حازم قال دخل ابو بکر علی امرأة من احبس یقال لها زینب فوافیها  
 لا تشکم فقال ما لک لا تشکم فقالوا جئت مصیئة قال ما تکلمی فان هذا لایحیل منهن علی البیئة  
 فقلت فقالت من انت قال امر من المهاجرین قالت ای المهاجرین قال  
 من قریش قالت من اتی قریش قال انک لیسول انا ابو بکر قالت من بقت وانا  
 علی هذا الامر الصالح الذی جاز الله به بعد الجالبیة قال بقاؤکم علیہ بالاستقامات  
 ایتمکم قالت وما الائمة قال اوما کان لقومک رؤس واشراف یاأمر ونعم قالت  
 بلی قال فہم اولئک الناس وخرج البخاری عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لابی بکر غلام  
 یخرج لہ الخراج وكان ابو بکر یأکل من خراجہ فجاء یوما بشئ فاکل منه ابو بکر فقال  
 لا الغلام تدری ما نذا قال ابو بکر ما ہو قال کنت تکنت لانا ان فی الجالبیة وما حسن  
 الکلمات الا انی حدیثتہ فلیقینی فاعطانی هذا الذی اکلت منه فادخل ابو بکر یدہ  
 فقال کل شئ فی البطن وخرج احمد فی الزہد عن ابن سیرین قال لم اعلم احدا استقام  
 من طعام الاکله غیر ابی بکر وذكر القصة وخرج المنائی عن اسلم ان عمر اطعم علی  
 ابی بکر وهو أخذ لبنا فقال هذا الذی اورد فی الوارد وخرج ابو عبدی فی الغریب  
 عن ابی بکر انه مر بعد الحسن بن عوف وهو یأخذ جارا له فقال لا تأماظ جابرک فانہ  
 یقتی ویزہب عنک الناس المماظة المنازعة والمخاصمة وخرج ابن حاکم عن  
 بن حقیبة ان ابابکر الصدیق کان یخطب فیقول الحمد لله رب العالمین احمدہ واستیعنہ  
 ونسأله الکرامة فیما بعد الموت فانه قد دنا اجلی واجلکم واشتدان لا اله الا الله جودہ  
 لا شریک لہ وان محمدا عبده ورسوله ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا منیرا لینذر من  
 کان حیا ویحق القول علی الکافرین ومن طمع الله ورسوله فقد رشده ومن بصرنا  
 فقد ضل ضلالا مبینا اوصیکم بتقوی الله واعتمام بامر الله الذی سخر لکم

الصالح فوجدوا الحلج حذوا كنع زعم ان الاقطع جاء به فاعترفت الاقطع اوشهد  
 عليه فامر به ابو بكر فقطعت يده اليسرى وقال ابو بكر والسد لدهاء وعلى نفسه اشد  
 عندي عليه من سدة قته واخرج الدارقطني عن انس ان ابا بكر قطع في محن قيمته  
 خمسة دراهم واخرج ابو نعيم في الحلية عن ابي صالح قال لما قدم اهل اليمن زمان  
 ابي بكر وسعوا القرآن جعلوا يكون فقال ابو بكر هكذا كنا ثم قتلت القلوب قال  
 ابو نعيم اى قويت واعلمت بمعرفة السد تعالى واخرج البخاري عن ابن عمر قال  
 قال ابو بكر ارقبوا محمد صلى الله عليه وآله وسلم في اهل بيته واخرج ابو بصير في الغريب  
 عن ابي بكر قال طوبى لمن مات في الثمانية اى في اول الاسلام قبل تحرك الفتن  
 واخرج الاربعية وما لك عن قبيصة قال جارت ابنة ابي بكر الصديق تساله  
 سيرا فقال مالك في كتاب السد وعلت لك في سنة نبى الله صلى الله عليه وآله  
 سلم شيئا فاجب حتى اسأل الناس فقال الناس فقال المغيرة بن شعبه  
 حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاه السد فقال ابو بكر بل مك  
 غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال نزل ما قال المغيرة فانفذه لها ابو بكر واخرج  
 مالك والدارقطني عن القاسم بن محمد ان جدتين اتتا ابا بكر تطلبان ميراثهما  
 ام وام اب فاعطى الميراث ام الام فقال له عبد الرحمن بن سهل الانصاري  
 وكان ممن شهد بدرا وهو اخو بنى حارثة فقال يا خليفة رسول الله اعطيت التي  
 لو انهما ماتت لم ير ثما فتمسك بهما واخرج عبد الرزاق في مصنفه عن عائشة بنت  
 ام رة رفاقة التي طلقت منه وتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير فلم يقطع  
 ان يمشيا ما واراوت العود الى رفاقة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 لا تحسن تزدوني بحسبته ويزدوني بحسبك وهذا القدر في الصحيح وزاد عبد الرزاق  
 فقعدت ثم جادته فاخبرته انه قد سها فغضبها ان ترجع الى زوجها الاول وقال  
 اللهم ان كان انما بها ان ترجع الى رفاقة فلا تيم لها نكاحه مرة اخرى ثم ماتت  
 ابا بكر وعمر في خلافتها فمناها واخرج البيهقي عن عتبة بن عامر ان عمر بن العاص

واستضيوا منه ليوم الظلمة فانه انما خلقكم لعبادته وول كل كبر كما كان تبين معلون ما  
 تفعلون ثم اعلوا عباد الله انكم تعدون وترا حرون في اهل القديس عنكم علمه  
 فان استظمت ان تنقضى الآجال وانتم في عمل الله فافعلوا ولن تستطيعوا ذلك  
 الا باذن الله سابقوا في آجالكم قبل ان تنقضي آجالكم فتركم الى سورا عما لكم فان  
 قوما جعلوا آجالكم غيرهم وبنوا انفسهم فانهم ان تكونوا امثا لهم فالوفا الوفا ثم النجا  
 النجاف ان وراءكم طالبا شيئا امره كسريج واخرج ابن ابي الدنيا واحمد في الزهد  
 وابو نعيم في الحلية عن يحيى بن ابي كثير ان ابا بكر كان يقول في خطبته اين الوضاعة  
 احسنة وجوههم المعجبون بشبابهم اين الملوك الذين بنوا المدائن وحصنوا  
 اين الذين كانوا يعطون الغلبة في موطن الحرب قد تضعع اركانهم حين اخضع  
 بهم الدهر واصبحوا في ظلمات القبور فالوفا الوفا ثم النجا النجا واخرج احمد في الزهد  
 عن سلمان بن صالح ايت ابا بكر فقلت اعمد الي فقال يا سلمان اتق الله واعلم  
 انه سيكون فتوح فلا اعرفن ما كان حظك منها ما جعلته في بطئك او القيت على ظهرك  
 واعلم انه من جعل الصلوات الخمس فانه يصبح في ذمة الله ويمسي في ذمة الله تعالى  
 فلا تقبلن احدا من اهل ذمة الله فتخلف الله في ذمة الله فيك الله في النار طي  
 وجك واخرج عن ابي بكر قال قبض الصالحون الاول فالاول حتى يتبعه النبي  
 حشاه كثره التمر او الشجر لا يبالى الله بهم واخرج سعيد بن منصور في سننه عن معاوية  
 بن قررة ان ابا بكر الصديق رضي الله عنه قال يقول في دعائه اللهم اجعل خير عمري آخره  
 وخير عملي خواتمه وخير ايامي يوم لقاءك واخرج احمد في الزهد عن الحسن قال بلغني  
 ان ابا بكر كان يقول في دعائه اللهم اني اسألك الذي هو خير لي في عاقبة الامر  
 اللهم اجعل آخر ما تعطيني الخير رضوانك والدرجات العلى من جنات النعيم واخرج  
 عن عرفة قال قال ابو بكر من استطلع ان يكلني فليكبك والا فليتابك واخرج  
 عن عروة عن ابي بكر قال اطلب من الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن  
 يسار عن ابي بكر قال قال ان المسلم لم يجر في كل شيء حتى في الكلبة وانقطع شحمه

وهداكم به فان جوامع هدى الاسلام بعد كلمة الاخلاص السمع والطاعة لمن والاه  
 امركم فانه من طيع الله واولى الامر بالمعروف والنهي عن المنكر فقد افلح وادى اليه  
 عليه من الحق واياكم واتباع الهوى ففقد افلح من حفظ من الهوى والطمع والغضب  
 واياكم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الى التراب يعود ثم ياكله الله ووثق باليوم  
 حي وغدا ميت فاعلموا ايها اليوم وساقه بساقه وتوقوا دعاة المظلوم وعدوا أنفسكم  
 في الموتى واصبروا فان العمل كله بالصبر واحذروا واتخذوا ريفع واعلموا العمل يقبل  
 واحذروا واحذركم الله من عذابه وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته واتقوا  
 تعلموا واتقوا وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به من كان قبلكم وما نجى به من  
 نجى قبلكم قد بين لكم في كتابه حاله وحرامه وما يجب من الاعمال وما يكره فاني لا اكونم  
 ونفسى والله استعان ولا حول ولا قوة الا بالله واعلموا انكم اخلصتم الله من اهلكم  
 فربكم اعظم وحظكم حفظكم واثبتكم وما تطوعتم به لهدىكم فاجعلوه نوافل بين ايديكم تستوفوا  
 بسلفكم وتعطوا اجرا يتكلم حين فقركم وحاجتكم اليها ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم و  
 صحابكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فاقاموا على طاعتهم في الشقاء والسعادة  
 فيما بعد الموت ان الله ليس له شريك وليس بينه وبين احد من خلقه نسب يعطيه  
 به خيرا ولا يصرف عنه سورا الا بطاعته واتباع امره فانه لا خير في خير بعده الناس  
 ولا شر في شر بعده انجته اقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم واصلوا على نبينا صلى الله  
 عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته واخرج الحاكم والبيهقي عن عبد الله بن  
 عليم قال خطبنا ابو بكر الصديق محمد بن عبد الله عليه السلام باهل بيته قال اوصيكم  
 بتقوى الله وان تشنوا عليه بما هو له اهل وان تخلطوا الخبيثه بالبريه فان الله  
 تعالى اثنى على اهل بيته فقال انهم كانوا يراعون في اخيرات ويدعوننا  
 رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم اعلموا عباد الله ان الله قد ارثن بجمعنا فكم  
 واخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي وهذا  
 كتاب الله فيكم لا يطفأ نوره ولا تنقضه عجايبه فاستضيوا بنوره واتقوا كتابه

وأخرج ابن سعد عن ابن سيرين قال لم يكن أحد بعد النبي صلى الله عليه وسلم  
 أهيب لما لا يعلم من أسبى بكر ولم يكن أحد بعد أبي بكر أهيب لما لا يعلم من  
 عمره وإن أبا بكر نزلت فيه قضية فلم يجد لها في كتاب السدا أصلا ولا في السنة  
 أثر فقال اجتهد رأيي فإن يكن صوابا فمن السدا وإن يكن خطأ فمني والله المستغفر  
 فصل فيما ورد عنه من تعبیر الرؤيا أخرجه سعيد بن منصور عن سعيد بن المسيب  
 قال رأيت عائشة إذا كانه وقع في بيتها ثلاثه أقمار فقصتها على أبي بكر وكان من  
 أجمع الناس فقال إن صدقت رؤياك ليدفنن في بيتك خير أهل الأرض ثلاثا  
 فلما قبض النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عائشة هذا خير أقمارك وأخرج أيضا  
 عن عمر بن شريك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته إذا ردت  
 غنم سود ثم اردفتها غنم بيض حتى ما ترى السود فيها قال أبو بكر يا رسول الله  
 أما السود فأنما العرب يسلون ويكثرون والخنم البيض الأحاجم يسلون حتى  
 لا يرى العرب فيهم من كثرتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك عمر  
 الملك سمرأه عن ابن أبي ليلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته  
 على سائر نزع فيها فوردتني غنم سود ثم ردتها غنم بيض فقال أبو بكر وعني أجمعان  
 فذكر نحوه وأخرج ابن سعد عن محمد بن سيرين قال كان أجمع هذه الأمة  
 بعد نبينا أبو بكر وأخرج ابن سعد عن ابن شهاب قال رأى رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم رؤيا فقصها على أبي بكر فقال رأيته كأنني استمقت أنا وانت درجت  
 فبقتك بمرقاتين ونصف قال يا رسول الله نصفك السدا إلى مغفرة وحرمة  
 وأجيش بعدك سنتين ونصف وأخرج عبد الرزاق في مصنفه عن أبي قتادة  
 أن رجلا قال لأبي بكر الصديق رأيته في النوم أني أبول وأنا قال أنت  
 رجل تأتي أمراك وسه حائض فاستغفر الله ولا تعد فامدة أخرج البيهقي  
 في الدلائل عن عبد الله بن بريدة قال بعث رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم عمرو بن العاص في سرية فيهم أبو بكر عمر فلما انتهوا إلى مكان أحرَب

والبضاعة تكون في كفة فيفقد الباقي فيخرج لما في ضفته و<sup>يطلع</sup> آخره من ميمون من ران  
قال اتى ابو بكر بن ارب وافر الخاضعين قلبه ثم قال باصيد من صيد ولا عضدت  
من شجرة الاضعت من تسبيح و<sup>يطلع</sup> آخره البخاري في الادب وعبد الله بن احمد  
في زوائد الزعيم الصناحي ما سمع ابا بكر يقول ان دعاء الاخ لا خير في الاستجاب  
واتخرج عبد الله في زوائد الزعيم عبيد بن عمير عن لبيد الشاعر انه قدم على ابي بكر  
فقال ع اكل شي ما خلا السد بطل به فقال صدقت فقال ع وكل نعيم  
لا محالة زائل به فقال كذبت عند الله نعيم لا يزول فلما ولى قال ابو بكر بما  
قال الشاعر الكلمة من الحكمة **فصل في كلامه الدالة على شدة خوفه من ربه**  
اخرج ابو احمد الحاكم عن معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حائطاً واذا بوسى  
في ظل شجرة فيتنفس الصعداء ثم قال طوبى لك يا طير تاكل من الشجرة تستظل بالشجر  
وتصير الى غير حجاب يا ليت ابا بكر شكك واخرج ابن عساکر عن الاعمى قال  
كان ابو بكر اذا مدح قال اللهم انت اعلم مني بنفسى وانا اعلم بنفسى نعم اللهم اجلسنى  
خير ما يظنون واغفر لى يا اعلمون ولا تؤاخذنى بما يقولون واخرج احمد في الزهد  
عن ابي عمران الجوني قال قال ابو بكر الصديق لو دوت انى شجرة فى جنب عبد  
ميمون واخرج احمد في الزهد عن مجاهد قال كان ابن الزبير اذا قام فى الصلوة  
كان يمد يده الى الخشوع قال وحدشت ان ابا بكر كان كذلك واخرج عن الحسن  
قال قال ابو بكر والسد لو دوت انى كنت بهذه الشجرة توكل وتعضد واخرج  
عن قتادة قال بلغنى ان ابا بكر قال ودوت انى شجرة تاكلنى الله واب واخرج  
عن حمزة بن عيسى قال حضرت الوفاة ابنا لابي بكر الصديق فجعل الفتي يخط الى  
وسادة فلما توفي قالوا لابي بكر اينا انك يخط الى وسادة فدفعه عن الوسادة  
فوجدوا تحتها خمسة وثمانين روستة فضر ابو بكر سبده على الاخرى يرسج ويقول  
انا لله وانا اليه راجعون يا فلان ما احب عدوك تسبح لهما واخرج عن ثابت البناني  
ان ابا بكر كان يتنيل شعر لا تزال تنمى جيداً حتى تكون به وقد ير جوفتى الرجا يروح

له الضمن باين  
الكثرة والاطلاق على ظاهر

انبسته لابي قحافة فلقيتها اخیل وفي غنما طوق من ورق فاقطعه لثلاث من  
 عنقها فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد قام ابو بكر وقال انشد بالهدى  
 والاسلام طوق اخی فوالله ما اجابته اخی ثم قال الثانية فما اجابته احد ثم  
 قال يا اخي انك تسبى طوقك فوالله ان الامة اليوم في الناس قليل  
 عمر بن الخطاب هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزی بن رباح بن  
 قریظ بن زراح بن عدی بن كعب بن لؤی امیر المومنین ابو حفص القرشي  
 العدوي الفاروق اسلم في السنة السادسة من الهجرة وله سبع وعشرون سنة  
 قال الذهبي وقال النودبي ولد عمر عبد النفيل ثلث عشرة سنة وكان من  
 اشرف قريش واليه كانت السفارة في الجاهلية وكانت قريش اذا وقعت  
 الحرب بينهم وبين غيرهم بعثوه سفيرا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخر  
 فخرهم من اهل بيته اذ فرأوا من اهل بيته اسلم قد جاء بعد اربعين رجلا واثنتي  
 عشرة امرأة وقيل بعد تسعة وثلاثين رجلا وثلث وعشرين امرأة وقيل بعد  
 خمسة واربعين رجلا واثني عشرة امرأة فها هو الا ان اسلم فظهر الاسلام بكملة  
 وفرح المسلمون قال وهو احد السابقين الاولين واخذ العشرة الشهود لهم بالبيعة  
 واحد الخلفاء الراشدين واحد اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واحد كبار  
 علماء الصحابة وزهادهم روى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسمائة حديث  
 وتسعة وثلاثون حديثا روى عنه عثمان ابن عفان وعلي وطلحة وسعد  
 وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمر بن الخطاب وابنه عبد الله وابن عباس و  
 ابن الزبير والنس واليه هجرة وعمر بن العاص وابو موسى الاشعري والبراء  
 بن عازب وابو سعيد الخدري وخلافون آخرون من الصحابة وغيرهم ثم اقول و  
 انما انخص هنا فضولا فيها جملة من الفوائد تتعلق بحجبتة فصل في الانباء الواردة  
 في اسلامه اخرج الترمذي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال  
 اللهم اعز الاسلام باحب نبيي اهل بيته اتيك بعمر بن الخطاب اوابي جليل

امرهم عمروان لا يوروا ناراً فغضب عمر فمات ان ياتيه فنهاه ابو بكر واخبروا انه  
 لم يتعلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك الا لعلمه بالحرب فهذا عنه  
 واخرج البيهقي من طريق ابى موسى عن بعض مشيختهم ان رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم قال انى لاؤمر الرجل على القوم فيهم من هو خير منهم لانه ايقظ عينا والبصر بالحق  
 فصل اخرج خليفة بن خياط والحمد بن حنبل وابن عساكر عن يزيد بن الاعم  
 ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا بى بكرا تا اكبر او انت قال انت اكبر واكرم  
 وانا اس منك مرسل غريب جدا فان صح هذا الجواب من فطر ذكائه و  
 ادبه واشهر ان هذا الجواب للعباس وقد وقع ايضا للسعيد بن يربوع واخرجه  
 الطبراني ونقطة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له اينا اكبر قال انت  
 اكبر واخير منى وانا اقدم واخرج ابو نعيم ان ابا بكر قيل له يا خليفة رسول الله لا تتعل  
 اهل بدر قال انى ارى مكانهم ولكنى اكره ان يولسهم بالدينيا وخرج احمد  
 بن الزهد عن اسحق بن محمد ان ابا بكر قسم قسما منى فليس بين الناس فقال له  
 عمر تنوى بين اصحاب بدر وسواهم من الناس فقتل ابو بكر انما الدنيا بلاغ  
 وخير البلاغ اوسع وانا افضلهم منى اجورهم فصل اخرج احمد بن الزهد  
 عن ابى بكر بن جعفر قال بلغنى ان ابا بكر كان يصوم الضيف ويفطر الشتاء  
 واخرج ابن سعد عن حيان الصائغ قال كان نقش خاتم ابى بكر نعم القاد والصد  
 فائدة اخرج الطبراني عن موسى بن عقبة قال لا علم اربعة ادركوا النبي  
 صلى الله عليه وسلم وابناهم الابرار الاربعة ابو قحافة وابنه ابو بكر الصديق  
 وابنه عبد الرحمن وابو عتيق بن عبد الرحمن واسمه محمد واخرج ابن مسدة و  
 ابن عساكر عن عائشة رضي الله عنها قالت ما سلم ابو احد من المهاجرين الا ابو ابى بكر  
 فائدة اخرج ابن سعد والبيهقي عن ابن مسدة قال كان ابن اسحاق  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وسهيل بن عمرو بن بشار فائدة  
 اخرج البيهقي في المدايل عن اسحاق بن ابى بكر قالت لما كان عام الفتح حبت

كما ان الحسن بن علي بن بكر بن علقمة



اخته أنك رحب وإنه لا يسبه إلا المطرون فقم فاعتسل أو توضأ فقام فتوضأ ثم  
 اخذ الكتاب فقرأه حتى انتهى إلى أنسى أنا الله لا اله الا أنا فاعبدني وأقم الصلاة  
 لذكري فقال عمر دوني علي محمد فلما سمع جاب قول عمر خرج فقال يا بشر يا عمر فاني  
 أرجو أن تكون دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لك ليلة النخيل اللهم اعز الاسلام  
 بعمر بن الخطاب أو بعمر بن هشام وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم في  
 اصل الدار التي في اصل الصفا فأنطلق عمر حتى أتى الدار وعلى بابها حمزة و  
 طلحة وناس فقال حمزة نأمر أن يرد الله به خير أئمة وان يرد غير ذلك كين قلبه  
 علينا حينئذ قال والنبي صلى الله عليه وسلم داخل أوحى إليه فخرج حتى أتى عمر  
 فاتخذ بجانبه ثوبه وحمل السيف فقال ما أنت بمنية يا عمر حتى ينزل الله بك من الخوي  
 والنكال ما أنزل بالوليد بن المغيرة فقال عمر أشدان لا اله الا الله وأنت عبد الله  
 ورسوله وأخرج الزرار والطبراني وأبو نعيم في الحلية والبسطة في الدلائل عن  
 أسلم قال قال لنا عمر كنت أشد الناس على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فبينما أنا في يوم حارب بالهجرة في بعض طريق مكة إذ لقيني رجل فقال عيا بك  
 يا ابن الخطاب أنك تزعم أنك وأناك وقد دخل عليك الأمر في بيتك قلت  
 وما ذاك قال أنتك متدأملت فوجعت مغضبا حتى قرعت الباب فقبل من  
 فها قلت عمر قلبا دروا فاختفوا سني وقتد كانوا يقولون صحيفة بين أيديهم تركوها  
 لنوا فقامت اختي تفتح الباب فقلت يا عدوة نفسها أصبوت وضربت يائسة كما  
 في يدي على رأسها فقال الدم وكبت فقالت يا ابن الخطاب ما كنت فاعلا  
 فافعل فقد صبوت قال وطلعت حتى جلست على السرير فظطرت إلى الصحيفة فقلت  
 ما هذا يا نسيبيا قالت لست من أهلها أنك لا تطهر من الجنابة وهذا كتاب لا يسبه إلا  
 المطرون فما زلت بها حتى ناولتها ففتحتها فاذا فيها بسم الله الرحمن الرحيم فلبس  
 مررت باسم من أسماء الله تعالى فدرعت منه فالقيت الصحيفة ثم رجعت إلى  
 نفسي فقلنا ولها فاذا فيها سبوح لله ما في السموات والأرض فدرعت فقرأت

بن هشام وآخرجه الطبراني من حديث ابن مسعود والنسج وأخرج الحاكم عن ابن  
 عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب  
 خاصة وأخرج الطبراني في الأوسط من حديث أبي بكر الصديق وفي الكبير  
 من حديث ثوبان وأخرج أحمد عن عمر قال خرجت القرض رسول الله  
 عليه وسلم فوجدته قد سبقني إلى المسجد فمضت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت  
 أعجب من تأليف القرآن فقلت والله إذا شاعر كما قالت قريش فقرأ أنه يقول  
 رسول كريم وما هو بقول شاعر قليلًا ما تؤمنون الآيات فوق في قلبى الإسلام  
 كل موقع وأخرج ابن أبي شيبة عن جابر قال كان أول إسلام عمر أن عمر  
 قال ضرب اختي النخاض ليلاً فخرجت من البيت فدخلت في استار الكعبه  
 فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل الحجر وعليه ثيابان وصلى الله ما شاء الله ثم انصرف  
 فسمعت شيئاً لم أسمع مثله فخرج فاتبعته فقال من هذا فقلت عمر فقال يا عمر ما تعنى  
 لا ليل ولا نهار فخشيت أن يدعوني فقلت أشهد أن لا إله إلا الله وأني أشهد  
 فقال يا عمر سره قلت لا والذي بشك بالحق لا علمك ما علمت الشكر وأخرج  
 ابن سعد وابن أبي عمير والبيهقي في الدلائل عن النسج قال خرج عمر متقلداً سيفه  
 فلقية رجل من بني زهرة فقال أين القم يا عمر فقال أريد أن أقتل محمد فقال  
 وكيف تأمن من بني هاشم وبني زهرة وقد قلت محمد فقال ما أراك إلا قد  
 صبرت قال أفلا أدلك على العجب أن خنك واختك قد صبا وشركا دينك  
 فشي عمر فأتاهما عندهما حجاب فلما سمع عمر قوارى في البيت فدخل فقال  
 ما هذه العيينة وكانوا يقولون لله قال لا ما عدا حد يشاكت دناءه يننا قال فلعلمك ما قد  
 صبرتما فقال لا تخف يا عمر إن كان الحق في دينك فوشب عليه عمر فوطيه وطيأ شديداً  
 فجاءت أخته ثم دفعه عن زوجها ففجها نفقة بيده فدمى وجهها فقلت وهي غضباء  
 وإن كان الحق في غير دينك أني أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله  
 فقال عمر أعطوني الكتاب الذي جئتكم فآقره وكان عمر يقرأ الكتاب فقالت

لعنت ليلان في  
 دعوتها في  
 اللقب

قال سألت عمر لا تثنى شي سببت الفاروق فقال اسلم حمزة قبلي بثلاثة ايام  
فمحررت الي المسجد فاسرع ابو جهل الي النبي صلى الله عليه وسلم يسبه فاخرج حمزة  
فاخذ قوسه وجاء الي المسجد الي حلقة قریش التي فيها ابو جهل فاتحاً على قوسه  
مقابل ابني جيل فمطر اليه فغرت ابو جيل الشر من وجهه فقال مالك يا ابا عماره  
فرمى القوس فضرب بها اخذ حية فقطعه فمالت الدمار فاصلمت ذلك قریش  
فماخه الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مخف في دار الارقم ابن ابى الارقم  
المخزومي فاطلق حمزة فاسلم فمحررت بعث بثلاثة ايام فاذا فلان المخزومي قتل  
ارغبت عن دين ابا بك واتبع دين محمد فقال ان فعلت فقد فعلت من هو  
عظم عليك حقا مني قلت ومن هو قال اختك وختك فاطلقت فوجدت  
همته قد خلت فقلت ما هذا فزال الكلام بيننا حتى اخذت برأس خنثى فضررت  
فادريته فقامت الي اخي فاخذت برأسي وقالت مت كان ذلك علي رغم  
انك فاستحييت حين رأيت الدمار فجلست وقلت اروني هذا الكتاب فقالت  
انه لا يسهل الا المظرون فمتمت فاعتسلت فاخرجوا الي صحيفه فيها بسم الله الرحمن الرحيم  
فقلت اساطيبي طاهره طه ما انزلنا عليك القرآن لتشتي الي قوله لا الاسمان حتى  
فقطعت في صدرى وقلت من هذا فمرت قریش فاسلمت وقلت اين رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قالت فانه في دار الارقم فاتيت فضررت الباب فاستجمع  
القوم فقال لهم حمزة مالك قالوا عمر قال وعمر افتح الباب فان اقبل قبلنا  
وان ادبر قلنا فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فقتل عمر فكبر  
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة فقلت يا رسول الله انسا علي الحق قال بل  
قلت فقيم الاخفاء فخرجنا صفين انا في احداهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد  
فقطرت قریش الي والى حمزة فاصابهم كابة شديدة فمات في رسول الله صلى الله  
عليه وسلم الفاروق يومئذ لانه نهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل وانج  
ابن سعد عن ذكر ان قال قلت لعائشة من همي عمر الفاروق قالت النبي

في اخبركم  
در حديث

الى أمنا بآل الله ورسوله فقلت اشهد ان لا اله الا الله فخرجوا الي مباشرين وكبروا  
 وقالوا البشرفان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا يوم الاثنين فقال اللهم  
 اعز دينك باحب الرجلين اليك ابا جهل بن هشام واما عمرو دلوني على  
 النبي صلعم في بيت باطل الصفا فخرجت حتى قرعت الباب فقالت من  
 قلت ابن الخطاب وقد علموا شدي على رسول الله صلى الله عليه وسلم فما اجبر  
 احد لفتح الباب حتى قال صلى الله عليه وسلم افتحوا لفتحي الى فاخذ حبلان  
 بعضدي حتى اتيا بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال خلوا عنه ثم اخذ بجامع  
 مقبضي وجذبني اليه ثم قال سلم يا ابن الخطاب اللهم ابدقه فشهدت فكلمه المسلمون  
 بكيفية سمعت البغاج مكنه وكانوا متخفين فلم اثن ان اري رجلا يضرب ولا يضرب الا  
 رأيت ولا يصيبني من ذلك شي فجلست الى خالي ابي جهل بن هشام وكان شريفا  
 فقرعت عليه الباب فقال من نزل قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا فعل  
 ثم دخل واجاب الباب دوني فقلت ما هذا شي فذهب الي رجل من غطار  
 قرين فناديته فخرج الي فقلت له مثل مقالتي لخالي وقال لي مثل ما قال  
 خالي فدخل واجاب الباب دوني فقلت ما هذا شي ان المسلمون يضربون وانا  
 لا اضرب فقال لي رجل انك ان تعلم باسلامك قلت نعم قال فاذا جلس الناس  
 في المحرمات فلا تاكل من كمين كمين السرقة لفيابيك وبينه اني قد صبوت  
 فانه قل ما كتم السرقة وقد اجمع الناس في المحرمات فيا بيني وبينه اني قد  
 صبوت قال اوتد فعلت قلت نعم فنادي باعلى صوته ان ابن الخطاب  
 قد صبا فبادروا الي فزالوا اضربهم ولا يضربوني واجتمع على الناس فت الى خالي  
 ما هذا الجاعة قيل عمرت صبا فقام على المحرمات فشاركه الا اني قد اجرت ابن اختي  
 فكشفوا عني لا اشارة ان اري احدا من المسلمين يضرب ولا يضرب الا رأيت فقلت  
 ما هذا شي فاصيبني فاميت خالي فقلت جوارك رد عليك فزالوا اضرب  
 واضرب حتى اعز الله الاسلام واخرج ابو نعيم في الدلائل واهل عاكر عن ابن عباس

ممن ثبت معه يوم أحد فصل في الأحاديث الواردة في فضله غير ما  
 تقدم في ترجمة الصديق عليه السلام أخرجه الشيخان عن أبي هريرة قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ  
 إلى جانب قصر قلت لمن هذا القصر قالوا المرقد ذكرت غيرتك فوليت مدبراً لنبك  
 (عمر) وقال عليك اغار يا رسول الله وأخرج الشيخان عن ابن عمر أن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم شربت لبنى اللبن حتى انظر الرمي يخرج  
 في الظفاري ثم أولته عمر قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم وأخرج الشيخان  
 عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا  
 نائم رأيت الناس عرضوا علي وعليهم قمص فمنها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون  
 ذلك وعرض علي عمر وعليه قميص يحبره قالوا فما أولته يا رسول الله قال الدين  
 وأخرج الشيخان عن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما ليك الشيطان ساكناً فحافظاً إلا ساكناً  
 فحافظاً غير فحاج وأخرج البخاري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 عليه وسلم لقد كان فيا قبلكم من الأمم ناس محدثون فإن كين في أمي أحمد  
 فإنه عمر أسي ملهون وأخرج الترمذي عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال إن الله جل الجح على لسان عمر وقلبه قال ابن عمر وإنزل بالناس أمراً قط  
 فقالوا وقال لا أنزل القرآن على نحو ما قال عمر وأخرج الترمذي وأحكام وصححه  
 عن حنيفة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان بعدى نبي لكان  
 عمر بن الخطاب (وأخرجه الطبراني عن أبي سعيد الخدري وعصمة بن مالك وأخرجه  
 ابن عساکر من حديث ابن عمر) وأخرج الترمذي عن عائشة رث قالت قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم أني لا أنظر إلى شياطين الجبن والانس قد فروا من عمر  
 وأخرج ابن ماجه وأحكام عن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 أول من يصافحه الجح عمر وأول من يسلم عليه وأول من يأخذه بيده فيدخل الجنة

صلى الله عليه وسلم وأخرج ابن ماجه وأما حكم عن ابن عباس قال لما أسلم  
 عمر بن الخطاب قال يا محمد لقد استبشرا أهل السما بالسلام عمر وأخرج البزار  
 وأما حكم وجهه عن ابن عباس قال لما أسلم عمر قال المشركون قد انتصف  
 اليوم منادوا نزل السديا يا أيها النبي سبك العدو من اتبعتك من المؤمنين  
 وأخرج البخاري عن ابن مسعود قال ما زلنا أغرة منذ أسلم عمر وأخرج ابن سعد  
 والطبراني عن ابن مسعود قال كان أسلم عمر فتحا وكانت هجرة نصره وكانت  
 لامة حمة ولقد رأينا واستطيع أن نضلي إلى البيت حتى أسلم عمر فلما أسلم  
 عمر قال لهم حتى تكونوا ناضليننا وأخرج ابن سعد وأما حكم عن خذيفة قال لما أسلم  
 عمر كان الأسلام كالرجل القبل لا يزودا والاقرب فلما قتل عمر كان الأسلام كالرجل  
 المدبر لا يزودا والابعدا وأخرج الطبراني عن ابن عباس قال أول من هجره الأسلام  
 عمر بن الخطاب أسناده صحيح حسن وأخرج ابن سعد عن جيب قال لما أسلم عمر  
 ظهر الأسلام ودعى إليه علانية وجلنا حول البيت خلقا وطفنا بالبيت وأنصفنا  
 ممن غلط علينا وردنا عليه بعض ما يأتي به وأخرج ابن سعد عن سلمة بن عبد الرحمن قال  
 أسلم عمر في ذي الحجة السنة السادسة من النبوة وهو ابن ثمان وعشرين سنة  
**فصل في هجرة عمر** أخرج ابن عساکر عن علي قال علمت أحدا هجرا لا  
 فحقيا إلا عمر بن الخطاب فإنه لما هم بالهجرة تقلد سيفه وتكلم قوسه وانفض في  
 يده أسماواتي الكعبة واشرف قرش ففنا بها فطاف سبعا ثم صلى ركعتين  
 عند المقام ثم أتى حلقهم واحدة واحدة فقال شابهت الوجوه من أراد أن يغفله  
 أمه ويستهتم ولده وترمل زوجته فليقلعه ورأى هذا الوادي فاتبعه منهم أحد  
 أخرج عن البراء قال أول من قدم علينا من المهاجرين مصعب بن عمير ثم  
 ابن أم مكتوم ثم عمر بن الخطاب في عشرين راكبا قلنا ما فعل رسول الله صلى الله عليه  
 عليه وآله قال هو على أثرى ثم قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر  
 معه قال النوفلي شهد عمر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الشاهد كلها وكان

في يد غراب فلم ارعبقرياً من الناس يفرى فرجة حتى روى الناس وضربوا بطعن  
 قال النووي في تهذيبه قال العلماء هذا إشارة الى خلافة ابى بكر وعمر و  
 كثرة الفتوح وظهور الاسلام في زمن عمر وخرج الطبراني عن سديته قالت قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان لم يلق عمر منذ اسلم الا خروجه (واخرجه  
 الدارقطني في الافراد من طريق سديته عن حفصة) وخرج الطبراني عن ابى بن  
 كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل ليبيك الاسلام  
 على نوبت عمر وخرج الطبراني في الاوسط عن ابى سعيد اخذ روى قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم من ابغض عمر فقد ابغضني ومن احب عمر فقد احبني وان الله  
 باسب بالناس عشية عرفة عامته وباسب بعمر خاصته وانه لم يبعث الله نبيا الا كان  
 نفاسته محدث وان يكن في امتي من لم يحد فمؤمر قالوا يا رسول الله كيف محدث  
 قال تنكلم الملائكة على لسانه سنده حسن **فصل في اقوال الصحابة والسلف**  
 قال ابو بكر الصديق رضي الله عنه على ظهر الارض رجل احب الى من عمر اخرج ابن عساق  
 في بكر في مرضه ما ذا تقول لركب وقد وليت عمر قال اقول له وليت عليهم  
 خيرهم (اخرج ابن سعد) وقال علي رضي الله عنه اذا ذكر الصالحون فحيي بلا بعمر ما كنا بعد  
 ان السكينة تنطق على لسان عمر (اخرج الطبراني في الاوسط) وقال ابن عمر ما ريت  
 احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض احد ولا اجد من عمر  
 (اخرج ابن سعد) وقال ابن سعد ولو ان علم عمر وضع في كفة ميزان ووضع علم  
 احياء الارض في كفة لرجح علم عمر بعلمهم ولقد كانوا يرون انه ذهب قبسطا على العلم  
 (اخرج الطبراني في الكبير والحاكم) وقال خديجة كان علم الناس كان رسول الله  
 في حجر عمر وقال خديجة والله اعرف رجلا لا تأخذ في الدولمة الا تحم الا عمر وقاتل  
 عائشة ربه وذكرت عمر كان والله اخوذاً باليسج حده وقال معاوية يا ابا بكر  
 فلم يرد الدنيا ولم تردده والله اخوفاً رادته الدنيا ولم يرددها ونحن فخرنا فيها طهرنا  
 (اخرج الزبير بن بكار في الوفيات) وقال جابر بن عبد الله عن عمر بن الخطاب

فأتى حج ابن جبرته وحاكم عن ابني ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به وأخرج احمد والبخاري عن ابني هريرة قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه وأخبره  
 الطبراني من حديث عمر بن الخطاب وطلال ومعاوية بن ابني سفيان وعائشة رضي  
 وأخبره ابن عساكر من حديث ابن عمر وأخرج ابن ماجة في مسنده عن علي رضي قال  
 كنا اصحاب محمد لا نشك ان السكينة تنطق على لسان عمر وأخرج البخاري عن ابن عمر  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر سر اجل الجنة وأخبره ابن عساكر  
 من حديث ابني هريرة واصعب بن جثامة وأخرج البخاري عن قتادة بن ملحون  
 عن عمار بن عثمان بن ملحون قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلق الفقة  
 واشتار بيه الى عمر لا يزال بينكم وبين الفقة باب شديد الخلق ما عاش في  
 بين أظهركم وأخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عباس رضي قال جاء جبريل  
 الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ اسم السلام واخبره ان غضبه غمر ورضاه حكم  
 وأخرج ابن عساكر عن عائشة رضي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الشيطان  
 يفرق من عمر وأخرج احمد من طريق بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال  
 ان الشيطان يفرق منك يا عمر وأخرج ابن عساكر عن ابن عباس رضي قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في السماء ملك الا وهو يقر عمر ولا في الارض شيطان  
 الا وهو يفرق من عمر وأخرج الطبراني في الاوسط عن ابني هريرة رضي قال قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله باهى باهل عرفته عامة وباسمه بجر خاصته  
 وأخرج في الكبير مثله من حديث ابن عباس رضي وأخرج الطبراني والبيهقي عن الفضل  
 بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحق بعدى مع عمر حيث كان  
 وأخرج الشيخان عن ابن عمر رضي ابني هريرة رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم بينا انا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فخرمت منها ما شئ الله ثم اخذها  
 ابو بكر فخرج ذنوبا ودون بين في نزع ضعفت والله يفرغ ثم جاء عمر فاستسقى فاستسقى



ابابکر و عمر و الخیر فضل فی موافقات عمر قد وصلها بعضهم الى اكثر من  
 عشرين اخرج ابن مردويه عن مجاهد قال کان عمر یسب الای فی نزل  
 القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فی القرآن لرایا من رای عمر  
 واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شئ وقال فیہ عمر لا جاء القرآن بنحو ما  
 یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ  
 لو اتخذنا من مقام ابراہیم صلی فزت واتخذوا من مقام ابراہیم صلی قلت یا رسول اللہ یل علی فساکن  
 والفاجر فلو امرتین تحتجب من فزت آتیه الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی الغیرۃ فقلت عسى ربہ ان یتقن ان یدلہ ان و اجا خیرا ممکن فزت  
 كذلك واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فی الحجاب و فی  
 اساری بدر و فی مقام ابراہیم فعنی ہذا الحدیث خصلۃ رابعۃ و فی التہذیب  
 للنووی نزل القرآن بموافقتہ فی اسدی بدر و فی الحجاب و فی مقام ابراہیم  
 و فی تحریم الخمر فزاد خصلۃ خامسۃ و حدیثان فی السنن و مستدرک الحاکم انہ قال  
 اللہم ین لنا فی الخمر بیا ناثا فیا فانزل اللہ تحریمہا واخرج ابن ابی حاتم  
 فی تفسیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت ہذہ الآتیه ولقد  
 خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآتیه فلما نزلت قلت انا فقارک  
 احسن الخالقین فزاد فی ہذا الحدیث خصلۃ سادسۃ وللحدیث طریق آخر  
 عن ابن عباس اورودہ فی تفسیرہ سند ثم رايت فی کتاب فضائل الایمین  
 لابن عبد اللہ الشیبانی قال وافق عمر ربہ فی احد وعشرين موضعا فذكر ہذہ الستۃ  
 وزاد ۷ قصۃ عبد اللہ بن ابی قحطہ حدیثا فی اصحیح عمنہ قال لما توفی  
 عبد اللہ بن ابی وعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فتمت  
 حتی وقفت فی صدرہ فقلت یا رسول اللہ علی عدو اللہ ابن ابی القحطیل یوای  
 کذا وکنا فواللہ ما کان الایہی احب الی نزلت ولا فصل علی احد منهم مات ابا  
 الآتیه ۸ یسئلونک عن الخمر والآتیه ۹ یا ایہا الذین آمنوا لا تقرؤا

رحمة الله عليك ما من احد احب الي ان اتقى الله با في صحيفة بعد صجبة النبي  
صلى الله عليه وسلم من هذا السجى (اخرجه الحاكم) وقال ابن مسعود اذا ذكر الصالحون  
ففى هذا لعمران عمر كان اعلنا بكتاب الله وانفعلنا فى دين الله تعالى (اخرجه  
الطبراني والحاكم) وسئل ابن عباس عن ابى بكر فقتال كان كالحجر كله وسئل  
عن عسمة فقال كان كالطير الحذر الذى يرى ان له بكل طريق شركا يا غذه  
وسئل عن علي فقال لم يغرر احد من اهل بيته الا خرج فى الطيوريات واخرج  
الطبراني عن عمر بن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال لكعب الاحبار كيف تجد  
نعتي قال اجد نعتك قفرا من حديد قال وما قرن من حديد قال امير شدة  
لا تأخذ فى الدولة لائم قال ثم من قال ثم يكون من بعدك خليفة تعلقته  
خالته قال ثم من قال ثم يكون البلا و اخرج احمد والبخاري والطبراني عن ابن مسعود  
قال فضل عمر بن الخطاب الناس بربع بذكر الاسرى يوم بدر امر بقتلهم فانزل الله  
لو اكتاب من الله سبق الآية وبذكر الحجاب امرنا النبي صلى الله عليه وسلم ان  
يحتجب فقال له زيب وانك علينا يا ابن الخطاب والوحى ينزل فى بيوتنا  
فانزل الله فاذا سألتموهن متاعا الآية وبعثوا النبي صلى الله عليه وسلم اللهم  
ايدى الاسلام بعمر وبراى فى ابى بكر كان اول من بالى به و اخرج ابن حبان عن مجاهد  
قال كنا نحدث ان اشياطين كانت مصفدة فى اماره عمر فلما اصابته  
واخرج عن سالم بن عبد الله قال لما خير عمر على ابى موسى فأتى امرأة فى بطنها  
شيطان فسالها عنه فقالت حتى يجئني شيطانى فجارنا له عنه ففتال تركته  
موتزرا كعبا رينا ابل الصدقة وذاك رجل لا يراه الشيطان الا خروجه الى الملك  
بين عينيه وروح القدس نطق بلسانه فصل قال سفيان الثوري من زعم ان  
عليه كان احب بالولاية من ابى بكر وعمر فقد خطا ابا بكر وعمر والمهاجرين والانصار  
وقال شريك ليس بعث الله عليا على ابى بكر وعمر احب منه خيرا وقال ابو اسامة  
انكروا من ابى بكر وعمر با ابو الاسلام وامه وقال جعفر الصادق انما يرى من ذكر

لعمرك ان  
ابى بكر وعمر  
كانا من  
الاشياطين

فقرئت آية الاستيذان ١٤ قوله في اليهود انهم قوم بهت ١٨ قوله  
ثمة من الاولين وثمة من الآخرين قلت اخرج قطيبا ابن عساکر في تاريخه  
عن جابر بن عبد الله بن جابر في اسباب النزول ١٩ رفع تلاوة الشيخ وشيخ  
اذا رينا الآية ٢٠ قوله يوم احد لما قال ابو سفيان ان في القوم فلان لا يجيئ  
فوافقه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اخرج قطيب احمد في مسنده قال  
ولم يسم اليه انا اخرج به عثمان بن سعيد الدارمي في كتاب الرد على الجهمية  
من طريق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل  
لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الان جاسب نفسه فقال كعب والذي  
نفسى بيده انها في التوراة لما بعثتها فخر عمر صاحبها ثم رايت في الكامل  
لابن عدي من طريق عبد الله بن نافع وهو ضعيف عن ابيه عن ابن عمر  
ان بلال كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حي على الصلوة  
فقال له عمر قل في اخرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قل كما قال عمر **فضل في كراماته** اخرج البيهقي والبيهقي كلاهما  
في دلائل النبوة واللائكابي في شرح السنة والديرعا قولي في فوائد  
وابن الاعرابي في كرامات الاولياء والخطيب في رواة مالك عن نافع  
عن ابن عمر قال وحشبه عمر جيشا وراس عليهم رجلا يدعى سارية فيينا عس  
يخطب جبل ينادي يا سارية اجبل ثلثا ثم وادم رسول الجبل فساله عمر فقال  
يا امير المؤمنين نهرنا فيينا نحن كذلك اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية اجبل  
ثلثا فاستندنا طورنا الى الجبل فنهزمهم الله وادنا قيل لعمر انك كنت تصيح بذلك  
وذلك الجبل الذي كان سارية عنده بهنا ونذ من ارض العجم قال ابن حجر  
في الاصابة اسنادا حسنا وخرج ابن مردويه من طريق سميون بن مهران  
عن ابن عمر قال كان عمر يخطب يوما بالجمعة فعرض في خطبته ان قال يا  
سارية اجبل من استبرأ الى الذئب فظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

الآیہ قلت ہما مع آیہ المائدہ خصلۃ واحدة والثلثۃ فی الحدیث السابق  
 ۱۰ لما اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواہ  
 علیہم فانزل اللہ سواہ علیہم ست غفرت لہم الآیہ قلت اخرجہ الطبرانی عن ابن  
 عباس ۱۱ لما استشار اصلہ اللہ علیہ السلام الصعاۃ فی الخروج الی بدر انشا عمر بالخروج  
 فنزلت کما اخرجک ربک من بیتک الآیہ ۱۲ لما استشار الصحابۃ فی  
 قصۃ الافک قال عمر من زوجکما یا رسول اللہ قال اللہ قال اقطن ان  
 ربک ولس علیک فیما یلحقک فزاہرتان غطیم فنزلت کذلک ۱۳ قصتہ  
 فی الصیام لما جامع زوجتہ بعد الانتباہ وکان ذلک محرمانہ اول الاسلام  
 فنزل احل لکم لیلۃ الصیام الآیہ قلت احسبہ جہ احمد فی مسندہ ۱۴ قوله تعالی  
 من کان عدواً لجبریل الآیہ قلت اخرجہ ابن جریر وغیرہ من طرق عدیدۃ و  
 اقربہا للوافقۃ ما اخرجہ ابن ابی حاتم عن عبد الرحمن بن ابی کیسۃ ان یتودعا  
 لقی عمر فقال ان جبریل الذی یدکر صاحبکم عدو لنا فقال عمر من کان عدو اللہ  
 و ملائکتہ ورسلہ و جبریل و میکال فان اللہ عدو لکما فرین فنزلت علی لسان  
 عمر ۱۵ قوله تعالی فلا وربک لا یؤمنون الآیہ قلت اخرج قصتها ابن  
 ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی الاسود قال ختم رجلا ان الہ النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نقض عینہما فقال الذی قضی علیہ زونا الی عمر بن الخطاب  
 فاتیا ایسہ فقال الرجل قضی لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہذا  
 فقال ردنا الی عمر فقال اذاک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما  
 فخرج الیہما مشتا علی سیفہ فضرب الذی قال ردنا الی عمر فقتلہ وادبر الآخر  
 فقال یا رسول اللہ قتل عمر واللہ صاحبہ فقال ما کنت اظن ان یجتری عمر  
 علی قتل مؤمن فانزل اللہ فلا وربک لا یؤمنون الآیہ فابہ ردم الرجل وبری  
 عمر من قتله ولہ شہادۃ موصولہ فی التفسیر المسند ۱۶ الاستیذان  
 فی الدخول وذلک انہ دخل علیہ غلا سہ وکان نامیاً فقال اللہم حرّم الدخول

ان لنيلنا هنداسته لايجري الا بها قال وما ذاك قالوا اذا كان احدى شجر  
 ليلة تخلو من هذا الشجر عهدنا لى جارية بكر بن ابو هيسا فارضينا ابو هيسا و  
 جعلنا عليها من الثياب والحلى افضل ما يكون ثم القينا لها في هذا النيل  
 فقال لهم عمرو ان هذا لا يكون ابراسه الاسلام سيدم ما كان قبله فاقاموا  
 والنيل لايجري قليلا ولا كثيرا حتى هموا بالجلار فلما راي ذلك عمر وكتب  
 الى عمر بن الخطاب بذلك فكتب له ان قد اصبحت بالذي فعلت  
 وان الاسلام سيدم ما كان قبله وبعث بطاقتة في داخل كتابه وكتب  
 الى عمرو في قد بعثت اليك بطاقتة في داخل كتابي فالتقيا في النيل  
 فلما قدم كتاب عمر الى عمرو بن العاص اخذ البطاقتة ففتحها فاذا فيها  
 من عبد الله بن امير المؤمنين الى نيل مصر ابا بعد فان كنت تحترق  
 من قلبك فلا تجزوان كان الله يحريك فاسال الواحد القهار ان يحريك  
 فالتقى البطاقتة في النيل قبل الصليب بيوم فاصبحوا وقد اجراه الله تعالى  
 ستة عشر ذراعاً في ليلة واحدة فقطع الله تلك البسة عن اهل مصر  
 الى اليوم واخرج ابن عساكر عن طارق بن شهاب قال ان كان ارجل  
 ليحدث عمر بالحديث فيكذب الكذبة فيقول اجلس هذه ثم يجدها بالحديث  
 فيقول اجلس هذه فيقول لكل ما حدثك حق الا انا امرتني ان احببه واخرج  
 عن الحسن قال ان كان احد يعرف الكذب اذا حدث فهو عمر بن الخطاب  
 واخرج البيهقي في الدلائل عن ابي هريرة ان عمر بن الخطاب قال اخبر عمر بن الخطاب  
 قد حصوا اميرهم فخرج غضبان فجلس فيها في صلوة فلما سلم قال اللهم انهم  
 قد لبسوا علي نابلس عليهم وعجل عليهم الغلام الشقيف يحكم فيهم بحكم الجاهلية لا يقبل  
 من محسنهم ولا يتجاوز عن سيئهم قلت ان شارب الاله الحجاج قال ابن ابي عمير وما  
 ولد الحجاج يومئذ ففضل في نبد من سيرة اخرج ابن سعد عن الحسن  
 بن قيس قال كنا جلوسا باب عمر فرأت جارية فقالوا سيرة امير المؤمنين

علی الخیرین مما قال فلما فرغ سالوه فقال وقع فی خلدی ان المشرکین یروا  
 اخواننا و انهم یرون بجبل فان عدلوا الیه قاتلوا من حربه واحد وان  
 حازوا بالکذا فخرج منی ما نزع منکم سمعوه و قال فجاء البشیر بعبد شهر  
 فذکر انهم سمعوا صوت عمر فی ذلک الیوم قال فعدلنا الی ابجبل ففتح الله  
 علینا و اخرج ابولعیم فی الدلائل عن عمرو بن ابحارث قال بینما عمر یخطب  
 یوم الجمعة اذ ترک الخطبة فقال یا ساریة ابجبل مرتین اوشلتنا ثم اقبل  
 علی خطبته فقال بعض الحاضرين لقد جن انه لمجنون فدخل علیه عبد الرحمن  
 بن عوف و کان یطعن الیه فقال انک لتجعل لهم علی نفسك مقالا ببنائنا  
 فخطب اذ انت تصیح یا ساریة ابجبل ای شئ نذا قال انی و اسد ما ملک  
 ذلک رايتهم یقاتلون عند جبل یوتون من بین یدیم من خلفهم فالملک  
 ان قلت یا ساریة ابجبل للیقوا ابابجبل فلبثوا الی ان جاء رسول ساریة یکتب  
 ان القوم لقوا یوم الجمعة فقاتلناهم حتی اذ حضرت الجمعة سمعنا منا و یا ساریة  
 یا ساریة ابجبل مرتین فلقنا ابابجبل فلم نزل قاهرین لعدونا حتی نهرهم الله  
 و قتلهم فقتل اولئک الذین طعنوا علیه و دعوا نذر الجبل فانه مصنوع له و اخرج  
 ابوالقاسم بن بشر ان فی فوائده من طریق موسی بن عقیبة عن نافع عن  
 ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما سک قال حمرة قال ابن من  
 قال ابن شهاب قال من قال من حمرة قال ابن مسکن قال حمرة  
 قال باسما قال بذات لظی فقال حماد رک الیک فقد احترقوا فرجع الی جبل  
 فحسب الله قد احترقوا (اخرج مالک فی الموطأ عن یحیی بن سعید نخوع و اخرج  
 ابن درید فی الاخبار المشهورة و ابن الکلبی فی الجامع و غیرهم) و قال  
 ابوالشیخ فی کتاب المظنحة حدثنا ابوالطیب حدثنا علی بن داود حدثنا عبد الله  
 بن صالح حدثنا ابن البیعة عن قیس بن ابیحاج عن حمدة قال لما فتح مصر  
 اتى عمر بن العاص حین دخل یوم من اشهر العجم فتنا لواءا ایب الامیر

ابو القاسم بن بشر

ابو القاسم بن بشر

فما ضرب فسطاطا ولا خبيرا كان يلقى الكسار والنطح على الشجرة ويستظل تحته  
وقال عبد الله بن عيسى كان في حبه عمر بن الخطاب خطان اسودان بين الكفا  
وقال الحسن كان عمر يمر بالآية من ورد فيسقط حتى يباد منها اياما وقال  
النس دخلت حائطا سمعت عمر يقول بيني وبينه جدار عمر بن الخطاب  
امير المؤمنين منعوا الله لتقين الله ابن الخطاب او ليحدث بك الله وقتال  
عبد الله بن عامر بن ربيعة رايت عمر اخذ بئنة من الارض فقال ليتني بهذه  
البئنة يا ليتني لم اك شيئا ليت امي لم تمدني وقتال جدي عبد الله بن عمر بن  
حفص حل عمر بن الخطاب قرية على عمته فقتل له نفي ذلك فقال  
ان نفسي اعجبني فاروت ان اذ لنا وقتال محمد بن سيرين قدم صهر عمر  
عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانه عمر وعمر وقال اردت ان التقي  
الله ملكا خائفا ثم اعطاه من صلب ما عشت في الآف درهم وقال اني  
كان عمر تجرد هو خليفة وقال انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الزا  
وكان قد حرم على نفسه السمن فتقر بطنه باصبعه وقال انه ليس حسدنا غيره  
حتى يحسب الناس وقال سنيان بن عيينة قال عمر بن الخطاب يا احب الناس  
الي من رفع الي عيوني فقال اسلم رايت عمر بن الخطاب ياخذ باذن الفرس  
وياخذ بيده الاخرى اذ في ثمنه يرو على متن الفرس وقال ابن عمر  
ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خرف او قراعنه ان آية  
من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لا سلم كيف تجدون عمر  
فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو اعظم فقال بلال لو كنت حسده  
اذا غضب قرات عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الاحوص بن حكيم  
عن ابيه اتي عمر يلجم فيه من فاسه ان ياكلها وقال كل واحد منها ادم اخرج  
هذه الاثمار كلها ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر بن النضر  
اصح بقرما ان انب الله امير امكان امير فطس في صفته رضى الله عنه

فقال ما هي الامير المؤمنين بسرية ولا تحل له انهما من مال الله قتلنا فماذا  
 يحل له من مال الله تعالى قال انه لا يحل له من مال الله الاطمين عليه السلام  
 وحده للصيف وما حج به واعمر وقوتى وقوت اهل كرجل من قرش ليس  
 باخناهم ولا بافقرهم فثم اتا بعد رجل من المسلمين وقتال خزيمه بن ثعلبة  
 كان اذا استحل عاملا كتب له واشترط عليه ان لا يركب برذونا ولا ياكل  
 نقيا ولا يلبس رقيقا ولا يخلع بابه دون ذوى الكاحات فان فعل فقتل  
 حلت عليه العقوبة وقال عمر بن خالد وغيره ان جنسته وعبد الله وغيره  
 كلوا عمر فتناولوا كل طعاما طيبا كان اقوس لك على الحق قال اكلمهم  
 على هذا الراى قالوا نعم قال قد علمت نصكم ولكنى تركت صاحبى على جادة  
 فان تركت جادته لم ادركها فى المنزل قال واصاب الناس سنة فما  
 اكل عامد سنا ولا سينا وقال ابن ابى ليكة كلم عتبة بن فرقد عمر بن طعانه  
 فقال ويحك اكل طيباتى فى حياتى الدنيا واستمتع بها وقتال الحسن واخل  
 عمر على ابنه عاصم وهو ياكل لحما فقال ما نهى الله عن اكله قال اوكلما  
 قرمت اكله شئ اكلته كفى بالمرء سرقا ان ياكل كل ما اشتهى وقال اسلم  
 قال عمر لقد خطرت على قلبه شهوة السك الطرى قال فرحل يرفا راحلة وسار  
 اربعا مقبلا واربعاد برا واشترى كتملا فجاد به وعدا له الراحة فجلسها  
 فاته عمر فقال انطلق حتى انظر الى الراحة فنظر وقال نسيت ان تخلص هذا  
 العرق الذى تحت اذنها عذبت بهيمة فى شهوة عمر لا والله لا يذوق عمر  
 كملك وقال قاده كان عمر يلبس وهو خليفة جبة من صوفة مرقوعة  
 بعضها بادم ويلطوف فى الاسواق على عاتقه الدرة يؤدب بها الناس  
 ويمر بالملك والنوى فيقطع وليقيه فى منازل الناس فيقفون به وقال  
 انس رايت بين كفى عمر اربع رقع فى قميصه وقال ابو عثمان الهندي رايت  
 على عمر ازارا مرقوعا بادم وقتال عبد الله بن عامر بن جبيعة محبت مع عمر



فيها فتحت تكريت وفيها سار عمر ففتح بيت المقدس وخطب بالجابسة  
 خطبته المشهورة وفيها فتحت قنسرين عنوة و حلب وانطاكية و مينا و صلحا و  
 سروج عنوة وفيها فتحت قرقيسيا و صلحا و في ربيع الاول كتب استبايح  
 من الهجرة بمشورة علي وفي سنة سبع عشرة ثار عمر في المسجد النبوي وفيها  
 كان القحط بالبحار وسمى عام الرمادة و استبقى عمر للناس بالعباس اخرج ابن سعد  
 عن نيار الاسلمي ان عمر لما خرج ليستق خراج عليه برور رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم و اخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال  
 اللهم انا توسل اليك بعم نبيك ان تذهب عنا الحبل وان تقبلنا الغيث  
 فلم ير حواشي سقوا فاطبقت السماء عليهم اياما وفيها فتحت الاهواز و صلحا  
 وفي سنة ثمان عشرة فتحت جند ليا بور و صلحا و حلوان عنوة وفيها كان  
 طاعون عمواس وفيها فتحت الرقة و سملياط و شبياط عنوة و حران و بدين  
 و طائفة من الجزيرة عنوة و قيل صلحا و الموصل و نواحيها عنوة وفي سنة  
 تسع عشرة فتحت قيسارية عنوة وفي سنة عشرين فتحت مصر عنوة و قيل مصر  
 كلها صلحا الا الاسكندرية فعنوة و قال علي بن رباح المغرب كله عنوة و  
 فيها فتحت تدمر وفيها ملك قيصر عظيم الروم وفيها اسجد عمر اليهود عن خيبر عن  
 نجران و قسم خيبر و وادي القرى و في سنة احدى وعشرين فتحت الالكندرية  
 عنوة و منها وند و لم يكن للاعاجم بعد ما جمعة و برقة و غيرها و في سنة ثنتين  
 وعشرين فتحت اذربيجان عنوة و قيل صلحا و الدنيور عنوة و ما سبدان عنوة  
 و سهران عنوة و اطرابلس المغرب و الري و عسكر و قوس و في سنة ثلث و  
 عشرين كان فتح كerman و بستان و كمران من بلاد الجبل و اصبهان و  
 نواحيها و في آخرها كانت وفاة سيدنا عمر رضي الله عنه و من الكج شهيد  
 قال يزيد بن المسيب لما فرغ عمر من منى لما نوح بالالطخ ثم استلقى و رفع يديه  
 الى السماء و قال اللهم كبرت سني و ضعفت قوتي و انتشرت رغبتي فاقضني اليك

انبساطي شجر  
 عام الرمادة

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة في يوم عيد  
 فليت عمر يشي عاتيا شيئا اطلع آدم اعسر طولا مشرفا على الناس كأنه  
 على دابة قال الواقدي لا يعرف عندنا ان عمر كان آدم الا ان يكون  
 رآه عام الرمادة فإنه كان تغير لونه حين اكل الزيت واخرج ابن سعد  
 عن ابن عمر انه وصفت عمر قال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اطلع شيب  
 واحسن من عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا وحسن من  
 سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجل ليس يعني يعقل بيديهما جميعا واحسن من  
 ابن عساكر عن ابيه الربيع العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا جسيما اطلع  
 شديدا اطلع ابيض شديد الحمرة في عارضيه خفة بلمة كبيرة وفي اطرافها  
 صهبة وفي تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب خذت بنت  
 هشام بن المغيرة اخت ابى جهم بن هشام فكان ابو جهم خالفا  
 في خلافتهم ولي الخلافة بعدهم ابيه بكر بن عبد الله بن  
 ثعلبة قال الزهري تخلف عمر يوم توفي ابو بكر وهو يوم الثلاثاء  
 لثمان بقين من جمادى الآخرة (اخرجه الحاكم) فقام بالامر اتم قيامه و  
 كثرت الفتوح في ايامه ففي سنة اربع عشرة فتمت دمشق ما بين صلح  
 عنوة وحمص وبلبيك صلحا والبصرة والابله كلها عنوة وفيها جمع عمر  
 الناس على صلوة التراويح (قال العسكري في الاوائل) وفي سنة خمس  
 عشرة فتمت الارون كلها عنوة الا طبرية فانها فتمت صلحا وفيها كانت  
 وقعت اليرموك والقادسية (قال ابن جرير) وفيها مصر بعد الكوفة وفيها  
 فرض عمر الفروض ودون الدواوين واعطى الاعطار على السابغة وفي  
 سنة ست عشرة فتمت الاهواز والمدائن واقام بها بعد الجمعة في  
 ايران كسرى وسب اول جمعة جمعت بالعراق وذلك في صفر وفيها  
 كانت وقعت جلولا و هزم فيها يزيد بن كسرى وتقهقر الى الراس و

١٣

١٤

١٥

١٦

وفيها جمع عمر الناس على صلوة التراويح

عمر بن الخطاب  
رضی اللہ عنہ  
عن ابن عباس  
رضی اللہ عنہما

احسن الی مولاک ومن نیتہ عمران یکلم المنیر فیه غضب وقال یحییٰ النعمان  
کلهم عدلہ غیرہ واضمر قتلہ واتخذ خنجرًا وشحذہ وسمہ وکان عمر یقول اقیوا  
صفوفکم قبل ان یکبر فجاہدتم حذارة فی الصف وضربہ نے کتفہ ورنے  
خاصرتہ فلقطع عمر وطعن ثلثة عشر رجلاً معہ فمات منهم ستہ وحمل عمر الی اہلہ  
وکادت الشمس تطلع فصلیٰ عبد الرحمن بن عوف باناس باقصر سورتین و  
اتی عمر بن عبد العزیز فخرج من جرحہ فلم یمین فسقہ لبنا فخرج من جرحہ فقالوا  
لاباس علیک فقتال ان ین بالقتل باس فقد قتلت فجع الناس فینون  
علیہ ویقولون کنت وکنت فقال اما والحدود ددت انی خرجت منہا  
کنا فانا لعلی ولالی وان صحبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمت لی وان  
علیہ ابن عباس فقال لو ان لے طلاع الارض ذبیبا لافقت بہ من  
ہول المطلاع وقت حجلتہا شورے فی عثمان وعلی وطلحہ والزبیر وعبد الرحمن  
بن عوف وسعد واصرہبیا ان یصلی باناس وابل الستہ ثلثا (انجیرہ احکم)  
وقال ابن عباس کان ابوہریرۃ مجوسیا وقال عمرو بن مہیون قال  
عمر اکملہ الذمی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام ثم قال لابنہ یا عبد اللہ  
انظر ما علی من الدین فحبو فوجدوہ ستہ وثمانین الفاً ونحو ما نفتی ال  
ان ورنے مال آل عمر فادہ من اموالہم والافاسئل فی بنی عدی فان لم  
اموالہم فاسئل فی قریش اذہب الی ام المؤمنین عائشہ فقل لی تاذن عمر  
ان یدفن مع صاحبہ فادہب الہا فقال کنت اریدہ تغنی المکان  
لنفسی ولا وثرنہ الیوم علی نفسی فاتی عبد اللہ فقال قد اذنت فحبہ اللہ  
تعالی وقیل لہ اوص یا امیر المؤمنین واتخلف قال ما اری احدا حق  
سبہ الا من ہولاء النفر الذین تورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحبو  
عنہم راض فی الستہ وقال یثمد عبد اللہ بن عمر معہم ولیس لہ من الامر شیء  
فان احصابت الامرة سعدا فہو ذاک والایستعین بہ اکہم بالامر فانہ لم اعرلہ

غیر مضیع ولا مفرت فما اسلخ ذواکجه حتی قتل (اخرجه الحاكم) و قال ابو صلیح  
 السمان قال کعب الاحبار لعمر اجدک فی التوراة تقتل شهیدا قال وانی لے  
 بالشهادة وانا بجزیرة العرب و قال اسلم قال عمر اللہم ارزقنی شهادة  
 فی سبیلک و اجل موتی فی بلد رسولک (اخرجه البخاری) و قال سعدان  
 بن ابی طلحة خطب عمر فقال رايت کان دیکما نقرنے لقرۃ او نقرتین و  
 انی لا اراہ الا حصو را حلی و ان قوما یا مرونی ان اتخلف و ان اسد لم یمن  
 لیضیع دینہ ولا خلافتہ فان اجل بی امر فاختلافہ شورى بین ہولاء  
 الستۃ الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہوا راض عنہم (اخرجه الحاكم)  
 قال الزہری کان عمر فاذا ین لصبہ فداخلم فی دخول المدینۃ حتی  
 کتب الی المغیرۃ بن شعبہ و ہو علی الکوفۃ یدکر غلاما عنینہما و لیستاذنہ  
 ان یدخل المدینۃ و یقول ان عندہ احمالا کثیرۃ فیہا منافع للناس لہ  
 حد و نقاش بخار فاذا ن لہ ان یرسلہ المدینۃ و ضرب علیہ المغیرۃ مائة درهم  
 فی الشہر فجار الی عمر یستکلی شدة الخراج فقال ما خراجک بکثیر فانصرف ساخطا  
 یتذمر فلبث عمر لیا لی ثم دعاه فقال الم اخبیرک تقول لو اننا لصنعت ریحی  
 قطن بالریح فالتفت الی عمر عابسا و قال لا صنعن لک ریحی تجذب الناس  
 سہا فلما ولی قال عمر لاصحابہ او عد فی العبد انما ثم اشتتل ابو لور لورۃ علی  
 خنجر ذی راسین انصابہ فی وسطہ فکمن بزاویۃ من بزوا یا المسجد فی الخلس  
 فلم یزل ہناک حتی خرج عمر یوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنہ ثلاث  
 طعنات (اخرجه ابن سعد) و قال عمرو بن میمون الانصاری ان ابالور لورۃ  
 عبد المغیرۃ طعن عمر بنجر لہ راسان و طعن بحسہ اثنتی عشر جلا مات منہم ستۃ  
 فالتی علیہ رجل من اہل العراق ثوبا فلما اختتم فیہ قتل نفسہ و قال  
 ابو رافع کان ابو لور لورۃ عبد المغیرۃ یضع الارحار و کان المغیرۃ یتغلب کل یوم  
 اربعۃ وراحم فلما قتل عمر فقال یا امیر المؤمنین ان المغیرۃ قد اقل علی فکلفہ فقال

وقيل ست وستون سنة وقيل احدى وستون وقيل ستون ورحمه  
 الواقدى وقيل تسع وخمسون وقيل خمس اواربع وخمسون وصلى عليه  
 صهيب في المسجد ونفي تهذيب الزنى كان نقش خاتم عمر كنه بالموت وعلما  
 واخرج الطبراني عن طارق بن شهاب قال قالت ام ايمن يوم قتل عمر  
 اليوم وسبب الاسلام واخرج عن عبد الرحمن بن ابيار (بنار) قال شهدت  
 موت عمر فاكسفت الشمس يومئذ (رجاله ثقات) **فصل في اوليات عمر**  
 قال العسكري هو اول من سبى امير المؤمنين واول من كتب التاريخ  
 من الهجرة واول من اتخذ بيت المال واول من سن قيام شهر رمضان  
 واول من عظم بالليل واول من عاتب على الجار واول من ضرب  
 في الخمر ثمانين واول من حرم التعة واول من نهى عن بيع اموات الاولاد  
 واول من جمع الناس في صلوة الجنازة على اربع كبيرات واول من  
 اتخذ الديوان واول من فتح الفتوح وسج السواد واول من حمل الطعام  
 من مصر في بحر اليمامة الى المدينة واول من احتبس صدقة في الاسلام  
 واول من اعاد الفرائض واول من اخذ زكاة الخيل واول من  
 قال اطال الله بدارك (قاله علي) واول من قال ايكم اسد (قاله علي)  
 هذا آخر ما ذكره العسكري وقال النووي في تهذيبه هو اول من اتخذ  
 الدرّة وكذا ذكره ابن سعد في الطبقات قال ولقد قيل بعبد له درّة عمر  
 ابيب من سيفكم قال وهو اول من استقصى القضاة في الامصار و  
 اول من مصر الامصار الكوفة والبصرة والجزيرة والشام ومصر ووصل  
 واخرج ابن عساكر عن اسمعيل بن زياد قال مر علي بن ابي طالب على الساج  
 في رمضان وفيها القناديل فقال نور الله على عمر في قبره كما نور علينا في  
 مساجدنا **فصل** قال ابن سعد اتخذ عمر ديار الدقين فجعل فيها الدقيق والسويق  
 والتمر والزبيب لما يحتاج اليه يعين به النقطع ووضع فيها من كمة والمدينة

كان نقش خاتم عمر كنه بالموت وعلما

قال في صحيح البخاري  
 كان من اوليات عمر  
 ابنة ابي بكر  
 ابنة ابي بكر

من عمر و الانبياء ثم قال اوصى الخليفة من بعدى بقوى الصد و اوصيه  
 بالهاجرين و الانصار و اوصيه باهل الامصار خيرا في مثل ذلك من الوصية  
 فلما توفي خرجنا بنسبي فسلم عبد الله بن عمرو بن العاص في مثل ذلك من الوصية  
 و دخل فوضع هناك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه و رجعوا اجتمع  
 هو و الارسطي فقال عبد الرحمن بن عوف اجعلوا امركم في مثلته منكم فقتل  
 الزبير فجلت امرى الى علي و قتال سعد قد جلست امرى الى عبد الرحمن  
 و قال طلحة قد جلست امرى الى عثمان فقتل فجلت امرى الى عبد الرحمن  
 انا لا اريد لما فاكما يريد من هذا الامر و نجعله اليه و الله عليه و الاسلام فيظن  
 افضلهم في نفسه و ليحرص على صلاح الامم فقلت الشيطان علي و عثمان  
 فقال عبد الرحمن اجعلوا الي و الله علي لا اكونكم عن افضلكم قال لا نعم فجلت امرى  
 قال لك من القدر من في الاسلام و القرابة من رسول الله صلى الله عليه  
 سلم ما قد علمت الله عليك لكن امرتك لتعدن و لكن امرت عليك لتسعين  
 و لتطيعين قال نعم ثم خلا بالآخر فقال له كذلك فلما اخذ ثيابهما بايع عثمان و  
 باليه علي و في هذا عن عمر انه قال ان اودر كني اجله و ابو عبدة  
 بن الجراح حية استخلفته فان سألني ربي قلت سمعت رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم يقول ان لكل نبي امينا و اميني ابو عبدة بن الجراح فان ركني  
 اجله و قد توفي ابو عبدة استخلف معاوية بن جندب فان سألني ربي  
 لم استخلفه قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه خير يوم القيامة  
 بين يدي العلماء و نبذة و قد اتاني حارفة و في المسند ايضا عن ابي رافع  
 انه قيل لعمر عند موته في الاستخلاف فقال قد رايت من اصحابي حرصا  
 سينا و لو ادر كني احد طلين ثم جلست هذا الامر اليه لو فقت به سالم موسى  
 ابي خديجة و ابو عبدة بن الجراح اصيب عمر يوم الاربعاء و الرابع بقين  
 من ذي الحجة و دفن يوم الاحد متماثل المحرم الحرام و له ثلث و ثون سنة

فی تاریخہ عن ابن اسیب قال اول من کتب التاریخ عمر بن الخطاب  
 لستین ونصف من خلافتہ کتب لست عشرة من الهجرة بمشورة عیلة  
 اخرج السلفی فی الطیوریات لبند صیح عن ابن عمر عن عمر انه اراد ان یتب  
 اسیر فاستمار اسیرا فاصبح وقد رعب له ثم قال انی ذکرک فوالکاف  
 فکلمک کتبوا کنا بافا قبلوا علیہ وتركوا کتاب الله وَاخرج ابن سعد عن  
 شداد قال کان اول کلام تکلم به عمر حین صعد المنبر ان قال اللهم  
 انی شدید فلیتینی وانی ضعیف فقومنی وانی بخیل فتنی وَاخرج ابن سعد  
 سعید بن منصور وغيرهما عن طرق عن عمر انه قال انی انزلت نفسی من  
 مال الله منزلة والی الیقیم من ماله ان ایسرت استغفرت وان اقمعت  
 اکت بالمرء فان لیسرت قضیت وَاخرج ابن سعد عن ابن عمر ان  
 عمر بن الخطاب کان اذا احتاج الی صاحب بیت المال فاستقرضه  
 فربما عسر فیات به صاحب بیت المال یتقاضاه فیلزمه فیقال له عمر و یا  
 حنرج عطاوه فقطاه وَاخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معمر ان  
 عمر خرج یوما وکان قد شکى شکوى فغفرت له العسل ودفعت له بیت المال  
 حکة فقال ان اذنتم لی فیما اخذتہ والافی علی حرام فاذنوا له وَاخرج  
 عن سالم بن عبد الله ان عمر کان یدخل یدیه فی وبرة البعیر ویقول  
 انی لخالف ان اسال عما یک وَاخرج عن ابن عمر قال کان عمر اذا اراد  
 ان ینی الناس عن شئ تقدم الی الله فقال لا اعلمن احدا وقع فی  
 شئ ما نیت عنه الا اضعفت علیه العقوبة وروینا من غیر وجه ان عمر بن الخطاب  
 خرج ذات لیلہ لیلوف بالمدینة وکان یفعل ذلک کثیرا اذ مر بامراة  
 من نساء العرب مغلقة علیها بابها وسمی تقول شعر تطاول هذا اللیل تسری  
 کواکبه وارقنی ان لا یجمع الاعمی فوالله لو لا الله تخشع احوالہ ہل نزع من  
 هذا السیر جوازه وکفنی ان شئ رقیبا موکلا و بالفسنا لا یفتر الہ ہرکاتبہ

بالطريق يصلي من يقطع به ويهدم المسجد النبوي وزاد فيه ووسع وفرشه  
 بالحصار وهو الذي اخرج اليهود من اجداد الى الشام واخرج اهل نجران  
 الى الكوفة وهو الذي اخرج مقام ابراهيم الى موضعه اليوم وكان ملصقا  
 بالبيت **فصل في نبيذ من اخباره وقضايا** اخرج العسكري في الاول  
 والطبراني في الكبير وحاكم من طريق ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز  
 سال ابا بكر بن سليمان بن ابي خنيسة لاسي شيء كان يكتب من خليفة  
 رسول الله في عبد الله بن بكر ثم كان عمر كتب اول من خليفة ابي بكر فمن  
 اول من كتب من امير المؤمنين فقتال حدثني الشافعي وكان من  
 المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب من خليفة رسول الله وكان عمر يكتب  
 من خليفة خليفة رسول الله حتى كتب عمر الى عامل العراق ان يبعث  
 اليه رجلين جلدتين ليا لهما عن العراق واليه فبعث اليه لبديد بن ربيعة  
 وحدي بن حاتم فقتلوا المدينة ودخلا المسجد فوجدوا عمرو بن العاص  
 فقال اشأون لنا على امير المؤمنين فقتل عمرو اتما والى اصبتها اسم فدخل  
 عليه عمر وفتال السلام عليك يا امير المؤمنين فقتال ما بدا لك في هذا الاسم  
 لتخرجن ما قلت فاخبره وقال انت الامير ونحن المؤمنون فجري الكتاب  
 بذلك من يومئذ وقال النوفلي في تهذيبه سماه بهذا الاسم عدس  
 بن حاتم ولبيد بن ربيعة حين وفد عليه من العراق وقيل سماه بالمغيرة  
 بن شعبة فقتل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا اميركم فسمي امير المؤمنين  
 وكان قبل ذلك يقال له خليفة خليفة رسول الله فعد لوا عن تلك العبارة  
 لظولها واخرج ابن عساكر عن معاوية بن قرة قال كان يكتب من ابي بكر  
 خليفة رسول الله فلما كان عمر من الخطاب ارادوا ان يقولوا خليفة خليفة  
 رسول الله قال عمر هذا الطول قالوا لا ولكننا امرناك علينا فانت اميرنا  
 فقال نعم انتم المؤمنون وانا اميركم فكتب امير المؤمنين واخرج البخاري



امير المؤمنين الى قيس ملك الروم ان رسلك قد صدقوك بهذه الشجرة عندنا  
 هي الشجرة التي انبتها الله على مريم حين نفلت بعيسى ابنتها فاتق الله ولا تتخذ  
 عيسى الها من دون الله فان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب الآتية  
 واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عماره فكتبوا السوا لهم منهم سعد بن ابى  
 وقاص فتا طرهم عمر في السوا لهم فاخذ لفضا واعطاهم لفضا واخرج  
 عن الشيخ ان عمر كان اذا استعمل عالما كتب ماله واخرج عن ابى امامة بن  
 سهل بن خيف قال كنت عمر زمانا لا ياكل من مال بيت المال شيئا حتى  
 دخلت عليه في ذلك خصاصة فارسل الى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فاستشارهم فقال قد شغلت نفسي في هذا الامر فما يصلح لي منه فقال علي  
 غدار وعشائر فاخذ بذلك عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق في حجه  
 ستة عشر دينارا فقال يا عبد الله اسرفنا في هذا المال واخرج عبد الرزاق  
 في مصنفه عن قتادة و اشعبي قال جارت عمر امرأة فقالت زوجي  
 يقوم الليل ويصوم النهار فقال عمر لقد احسنت اللهاء على زوجك فقال  
 كعب بن سوار لقد شغلت فقال عمر كيف قال تزعم انه ليس لها من زوجها  
 نصيب قال فاذا قدمت ذلك فاقض بينها فقال يا امير المؤمنين  
 احل الله من النساء اربعا فلها من كل اربعة ايام يوم ومن كل اربع ليال  
 ليلة واحسن ج عن ابن جريج قال اخبرني من اصحابنا ان عمر بن الخطاب  
 سمع امرأة تقول شعر تطاول هذا الليل واسود جانباه وارقتني ان لا خليل  
 الا عصبه فقلوا لا حذر الله لاشئ مثله بل لم يزعج من هذا السرير جوانبه  
 فقال عمر وما لك قالت اغريت زوجي منذ اشهر وقد اشتقت اليه  
 قال اردت سورا قالت معاذ الله قال فاكلي عليك نفسك فانما هو  
 البريد اليه فبعث اليه ثم دخل على حفصة فقال اني سالكك عن امرت دهمي  
 فافرجي عني كم تشاء في المرأة الى زوجي انخفضت راسها واستحيت قال



يفترقان الا على حسنة واجله وخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة  
 خطبها عمر بن الخطاب رضي الله عنه عليه ثم قال اما بعد فتنوا بليتكم بكم وابتليتم  
 بلي وخطفت فيكم بعد صاحبي فمن كان بحضرته ابشرناه بانفسنا ومن  
 غاب عنا وليناه اهل القوة والامانة ومن يحين نزده حسنا ومن يسئ لنا قبه  
 ونغير الله لنا ولكم وخرج عن جبير بن اكويرث ان عمر بن الخطاب رضي  
 الله عنه استشار المسلمين في تدوين الديوان فقال له على قسم كل سنة ما جمع  
 اليك من مال ولا تنك منه شيئا وقال عثمان ارسلنا كثير السيلع  
 وان لم يحصوا حتى يعرف من اخذ من لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر  
 فقال له الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين قد حبت الشام فزيت  
 ملوكها تدونوا ديوانا وجندوا جنودا فدون ديوانا وجندوا جندا فاخذ  
 بقوله سعد عاتيل بن ابى طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم و  
 كانوا من نساب قریش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدا  
 ببنى هاشم ثم اتبعوهم بالاكبر وقومه ثم عمر وقومه على الخلافة فلما نظر  
 فيهم قال ابدوا بقرابة النبي صلى الله عليه وسلم الا قرب فالاقرب  
 حتى تضعوا عمر حيث وضعه سعد واخرج عن سعيد بن السيب قال دقن  
 عمر الديوان في الحرم سنة عشرين وخرج ابن سعد عن الحسن قال كتب عمر  
 الى حذيفة ان اعط الناس عطيتهم وارزاقهم فكتب اليه انا قد فعلنا  
 وبقية شئ كثير فكتب اليه عمر انه فيهم الذكس افاد الله عليهم ليس هو عمر  
 ولا آل عمر امتهم بينهم واخرج ابن سعد عن جبير بن مطعم قال بينا عمر  
 واقف على جبال عرفت سمع رجلا يصرخ ويقول يا خليفة يا خليفة فسمع  
 رجل آخر وهم يقاتلون فقال مالك فاك الله لو انك فاقبلت على رجل  
 فضحت عايفت جبير فانه الغد واقف مع عمر على العقبة يريها اذ  
 جارت حصاة فاشرة (عابرة) نفقت راس عمر فتصدت سمعت رجلا

قالن السد لا يستجی من الحق فاشارت بید بآلئته اشهر والا فارعبت اشهر  
 فكتب عمران لا تجلس ابخیرش فوق العربت اشهر واخرج عن جابر بن عبد  
 الله جاء الى حمير بن كاهل ما يلقي من النساء فقال عمر انما نجد ذكك حتى انى  
 لا ريد اكا حجة فتقول على ما تذهب الا الى قليات بنى فلاقن نظره اليهن  
 فقال له عبد الله بن مسعود ما بلغك ان ابراهيم عليه السلام تنكح الى الله  
 خلق سارة فليل لا منها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها لم تر عليها  
 خربة في دينها واخرج عن عكرمة بن خالد قال حنبل ابن عمر بن  
 الخطاب عليه وقد رحل وليس ثيابا حسنا فاضرب عمر بالدرة حتى اكلها  
 فقالت له حفصة لم ضربت قال رايت قد اعجبتك نفسك فاجبت ان اصغر بابي  
 واخرج عن معمر بن ابي سليمان عن ابن عمر بن الخطاب قال لا تسوا الحكم  
 ولا ابا الحكم فان السد هو الحكم ولا تسوا الطريق اسكته واخرج البيهقي في  
 شعب الايام ان عن الضحاك قال قال ابو بكر والسد لوددت انى  
 كنت شجرة اكله حنبل الطريق فمر على بعير فاحسنى فادخلته فاه فلاكنى  
 ثم ازدر دنى ثم اخرجني بعير او لم اكن بشدا فقال عمر يا ليتنى كنت كبش اكله  
 سموني ما ببالهم حتى اذا كنت كما من ما يكون زارهم من يحبون فذبحوني  
 لهم ففعلوا بعضي شواء وبعضي تدبير ثم اكلوني ولم اكن شبرا واخرج  
 ابن عساکر عن ابى البختري قال كان عكرمة بن الخطاب يخطب على المنبر  
 فقام اليه حسين بن علي ففتال انزل عن منبر ابي فقال عمر منبر ابيك لا منبر  
 ابى من امرك بهذا فقام على فقال والسد ما مره بهذا احدا الا وجفك  
 يا غدر فقال لا توجع ابن اخي ففت صدق منبر ابي اساده صميم واخرج  
 الخطيب في الرواة عن مالك بن طريف عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن  
 عبد الرحمن وعبد بن الحبيب عن حميد بن الخطاب وعثمان بن عفان  
 كانوا يفتازون في السنة بيننا حتى يقول الناظر انما لا يجتمعان ابداننا

لا اذراد بالكلية  
 ان يكون من غير

طعن عمر قال كعب لئن سال عمر ربه ليقينه الله فاخير ذكك عمر فقتل  
 اللهم فضني ايك غير عاجز ولا ملوم وخرج من سليمان بن سيار ان الحسن  
 مات على عمر وخرج الحكم عن مالك بن دينار قال سمع صوت يجل  
 بنا حين قتل عمر فشرع ليك على الاسلام من كان باكيا فقتل  
 او شكوا صرعى وامتد المهدية وادبرت الدنيا وادبر خير ما به وقد لها  
 من كان يوقن بالوعده وخرج ابن ابى الدنيا عن يحيى بن ابى رثيد  
 البصري قال قال عمر لا تبسرا قصد واني كفتي فانه ان كان له  
 عند الله خير ابلني ما هو خير منه وان كنت على غير ذكك سلمني فاسرع سلمني  
 ما قصد واني حفرتي فانه ان كان لي عند الله خير اوسع لي فيما به لصرى  
 وان كنت على غير ذكك ضيقا طي حتى تختلف اضلاعي ولا تخرج من امرارة  
 ولا تزكوني باليس في فان الله هو اعلم بي فاذا حتم فاسرع عوافي الشئ  
 فانه ان كان لي عند الله خير قد تموني الى ما هو خير له وان كنت  
 على غير ذكك اقيم من رقابكم شررا تملونه فضل اخرج ابن عساكر عن ابن  
 عباس ان العباس قال سالت الله بعد ما مات عمر ان يرئيسه  
 في المنام فرايته بعد حول وهو يلبس العرق عن جبينه فقلت يا ابي انت  
 وامي يا امير المؤمنين ما شاكك فقتل هذا اوان فرغت وان كانا دعرش  
 عمر لهد لولا اني لقيت رؤوفار حيا وخرج ايضا عن زيد بن اسلم ان  
 عبد الله بن عمرو بن العاص راى عمر في المنام فقال كيف صنعت قال  
 متي فترقكم قال منذ ثلثي عشرة سنة قال انما اظلمت الآن من الحساب  
 وخرج ابن سعد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصاف  
 يقول دعوت الله ان يريني عمر في المنام فرايته بعد عشر سنين وهو يلبس العرق  
 عن جبينه فقلت يا امير المؤمنين اظلمت قال الآن فرغت ولولا رحمة ربلي  
 لمكنت وخرج الحكم عن الشعبي قال رثت عاتكة بنت زيد بن عمرو

من الجبل يقول اشترت ورب الكعبة لا يقف عمر هذا الموقف بعد العام ابا قال  
 جبر فاذا هو الذي صرخ فينا بالاس فاشتد ذلك على واخرج عن عاتة  
 وقالت لما كان آخر حجة جما عمر بالمهاجرات المؤمنين اذا صدرنا عن عرفه  
 مررت بالمحصب فسمعت رجلا على رحلته يقول اين كان عمر امير المؤمنين  
 فسمعت رجلا آخر يقول هنا كان امير المؤمنين فانما رحلت ثم  
 رفع عقيرته فقتل شعر عليك سلام من امام وباركت يديك في  
 ذاك الاديم المنزق في من ليع او يركب جناحه فاستدرك  
 ما قد است بالاس سبق في قضيت امور اثم غادرته بعد ما بهدو الحق  
 في الكا ما لم تنفق في فله يتحرك ذاك الراكب ولم يدرك من هو فكننا تحت  
 انه من الجن فقدم عمر من تلك الحجة فطعن (بالحجر) فمات واخرج  
 عن عبد الرحمن بن ابي ربيعة عن عمر انه قال هذا الامر في اهل بدر ما يقف منهم  
 احد ثم في اهل احد ما يقف منهم احد وفي كذا وكذا اوليس فيها طليق  
 ولا لول طليق ولا سلمة الفتح شئ واخرج عن النخعي ان رجلا قال لعمر  
 انك تحلف عبد الله بن عمر فقتل قاتلك الله والله ما اردت لعمري ان تحلف  
 رجلا لم يحسن ان يطلق امرأته واخرج عن شاذان بن اوس عن كعب  
 قال كان في بني اسرائيل ملك اذا ذكرناه ذكرناه واذا ذكرناه عمر ذكرناه  
 وكان الى جنبه نبي يوحى اليه فاوحى الله الي النبي صلى الله عليه وسلم  
 ان يقول لا عهد عهدي واكتب ايته وصيتك فانك ميت انة ثلثة  
 ايام فاخبره النبي بذلك فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدر وبين السري  
 ثم جاز الة ربه فقال اللهم ان كنت تعلم اني كنت اعدل في الحكم واذا  
 اختلفت الامور اتبعته بما اكره وكنت كذا وكنت كذا فزوني عمرى حتى يكبر  
 طفلي وتربوته فاحي الله الي النبي صلى الله عليه وسلم انه قد صدق  
 وصدقته في عمرى خمس عشرة سنة ففني ذلك ما يكبر طفلي وتربوته فلما

وضرب له بهمه وأجره فهو معدود في البدرين ذلك وجار البشير بنصر المسلمين سيد  
 يوم دفنوا بالمدينة فزوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما اشتهر  
 أم كلثوم وتوفيت عنده سنة تسع من الهجرة وقال العلماء ولا يعرف احد تزوج  
 بنتي نبي غيره ولذلك سمي ذالنورين فهو من السابقين الاولين واول المهاجرين  
 واهل العشرة الشهود لهم بالجنة واحدا لستة الذين توفي رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم وهو عنهم راض واحدا للصحابة الذين جمعوا القرآن بل قال ابن  
 عباد لم يجمع القرآن من اختلفوا الا هو والمامون وقال ابن سعد استخلفه  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم على المدينة في غزوة الى ذات الرقاع و  
 الى غطفان روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مائة حديث وستة و  
 اربعون حديثا روى عنه زيد بن خالد الهذلي وابن الزبير والسائب بن  
 يزيد والنس بن مالك وزيد بن ثابت وسليمان بن الاكوع وابو امامة البجلي  
 وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن فضال وابو قتادة وابو هريرة وآخرون  
 من الصحابة رضوا وخلافوا من التابعين واحسنهم ابن سعد عن عبد الرحمن  
 بن حاطب قال ما ريت احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انه كان رجلا  
 سيابا الحديث واخرج عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمنايا  
 عثمان ولعبده ابن عمر واخرج البيهقي في سننه عن عبد الله بن عمر بن ابي  
 الجحيف قال قال لي خالي حسين الجعفي تدرى لم سمى عثمان ذالنورين قلت  
 لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي من خلق الله آدم اسلم ان تقوم الساعة غير عثمان  
 فذلك سمي ذالنورين واخرج ابو نعيم عن الحسن قال انما سمى عثمان  
 ذالنورين لانه لا تعلم احدا اخلق باعجل ابنتي نبي غيره واخرج خيثمة  
 في فضائل الصحابة وابن عساكر عن علي بن ابي طالب انه سئل عن عثمان  
 فقال ذاك امر يدعى في الملا الا سأل ذالنورين كان ختن رسول الله

ابن نفيل عمر قتالت شعير عمن جودي بعبرة ونحيب ٠ ولا تمل على الامام  
 الصليب ٠ ففتحني المنون بالفارس اعلم ٠ يوم الياج والتائب ٠  
 عصمة الدين والعين على الدهر ٠ وغيث الملهوث والمكروب ٠  
 قل لاهل الضر واللبوس موتوا ٠ اذ تقنا المنون كاس شوب ٠ فضل  
 مات في ايام حمزة من الاعلام عقبته بن غزوان والعلاء بن الحضر  
 وقيس بن السكن وابوقحافة والد الصديق ومحمد بن عبادة وسهيل بن  
 عمرو وابن ام مكتوم المؤذن وعياش بن ابي ربيعة وعبد الرحمن  
 اخو الزبير بن العوام وقيس بن ابي صعصعة احمد بن جمع القرآن ونوفل  
 بن الحارث بن عبد المطلب واخوه ابوسفيان ومارية ام سيد ابراهيم و  
 ابو عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل ويزيد بن ابي سفيان وشجر جليل  
 بن حسنة والفضل بن العباس وابو جندل بن سهيل وابو مالك الاشعري  
 وصفوان بن المعطل والبي بن كعب وبلال المؤذن واسيد بن الحضير  
 والبراد بن مالك اخو النضر بن زهير بنت جحش وعياض بن غنم وابو الهيثم  
 بن التيمان وخالد بن الوليد وابو جابر وسيد بن عبد القيس والنعمان  
 بن مقرن وقتادة بن النعمان والاقرع بن حابس وسودة بنت زمعة  
 وعويم بن ساعدة وغيلان الشقفي وابو مجن الشقفي وخلائق احمر و  
 من الصحابة عثمان بن عفان عثمان بن عفان بن اسب العاص  
 بن امية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب  
 بن لؤي بن غالب القرشي الاموي ابو عمرو ويقال ابو عبد الله  
 ابو ليلى ولد في السنة السادسة من الفيل واسلم قدما وهو من دماء الصديق  
 الى الاسلام وهاجرة البعيرين الاولى الى الجنة والثانية الى المدينة  
 وتزوج رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل النبوة وماتت عنده  
 في ليالى غزوة بدر فقاخ عن بدر لترضيها باذن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ثمان بن عفان



لا ادعه ابدا ولا افارقه فلما رأى الحكم صلاحه في دينه تركه وخرج ابو بلي  
 عن انس قال اول من هاجر من المسلمين الى الحبشة بآله عثمان بن عفان  
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم صحبا العدا ان عثمان لا اول من هاجر  
 الى الله بآله بعد لوط وخرج ابن عدي عن عائشة قالت لما زوج الله  
 صلى الله عليه وسلم ابنته ام كلثوم بعثمان قال لها ان بعلك اشبه الناس  
 بجذك ابراهيم وابيك محمد وخرج ابن عدي وابن عساکر عن ابن عمر  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اشبه عثمان بابينا ابراهيم  
 فضل في الاحاديث الواردة في فضله غير ما تقدم اخرج الشيخان  
 عن عائشة رضي الله عن النبي صلى الله عليه وسلم جميع شياء حين دخل عثمان و  
 قال الا اتجس من رجل تتجس منه الملائكة وخرج البخاري عن ابيه  
 عبد الرحمن السلمي ان عثمان حين حوضر اشرف عليه فم قال انشدكم بالله ولا  
 انشد الا اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انتم تعلمون ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزتهم انتم تعلمون  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حفر بئر رومة فله الجنة فحفرتها  
 فصدقه بما قال وخرج الترمذي عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت  
 النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقال عثمان بن  
 عفان يا رسول الله علي ما بعير باحلاسها واقاربها في سبيل الله ثم حض  
 علي الجيش فقال عثمان يا رسول الله علي ما بعير باحلاسها واقاربها في  
 سبيل الله ثم حض علي الجيش فقال عثمان يا رسول الله علي ثمانية بعير باحلاسها  
 واقاربها في سبيل الله فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول علي  
 عثمان لا عمل بعدي هذه وخرج الترمذي عن انس والحكم وصحبه عن  
 عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالفت  
 وبنار حين جهز جيش العسرة فشرهاني حبه فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم على ابنتيه واخرج الما لينة بسند ضعيف عن سهل بن جهم  
 قال قيل لثمان ذوالنورين لانه يثقل من منزل الى منزل في الجنة  
 فتهرق له برقتين فلذلك قيل له ذاك قال انه كان يكتنه في الجاهلية  
 ابا جهم فلما كان في الاسلام ولدت له قريته عبد الله فكتنه به وامته  
 اروي بنت كرز بن (ربيعه بن) حبيب بن عبد شمس وامها ام حكيم البضا  
 بنت عبد المطلب بن هاشم فوامته ابي رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فام عثمان بنت عمته النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن اسحق وكان اولها  
 اسلاما بعد ابي بكر وعلي وزيد ابن حارثة وخرج ابن عساكر من طرق  
 ان عثمان كان حبلا ربعة ليس بالقصير ولا بالطويل حسن الوجه ابيض مشربا  
 صفرا (حمرة) بوجه نكات جدري كثيرة للحمية عظيم الكرايس بعيد ما بين النكبين  
 خدل الساقين طويل الذراعين شمره قد كسا ذراعيه جدا لراس ضلع  
 احسن الناس ثغرا حمة اسفل من اذنيه نخضب بالصفرة وكان قد شد  
 اسنانه بالذهب واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن حزم المازني قال  
 رايت عثمان بن عفان فلما رايت قطو ذكرا ولا انثى احسن وجهما منه و  
 اخرج عن موسى بن طلحة قال كان عثمان بن عفان اجل الناس و  
 اخرج ابن عساكر عن اسامة بن زيد قال بعثني رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم الى منزل عثمان ليصمغ فيه اللحم فاذا دخلت فاذا قريته فجا لسته  
 فجلت مرة النظر الى وجهه قريته ومرة النظر الى وجه عثمان فلما رجعت سألني  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي دخلت عليها قلت نعم قال فقل  
 رايت زوجا احسن منها قلت لا يا رسول الله واخرج ابن سعد عن محمد  
 بن ابراهيم بن الحارث التيمي قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذ عمة  
 الحكم بن ابى العاص بن امية فاقامته رباطا وقال ترغب عن مله اباك  
 الهادي بن محمد بن واليد لا ادعك ابد احسنه ترجع ما انت عليه فقال عثمان والله

هذا هو عثمان بن عفان  
 اصله من قريظة  
 روى عنه ابنه محمد بن  
 عبد الله

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مرني عثمان وعندي  
 ملك من الملائكة فتال بشيد يثقله قومه انا لستحي منه واخرج ابو عيسى  
 عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الملائكة لستحي من عثمان  
 كما تستحي من الله ورسوله واخرج ابن عساكر عن الحسن انه ذكر عنده حياء  
 عثمان فقال ان كان ليكون جهنم البيت والباب عليه مغلق فيضع ثوبه  
 ليفيض عليه الماء فيمنعه الحياء ان يرفع صلبه فصل في خلافته بولي بالخلافة  
 بعد وفاته عمر ثلث ليال فروي ان الناس كانوا يجتئون في تلك الايام  
 الى عبد الرحمن بن عوف يشاورونه ويناجونه فلا يخلو به رجل ذو رأي فيعدل  
 بثمان احدا ولا يجلس عبد الرحمن للبايعتة حمدا لله واشنه عليه وتال  
 في كلامه اني رايت الناس يا بون الاعثمان راخرجه ابن عساكر عن المصور  
 بن مخرمة وفي رواية ما بعد يا علي فاني قد نظرت في الناس فلم ابرهم  
 بعد لون بثمان فلا تجعلن على نفسك سبيلا ثم اخذ بيد عثمان فقال نبا ليك  
 على سنة الله وسنة رسوله وسنة الخلفتين بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه  
 المهاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الى  
 ابى طلحة الانصاري قيل ان يموت باعته فقال كن في حسين بن الانصاف  
 مع هؤلاء انصار اصحاب الشورى فانهم فيما حسب يسمعون في بيت فقم على  
 ذلك الباب باصحابك فلا تترك احدا يدخل عليهم ولا تتركهم يمضون اليوم الثالث  
 حتى يومروا احدهم فمى سندا حمدا عن ابى وائل قال قلت لعبد الرحمن بن  
 عوف كيف بايعتم عثمان وتركتم عليا قال ما ذنبي قد بدات بعلني فقلت  
 ابايكم على كتاب الله وسنة رسوله وسيرة ابى بكر وعمر ففعلت فيما استطعت  
 ثم عرضت ذلك على عثمان فقال نعم ويروي ان عبد الرحمن قال  
 لثمان خلوة ان لم ابايكم فمن تشير علي قال علي وتال لعلني ان لم ابايكم  
 فمن تشير علي قال عثمان ثم دعا الزبير فقال ان لم ابايكم فمن تشير علي

تقبلها ويقول ماض عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين وأخرج الترمذي عن  
انس قال لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان  
بن عفان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أهل مكة فبايع الناس  
فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن عثمان في حاجته الله وحاجة رسول  
فغضب بأحدى يديه على الآخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه  
وسلم لثمان خيرا من أيديهم لأنفسهم وأخرج الترمذي عن ابن عمر قال  
ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتله فقال يقتل فيها هذا منطلو لثمان  
وأخرج الترمذي وأما حكم وصححه وابن أبي عمير عن مرة بن كعب قال سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فقتله يقترب من رجل تشفع في ثوب  
فقال هذا يومئذ على النبي فقلت إليه فإذا هو عثمان بن عفان فقلت  
إليه بوجهي فقلت هذا قال نعم وأخرج الترمذي وأما حكم عن عائشة  
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان إن الله يفتيك ميثبا  
فإن أرادك المنافقون على غلغلة فلا تخلعه حتى تلقائني وأخرج الترمذي  
عن عثمان أنه قال يوم الدار إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إلي  
عهدا فانا صابر عليه وأخرج الحاكم عن أبي هريرة قال اشترى عثمان الجنية  
من النبي صلى الله عليه وسلم مرتين ثم حضر بيروضة وحيث جهز جيش العسرة  
وأخرج ابن عساكر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
عثمان من أشبه أصحابي بخلقنا وأخرج الطبراني عن حصمة بن مالك  
قال قال لما ماتت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجة  
وما زوجت إلا بالوحى من الله وأخرج ابن عساكر عن علي بن سماعة عن النبي  
صلى الله عليه وسلم يقول لثمان لو أن لي أربعين ابنة زوجتك واحدة  
بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة وأخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت

فیه مسلماً ابدًا قال ابن جریر یفخر اسما و تہ قبرس فی ایام عثمان فضاکہ  
 اہلہا علی الجہتہ و فی سنتہ تسع و عشرين فتحت اصطلح عنوة و قسار و غیر ذلک و  
 فیما زاد عثمان فی مسجد المدینہ و وسعہ و بناہ با کجارتہ المنقوشہ و جعل عمدہ  
 من حجارة و وقفہ بالساج و جعل طولہ ستین و اربعہ ذراع و عرضہ خمین و اربعہ  
 ذراع و فی سنتہ ثلثین فتحت جور و بلاد کثیرہ من ارض خراسان و فتحت  
 نیشاپور صلحا و قیل عنوة و طوس و خراسان کلا ہما صلحا و کذا مرو و یسق و لما  
 فتحت ہذہ البلاد الواحۃ کثر انخراج علی عثمان و اتاہ المال من کل جہ  
 حتی اتخذ لہ انخراج و ادرار لزلزاق و کان یامر لاجل بایۃ الف بدرۃ فی  
 کل بدرۃ اربعۃ آلاف اونیۃ و فی سنتہ احدی و ثلاثین (البیاض فی الہلال)  
 و فی سنتہ خمس و ثلاثین کان یقتل عثمان قال الزہری ولی عثمان الخلفاء  
 اثنتی عشر سنۃ یعلست سنین لا ینعم الناس علیہ شیئا و انہ لاحب الی قریش من  
 عمر بن الخطاب لان عمر کان شدید علیہم فلما ولیہم عثمان لان لہم و وصلہم  
 ثم توانی فی امرہم و استعمل اقربارہ و اہل بیتہ فی الست الاواخر و کتب  
 لمرءان خمس افریقیۃ و باع علی اقربارہ و اہل بیتہ المال و تناول فی ذلک  
 الصلۃ الہی امر اللہ بہا و قال ان ابابکر و عمر ترکا من ذلک ما ہو لہما و انہ  
 اخذ فی قسمتہ فی اقربائی فانکر الناس علیہ ذلک (اخرجہ ابن سعد) و اخرج ابن عساکر  
 من وجہ آخر عن الزہری قال قلت لسیف بن السیب ہل انت مخبر  
 کیف کان قتل عثمان و ما کان شأن الناس و شأنہ و لم یخذل اصحاب محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن السیب قتل عثمان مظلوما و من قتلہ کان ظالما  
 و من خذلہ کان معذورا فقلت کیف کان ذلک قال ان عثمان لما ولے  
 کرہ و لا یتہ نفر من اصحابہ لان عثمان کان یحب قومہ فوے الناس اثنتی  
 عشرۃ سنۃ و کان کثیرا ما یولی بنی ہبۃ ممن لم ینل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم صحبۃ فکان یجعی من امرائہ ما ینکرہ اصحاب محمد و کان عثمان یتعجب

قال علي او عثمان ثم وعاهد اقبال من تشير علي فاما انا وانت فلا زيدا  
فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فبراي هو اكثرهم في عثمان  
واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن سعد وثران قال لما بولع عثمان امرنا  
خير من بقي ولم نال وفي هذه السنة من خلافت فقت الرى وكانت فحمت  
واقتضت وفيها اصاب الناس زعاف كثير فقبل لما سنة الرعاف واصاب  
عثمان رعاف حتى تخلف عن الحج واوصى وفيما نتج من الروم حصون كثيرة  
وفيها ول عثمان الكوف سعد بن ابى وقاص وعزل المغيرة وفي سنة  
خمس وعشرين عزل عثمان سعد عن الكوفة وولى الوليد بن عقبة بن ابى معيط  
وهو صحابى اخو عثمان لامة وذلك اول ما نقم عليه لانه اشراقا ربه بالولايات  
وتحلى ان الوليد صلى بهم اربعاء وهو سكران ثم القفت اليهم فقتال  
اذ يكم وفي سنة ست وعشرين زاد عثمان في المسجد الحرام ووسعه واشترى  
اماكن للزيادة وفيها فحمت سابور وفي سنة سبع وعشرين غزا معاوية قبرس  
فركب البحر بالجوش وكان معهم عبادة بن الصامت وزوجته ام حرام بنت  
لمحان الانصارية فسقطت عن اذيتها فماتت شهيدة هناك وكان النبي  
صلى الله عليه وسلم اخبر ما بهذا الجيش ودعا لما بان يكون منهم فدفنت بقبرس  
فيها فحمت ارجان وداريجرو وفيها عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و  
ولى عليها عبد الله بن سعد بن ابى سرح فغزا افريقية فاقتتها سهلا وجبلا  
فاصاب كل انسان من الجيش الف دينار وثلث ثلاثية آلاف دينار ثم  
فحمت الاندلس في هذا العام لطيف مع كان معاوية يلج على عمر بن الخطاب في  
غزوة قبرس وركوب البحر لما فكتب عمر لى عمرو بن العاص ان صفى لى البحر و  
راكبه فكتب اليه انى رايت خلقا كبيرا يركبه خلق صغير ان ركبه خرق القلوب وان  
تحرك اراع العقول تزاد في العقول قلة ولسايات كثيرة وهم فيه كد ودم على  
عودان مال غرق وان نجار برق فلما قرأ عمر الكتاب كتب الى معاوية والسلاسل

فأقبل مرة يقول أنا غلام أمير المؤمنين ومرة يقول أنا غلام مروان حتى عرفه  
 رجل أنه لثمان فقال له محمد إلى من أرسلت قال إلى عامل مصر قال فإذا  
 قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففقدته فلم يجدوا معه كتابا وكانت  
 معه أداة قديمية فيها شيء يتقلقل فحركه ليخرج فلم يخرج فشقوا الأداة  
 فإذا فيها كتاب من عثمان الـ ابن أبي سرح ففجع محمد من كان عنده من المهاجرين  
 والأضرار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحض منهم فإذا فيه إذا اتاك محمد وغلان  
 وغلان فاحمل في قلمك واطل كتابه وقر على علمك حتى يأتيك رأيي  
 وأجلس من يجي الـ فيظلم منك ليأتيك رأيي في ذلك ان شاء الله تعالى  
 فلما قرأ الكتاب فرحوا وازموا فرجوا إلى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نضر  
 كانوا معه وودع الكتاب إلى رجل منهم وقد رموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير  
 عليا وسدا ومن كان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثم فوضوا الكتاب  
 بمحض منهم واخبروه بقصة الغلام واقروا هم الكتاب فلم يبق احد من أهل المدينة  
 الا حن على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن سعود وادبى ذر وعمار بن  
 خنقا وغيفا وكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلهذا ابنا زلمهم ما منهم احد  
 الا وهو منتقم لما قرأوا الكتاب وحاصر الناس عثمان وجلب عليه محمد بن أبي بكر  
 بنبي تميم وغيرهم فلما رأى ذلك على بعث إلى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفروا  
 من الصحابة كلهم بدرى ثم دخل على عثمان وسعد الكتاب والغلام وابيعر فقال  
 له على هذا الغلام غلامك قال نعم قال وابيعر بعيرك قال نعم قال فاست  
 كتبت هذا الكتاب قال لا وحلف بالسعد ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به الا علم  
 لي ببت الـ له على فاختارتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك بعيرك و  
 كتابا عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالسعد ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا حلفت  
 هذا الغلام الـ مصرقا واما الخط ففرغوا انه خط مروان وشكوا في امر عثمان و  
 سالوه ان يدفع اليهم مروان فابى وكان مروان عنده في الدار فخرج

سعد اداة طلحة  
 بنبي ابد عثمان ادوى  
 حج ۱۱ ص ۱۱

فيهم فلا يعز لهم فلما كان في است الا و اخرايتا ثري بن عس فولا هم وما اشرك  
 معهم وامرهم بقوله السد فولى عبد السد بن ابى سرح مصر فكتب عليه  
 سنين فجار اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقت دكان قبل ذلك من عثمان  
 بن اة السد بن سعد و ابى ذر و عمار بن ياسر فكانت بنو هذيل و  
 بنو هرة في قلوبهم ما فيها لجال ابن سعد و كانت بنو عفار و احلافها  
 و بنو غصب لابي ذر في قلوبهم ما فيها و كانت بنو مخزوم و بنو خثعم و بنو  
 عثمان لجال عمار بن ياسر و جاز اهل مصر يشكون من ابن ابى سرح فكتب اليه  
 كتابا يتهمة فيه فابى ابن ابى سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان و ضرب  
 من انا من قبل عثمان من اهل مصر من كان اتى عثمان فقتله فخرج  
 من اهل مصر سبعة رجل فزولوا المسجد و شكوا الى الصحابة في مواقيت الصلوة  
 باصنع ابن ابى سرح بهم فقام طلحة بن عبيد السد فحكم عثمان بكلام شديد و  
 ارسلت عائشة رضي الله تعالى عنها فقتلهم اليك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم  
 و ساووك عزل هذا الرجل فابيت فذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عالمك  
 و دخل عليه علي بن ابى طالب فقال انما يا لؤك رجلا مكان حبل و قد اعدوا  
 قلبه ما فاعز له عنهم و اقض بينهم فان حب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم  
 اختاروا رجلا اوليك عليكم مكانه فاشار الناس عليه بمحمد بن ابى بكر فقالوا  
 استعمل علينا محمد بن ابى بكر فكتب عمره و ولأه و خرج معهم عدو من المهاجرين  
 و الانصار ينظرون قيامين اهل مصر و ابن ابى سرح فخرج محمد و بن معه فلما  
 كان على سيرة ثلثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بصير يخطو البعير  
 خطا كانه حبل يطالب او يطالب فقال له اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم  
 يا قتلك و ما شانك كانك بارب او طالب فقال لهم انما غلام امير المؤمنين  
 و جهني الى عامل مصر فقال له حبل نذا عامل مصر قال ليس هذا اريد و اخبر بامر  
 محمد بن ابى بكر فبعث في طلبه رجلا فاعتقه فجار اليه فقال غلام من انت

في قلوبهم ما فيها  
 لابي ذر في قلوبهم ما فيها



والسد لوراك ابوك لسا ه مكانك منى فتواخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجياه  
حتى قفلاه وخرجوا المرمين من حيث دخلوا وصرخت امراته فلم يسمع صراخها  
كان في الدار من الجلبة وصعدت امراته الى الناس فقالت ان امير المؤمنين  
قد قتل من دخل الناس فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وعدا  
ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا  
على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال علي لابنيه كيف قتل امير المؤمنين  
وانتم على الباب ورفع يده فلم يحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة  
وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتى اتى منزله وجار الناس بيرعون  
اليه فقالوا له نبايك فمد يدك فلا بد من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما  
ذلك اهل اهل بدر فمن رضى به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر  
الا اتى عليا فقالوا له ما نرى احدا حق بهائناك فمد يدك نبايك فبايعوه  
وهرب مروان وولده وجاء علي الى امراة عثمان فقتل لها من قتل  
عثمان قالت لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما ومعهما محمد بن ابي بكر  
اخبرت عليا والناس بما صنع محمد فذاع علي محمد فساله عما ذكرت امراة عثمان  
فقال محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه وانا اريد قتله فذكرني ابي فقتل عنه  
وانا اتائب الى الله تعالى والله ما قتلت ولا اسكتة فقالت امراته صدق  
ولكنه ادخلها واخرج ابن عساكر عن كنانة مولى صفينة وغيره قالوا قتل  
عثمان رجل من اهل مصر اذ رقى اشقر يقال له حمار واخرج احمد عن المغيرة  
بن شعبه انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام العامة وقد نزل  
بك ما ترى واني اعرض عليك خصا لا ثلثا اختر احد من امان تخرج فقتلهم  
فان معك عددا وقوة وانت على الحق وهم على الباطل واما ان غرق لك  
بابا سوى الباب الذي هم عليه ففقد علي راحلتك فتلحق بك فانه من يتجلك  
وانت بها فاما ان تلحق بالشام فانه من اهل الشام وفيهم معاوية فقال عثمان

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عند غضبان و شکوانی امرہ و علموا ان عثمان  
 لا یخلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبر عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا  
 مروان حتی نبخشہ و نعرف حال الکتاب و کیف یامر بقتل رجل من اصحاب  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان کین عثمان کتبه عزله و ان کین مروان  
 کتبه علی لسان عثمان نظرنا ما یکون منافی امر مروان و لزموا لموتهم و ابی عثمان  
 ان یخرج الیهم مروان و یخشی علیہ القتل و حاصر الناس عثمان و منعه المار  
 فاشرف علی الناس فقال انیکم علی فقالوا لا قال انیکم سعدت الولا انکنت  
 ثم قال الاحمد یبلغ علیا به فیقینا ما ذل فیبلغ ذلک علیا فبعث الیہ یثبث قرب  
 ملوہ ما ذل فاکاد ان یصل الیہ و جرح بسبب ساعدہ من موالی بنی ہاشم و  
 بنی امیہ حتی وصل المار الیہ فبلغ علیا ان عثمان یراد فکله فقال انما اردنا  
 منه مروان فاما قتل عثمان فلا فقال الحسن و الحسین اذہبا لیسفکنا حتی تقوما علی  
 باب عثمان فلا تدع احدا یصل الیہ و لعبث الزبیر ابنہ و لعبث طلحہ ابنہ  
 و لعبث عدہ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبارہم بنیون الناس ان  
 یخلوا علی عثمان و یسالوہ اخراج مروان فلما راسی ذلک محمد بن ابی بکر  
 و رمی الناس عثمان بالسہام حتی خضب الحسن بالدمار علی بابہ و اصاب مروان  
 سہم و ہونف الدار و خضب محمد بن طلحہ و شج قنبر مولی علی فخشى محمد بن ابی بکر  
 ان یخضب بنو ہاشم لجال الحسن و الحسین فیشیر و ہنا فقتلہ فاخذ بید الرجلین  
 فقال لہما ان جارت بنو ہاشم فزاد الدمار علی حوبہ الحسن کشفوا الناس  
 عن عثمان و بطل ما زید و لکن مروان انا حتی تسور علیہ الدار فقتلہ من غیر ان یعلم  
 احد فتسور محمد و صاحباہ من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان  
 و لا یعلم احد من کان معہ لان کل من کان معہ کان فوق المیوت و لم ین  
 معہ الا امراتہ فقال لہما محمد مکانکما فان معہ امراتہ حتی ابدا کما بال دخول فاذا  
 انما مضی فادخلوا فتوجیاء حتی تصلاہ فدخل محمد فاخذ لمحیۃ فقال لہ عثمان

وأخرج عن حذيفة قال بول الفتن قتل عثمان وأخذ الفتن خروج الرجال  
 والذي نفسي بيده لا يموت رجل وفي قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان  
 الا تبع له جبال ان اذكره وان لم يدركه آمن به في قبره وأخرج علي بن عباس  
 قال لو لم يطلب الناس بدم عثمان لموايا كجارية من السار وأخرج عن الحسن  
 قال قتل عثمان وعلى غائب في ارض له فلما بلغه قال اللهم اني لم ارض و  
 لم امان وأخرج الحاكم وصححه عن قيس بن عباد قال سمعت عليا يوم الجمل يقول  
 اللهم اني ابرأ اليك من دم عثمان ولقد طاش عقلى يوم قتل عثمان وانكرت  
 نفسي وجأرتني للبيعة فقلت والسدائى لا تسجى بان ابايع فوما قتلوا عثمان  
 والى لا تسجى من السدائى ابايع عثمان لم يدفن لعبد فافصر فافلما رجع الناس  
 منا لوني البيعة قلت اللهم اني مشفق لما اقدم عليه ثم جارت عزمته فبايعت  
 فقالوا يا امير المؤمنين فكا ناصدع قلبه وقلت اللهم خذ مني عثمان حتى ترضه  
 وأخرج ابن عساکر عن ابى خلدة الكهفي قال سمعت عليا يقول ان بنى امية  
 يزعمون اني قتل عثمان ولا والله الذي لا اله الا هو ما قتل ولا ما لى  
 ولقد نيت فقصوني وأخرج عن سمرة قال ان الاسلام كان في حصن حصين  
 وانهم ثلموا في الاسلام ثلثة بقتلهم عثمان لالت الى يوم القيامة وان اهل المدينة  
 كانت فيهم اخلافة فاخرجوا ولم لقد فهم وأخرج عن محمد بن سيرين قال  
 لم تقدر الخيل البلق في المغازي والجيوش حتى قتل عثمان ولم يختلف في الابلية  
 حتى قتل عثمان ولم تر هذه الحرة التي في آفاق السار حتى قتل الحسين  
 وأخرج عبد الرزاق في مصنفه عن حميد بن هلال قال كان عبد الله بن سلام  
 يدخل على محاصري عثمان فيقول لا تقبلوه فوالله لا يقبله رجل منكم الا لقتله  
 اجزم لا بد له وان سين السد لم يزل مغموا وانكم والسد ان قتلوه ليسلنه السد  
 ثم لا يغيدو علكم ابداء ما قتل نبي قط الا قتل سبعون الفا ولا خليفة الا قتل به  
 خمسة وثلاثون الفا قبل ان يحيتوا وأخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن ابن ممد

انا ان خسرنا فاقبل فلن اكون اول من خلف رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم في امته لينك الدمار واما ان اخرج الے مكة فاني سمعت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليذر رجل من قریش بمكة يكون عليه  
 نصف عذاب العالم فلن اكون انا واما ان اخرج بالشام فلن افرق  
 واربحرتي ومجاورة رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج ابن عساكر عن  
 ابی ثور الهنسي قال دخلت على عثمان وهو محصور فقال لقد اخذت عذرتي  
 عشرة اتي الرابع العترة في الاسلام وانكحني رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ابنة ثم توفيت فانكحني ابنة الاخرى وانكحيت ولا تكفيت ولا صنعت  
 يعني علي فرجى منذ بايعت به رسول الله صلى الله عليه وسلم وامت بنى  
 جمعة منذ املت الا وانا اعتق فيها رقبته الا ان لا يكون عتري شيء  
 فاعقها بعد ذلك ولا زويت في جاهلية ولا اسلام قط ولا سرت في  
 جاهلية ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم وكان قتل عثمان في اوسط ايام التشريق من سنة خمس وثلاثين وقل  
 قتل يوم الجمعة ثمان عشرة خلت من ذى الحجة فودفن ليلة السبت  
 بين المغرب والعشاء في حش كوكب بالبيع وهو اول من دفن به وقيل كان  
 قتله يوم الاربعاء وقيل يوم الاثنين بست يقين من ذى الحجة وكان له  
 يوم قتل اثنان وثمانون سنة وقيل احدى وثمانون سنة وقيل  
 اربع وثمانون وقيل ست وثمانون وقيل ثمانون او تسع وثمانون وقيل  
 تسعون قال قتادة صلى الله عليه واله دفن في مكة وكان اول من دفن به  
 واخرج ابن عدي وابن عساكر عن حديث انس مرفوعا ان الله سيفا  
 منوداني غمد مادام عثمان حيا فاذا قتل عثمان جرد ذلك السيف فلم يغمد الى  
 يوم القيامة فعدو به عمرو بن فائد وله مناكير واخرج ابن عساكر عن يزيد بن  
 ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب الذين ساروا الى عثمان ماتهم جنوا

فاما ذكره العسكري قال واول ما وقع الاختلاف بين الامة في خطبهم بعضا  
 في زمانه في اشياء رقت عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه والخطب  
 بعضهم بعضا قلت بقية من اولاده اول من اخرج له من هذه الامة  
 كما تقدم واول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة واخرج  
 ابن عساکر عن حكيم بن عباد بن خفيف قال اول من كتب بالمدنية حين فاضت  
 الدنيا وانت من الناس طيران الحمام والرمي وعلى الجملات فاستعمل  
 عليها عثمان رجلا من بني ليث ته ثمان من خلافته فقضاها وكر الجملات  
 فحصل مات في ايام عثمان من الاعلام سراقه بن مالك بن جشم وجابر  
 بن صخر وحاطب بن ابى بلقة وعياض بن زهير وابو اسيد الساعدى و  
 اوس بن الصامت والحرف بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن  
 خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والسيب والد سعيد ومعاذ بن  
 عمرو بن الجوح وسعد بن العباس معقيب بن ابى فاطمة الدوسي والولبة  
 بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الاشجعي واخرون من الصحابة ومن غير الصحابة  
 الخطبة الشاعر وابو ذؤيب الشاعر الهذلي علي بن ابى طالب علي بن  
 ابى طالب (واسم ابى طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسم شيبه)  
 بن هاشم (واسم عمر) بن عبد مناف (واسم المغيرة) بن قصه (واسم زيد)  
 بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر  
 بن كنانة ابو الحسن وابو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وانه فاطمة  
 بنت اسد بن هاشم وسجد اول هاشمية ولدت لها شيمة فاسلمت وهاجرت  
 وولدت لغير واحد العشرة المشهورة ولهم بالحكمة واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمواخاة  
 وصهره علي فاطمة سيدة نساء العالمين رضي واحد السابطين الى الاسلام و  
 احد العلماء الرازيين والشجوان المشهورين والزهدي المذكورين والخطباء  
 المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال خصلتان لغثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر بن الخطاب علي نفسه حتى قتل وجمعه  
الناس على المصحف وخرج الحاكم عن الشيخ قال سمعت من مراني  
عثمان احسن من قول كعب بن مالك حيث قال شعر فلف يديه ثم خلق  
بابه ووافق ان السد ليس بغافل وقاتل لابل الدار لا تقتلوهم  
عفا الله عن كل امر لم يقاتل فكيف رايت السد صليهم العداوة  
والبغضاء بعد التواصل فكيف رايت اخير او بربعه عن الناس  
او بار الرياح الجوافل وفضل اخرج ابن سعد عن موسى بن طلحة  
قال رايت عثمان يخرج يوم الجمعة وعليه ثوبان اصفران فيجلس على المنبر  
فيؤذن المؤذن وهو يتحدث ليال الناس عن اسرارهم وعن اخبارهم و  
عن مرضاهم وخرج عن عبد الله الرومي قال كان عثمان يلهي وضوء الليل  
بنفسه فقليل له لو امرت بعض الخدم فكفوك قال لا الليل لهم ستر يحون فيه  
وخرج ابن عساکر عن عمرو بن عثمان بن عفان قال كان نقش حسام  
عثمان آمنت بالذي خلق فسوي وخرج ابو نعيم في الدلائل عن ابن عمر  
ان حجاب الغناري قام له عثمان وهو يخطب فاخذ العصا من يده فكسر  
على ركبته فاحال الحول حتى ارسل الله في رجله الاكلة منها فصل في  
اوليات عثمان في قتال العسكري في الاوائل هو اول من قطع القطائع  
واول من حمى الحمى واول من خفض صوته بالكبير واول من خلق المسجد  
واول من امر بالافان الاول في الجمعة واول من رزق المؤذنين و  
اول من ارجع عليه في الخطبة فقال ايها الناس ان اولي مركب صعب  
وان بعد اليوم اياما وان ائش تاكم الخطبة على وجهها وما كنا خطباء وسيعلمنا  
داخره ابن سعد واول من قدم الخطبة في العيد على الصلوة واول من  
فوض الى الناس اخراج زكواتهم واول من ولي الخلافة في حياة امه واول  
من اتخذ صاحب شرطة واول من اتخذ مقصورة في المسجد خوفا ان يصيبه اصحاب

ان يدعى بها وما ساء ابو تراب الا النبي صلى الله عليه وسلم وذلك انه  
عاضت يوما فاطمة ففرج فاضطجع الى الجدار في المسجد فجاره النبي صلى الله  
عليه وسلم وقد امتلا طهره ثرابا ففعل النبي صلى الله عليه وسلم مع التراب عن  
طهره ويقول اجلس يا تراب روى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عن ثمانية حديث وستة وثلاثون حديثا روى عنه بنوه الثلاثة الحسن  
والحسين ومحمد بن الحنفية وآبن سعود وآبن عمر وآبن عباس وآبن الزبير  
وآبو موسى وآبو سعيد وزياد بن ارقم وجابر بن عبد الله واثابة  
وآبو هريرة وثمانون من الصحابة والتابعين رضوان الله عليهم اجمعين  
فصل في الاحاديث الواردة في فضله قال الامام احمد بن حنبل  
ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفضائل  
ما ورد لعل في احسن حكمه واخرج الشيخان عن سعد بن ابى وقاص  
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف على بن ابى طالب في غزوة  
تبوك فقال يا رسول الله تحلفني في النار والصبيان فقال اما ترى  
ان تكون مني بمنزلة لارون من موسى غير انه الانبي بعدى اخرج  
احمد والبيهقي من حديث ابى سعيد الخدري والطبراني من حديث اسماء  
بنت قيس واسم سلمة وجبش بن جادة وابن عمر وآبن عباس وجابر بن  
سمرة والبرابر بن عازب وزياد بن ارقم واخرج عن سهل بن سعد ان  
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لاطمين الراية غدا رجلا يفتح الله  
على يديه يحب الله ورسوله ويحب الله ورسوله فبات الناس يدركون  
ليلتهم ايمهم يعطاهم فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
كلمهم يرحمهم يعطاهم فقال اين علي بن ابى طالب فقبل يده فبشك في عينيه قال  
فارسكوا اليه فاتي به فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعاه  
فكره حتى كان لم يكن له وجه فاعطاه الراية يدركون اى ينجون ويحذون

وعرض عليه ابو الاسود الدخلي وابو عبيد الرحمن السلمي وعبد الرحمن بن ابي  
 ليلى ومجاول خليفة من بني الحشم وابو اسباطين اسلم قد يابل قال  
 ابن عباس والشوزي بن ارقم وطلان الفارسي وجماعة انه اول من اسلم  
 ونقل بعضهم الاجماع عليه واخرج ابو يعلى عن علي بن رز قال بعث رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واسلمت يوم الثلاثاء وكان عمره حين اسلم  
 عشرين سنة وقيل تسع وثلاثون وثلاثون وقيل دون ذلك وقال الحسن بن  
 زيد بن الحسن ولم يعبدا الا عثمان قط لصفه (اخرجه ابن سعد) ولما جاء صلى الله  
 عليه وسلم الى المدينة امره ان يقيم بعده بكة اياما حتى يودي عنه امانة  
 والوداع والوصايا التي كانت عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليحقة باهله  
 ففعل ذلك وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدر واحد والاشاء  
 الاثوب فان النبي صلى الله عليه وسلم اتخلفه على المدينة وله في جميع الشاء  
 اثنا عشرة وعطاءه النبي صلى الله عليه وسلم الدار في مواطن كثيرة وقال  
 سعيد بن المسيب اصابت عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت في صحبين  
 في صلى الله عليه وسلم اعطاه الراية في يوم خيبر واخبر ان الفتح يكون على يده  
 واحواله في الشجاعة واثاره في الحرب مشورة وكان علي شينا (سيما) صلع  
 كثير الشعر رعبته الى العصر عظيم البطن عظيم اللحية جدا قد ملات بايمن منكبيه بضياء  
 كلما قطن آدم شديدا لا دمه قال جابر بن عبد الله عن علي الباب علي خيبر  
 يوم خيبر حتى سعد المسلمون عليه ففتحوا واداهم خبروه بعد ذلك فلم يحل الا اربعون  
 رجلا (اخرجه ابن عساكر) واخرج ابن اسحق في المغازي وابن عساكر عن  
 ابى رافع ان عليا تناول با با عند الحصن حصن خيبر فترس به عن نفسه فلم يزل  
 في يده وهو يتقاتل حتى مشى الله علينا ثم القاه فلقه رايتنا ثمانية نفر فجدد ان  
 ذلك الباب فما استطعنا ان نقله وروى البخاري في الادب عن سهل  
 بن سعد قال ان كان حب اسلم علي رضي الله عنه ابوترا ب وان كان ليفرح



ولا يفتني الا منافق وخرج الترمذي عن ابي سعيد الخدري قال كنا  
 نعرف المنافقين ببعضهم عليا وخرج البزار والطبراني في الاوسط  
 جابر بن عبد الله وخرج الترمذي والحاكم عن علي قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم انا مدنية العلم وعلي بابها حديث حسن علي الصواب لا  
 صحيح كما قال الحاكم ولا موضوع كما قاله جماعة منهم ابن الجوزي والنووي  
 وقد ثبت حاله في الثقبات على الموضوعات واخرج الحاكم وصححه عن  
 علي قال لعنني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمين فقلت يا رسول الله  
 لعنتني وانا شاب اتخذه بينهم ولا ادرى ما القضا ففرض صدرى بيده  
 ثم قال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه فوالذي فلق الحبة ما شئت في  
 قضا بين اثنين وخرج ابن سعد عن علي انه قيل له مالك انت اكثر  
 اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا قال اني كنت اذا سالت اثنائي  
 واذا سكت ابتدأني وخرج عن ابي هريرة قال قال عمر بن الخطاب  
 علي اقضانا وخرج عن ابن مسعود قال كنا نتحدث ان اقضه اهل المدينة  
 علي وخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقة عن علي الفقيه  
 لا نعدو بما وخرج عن سعيد بن المسيب قال كان عمر بن الخطاب يتعوز به  
 من معضلة ليس لها اوجس وخرج عنه قال لم يكن احد من الصحابة يقول  
 سلوني الا علي وخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اهل المدينة  
 واقضاه علي بن ابي طالب وخرج عن عائشة ان عليا ذكر عند فقالت  
 اما ان اعلم من بقي بالسنّة وقال مسروق انتهى علم اصحاب رسول الله  
 عليه وسلم الى عمرو بن ابي سلمة وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس  
 بن ابي ربيعة كان لعلي ما شئت من خسر قاطع فاعلم وكان له البسطة  
 في العشرة والعقد من الاسلام والصهر برز رسول الله صلى الله عليه وسلم والفقّة  
 في السنّة والنجدة في الحرب والنجوة في المال وخرج الطبراني في الاوسط

وقد اخرج هذا الحديث الطبراني من حديث ابن عمر وعلي بن ابي ليلى  
 وعمران بن حصين والبخاري من حديث ابن عباس (و اخرج مسلم عن سعد  
 بن ابي وقاص قال لما نزلت هذه الآية فرغ ابناءنا وابناكم وعسا  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء  
 اهل بي وأخرج الترمذي عن ابني سريجة او زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه  
 وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه (واخرج احمد عن علي وابي ايوب  
 الاضراري وزيد بن ارقم وعمر وذي مروا وكعيل عن ابني هبيرة  
 والطبراني عن ابن عمر ومالك بن الحويرث وجبشي بن خادعة وجريرو  
 ابن ابني وقاص وابي سعيد اخذري والنس والبخاري عن ابن عباس و  
 عمارة وبريدة ونس اكثر لزيادة اللهم وال من والاه وعاد من عاداه  
 ولا تحزن عن ابني الطفيل قال جمع علي الناس في الرحبة ثم قال لهم انشدوا  
 كل من وسمي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غد يرجم قال لما  
 قام فقام اليه ثلثون من الناس فشهدوا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه  
 واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن بريرة قال قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ان الله امرني بحب اربعة واخبرني انه يحبهم قبل يا رسول الله ما هم  
 لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلثا وابوذر والمقداد وسلمان واخرج الترمذي  
 والنسائي وابن ماجه عن جبشي بن خادعة قال قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم علي مني وانا من علي اخرج الترمذي عن ابن عمر قال اخي  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فجار علي تدعى عينا فقتلها  
 رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواج بيني وبين احد فقال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم انت اخي في الدنيا والاخرة واخرج مسلم عن علي  
 قال والذي خلق الجنة وبر الجنة انه لعبد النبي الامي الي ان لا يحلني الاثمن

قال من احب عليا فقد احب الله ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا  
فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله واخرج احمد والحاكم وصححه عن  
ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني  
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن ابى سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال لعلي انك تقا تل على القرآن كما قاتلت على تنزيله واخرج  
البيهقي وابو يعلى والحاكم عن علي قال وحاني رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فقال ان فيك مثلامن حبيبه ابغضته اليهود حتى بهتوا الله واجتبه النصارى  
حتى انزلوه بالمنزل الذي ليس به الا وانه يهلك في اثنتان محب مفطر  
يفطرني باليس في وبغض يحكيه شتاني علي ان يبتني واخرج الطبراني  
في الاوسط والضعيف عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يقول علي مع القرآن والقرآن مع علي ولا يفترقان حتى يرد علي الحوض  
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم  
قال لعلي اشق الناس رجلا انهم لا يمتثلون له في حق الله والذرة  
يضرب يا علي على نذ يعني قرنه حتى يقتل منه نذ يعني فحيته وقد ورد ذلك  
من حديث علي وصهيب وجابر بن سمرة وغيرهم واخرج الحاكم وصححه  
عن ابى سعيد الخدري قال اشق الناس عليا فقام رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فبينما خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لا يخش في ذات الله او في  
سبيل الله **فصل** قال ابن سعد بولع علي بالخلافة الفد من قتل عثمان  
بالمدينة فباله جميع من كان بها من الصحابة ثم ويقال ان طلحة والزبير باله  
كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة وعاشتة ربهما فاخذاهم وخرجا بها الى البصرة  
يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق فلقى بالبصرة طلحة  
والزبير وعاشتة ومن بهم وسه وقعة اهل وكانت في جادى الاحنة  
سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما ولقت القتل ثلثة عشر الف

بسند ضيف عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الناس من شجر شتى وأنا وعلي من شجرة واحدة وأخرج الطبراني وابن  
 أبي حاتم عن ابن عباس قال ما أنزل الله يا أيها الذين آمنوا إلا وعلي  
 أمير أو شريكنا ولقد عاتب الله أصحاب محمد في غير مكان وما ذكر علياً  
 إلا بخير وأخرج ابن عساكر عن ابن عباس قال ما أنزل في أحد من كتاب الله  
 تعالى ما أنزل في علي وأخرج ابن عساكر عن ابن عباس قال نزلت  
 في علي ثلث آية وأخرج البراء عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم لعلي لا يحل لأحد أن يجنب نبي في المسجد غيري وغيرك وأخرج الطبراني  
 والحاكم وصححه عن أم سلمة رضي قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا  
 غضب لم يجتر أحد أن يكلمه إلا علي وأخرج الطبراني والحاكم عن ابن مسعود  
 أن النبي صلى الله عليه وسلم قال النظر إلى علي عبادة أسأله عن وأخرجه  
 الطبراني والحاكم أيضاً من حديث عمران بن حصين وأخرجه ابن عساكر من  
 حديث أبي بكر الصديق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل والنسائي وثوبان  
 وجابر بن عبد الله وعائشة رضي وأخرج الطبراني في الأوسط عن ابن عباس  
 قال كانت لعلي ثمان عشرة منقبة ما كانت لأحد من هذه الأمة وأخرج  
 أبو يعلى عن أبي هريرة قال قال عمر بن الخطاب لعلي أعطى علي ثلث خصال  
 لأن يكون في خصلة منها أحب إلي من أن أعطى حمر النعم فسل وما به قال  
 تزوج ابنته فاطمة وسكنه المسجد لا يحل لي فيه ما يحل له والراية يوم خيبر وروى  
 أحمد بسند صحيح عن ابن عمر نحوه وأخرج أحمد وأبو يعلى بسند صحيح عن علي  
 قال بارموت ولا صعدت منذ مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهي و  
 قبل في عيني يوم خيبر حين أعطاني الراية وأخرج أبو يعلى والبراء عن سعد  
 بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آذى علياً  
 فقد آذاني وأخرج الطبراني بسند صحيح عن أم سلمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

لعل

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ما لقيت من امك من الاول والولد  
 فقال لا ما مع الله عظيم فقلت اللهم ابدلني بهم خيرا لي منهم وابدلهم لي شرهم مني  
 وحصل ابن النباح المؤذن على ذلك فقال الصلوة فخرج علي من الباب  
 ينادي ايها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن الحنظل فضربه بالسيف فاصاب  
 جبهته الى قرنيه وصل الى دماغه فشد عليه الناس من كل جانب فامسكوا وثقت  
 واقام على الجمجمة والسبت وتوفي ليلة الاحد وغسله الحسن والحسين وعبد الله  
 بن جعفر وصلى عليه الحسن ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم قطعت اطراف  
 ابن الحنظل وحمل في قوصرة واحرقوه بالنار نذرا لكل كلام ابن سعد وقد احسن  
 في تلخيصه هذه الوقائع ولم يوسع فيها الكلام كما صنع غيره لان هذا هو الملائق  
 بهذا المقام قال صلى الله عليه وسلم اذا ذكر اصحابي فامسكوا وقال يجب  
 اصحابي القتل وتني استدر ك عن السدي قال كان عبد الرحمن بن الحنظل  
 عشيق امرأة من اخوارج يقال لها قطام فكلما واصلها فثلاثة آلاف درهم  
 وقيل على وفي ذلك قال الفرزدق شعر فلم ارمه راسا قد وسأته به كمر  
 قطام بين غيرهم ثلثة آلاف وعبد وقينته به وضرب على بالحسام المصمم  
 فلما مر اخطى من علي وان غلا به ولا تفك الادون تفك ابن الحنظل قال  
 ابو بكر بن عياش عمي قبر علي لم لا ينشئه اخوارج وقاتل شريك نطقه ابنه  
 الحسن الى المدينة وقال المبر عن محمد بن حبيب اول من حول من قبر الى  
 قبر علي ثم اخرج ابن عساكر عن سعيد بن عبد العزيز قال لما قتل علي بن ابي  
 طالب حمله ليدفنه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هم في مسيرهم ليلا  
 اذ نذرا لعل الذي هو عليه فلم يدري اين ذهب ولم يقدر عليه قال فلذلك  
 يقول اهل العراق هو في السحاب وقال غيره ان البعير وقع في بلاد طي  
 فاحذوه ودفنوه وكان لعلي حين قتل ثلث وستون سنة وقيل اربع  
 وستون سنة وقيل خمس وستون وقيل سبع وخمسون وقيل ثمان وخمسون

واقام علي بالبصرة خمس عشرة ليلة ثم انصرف الى الكوفة ثم خرج عليه  
 معاوية بن ابي سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا فاسارفا لتقوا بصفيين سنة  
 صفر سنة سبع وثلاثين ودام القتال بها اياما فرجع اهل الشام المصاحف  
 يحمون الى ما فيها كميدة من عمرو بن العاص فكلوا الناس الحرب وتذاعوا  
 الى ااصليح وحكموا الحكمين فحكم علي اباموس الاشعري وحكم معاوية عمرو بن العاص  
 وكتبوا بينهم كتابا على ان يوافوا راس الخول بازرج فينظروا في امر الاستة  
 فانفترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلي الى الكوفة فخرجهت عليه  
 الخوارج من اصحابه ومن كان معه وقالوا لا حكم الا الله وعسكروا بخروراء  
 فبعث اليهم ابن عباس فحاصهم وجمعهم فرجع منهم قوم كثير وثبت قوم وساروا  
 الى النهروان فحرضوا السبيل فصار اليهم على فقتلهم بالنهر وان قتل منهم ذالذية  
 وذلك سنة ثمان وثلاثين واجتمع الناس بازرج في شعبان من هذه السنة  
 وحضره سعد بن ابى وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو  
 اباموس الاشعري كميدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقمر معاوية وبالج له  
 ففترق الناس على هذا وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار لبعض  
 على اصبعه ويقول اعص ويطاع معاوية وانتدب ثلثة نفر من الخوارج  
 عبدالرحمن بن بلعم المرادي والبرك بن عبدالعديسي وعمر بن بكير التميمي  
 فاجتمعوا بكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقطنوا لارا ثلثة على بن ابى طالب  
 ومعاوية بن ابى سفيان وعمر بن العاص ويرى سوا البا ومنهم فقال ابن بلعم  
 انا لكم بعلي وقال البرك انا لكم بمعاوية وقال عمرو بن بكير انا اكنيكم عمرو  
 بن العاص وتعاهدوا على ان ذلك يكون في ليلة واحدة ليلة حادي عشر او  
 ليلة سابع عشر رمضان ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه ففتد لم بن بلعم  
 الكوفة فلقى اصحابه من الخوارج فمكثا ثم ما يريدون الى ليلة الجمعة سابع عشر  
 رمضان سنة اربعين فاستيقظ علي فمرا فقال لابنه الحسن رايت الليلة

فلما قبض ولاها عمر فاخذها بسنة صاحبه واما ميرت من امره فبايع عمر ولم يملك  
 عليه منا انسان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع من البراءة فاديت الى عمر  
 حقه وعرفت له طاعة وغزوت معه في جهوشه وكنت آخذا اذا اعطاني  
 واغزو واذا اغزاني واضرب بين يديه احدى ولبوطي ولما قبض تذكرت في  
 نفسي قرابتي وسابقتي وسالفتي وفضلتي وانا اظن ان لا يعيد لي ولكن  
 خشيت ان لا يعيل الخليفة بعده فزنا بالحقة في قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو  
 كانت محابة منه لاثربها ولده فبرئ منها الى ربها من قرشيتة انا احبهم  
 فلما استمع الربط ظننت ان لا يعيدوا لي فاحسب عبد الرحمن بن عوف  
 موثقنا على ان نسنع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان  
 وضرب بيده على يده فظرت في امري فاذا اطاعتني فترسقت بعني واذا  
 ميشاتي قد اخذ الغيرة فبايعنا عثمان فاديت حقه وعرفت له طاعة  
 وغزوت معه في جهوشه وكنت آخذا اذا اعطاني واغزو واذا اغزاني  
 واضرب بين يديه احدى ولبوطي فلما اصيب نظرت في امري فاذا الخليفة  
 اللذان اخذها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليها بالصلوة قد مضيا  
 وبقا الذي قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعني اهل الحرمين واهل بدين  
 المصريين فوثب فيما من ليس مثلي ولا قرابته كقرابتي ولا علمه كعلمي ولا سابقته  
 كسابقتي وكنت احب بها منه واخرج ابو نعيم في الدلائل عن جعفر بن محمد  
 عن ابيه قال عرض لعلي رجلان في خصوصية فجلس في اصل جدار فقال  
 له رجل الحمد لله ربيع فقال علي امض كفي بالله حارسا فقفص بينهما فقام ثم سقط  
 الحمد لله ربيع الطيوريات لبندته الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل  
 لعلي بن ابي طالب نسعك تقول في الخطبة اللهم صل على اهل بيتك  
 الراشدين المهديين فمن هم فاغزو ورت عينا فقال هم جيبا ي ابو بكر  
 عمر انا السدي وشيخ الاسلام ورجلا قرشيتة المقته واهل بعهد رسول الله

وكان له تسعة عشرة سنة فصل في نبذ من اخبار علي وقضاياه  
 وكلماته قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا هشيم حدثنا حجاج  
 حدثني شيخ من فزارة سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يا لنا  
 عانا نزل به من امر دينه ان معاوية كتب الي يالني عن الخلفي المشكل  
 فكتب اليه ان يورثه من قبل ماله وقال هشيم عن منيرة عن الشيبه  
 عن علي بن مثله واخرج ابن عساكر عن الحسن قال لما قدم على البصرة وشام  
 اليه ابن الكواثر وقيس بن عباد فقال له لا تتخبرنا عن سيرك هذا الذي  
 سرت فيه تتولي على الامة تضرب بعضهم بعض اعمد من رسول الله صلى  
 عليه وسلم عمده اليك فحدثنا فانت الموثوق المأمون علي ما سمعت فقال  
 انا ان يكون عني عمد من النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فلا والله  
 لكن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عني  
 من النبي صلى الله عليه وسلم عمد في ذلك ما تركت اخا بني تميم بن مرة و  
 عمر بن الخطاب يقولان علي بنبره وقاتلتهما بيدي ولو لم اجد الا جردى هذا  
 ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتل قتلا ولم يمت فجأة مكث في مرضه  
 اياما وليالي ياتي المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيأمر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يري  
 مكاني ثم ياتي المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيأمر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يري  
 مكاني ولقد ارادت امرأة من نسائه ان تضره عن ابي بكر فابى وعصب  
 وقال انتن صواحبي يوسف مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض الله عليه صلى الله  
 عليه وسلم نظرنا في امورنا فاخترنا لديننا من رضية نبي الله صلى الله عليه وسلم  
 لديننا وكانت الصلوة اصل الاسلام وهو امير الدين وقوام الدين فبايعنا  
 ابا بكر وكان لذلك اهل لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض لم يقطع  
 منه البرادة فاديت الي ابي بكر حصته وعرفت له طاعته وغرقت معه في جنوده  
 وكنت آخذ اذا عطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه احمدا ووسيطي



واكل لك واحد من تسعة فلك واحد بواحدك وله سبعة فقال الرجل  
رضيت الآن واخرج ابن ابى شيبه في المصنف عن عطاء بن  
اتى علي بن جبريل وشهد عليه رجلا ان انه سرق فاحذني شئ من ما موراني  
وتهد وشهو الزور وقال لا اوتى بشاهد زور ولا فعلت بهكذا وكذا ثم طلب  
الشاهدين فلم يجدهما فحلى سبيله وقال عبد الرزاق في المصنف حدثنا الثوري  
عن سليمان الشيباني عن جبريل بن علي انه اتى برجل فقتل له زعم هذا انه  
احلم بامي فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله واخرج ابن عثاكر  
من طريق جعفر بن محمد عن ابي اسيد ان خاتم علي بن ابي طالب كان من  
ورق نقشه نعم القادر السد وخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال  
كان نقش خاتم علي الملك السد وخرج عن المدائني قال لما دخل علي الكوفة  
وحمل عليه رجل من حكماء العرب فقال واسد يا امير المؤمنين لقد زنت الخلفاء  
واما انتك ورفعتها ومارفتك وبني كانت اخرج اليك منك اليها  
واخرج عن مجمع ان عليا كان يكتسب المال ثم يصليه فيه رجلا ان يشده  
انه لم يحبس فيه المال على السليم وقال ابو القاسم الزجاجي في الماهية حدثنا  
ابو جعفر محمد بن رستم الطبري حدثنا ابو حاتم بسجستان في حديثه يعقوب بن اسحاق  
الحضرمي حدثنا سعيد (سليمان) بن اسلم الباهلي حدثنا ابي عن جدس عن  
ابي الاسود الدكلي او قال عن جدي ابي الاسود عن ابي اسيد قال دخلت على  
امير المؤمنين علي بن ابي طالب ففرأيت به مطرقا مفكرا فقلت فيم تفكر يا امير المؤمنين  
قال اني سمعت بليدكم هذا الحنا فارودت ان اصنع كتابا في اصول العربية  
فقلت ان فعلت هذا جيتنا ولقيت فينا هذه اللغة ثم اتيت بعد ثلث فالتقي الي  
صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم الكلام كله هم ففصل وحرف فالاسم ما  
انما عن الهمزة والفصل ما انما عن حركة الهمزة والحرف ما انما عن معنى الهمزة  
والفصل ثم قال تبعة وزونية ما وقع لك واعلم يا ابا الاسود ان الاشياء اثنتان

صلى الله عليه وسلم من اقتدى بهما عصم ومن اتبع آثارهما هدى صراط المستقيم  
 ومن شك بهما فهو من حزب السوء وأخرج عن عبد الرزاق عن جابر المديني  
 قال قال لي علي بن أبي طالب كيف بك إذا أمرت أن تلعنني قلت  
 وكان ذلك قال نعم قلت فكيف اصنع قال العنني ولا تبرأ مني قال  
 فأمرني محمد بن يوسف أخو الحجاج وكان أميراً على اليمن أن العن علياً  
 قلت إن الأمير أمرني أن العن علياً فالعنوه لعن الله محافظين لما لا يصلح  
 وأخرج الطبراني في الأوسط وأبو نعيم في الدلائل عن زاذان أن  
 علياً حدث بحدیث فذبح رجل فقال له علي أو حو عليك إن كنت كاذباً  
 قال أودع فدا علياً فلم يبرح حتى ذهب بصره وأخرج عن زر بن حبیش  
 قال جلس رجلان يتغديان مع أحدهما خنثى أرغفة ومع الآخر ثلثة أرغفة  
 فلما وضعوا الغداء بين أيديهما مر بها رجل فسلم فقال لا اجلس وتغدي فجلس وأكل  
 معها واستورا في أكلهم الأربعة الثمانية فقام الرجل و طرح إليها ثمانية  
 دراهم وقال خذوا هذه عوضاً عما أكلت لكذا وثلاثة من طعامكم فتنازعوا فقال  
 صاحب الخنثى الأربعة أرغفة لي خنثى دراهم ولك ثلثة وقال صاحب الأربعة  
 الثلثة لا أرضى إلا أن تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعوا إلى أمير المؤمنين  
 علي فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الثلثة قد عرض عليك صاحبك ما  
 عرض وخبره أكثر من جنك فارض بالثلثة فقال والله لا رضيت عنه إلا  
 بمراحم فقال عليه ليس لك في مراحم إلا درهم واحد وله سبعة دراهم  
 فقال الرجل سبحان الله قال هو ذلك قال ففرغني الوجه في مراحم حتى  
 أقبله فقال علي ليس لثمانية الأربعة وعشرون مثلاً أكلتموها وإنتم  
 ثلثة أنفس ولا يعلم الاكثر منكم أكلاً ولا الاقل فتجلون في أكلكم على السوار  
 قال فأكلت أنت ثمانية أمثلاث ويا ثالك تسعة أمثلاث وأكل صاحبك  
 ثمانية أمثلاث وله خمسة عشر مثلاً أكل منها ثمانية وبقية سبعة أكلها صاحب الدراهم

وأخرج عن علي بن ابي قلبي له ما السخاء قال ما كان منته ابتداء فاما ما كان من  
 مسك فخير وتكرم وأخرج عن علي بن ابي ابي له حبل فاشنه عليه فاطم راه  
 وكان متدبغه عنه قبل ذلك فقال له علي اني لست كما تقول وانا فوق  
 ما في نفسك وأخرج عن علي بن ابي طالب جزاء المعصية الوهن في العبادة والضيق  
 في المعيشة والنفق في اللذة قال لا ينال شهوة حسلا الا اجاره ما ينقصه  
 وأخرج عن علي بن ابي ربيعة ان رجلا قال لعلي بن ابي طالب اني قد كنت  
 قال علي صدرك وأخرج عن الشعبي قال كان ابو بكر يقول الشعر وكان  
 عمر يقول الشعر وكان عثمان يقول الشعر وكان علي بن ابي طالب يقول الشعر  
 عن عبيط الاشجعي قال قال علي بن ابي طالب شعر اذا شملت على الياس  
 القلوب ووضاق لما به صدر الحبيب وواظنت المكاره واطمانت به  
 دارست في اماكنها الخطوب ولم ير لانتشاف الضروب عمر ولا غنى بحيلة  
 الاريب واماك على قنوط منك غوث وبيجي به القريب المستجير  
 وكل الحادثات اذا تناهت فهو وصول بها الفرج القريب وأخرج  
 عن الشعبي قال قال علي بن ابي طالب رجل وكره له صيغة رجل شعر  
 لا تصعب اخا الجبل واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 يقاس المرز بالمر اذا ما هو ماشاه واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 قياس النعل بالنعل اذا ما هو حاذاه واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 وأخرج عن المبرور قال كان مكتوب على سيف علي بن ابي طالب شعر  
 للناس حرص على الدنيا وتدبير وصفوا لك ممزوج بتكديريه لم يرقوا  
 بعقل عند ما تمت واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 واماك نال دنياه تبصير واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 بارزاق الصافي واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك واماك  
 علي بن ابي طالب يقول شعر لا تنش سرك الا اليك فان لكل نصيح نصيحا

ظاهر و مضمون شے نہیں بظاہر و لا مضمون و انما يتفاضل العلماء في معرفة ما ليس بظاهر  
 و لا مضمون قال ابو الاسود فجعلت منه اشياء عرضتها عليه فكان من ذلك  
 حروف النصب فذكرت منها ان و ان و ليت و لعل و كان و لم اذكر  
 لكن فقال لي لم تركتها فقلت لم احسنها فقال بل هي منها فزد بها فيها  
 و اخرج ابن عساکر عن ربيعة بن ناجد قال قال علي كوفاني الناس  
 كالنخلة في الطير انه ليس في الطير شيء الا و هو يتضعفها و لو يعلم الطير ما في  
 اجوافها من البركة لم يفعلوا ذلك بها خالطوا الناس باستنكهم و اجابواكم و  
 زالموهم باعمالكم و تلوكم فان للمراءاة نسب و هو يوم القيمة مع من احب  
 و اخرج عن علي قال كوفوا القبول لعل اشدا تها ما تنكم بالعل و ناله ان  
 يقبل عل مع التقوى و كيف يقبل عل يتقبل و اخرج عن يحيى بن حبرة  
 قال قال علي بن ابي طالب يا حملة القرآن اعلموا به فانما العالم من علم  
 ثم عمل با علم و و افق علمه و سكون اقوام يحلون العلم لا يجاوزوا رتاقهم  
 و يخالفون سيرتهم علانيتهم و يخالف علمهم علمهم يجلسون حلقات فيبايع بعضهم بعضا  
 حتى ان الرجل يفضض على جليبه ان يجلس اليه غيره و يدعه و لذلك لا تصعد  
 اعمالهم في مجالسهم ملك الى الله و اخرج عن علي قال التوفيق خير من ائمة  
 حسن الخلق خير من قرين و العقل خير صاحب و الادب خير ميراث و الوحشة  
 اشد من العجب و اخرج عن الحارث قال جاء رجل الي علي فقال خبرني  
 عن العترة فقال طريق مظلم لا تسلكه قال اخبرني عن العترة قال بحر عميق  
 لا تلج به قال اخبرني عن العترة قال سر السد قد خفي عليك فلا تقتشه قال اخبرني  
 عن العترة قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما شاء او لما شئت قال لا  
 لما شاء قال فيستعلك لما شاء و اخرج عن علي قال ان للنكبات منايات  
 لا بد لاحد انك من ان يثبته اليها فينبغي للعاقل اذا اصابته نكبة ان  
 ينأى عنها حتى يتقضى مدتها فان في مدتها قبل ان تقض مدتها زيادة في مكر و بها

امير المؤمنين قد سنى الى قاضيه وقاضيه قضيه عليه شهادان هذا  
 هو الحق اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمد رسول الله وان الدرع ورك  
 فصل واما كلامه في تفسير القرآن فكثير وهو مستوفى في  
 كتابنا التفسير المسند باسانيده وقد اخرج ابن سعد عن علي قال  
 والله ما نزلت آية الاوت علمت فيما نزلت واين نزلت وعلى من نزلت  
 ان يري ويب لي قلبا عقولا ولسانا مطعنا واخرج ابن سعد وغيره  
 عن ابى الطفيل قال قال علي سئل عن كتاب الله فانه ليس من آية  
 الاوت وعرفت بليل نزلت ام بنهار ام في سهل ام في جبل واخرج  
 ابن ابى داود عن محمد بن سيرين قال لما توفي رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ابطأ على عن بعثة ابى بكر فلقية ابو بكر فالتا امارته  
 فقال لا ولكن آليت ان لا ارتدى بردائي الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن  
 فوجدوا ان كتبه على منزليه فقال محمد لو اصاب ذلك الكتاب كان فيه العلم  
 فصل في نبد من كلماته الوجيزة المختصرة البديعة قال علي ربه  
 الحزم سور الظن اخرج ابو الشيخ بن جبان وقال القريب من قرية المودة  
 وان تجذب به والبعيد من باعدة العداوة وان قرب نسب ولائته اقرب  
 من يدا له جدد وان اليد اذا فندت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرج  
 ابو عيسى) وقال خمس خذوهن عني لا ينافن احد منكم الا ذنبه ولا يارجو  
 الا ربه ولا يستحي من لا يعلم ان يعلم ولا يستحي من يعلم اذا سئل عما لا يعلم  
 ان يقول الله اعلم وان الصبر من الايمان بمنزلة الاس من الجسد اذا  
 ذهب الصبر ذهب الايمان واذا ذهب الاس ذهب الجسد (اخرج  
 ابن منصور في سننه) وقال الفقيه كل الفقيه من لم يقيظ الناس من رحمة الله  
 ولم يرض لهم في معاصي الله ولم يؤمنهم من عذاب الله ولم يدع القرآن  
 رغبة عنه الى غيره انه لا خير في عبادة لا علم فيها ولا علم لا فهم معه ولا قراءة

فاني رايت خواة الرجال لا يدعون اذ يصيحون واخرج عن عقبة  
 بن ابي الصبار قال لما ضرب ابن ملجم عليا دخل عليه الحسن و هو باك  
 فقال له علي يا بني احفظ عني اربعا واربعين قال وما هن يا ابا عبد الله  
 اغني الغني العقل واكبر الفقرا الحق واوحش الوحشة العجب واكرم الاكرم  
 حسن الخلق قال فالاربعة الاخر قال اياك ومصاحبة الاحمق فانه يريد  
 ان يفتك فيضرك واياك ومصادقة الكذاب فانه يقرب عليك البعيد و  
 يبعد عليك القريب واياك ومصادقة البخيل فانه يقعد عنك احوجا ما  
 تكون اليه واياك ومصادقة الفاجر فانه يمشك بالثاثة واخرج  
 ابن عساكر عن علي انه اتاه يهودي فقال له مني كان ربنا فتمرد جب  
 علي وقتال لم يكن فكان هو كان ولا يكونه كان بلا كيف كان ليس له  
 قبل ولا غاية انقطعت النهايات وانه فهو غاية كل غاية فاسلم اليهودي  
 واخرج الدرر الج في جزية الشهوة لبند مجهول عن مسيرة عن شرح القاض  
 قال لما توجه علي الى صفين افتقد درعا له فلما انتقضت الحرب ورجع  
 الى الكوفة اصاب الدرع في يد يهودي فقال لليهودي الدرع درع  
 لم ابع ولم اهب فقال لليهودي درعي ونفي يدي فقال نصير الى القاضي  
 فتقدم علي جلس الى خب شريح وقال لولا ان خصمي يهودي لاستويت معه  
 في المجلس وكنت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اصغروهم من حيث  
 اصغروهم الله فقال شريح قل يا امير المؤمنين فقتال نعم هذا الدرع اشته  
 نفي يد هذا اليهودي درعي لم ابع ولم اهب فقال شريح ايش تقول يا يهودي  
 قال درعي ونفي يدي فقال شريح الك بنية يا امير المؤمنين قال نعم  
 قنبر والحسن يشدان ان الدرع درعي فقتال شريح شهادة الابن لا تجوز لابي  
 فقال علي حبس من اهل الكنة لا تجوز شهادة سمعت رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم يقول الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة فقال لليهودي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب ستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت  
خواجہ میر درد محمدی نسباً و طریقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دل چاہتا تھا  
کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ قفا واسے ضخیم سلوک و  
تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زمانہ نہایت اہل  
روزگار کی کتب مطلوبہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ  
اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائرہ ہی نہیں لہذا مناسب جانا کہ  
بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور تلخیص کے  
نقل کی جاوین کہ القلیل بدل علی الکثیر اور نام اس خلاصہ کا  
برکات محمدیہ رکنا اثبات مراتب و شواہد اقریبیت و  
انظار و لائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ  
حق سبحانہ بجال ہر موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ وقت حاضر و  
ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات و جزئیات اینہا با خبر لایعرب  
عنہ مثقال ذرۃ فی الارض و لافی السما و ہر آن فیض الہی بہر موجود  
برسبیل توازن میرسد و ہر یک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و  
عناصر و موالیہ موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض سے نمایند و  
او تعالیٰ بجال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون  
بابت دگان خویش بیان می آرد پس او سبحانہ شمار می بیند چنانچہ  
شما خود را می بینید و کلام شمارا می شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید  
و از خطرات و نیات شما واقف است چنانچہ شما از خطرات و نیات خود  
واقف ہستید و ہر معلم اینا کنتم غرض کہ اورا بابت دگان خود و بندگان  
باو عجب معیت و نسبتی است کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن  
نہی آید مگر انچہ بموجب خلق الان ان علماء البیان موافق مقدور بشریت

لا تدبر فيها (اخرج ابو الضريس في فضائل القرآن) وقال وابردها على كبدى  
 اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول الله اعلم (اخرج ابن عساكر) وقاتل  
 من اراد ان يصف الناس من نفسه فليجب لهم ما يجب لنفسه (اخرج ابن عساكر)  
 وقاتل سبع من الشيطان شدة الغضب وشدة العطاس و  
 شدة التأوب والقصة والرعاف والنجوم والنوم عند الذكر وقال  
 كلوا الزمان بشجته فانه دباغ المعدة (اخرج عبد الله بن احمد في  
 زوائد السند) وقال قراتك على العالم وقراءة العالم عليك سوار (اخرج  
 الحاكم في التايخ) وقال ياتى على الناس زمان المؤمن فيه اذل من لامة  
 (اخرج عبد بن منصور) ولابى الاسود الدكلى يرثى عليا في شهر الايامين  
 ويك اسعدينا في الاتكلى امير المؤمنين في وتكلى ام كلثوم عليها في بعبرتا  
 وصدرات اليقين في الاكل للخوارج حيث كانوا في فلا قرت عيون الحاشية  
 اني شهر الصيام فمجتونا في بخير الناس طرا اجمعينا في قتلتم خير من ركب المطايا في  
 وذلكما من ركب السفينا في ومن لبس الغال ومن هذا ما في ومن  
 قتر الثاني والمينا في وكل منابت الخيرات فيه في وجب رسول  
 رب العالمينا في لقد علمت قرش حيث كانت في بانك خير هم حبا ودينا في  
 اذا استقبلت وجه ابي حسين في رايت البدر فوق الناظرينا في وكنا قبل مقتله  
 بخير في نرى مولى رسول الله فينا في يقيم الحق لا يرا فيه في ويعيد في العسكر  
 والاقربينا في وليس يكتم علما لديه في ولم يخلق من التكبرينا في كان الناس ذفقه وعليا  
 نعم حار في بلدنا في فلا ثمت معاوية بن صخر في فان بقية الخلفاء فينا في فصل  
 مات في ايام علي من الاعلام موتا وقتلا حذيفة بن اليمان والزبير بن العوام طلحة  
 وزيد بن جوحان وسلمان الفارسي ومهند بن ابي الهيثم واويس القرني وخباب  
 بن الارت وعمار بن ياسر وسهل بن خنيفة وسمير الداري وخوات بن جبير وجرير السبيعي  
 وابو مسرة البكر وصفوان بن عيال وعمر بن عبد الله وشام بن جهم وابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم واخرون



تا سید منجانب السد خلاف رسم و عادت بطور رسید و امثال این ملاقات  
 بی شمار است که تمام عمر در تخریب آن صرفت شده و در خارج بالبداهت آثار  
 و نتائج آن معلوم گشته که مطلق گنجایش شبیه و تردد نمانده اما آنچه بعقل  
 یافت شده آن است که نزد ارباب معقول هم ثابت است که تصرفات و  
 تاثیرات مجردات در همه مادیات ساری و جاری است چنانچه نفوس و  
 عقول را متصرف و موثر می دانند پس واجب تعالی که نزد ایشان هم از  
 عقل و نفس الطیف و برتر است بطریق اولی از هر موجود و هر موجود دیگر  
 و قریب تر باشد و معینتی بی کیف او را بر مخلوق حاصل بود و امثال  
 این دلائل و براین بسیار است که از صاحبان عقول صحیح پوشیده نیست  
 اما آنچه بلکه در ادراک خود آمده آنست که بغایت آبی سبب کثرت  
 مراقبات و مشغولت اشغال و دوام حالت حضور مع السد کیفیت در باطن  
 پیدا شده که هر آن قوت دراکه بلا رجوع به دلائل و براین تعلیه و عقلیه بیشک  
 و شبهه نبهی و ادراک هستی حق می نماید که نفس در انظار آن عاجز است و  
 و هرگز شباهت و وسوسه هیچ یک از شیاطین الانس و الجن خسل انداز  
 اطمینان قلبی نمی شود و انشاد ان لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله عنان  
 اختیار هر کس بدست اوست هر که را خواهد نمود و هر که را خواهد بفرماید  
 من یدری السد فلا ضل له و من یضلل فلا یادی که اما آنچه بالکاشفه بر خویش  
 روشن شده آنست که الحمد للہ بموجب حدیث نعمۃ السد گفته می آید که اکثر  
 اوقات معاملات بیان می آرند و کشفات کشف می فرمایند که  
 بموجب گفته جد بزرگوار من حضرت خواجه مبارک الدین مقتدر رضی الله تعالی  
 عنہ همه امور اجالی تفصیلی شده و استدلالی کشف گشته نسبت موروثی بفرزندان  
 ایشان ظاهر گردید و حق به مرکز رسید بلکه نسبت اصل الاصل که نسبت محمد  
 باشد علی صاحبها الصلوٰۃ و السلام سادات بنی فاطمه را نواخت و شرف

عرفا بیان سے فرمایند بیشتر عوام فہم نہایت پانہایت و اعلیٰ الرسول  
 الا البلاغ و اس میں حقیقت تکشف می شود بر نفس و ثابت سے گردد  
 دل از چار چیز یا بالقل اعنی یقین آوردن بر آیات و احادیث  
 و باوردن احوال بزرگان و مرشدان چنانچہ مومنین صلی  
 معتقدین باصفای باطن و یا بالعقل اعنی بتالیف قضایا و قیاسہ  
 و اقامت بر بان چنانچہ عقلا و حکما را نصیب است و یا بالملکہ اعنی  
 برباطہ اشغال و از کار و حصول دوام توجہ الی السبج محبوب الکلیفہ  
 بطرف ذات بے کیف چنانچہ ساکنان فی سبیل اللہ و ذاہبان الی اللہ  
 را میسر گردد و یا بالمکاشفہ اعنی بمکاشفہ حقیقت بے خل  
 ارادہ و مستند خود محض باعتبار الہی کما تقع المعاملات الانبیاء و الاولیاء  
 علیہم السلام پس انچہ بر ما نقل ثابت شدہ است آنست کہ حق تعالیٰ  
 می فرماید فایما قولوا فثم جسدہم می فرماید و ہو معکم ایما کنتم  
 و اما کیون من تجوی ثلثۃ الاولیاء و ابعہم و لا تہتہ الاولیاء و ہوا و ہم و لا  
 ادنی من ذلک و لا اکثر الا ہو معہم و امثال این آیات و احادیث  
 بسیارست کہ دلالت بر حق سبحانہ جل جلالہ و علم باحوال ہر موجود  
 و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و اقوال و نیات بندگان می نماید  
 کہ تمام قرآن شریف و کتب احادیث از بیان ہمین مسم امور حکومت  
 و زبانی بزرگان زمان خود کہ ما را اعتقاد بحقیقت ایشان بدربارہ  
 حق یقین است و عقل و اصدق و اعدل الناس بالتحقق بودہ اند  
 کہ ہرگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز از حقیقت و صداقت و عدالت  
 در احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان ندارد و نیز شنیدہ شد کہ در  
 فلان وقت حق تعالیٰ چنین تجلی فرمودہ و در فلان محلہ چنان الہام  
 نمودہ و در فلان عبادت چنین قرب حاصل شدہ و در فلان مکان

و بهمان عنوان بے اختیاری متدری مختم بهر حال چون روز ششم حضرت  
 ذوالافضال عم نواله اذ راه عنایت بر کمال آن با جلال و جمال را بپوشید  
 مگر قناران عالم ناسوت فرستاد و متوجه گردانید بعد افاقت چون باب  
 حجه را بدست مبارک کشادند و بنده را بر پنج مذکور بر دروازه افتاده  
 دیدند بجز بخشش نهایت بچوش آمد و نسیم قبول بغایت و زید و بدست  
 شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت و شفقت رسانیده بوسه  
 بر پیشانی داد و بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نرسد آیند  
 در حق این غلام خود فرمودند فاحمد لعل الذی جعلنی اول احمد مدین  
 الخالصین و انی امرت ان اکون اَوَّل من اسلم و اول من بايع علیه  
 ابی فی هذه الطریقة الوثیقة العلیة الخاتمة و الحمد لله رب العالمین و  
 ارشاد فرمودند که اسی محمدی تعلق واضطراب مکن بلکه شادی و خوشه نما  
 که او سبحانه ما محمدیان را بجهت عنایت خاص نخواست و بجهت شرف  
 مشرف ساخت که روح مقدس حضرت امام حسن علی جد و علی السلام  
 نزول فرموده بود و اما این قدر مدت بهین جانشین داشت و  
 القاء نسبت خاص کرده اند که این نسبت را باستانی و بندگان برسان  
 و ان تبار السد الغزیزه شروع این نسبت که الحال شده در وقت حضرت  
 صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علیه و آله ظهور تمام خواهد نمود  
 پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریقه را طریقه  
 حسن گویند که ازین جناب ارشاد شده و هم طرف لطف دارد که راه نیک  
 حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفته فرمودند که اے  
 فرزندان کار دیگرانست کار نایست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود  
 طریق خویش را سبی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما همه فرزندان  
 بحر عنایت گم ایم و غریق یک قلام نام ما نام محمد است و نشان ما نشان محمد

محمد تیه خالصه مشرف ساخت اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی  
 ابراهیم وعلی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت  
 علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید الحمد لله ثم الحمد لله که همه  
 منازل و مقامات طی گشت و نقطه اخیر و دائره نقطه اولی پیوسته الحمد  
 فی الاولی و الاخره کشف ظهور طریقت که محمدیه علی صاحبها الصلوٰه  
 و التحیة حقیقت این معامله است که جناب هدایت ماب حضرت امیرالمومنین  
 حضرت خواجه محمد ناصر محمدی ایدنا الله بنصره سده و قدسنا ببر که بره  
 در ایام ظهور این معامله تا هفت شبانه روز ساکت ماندند و هرگز متوجّه  
 باین عالم ناسوت نداشتند و از مقتضیات بشریه که خوردن و نوشیدن  
 و غیره چنانچه بعل نیاز دارند و تنها در حجره خاص که معین بودند نشین  
 داشتند همین در وقت نمازهای مفروضه مانع امان براسه اقتدا  
 حاضری شدیم و چون نویسیم که ازین امر دران ایام بر باندگان چه حالت  
 گذشته و چون هر وقت دروازه حجره بند می بود بنده تنها بران آستان  
 افتاده می ماند و شب و روز سر برد و پلینزنده آهسته آهسته زار زاری میکرد  
 و بخورون و خفتن اصلا سبیل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والد  
 صاحبه علیها الرحمة و الغفران که بتأکید در محل می طلبیدند و در حضور خود  
 امر بخورون طعام می فرمودند بنا بر امتثال چندانکه تکلف می خوردم  
 و باز شتاب برد در حجره حاضری شدم و دیگر اعزّه و خدام در اوقات  
 نمازهای آمدند و بعد ازان بکاهنهای خود می فرستاد ما بنده پانچ  
 بر زمین افتاده می ماند هر چند والد صاحب را این قسم تنها افتاده ماندن  
 من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آردمان را تقید می کردند که نزد  
 من حاضر باشند لیکن بنده هیچ کس را نزد یک آمدن ننیدادم و آنچه  
 از جنس فرش خواب و کلبه با و غیره میفرستادند هیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

و بهمان عنوان بے اختیاری متدری مخفیتم بهر حال چون روز ششم حضرت  
 ذوالافضل عم نواله از راه عنایت بر کمال آن با جلال و جمال را که بوی  
 ما گرفتاران عالم ناسوت فرستاد و متوجه گردانید بعد افاقت چون باب  
 حجره را بدست مبارک کشادند و بنده را بر پنج مذکور بر دروازه افتاده  
 دیدند بجزئیاتش نهایت بچوش آمد و نیم قبول بغایت وزید و بدست  
 شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت و شفقت رسانیده بوسه  
 بر پیشانی داد و بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نرسد آیند  
 در حق این غلام خود فرمودند فاحمد سعد الذی جعلنی اول احمد بن  
 الخالصین و انی امرت ان اکون اول من اسلم و اول من بايع علیه  
 ابی نفع هذه الطريقة الوثیقة العلیة الخاتمة و احمد سعد رب العالمین و  
 ارشاد نمودند که ای محمدی تعلق واضطراب مکن بلکه شادی و خوشه نما  
 که او سبحانه ما محمدیان را بعبج عنایت خاص نواخته و لعجب شرف  
 شرف ساخت که روح مقدس حضرت امام حسن علی جد و علیه السلام  
 نزول فرموده بود و ما این قدر مدت همین حالت شریف داشت و  
 القاء نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را با مقتیان و بندگان برسان  
 و ان شاعر العزیز شروع این نسبت که اکمال شده در وقت حضرت  
 صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علیه و آله بطور تمام خواهد نمود  
 پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریق را طریقی  
 حسن گویند که ازین جناب ارشاد شده و هم طرف لطف دارد که راه نیک است  
 حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفت فرمودند که اے  
 فرزندان کار دیگرانست کار نایست اگر اراده چنین می بود در وقت خود  
 طریق خویش را سبی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما هم فرزندان  
 بحر عنایت گم ایم و غریق یک قلم نام ما نام محمد است و نشان ما نشان محمد

محمدتیه خالصه مشرف ساخت اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی  
 ابراهیم وعلی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت  
 علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم آنک حمید مجید الحمد لله ثم الحمد لله که همه  
 منازل و مقامات طی گشت و نقطه اخریه و اتره نقطه اولی سپیست الحمد  
 فی الاولی و الاخره کشف ظهور طریقت محمدیه علی صاحبها الصلوٰه  
 و التحیة حقیقت این معامله است که جناب بهایت ماب حضرت امیرالمومنین  
 حضرت خواجه محمد ناصر محمدی ایدنا الله بنصره سده و قدسنا ببر که بره  
 در ایام ظهور این معامله تا هفت شبانه روز ساکت ماندند و هرگز متوجس  
 باین عالم ناسوت نه شدند و از مقتضیات بشریه که خوردن و نوشیدن  
 و غیره بجا داشت هیچ بعمل نیاوردند و تنها در حجره خاص که معین بود نشین  
 داشتند همین در وقت نمازهای مفروضه مانع امان براس اقتدا  
 حاضری شدیم و چه نویسیم که ازین امر دران ایام بر مابندگان چه حالت  
 گذشته و چون هر وقت دروازه حجره بند می بود و بنده تنها بران آستان  
 افتاده می ماند و شب و روز سر بر دهنیز نهاده آریسته آریسته زار زار میگرفت  
 و بخورون و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والد  
 صاحبه علیها الرحمة و الغفران که بتاکید در محل می طلبیدند و حضور خود  
 امر بخورون طعام می فرمودند بنا بر امتثال چندان لقمه تبکلف می خوردم  
 و باز شتاب بردر حجره حاضری شدم و دیگر اعززه و خدام در اوقات  
 نمازهای آمدند و بعد از ان بکاهنهای خود می رفتند اما بنده بجا بخا  
 بر زمین افتاده می ماند هر چند والد صاحب را این قسم تنها افتاده ماندن  
 من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آردمان را تقید می کردند که نزد  
 من حاضر باشند لیکن بنده هیچ کس را نزد یک آمدن ننیدادم و آنچه  
 از جنس فرش خواب و تکیه ها و غیره میفرستادند هیچ چیز را از ان بکار نمی بردم

اولیا شمرده می آید و چون در او جامعیت مراتب عروج و نزول و توجه  
 بسوی خلق و حق بحسب اعتدال پیدا می گردد و آن همه معاملات از  
 علم یقین و عین یقین گذشته بحق یقین می پیوندد و با کمال خفا و غطاء  
 آفاقی و انفسی بر طرف می شود و کار و بار تربیت با وسپرد می گردد و امور  
 او تمام بر از غلط و خطا و تردد و شبهه می شود و مشرف بشرف کمالات  
 نبوت یقین می کنند و ظهور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبه می شود  
 و نیابت انبیا علیهم السلام و خلافت ائمه جلال شأنه حاصل می گردد و در زمره  
 بکلیلهای ربی اسرائیل حساب کرده می آید و باتی دیگر همه مقامات حبس نبویه  
 کمالات رسالت و اولوالعزمی و قیومیت و خلقت و محبت صرف و  
 محبوبیت متمیزه و محبوبیت خالصه و حقیقت کعبه و حقیقت قرآنی و حقیقت صلوة  
 و موجودیت صریحه که حضرت محمد و ائمه ثانی رضی الله تعالی عنه بان ایما فرموده اند  
 و در مسائل بزرگان محمد و پیغمبر مذکور است در ضمن این مرتبه کلیه  
 کمالات نبوت است حق تعالی هر کرامی خواهد بود از بزرگترین گان خود ازین  
 امور جزئی می نوازند و منصب منصوب می فرماید یا همه مناصب عطا می نماید  
 ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و الله ذو الفضل العظیم و از گذشت این همه  
 مراتب کلیه و جزئی مرتبه محمیت خالصه است علی صاحبها الصلوة و التحیت  
 که محمد و این همه مراتب و محیط همه است و توهم تفوق بران ناشی از جهل  
 خطا که متعجب الخواست زیرا که کمالات نبوت که مرتبه کلیه عالی است نیز  
 معنی عام است و متعلق بنبوت مطلق است و شامل است نبوت هر نبی را  
 و لهذا خصائص جزئی آن مثل کمالات رسالت و اولوالعزمی و غیره  
 اشرف و فوق آن نظر بخصوصیت آنها بزرگان مقدم بیان فرموده اند  
 و هر یک منصبی را زیر و تدم هر یک نبی محسوس نموده اند و منصب محمیت خالصه  
 مفهوم اخص است و متمیز بذیل اشرف المخلوقات علی الصلوة و التحیات

محبت محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم  
 این طریقہ را طریقہ محمدیہ بایگفت کہ ہمان طریق محمد است علیہ السلام  
 و ما از طرف خود چیز سے بران نیز فرو دہ ایم سلوک ماسلوک نبوت و طریقہ  
 ما طریق محمدی است مکتوفہ منہا چون سالک را حضور سے در باطن  
 پیدا می شود و آگاہی سچی بجانہ در دل ظهور سے نماید و اکثر اوقات  
 او تعالیٰ را حاضر و ناظر با خود می یابد و کیفیات و حالات سرور و اشراج  
 و انبساط و خوف و ادب و شوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور  
 مع اللہ در او پیدا می گردد و این زمان او را داخل در دائرہ ولایت عامہ  
 کہ ولایت صغریٰ ست می شمارند و باب تجلی افغالی بر قلب او درین جا  
 کشادہ می شود و اذواق و مویس غریبہ رومی دہر و در زمرہ عوام الاولیا  
 محبوب سے گردد و چون در باطن او شود قوی و معیتہ را سخنہ ظهور میکند  
 کہ افضل الايمان ان تعلم ان الله معك حيثما كنت و معاملہ کاملہ محسوس  
 بحاشہ بصریٰ شود و معاملات الہامات بر نبج بے کیفی و تنزیہیہ بیان می آید  
 و جواب و سوال بآرب خود بلا واسطہ منظر مشہودہ کردہ سے شود و  
 قرب دائمی پیدا می گردد و او را فائز بہ مرتبہ ولایت خاصہ کہ ولایت  
 کبریٰ است میدانند و دروازہ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن  
 کشادہ می شود و بغایات و الطاف خاصہ مشرف می شود و در زمرہ  
 خواص الاولیا شمار کردہ می آید و چون او را استغراق کلی در شود و ہجائیم  
 میسر سے گردد و مطلق از شعور خودی پاک سے شود و بجلہ بانسد ملائکہ  
 مہینین مستغرق در مشاہدہ می گردد و ہمگی حال او موافق لایحیون اللہ  
 ما امرہم و لیفلون ما یومرون می شود و بالغ بہ مرتبہ ولایت اخس کہ ولایت  
 علیاست می شناسند و راہ تجلی شیونات ذاتیہ بر قلب او درین معتام  
 کشادہ می شود و حیرت و استہلاک تمام نصیب می گردد و در زمرہ خصل الخصال



باشد و بعضی را نباشد و بعضی را بعض اوقات بود و بعض اوقات نبود  
 و چون این قرب امکانی مخصوص بحقیقه ممکنه است و مختص بترتیب عبودیت  
 در حق بنده گان الهی و عباد الذنافع تر و مفید تر و فاضل تر از قرب  
 و جوی است که این قرب از کمالات ایشان است و آن قرب از کمالات  
 رحمان ایشان را از ان قرب و جوی چه حاصل که آن قرب حق تعالی  
 را با هر شمر و حجاز است و با قرب امکانی قرب و جوی خود البته جمیع است  
 پس قرب خواص بنده گان و و چندان می باشد نسبت بقرب دیگران  
 باعتبار قرب حق با ایشان و قرب ایشان با حق و ممتاز با قیاس بحکم و کمبود  
 می شوند و مشرف بشرف رضی الله عنهم و رضوا عنهم می گردند و مرتب  
 این قرب در بنده گان حق بسیار است علی تفاوت درجات الاستعدادات  
 و الملكات و الخیرات و الاذکات و چون این قرب امکانی بدرجه  
 اتم می رسد و ملکه این نسبت حاصل می گردد و اما بقرب و جوی می شود  
 که احتمال زوال ندارد و هیچ گاه زائل نمی شود چه در حالت  
 نوم چه در حالت یقظه چه در حالت قبض چه در حالت  
 بسط و چه در حالت عسر چه در حالت یسر و چه در حالت صحت چه در  
 حالت مرض و چه در حالت موت چه در حالت حیات و این حالت  
 غیر معزولی و بر مقام کمالات نبوت نصیب می گردد و قرب ولایت این  
 قدر قوت ندارد زیرا که در اصل این نسبت انبیاست علیهم السلام و  
 ایشان غیر معزولین می باشند بچاره اولیاد در خطر عزل و نصب گرفتارند و  
 سرشته نسبت ایشان نااستوار نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص است  
 و ان المخلصین علی خطر عظیم نسبت کمالات نبوت نسبت مرادی و اجابت  
 و البقیه من عباد الله من لای درین نسبت احتمال زوال نیست که مضاف  
 باجتناب حق است و حق غیر متغیر و دران نسبت احتمال زوال است که مضاف

در همه موجودات مقیده بنظر بصیرت و انکسار ذوق و شوق و همیشه ملتذ  
و معور بودن بسکراین کیفیت و سبب مشرف شدن بحالت توحید شود و سبب  
و آن شود و حضور ذات واحد حق است علی الدوام بلا ملاحظه اعتباری  
از اعتبارات کونی و سرور و لذت بودن باطن باین حالت و جذب  
کشیدگی دائمی الی الله علی نهج مجهول الکیفیه و حاصل این هر دو توحید  
کیست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ماسوی الله و خالص کردن دل  
از خطرات و تعلقات ماسوی و توسل تمام بذات او تعالی و انقطاع  
از مانع الکلون که سببی بالغیر است پس کسیکه بحاصل این هر دو توحید رسید  
یعنی کیفیت مذکوره مشرف شد برابرست که علم آن هر دو توحید هم حاصل  
کرده باشد یا نه کرده باشد و مفصل مصطلحات را و اند یا ندانند و داخل  
اولیاست اگر چه در زمره محققین داخل نیست و کسیکه علم این هر دو توحید  
پیدا کرده یعنی که مصطلحات را آموخته و فهمیده بآن حالت فرسیده و باطن  
را از گرفتاری ماسوا آزاد نه ساخته و بحضور و شوق و حق معور ننوده و حاصل در  
علمای این فن و متقدمان است و در زمره اولیا داخل نیست و اگر نفوذ باشد  
جاده شریعت را گذاشته سخنان واهی می گوید چنانچه راجع الوقت است  
مقدم نیست بلحاظ است و مطالب این علم را هم نه فهمیده و ظاهر عبارات محققین  
را نیز نه دریافته و پی بر ادوات ایشان نبرده از غلطی فهم خود در تلاکت  
افتاده و کسیکه هم علم این هر دو توحید دارد و هم بآن مقام فائز گردیده  
و باطنش معور بمعیت حق است و ظاهرش آراسته بآداب شریعت عارف  
محقق است و ولی اکمل مکن منهن آدم است که بسبب منظریت جمیع اسما و اکیه  
خلعت خلافت الله پوششیده و بمقامات بے انتها از عنایات و الطاف  
حق سجان فائز گردیده که نه تجلیات حسن آکمی را تمام است و نه اشواق عشق  
انسانی را انجام دوست که قطب مازعالم است قطب مازعبارت است از

با خلاص عبادست و عباد سراسر متغیر آید که پس ان السد لا یغیر ما یقوم حتی یغیروا  
 ما یقوم و در حق اهل نسبت مریدیه است منزه با بدانکه یک علم توحید و جودیت  
 و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن و جدت مرتبه وجود  
 منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فهمانیدن  
 این مطلب چند اشله مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان  
 می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که عبارت  
 از وحدت و ذاتیت و ارواح و مثال و شهادت است و چند الفاظ  
 برای بیان مطلب خویش مصطلح نموده اند که لا تعین و تعین اول و حقیقه محمدیه  
 و اعیان ثابته و صور علییه و فیض مقدس و فیض مقدس و قرب با اهل  
 و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تعین و جمع و فرق و تنزلات  
 و غیره باشد و تنزلات حشره را حضرات الخمس بهم می گویند و یکی علم توحید  
 شهودیت و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن و جدت  
 ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظهور وجود  
 باظهار همان یک نور وجود که مقتضای ذات واجب تعالی است منتج  
 می گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم  
 حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فهمانیدن این  
 مطلب چند اشله مانند تمثیل عکس و آئینه و شخص و امثال این بیان  
 می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که مرتبه ذات  
 و شیونات ذاتیه و صفات و اسما و اطلاق اسما و لامکان و عالم ازو عالم  
 خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نموده اند که اصل و  
 ظل و اصل الاصل و قوس و دایره و مرکز و عکس اسما و عدما و اعتبار  
 و حقائق ممکنات و غیره باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است  
 و یکی کیف شدن بحالت توحید و جودیت و آن مشاهده وجود مطلق است

و گاه باشد که شخصی از محمدیان خالص خداوند این همه شایسته منصب باشد اما دست صاحبان مراتب سافله تا بذروه علیای این منصب نمی رسد گو قطب ارشاد هم باشند و قیوم زمانه هم بود و منتهی باب علم لدنی بر قلب صاحب این منصب از لوازم است و اوست که کاشف سر بهمت مراد از سر بهمت امر بطن است که شامل همه اسرار سهله است و اسرار سهله عبارت از معانیست که قبل از زمان این عارف کسی آن متکلم نگردیده باشد و هم مراد از اسرار سهله رموز و خواص ذات و صفات و اسما و اکسیه و اسرار شریعت و مقامات طریقت و حکمت حقیقت و دقائق معرفت است و هم منظور از اسرار سهله خفیات حقائق جمیع موجودات است چنانکه انسان کامل اکمل از بسیاریان می نماید و از همه اسرار حکمت اکسیه می کشاید اوست که خلاصه ایجاد است یعنی حاصل همه کائنات است و زبدۀ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت همه موجودات وجود انسانی است چنانچه در حق فردا شریف و اتم و اکمل آن علیه الصلوة والسلام وارد است لولا که لما خلقت الافلاک و اوست که صاحب ارشاد است یعنی رب بنمای حلق اندست بسوسه حق تعالی بیان راه هدایت چنانچه باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب ارشاد علی تفاوت الاستعدادات بسیار است و هر که در وقت خود نسبت به اینانی زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدید مفصل مطابق منقول و معقول بوجه احسن بیان می کند و محبت اقوی با حق سبحانه پیدا کرده و معاملات قرب او کالمحبوس بجا سه بر سر است و کشف و عرفان و از همه تندرست و توکل صرف نداد این راه گرفت و تحمل محض را حله خود ساخته و اخلاق و اوضاع جمیلی دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیده است و جامع تدرک کمالات صوری و معنوی و از اکثر است پس او سزاوارتر آن می باشد که او را بمصوب قطب ارشاد می سرافراز نمایند و این قطب هم در زمان خویش

فرد کامل انسانی که در وقت خود بگذارد آفاق می باشد و فیض وجودی که  
از جناب الهی بر همه ملکات می آید اول از همه موجودات عالم بر بطن  
قطب مداری آید بعد از آن بواسطه او این فیض مع لوازم خود که حیات  
و حمایت و رزق رسانی و غیره باشد بر تمام عالم منبسط می گردد و این  
خدمتی است از خدمات آئینه بهر که می خواهد از بندگان عطا می نماید  
و هیچ زمانه از قطب مدار خالی نمی باشد که مدار عالم بر وجود اوست  
چنانچه وجود خط دایره پرکار موقوف بر وجود نقطه مرکز آن است و  
کشف کونی در بطن این قطب غالب می باشد و عبادت و ریاضت  
بدنی بیشتر از وسر انجام می شود و اکثر از تحصیل علم ظاهری که نصیب می بود  
و رجوع عوام الناس بسوی او بیشتر می باشد و تصرف و کرامات از او نظر  
مردمان بسیار می آید و صاحب نسبت جلی می باشد چنانچه بعضی را این  
منصب خود هم خبر نمی بود و علی الاکثر دستور الاحوال می باشد و هر چند که  
اول این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد که  
قطب عالی است اما باز عوین الوجود است و تحت مرتبتین قطبین مراتب  
بسیار است از اهل خدمات که اهل آنهارا بدلا و نقبا و اوامری گویند و عوین  
این خدمات مناصب بسیار است در مرتبه ولایت و این همه اهل خدمات  
و غیر هم مع قطب مدار تحت احاطه قطب ارشاد می باشد و گاه چنان اتفاق  
می افتد که هر دو قطبیت یکجا هم جمع می شود و آنکه قطب ارشاد است همان  
شخص قطب مدار هم می بود که میوسیت عبارت از همین جامعیت است  
و قیوم زمانه چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و  
عادت السدیه همین سنت جاریست و منصب محمدیت خالصه محیط این همه  
مراتب قطبین و غیرهاست و محد درجات قرب و اقریب است و متمم  
مراتب کمال و اکمیه و همه از تالبعان امر صاحب این منصب اعظم می باشند

صفاتی که چنان امتیاز ایشان را سرسبزی دارد جامع تر به تنزیه و تشبیه اند  
و با وجود تفرقه مراتب تشبیهات همان متوجه تنزیه با آنکه کلیه همه است  
بر زبان نمی آرنند هیچگاه خبر او در خاطر ایشان راه نیافته و با وجودی که  
بحر عنایت و اتحاد لب نمی کشایند خبر یکی در دل ایشان قرار نگرفته  
حال توحید از شع بواطن ایشان روشن است چنانکه قال توحید نقل مجلس  
هر آنچنین معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینه قلوب مصفا می این پاکان  
جلوه گراست و سر رشته اقامت حدود و اندر کف این نامیان آن سر  
علیه الصلوة والسلام غرض که نسبت اصیل و لطیف این بزرگواران مع  
بس غظمی است و راطبه ایمان و محبت این برگزیدگان مع الرسول نهایت  
اقوی در ظاهر و باطن سالک مسلک نبوت اند و در صورت و حقیقت  
تا بجان اتم شریعت گو یا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظهور و جو دشمن  
این چنین بزرگان بابرکت است و الحق که قرب الطیفه که این برگزیدگان را  
مع الله حاصل می باشد مقتبل از مشکوه قرب نبوت است و صاحب کمالات  
نبوت اند و قدم مقدم شایع خود علیه الصلوة والسلام میر و ندر و ازین بیان  
علی الخصوص اهل خانواده مجدی بارک الله فیهم بسیار صحیح التنبه اند و حضرت  
مجدد الف ثانی قدس الله سره که بقوت تمام عالم ظاهر و باطن بوده اند  
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقه و حقیقت زیاده فرموده اند و کمال  
خلفاء ایشان بر همین و طیر مصطلحات ایشان سالکان را سلوک می کنند و  
بشارت موافق اصطلاح ایشان می دهند گو این پیچاگان سرآزاد رین  
یانه حقیقت آن را فهمند خواه نه فهمند ان شاء الله تعالی در قبر و روز قیامت  
نتایج و ثمرات این نسبت ایمانی را خواهند دید و آن اصطلاحات قدیمه  
حضرات خواجگان اقدمین قدس الله سرار هم گو یا بافضل و سلسله ایشان  
منقود شده یعنی بقلب مانده و کار و بار دیگر براسه سالکین بر پا کرده اند که

بجای عصر می باشد و اول نور هدایت از جناب الهی بر قلب چنین شخص می تابد  
 بعد از آن متوسط او در همه عالم منبسط می گردد و همه اولیا و عرفا و علما و صلحا  
 و اتقایی وقت در ضمن این قطب می باشند و اربابطن او فیض می یابند  
 گو اگر حال خود خبر دارند یا ندانند و آن قطب را هم از حال بعضی خبر بویابند  
 اما بروز قیامت این معامله آشکار خواهد شد و هر یک بموجب منصب و پایه  
 خود پیش ملک حقیقی جل شانه خواهد افتاد و بالعکس این قطب ارشاد را کشف  
 آکیات بقوت تمام می باشد و کشف کوئی ضعیف می بود و علو مرتبه و قوه نسبت  
 بالعلویات و ترشح علوم لدنی بر قلب او مدام می باشد و بقدر ضرورت از  
 علم ظاهر هم با خبر می بود و همه جنایات نورانی و ظلمانی از میان بر می خیزد  
 و مطلق تنگ و تردد و خفا در هیچ مطلبه او لازم مطالب شریعت و طریقت  
 و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قربت عظمی و منزلت کبری عند الله  
 و رسول علیه السلام می باشد و قبولیت او در هر دل بموجب لطافت می بود  
 مگر کس نیکه قلوب آنها داخل در تعریف کا لحظه او داشت قوه اند و اشتیاق  
 از خضائص قطب است و بظاهر هم او را از مقام خویش کم اتفاق حرکت  
 می افتد و برای دنیا خود البته مطلق حرکت نمی کند باره کمالات  
 انسانی و مراتب افراد کامله آن تا کجا بیان نموده آید که از حد شمار بیرون است  
 منها رهروان طریق اصوب و مشتاقان لغارب استقامت بر شریعت  
 دارند و محمود در مشاهد کرده گارند و هر یک از چنین کاملان صاحب شریعت  
 و اهل حقیقت می باشد و بالاخصیه ازین خواص اولیا اصحاب طریقه علیه  
 نقشبندیه متناظر اند که بموجب قوت ایمان ثبات قدم بر جاده شریعت  
 دارند و بطرف کشش باطنی منجذب بسوی ولد دارند و جذب آکیه گویا تمام و کمال  
 بمحبه ایشان رسیده و آداب شرعی که بر حتمها از ایشان ادا گردیده نسبت  
 به کیفیت ذات بحت از صاحب بواطن اینها می بارد و تعلیلات اسمائیه و

کرده اند برای تفهیم همین یک مسئله بتذلل که باندک فہمائیدن ذہن نشین  
 می گردد و نفہمودہ اند آن معاملہ دیگر است کہ بہ بہشت انبیاء علیہم السلام تعلق  
 دارد و آن قرب علوہ است کہ بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب  
 نمی گردد و در حقیقت این قرب خاص کہ نتیجہ ایمان بخدا و رسول و ثمرہ ادا  
 صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و تذکر کلمہ طیبہ است چنانچہ اکابر این طریقہ  
 را میگیرستہ در دیگری بنظر نیامدہ و چون نظر کشفی را سر داده سہ شود  
 انچنان شکوہ و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 اجمیع بنظر می آید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر چند بزرگترین  
 تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیہ قدر این طریقہ را فروودہ اند و صد چندان  
 نمودہ اند اما باز بموجب السابقون السابقون اولئک المقربون از مقتدیان  
 نور نسبت ایشان میشود می شوند و بیا حقوق حضرات خواجا بزرگوار  
 ایشان است کہ در نفس الامر از عمدہ ادا می آن سہ تواند کہ بر ایند چنانچہ  
 گردن امام محمدیان خالص زیر بار احسانهای ایشان و عنایات حضرات  
 خواجگان است جز اہم اللہ تعالیٰ عنہا خیر الخیر سبحان اللہ حضرت خواجہ  
 بہار الدین نقشبند رشک زبیدہ و خلاصہ خواجگان متقدمین و سرچشمہ این  
 طریق اند و خلفای ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم عجب ذوات عالیات داشتند  
 و خداوند نسبت خاص نبویہ بودند سیما خواجہ علیہ السلام احرار کہ ایشان را  
 نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمہ اند لائق وسند و ارشاد نبوی  
 ہدایت بودہ اند گویا جامہ ارشاد بر تافت شریف ایشان دوختہ شدہ بود  
 کہ چنین استعدا داشت مع کمال قوت ارشاد و کم جمع می شود و بلند ارشد و  
 شہرہ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امرا ہم جمع  
 آوردند و اسباب ظاہری و تجلی و نبوی نیز جمع گردید و در متباخرین این  
 سلسلہ حضرت خواجہ عبدالباقی المعروف بباقی باللہ عجب نفس مقدس مظهر



البعد از روی علم و بیان و اقرب از راه عمل و مواصلت است یعنی آنچه  
 از کتب و ابیات شریفه و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیه معلوم  
 می شود راه بس دور و دراز و مقسر الحصول معلوم گردد و مهت از تحصیل آن  
 یاس بهم می رساند بلکه عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند  
 و انکار محض می کنند و معتقدین اکثر نا فهمیده مقرر اند که محل اعتماد نیست  
 و اعتباری ندارد اما درین قسم بیان هم حکمتهاست که استعدادات اهل  
 زمان ایشان و حوز قوت ناطقه ایشان مقتضی همین تعبیرات بود و الحق  
 تا که باین نهج عظم و شان و استعارات شبهه بیان مقامات و مراتب باطنیه  
 کرده نشود این عوام نامفهم اعتباری نمی نهند و بخاطر نمی آرند و براه نمی آیند  
 و فائده معتد بهابر نمی دارند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة و آنچه در سلوک ایشان  
 بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواصلت اشغال و اعمال معموله  
 ایشان کیفیت حضور و شعور و جمعیت باطن و خلوق قلب از خطرات ماسوسه  
 حاصل می گردد و معلوم می شود که این راه بس اقرب است و نه الوقع موصول  
 الی الحق و الی رسول بطریق سهل است چنانچه اگر منصفی قدری آگاه باشد  
 باطن و نسبت مع المذنبه از عقل و شعور و آشفته باشد به بنید که آنچه در  
 زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفا را ایشان باطن ساکنان مبتدیان  
 اینها را حضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل است  
 در اکثر صاحبان طرق دیگر که خود را از منتهیان می شمارند نخواهد بود و نهایت  
 کمال دیگران مطالعه وحدت وجود و شایده وحدت در کثرت است  
 که برافواه و البته عوام هم جاریست و هر چند و وجوبی بان محکم است و برآ  
 حصول این کیفیت ایمان هم شرط نیست که همه فرق کفار نیز از آن گفتگو  
 دارند و سر بیان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیاء علیهم السلام  
 برای همین قدر سهل مبعوث نه شده اند و آن همه جدال و قتال که با کفار

از گنا بان می کنند و خود به هر وقت توبه از منج هوا می نفسانیست و بهر  
طبیعی می کنند بلکه تائب از گناه شعورستی و امانیه خویش می شوند و خود پرستی  
و تن پروری را محصیت کلی پنداشته مناسبت شعور و فساد می دانند و  
هر لحظه تکرار کلمه لا حول و لا قوة الا بالله نموده با کمال خالی از توهم خودی می گردند  
و چون این کیفیت توبه از گنا بان ظاهر و باطن در نفس ثابت می شود  
و ظاهر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد و بشارت مقام صلاح که  
مربی از مراتب قرب حق است می دهند و در زمره اولیای که مسی به  
صالحین اند حساب می نمایند و بموجب و اذکر ربک فی نفسک تضرعاً خفیه  
و دون الجهر من القول بالعهد و الاصال و لا تکن من الغافلین حسب حکم  
ادعواکم لتضرعاً خفیه انما لا یحب العتدین ذکر اسم الله را در نفس مدرکه که حقیقت  
قلب است راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طریقی  
می گفتند که زبان بکام چنانچه چتم بسته سرگون شده بطرف پستان چپ که  
جای قلب صنوبری است لحاظ نموده چوبه قلب خود گشته بدل مانند خطره  
وارد که در دل می آید بلا حرکت زبان و بے شرکت نفس بهین کلمه را الله الله  
را بید گفت و چون این ذکر قلبی تمام می گردد بهین مستم بلطائف دیگر که لطیفه  
روح و سر و خنی و انحنی و نفس باشد ذکر می کنند و چون تمام بدن ذکر  
می گردد این را ذکر سلطان می خوانند و چون این کیفیت ذکر قوت بگیرد  
بشارت مقام ذکر که مرتبه از مراتب قربت است می دهند و در طائفه  
اولیای که مسی بنا کرین اند شمار می کنند و بموجب قل الله ثم ذرهم چون در  
قلب تذکر این اسم مبارک جامی گیرد و بسبب استیلا این ذکر قلبی  
خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دهند و در زمره  
اولیای که مسی به تذکرین اند حساب می نمایند و اگر حسب بشریت درین تذکر  
نسبت به شدت ذکر فتوری واقع می شود و غفلتی راه می یابد موافق

داشتند و صاحب نسبت صحیح نقشندیه بودند قطع نظر ازین که ایشان از  
خداوندان نعمت و اهل حق مانند فقیر بالذات سخت مستعد جناب ایشان است  
مرا بطبع او ضاع بے تکلفانه و معاملات بے نفعانه ایشان که مسود گشته  
نهایت خوش می آید الحق که فانی فی الله و باقی با الله بودند و اگر حضرت  
مجدد و چنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر  
بعلوم مرتبه ترقی نمی فرمودند و اگر او اسد ثلثا بیابا به

**بیان سلوک طریقه محمدیه** باید دانست که بزرگان و اکابر هر طریق  
از طرق ارباب سلوک در است مرحومه محمدیه برای ایصال الی الله  
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاهدات وضع کرده اند و هر کس بهر طور  
که راه یافته بدان راه تا بجان خود در اولت نموده و همان طریق را اقرب  
طریق پنداشته طالبان را بآن طریق رهنائی نموده چنانچه اکابر هر طریق  
بنهج علمیده است بعضی امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بمطالعت باطنیه  
می گردانند و بعضی حکم بمطالعه وحدت در کثرت می کنند و متوجه بحواس ظاهره  
می سازند و بعضی تصور مرشد می آموزند و بعضی پاس انفاس تعلیم می یابند  
و بعضی ذکر جبر و بعضی ذکر خفیه تلقین می کنند و بعضی حبس دم و نفسانات  
می کنند و امثال این بسیار چیزهاست مانند انهد و نصیر محمود و ذکر  
حدادی و ذکر اهره و ذکر قمری و ماشا کلهما که بدان امر می فرمایند و سالکان  
مشغول می گردانند و اگر چه محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تجسیت  
مرشدان خود در اوایل حال اشغال و اذکار معموله طریقه نقشندیه و قادری  
که از پیران رسیده آمده است تلقین می فرمایند و انقار نسبت باطن توجه  
و مراقبه بر وضع شیوخ مجددیه می کنند اما در او آخر کار محض تبرز کلام الله  
ترقیات حاصل می نمایند و همین امام حسین را که قرآن مجید باشد بشوای خود  
می سازند عینی بموجب یقین التوجه عن عباده و انده کان توا با اول توبه و استغفار

صاحبان این مرتبه است و بموجب سرسیم آیات ثانی الا فاق و فی النفس حق  
 تبیین لهم انه الحق بشا به صناع و بدائع قدرت الکیه در مرتبه آفاق  
 و معانی کمالات و ظهورات صفاتی و اسمائیه او سبحانه در عالم النفس علی مرتب  
 علم الیقین و عین الیقین کرده بر مرتبه حق الیقین فائز می گردد در درجات  
 بشارت مقام تحقیق می دهند و داخل در جماعه اولیائے که سیم محققین اند  
 می شمارند و بموجب و اما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العالمین نفس  
 ارادات و مرادات خویش کرده اسقاط اضافت قصد و اراده از طرف  
 خود نموده بالکل خالی از خواسته های طبیعی و نفسانی گشته تابع مشیت الله  
 شده مرید اراده فعال لما یرید می گردد درین حالت بشارت مقام  
 نفی ارادات و نفی مرادات می دهند و داخل در زمره اولیائے که سیم  
 به مرادین اند می دانند و بموجب من یتوکل علی الله فهو حسبه ترک باب  
 دنیوی و علائق فانیه باطن کرده اعتماد کلی بر ذات حق و وکالت مطلق  
 او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع می گردد و غیر از  
 امر موهومی نمی نماید و سواي دروازه مشاهد سبب نمی کشاید در درجات  
 بشارت مقام توکل معنوی می دهند و در زمره اولیائے که معنی گویا از  
 جمله متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت می گیرد و ظاهر  
 و باطن یک شده توکل صوری با توکل معنوی جبرج می گردد و اعنی در ظاهر  
 هم بلا اسباب مقرر دنیوی بوضع درویشان گذران میسر می آید و درین  
 حالت بشارت مقام توکل حقیقی می دهند و در جماعه اولیائے که سیم به  
 متوکلین محبوبین اند می شمارند که الله حب المتوکلین الحمد لله ثم الحمد لله  
 علیه توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیا الله لا خوف علیهم  
 و لا هم یحزنون چون حزن خوف ماسوی الله از باطن دور می شود و اعنی  
 حزن مغرط از حد و خوف زیاده از مقتضای طبیعی که حجاب مشا به گردد

واذکر رکب اذ انیت باز تنبہ شدہ سر رشته دوام ذکر را از دست  
 نمی دهند تا اینکه باکل از زوال ذکر محفوظ گشته بمشربان معنی میگردند  
 که نیکرون الدقیما و موقودا و علی جنوہم و درین حالت بشارت مقام  
 صلوٰۃ دائمی کہ مرتبہ از مراتب قرب است میدهند کہ ہم فی صلواتہم  
 وامنون و صاحب این حالت را داخل در جامعہ اولیائے کہ سے بہ  
 مصلین اند می شناسند و بموجب و بشر الصابرین الذین اذا اصحابہم صیبتہ  
 قالوا انما لعدوانا لیسہم راجون چون تحمل شد اند و بلا یا بسبب قوت  
 نسبت حضور و غلبہ حالت معیت در باطن پیدا می شود و خاطر از وجہ  
 مکروہ و فقدان مرغوب پرانگندہ نمی گردد بلکه از رسیدن نصیب زیادہ  
 رجوع الی الدہم میرسد درین حالت بشارت مقام صبری و ہند و در  
 جامعہ اولیائے کہ سہی الصابرین اند می شمارند و کذا الشکر و غیرہ من کالات  
 و المقامات و بموجب و الدبصیر بالعباد و علیم بان فی الصدور و علیم سر کم و ہر کم  
 از تصور معانی این آیات کیفیت حضور و آگاہی در باطن بہم می رسانند  
 و در ہر وقت و ہر جا بسبب حالت ادب و مشاہدہ رب معمور سے باشند  
 و سبحانہ و اسد کل شیء محیط و علی کل شیء شہید و علی کل شیء قدیر احاطہ  
 بے کیفیت و شہادت بلا کلام و شدت بلا عجز حق تعالی را عدم در چشم  
 بصیرت نصیب العین می دارند و درین حالت بشارت مقام معیت کہ مرتبہ  
 از مراتب قرب است می دهند و اہل این مقام را داخل در گروہ اولیائے کہ  
 سہی بہ مقربین اند می دانند و بموجب ما عندکم یفقد و ما عند اللہ باق استقامت  
 بہ اضافات وجودیہ از طرف خود کردہ سراپا مملو از نور وجود و محبوب  
 حقانی گردیدہ فانی فی اللہ و باقی باللہ می شوند و چون این حالت قوت  
 می گیرد بشارت مقام اصطفا می دهند و داخل در زمرہ اولیائے کہ سے  
 بہدال اند می شمارند و کریمہ اولیک میدل باللہ سیاتہم خشات شرح احوال

کے لطیفہ رقلب زیرت دم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفہ روح زیر  
 دم حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیرت دم  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور خفی زیرت دم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
 اور انخفہ زیرت دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے حضرت  
 شیخ ابوالرضا کے نزدیک سرخفی انخفہ اعتبارات روح کے ہیں یعنی  
 وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار  
 سے انخفہ اور بعض اکابر برب لطائف مذکورہ کو قلب میں فرماتے ہیں  
 والد اعلم مبدر و معاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 سے افضل تحریر فرمایا ہے اور کتبوبات شریفہ امام ربانی رحمہ اللہ میں حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسیٰ میں غلبہ کمالات  
 ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سی معلوم کرنا چاہیے  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا فرمائین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسیٰ  
 کے ظاہر و باہر ہے انوار لطائف خمین بھی اختلاف ہے ع قلندر  
 ہر چہ گوید دیدہ گوید بد غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ بحث  
 فروعات میں ہے فقہ احکام ظاہر قرآن و حدیث کی اجتہاد ہے  
 فقہامی مذاہب اہل سنت و جماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن  
 کتاب و سنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے مرشد کامل وہ ہے جو  
 معاملات کو معلوم و معقول و مشہور و مکتوف کردے مرید پر حضرت کو  
 بار بار لوگوں نے کعبہ شریف و غیرہ میں دیکھا ہے قال بعضہم ارواخواجہا ونا  
 اجبا ونا ارواخوا ایک صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید و میان صاحب  
 تھے ابتدا سے ادن کو جذب قوی تھا مزار مبارک اونکا جو اسجد شریف میں ہے  
 رسالہ حسن معاملہ میں جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون می دهند  
 ومن دخله كان آمنا و بموجب یا ایها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک  
 راضیة مضیبه چون رضای تمام و اطمینان کلی نصیب می گردد و بشارت  
 مقام رضا و اطمینان می دهند و بموجب الاسدالدین الخالص چون از  
 خلوص حقیقی که فوق آن مرتبه در مراتب قرب الکی متصور نیست و اقرب  
 بحضرت ذات بخت و اشمل به صفات کمالیه حقانیه است و اجمع جمیع  
 اسما حسنا و ربانیه است بهر اتم می یابد بشارت منصب محمدیه خالصه  
 می دهند و علی هذا القیاس جزئیات بشارات و مقامات و حالات  
 سلوک طریقه محمدیه بسیار است که بر صاحب این نسبت خود بخود در تواتر  
 مستر آن شریف منکشف خواهد شد راه دریافت آن نمودیم و پرده از  
 پیش نظر باطن کشودیم که القلیل یذل علی الکثیر الاسد گوش الامام پیش  
 محمدیان خالص در هر مقام از هر پرده که باشد غییر صدائے کلام الاسد  
 نمی شنود و دیده بشهود آرمیده مومنان صادق در هر آنکینه بهر صورت  
 که بود جز جلوه تجلی الکی نمی بیند و لهم وجوه ناضرة الی ربهم ناظرة استلها

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعہ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت  
 خواجہ میر درد و روضی کی حضرت میرزا صاحب سے بڑی ہوئی ہے چند کا  
 فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد  
 سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا بعد  
 صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالہ عند لیب میں تحریر فرمائی  
 ہیں کہ ولایت صغریٰ میں توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود او کا  
 مقام ہے اور ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امین درکار ہے و الاسد عالم موافق تحقیق اکابر مجدد

سالک معارف حبیدینین رکنتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے  
 ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ اب زر سے لکنا چاہیے  
 اور حضرت حجتہ السدرہ تفسیر قرآن وغیرہ میں بہت نکات تازہ فرمایا کرتے  
 تھے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ  
 سب میں ارشاد فرماتے تھے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء السدر  
 رضی اللہ عنہ کی چار دہم ربیع الاول ہے مزار مبارک سہرند شریف میں ہے  
 اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ  
 سبت و چارم صفر ۸۵۰ ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف میں بیرون  
 ترکمان دروازہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری والدہ بزرگ نادی  
 ستین اون کی عمر انسی برس کی تھی ہر روز اسی رکعتیں فرض اور نفل  
 پڑھا کرتی تھیں آخر میں بیانی بہت کم ہو گئی تھی ایک شب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھیا کہ آپ نے ہاتھ اپنا اون کی آنکھوں پر  
 پیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیر و مرشد کے صاحبزادے  
 بیان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلیمان اللہ تعالیٰ کا نام  
 حضرت صاحب قبلہ نے رکھا ہے اللہ تعالیٰ اون کو وراثت صوری و  
 معنوی سے اون کے آبا کریم و پیران طریقت کی مشرف فرمائی باجماع  
 و قیاس کی سند علمائے آیات و احادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بھی  
 جزو کتاب و سنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رحمہ کا قول ہے  
 کہ الفقہاء کلمہ عیال ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ قادر یہ حضرت غوث اعظم  
 رضی اللہ عنہ میں اور چشتیہ حضرت سلطان الشائعؒ میں مشرب محمدیہ کے  
 قائل ہیں اور نقشبندیہ و مجددیہ حضرت شاہ نقشبندؒ و حضرت مجدد  
 قدس السدرہ میں نسبت خاصہ محمدیہ فرماتے ہیں اور حضرت خواجہ ناصر  
 و خواجہ میر درد رضی اللہ عنہما اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہیں بلکہ طریقے کا



کیا تھا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ شہ خیار الدار کے تھے  
 اور حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا کہ اداں کو استغادرہ اعلیٰ حضرت  
 شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے تھا حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے ایک  
 رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور مکمل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات  
 منظر میں ہے اور بعض مکاتیب انتباہ میں درج ہیں اور مکتوبات  
 مناظرہ آپ کے اور شیخ ابوالرضا کے انکس العارفین میں مذکور ہیں  
 جب طرغین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث زبانی راقم نے  
 حضرت پیر و مرشد سی دریافت کیا تھا صاحبزادگان مجیدہ کی نسبت  
 جو اوس وقت میں تھے آپ نے فرمایا نسبت مولوی منظر صاحب کی قوی  
 ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولوالعزم کی بمنزلہ اصول کے ہے اور  
 سائر رسل و انبیاء علیہم السلام اداں کے توابع ہیں تو اولیاء الدین علیہ  
 تفاوت الاستعداد اداں کی نسبتوں کا بھی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی  
 سید محمد علی صاحب نے رسالہ ارشاد درحانی جو تحریر فرمایا مطالعہ میں  
 راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبدالکریم صاحب  
 نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حسن حصین تین  
 بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور  
 فتاویٰ شریف کا پایا حضرت حشمتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا  
 وسیع سائل و جامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ  
 بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار میں ہے حضرت  
 مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفای ثلاثہ  
 کی برسبیل امانت پہنچی تھی لہذا طریقت حشمتیہ میں بھی کسی شعبہ پیدا ہو  
 چاہے نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہیں حضرت حمزہ الدنقش مند  
 رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ میں فرمایا کہ اس زمانہ کے

دوا کج عزیمت و محبت کمون و بروز وغیرہ میں منجملہ کتب تصوف  
 کے تعرف نوادر الماصول حکیم ترمذی رسالہ کشمیریہ مع شرح حدیثہ حکیم  
 سنائی رض مکتوبات حضرت یحییٰ نیری رض انوار العیون و مکتوبات حضرت  
 عبدالقدوس گنگوہی رض مخازن النبی ثنوی مولانا یعقوب صرنی رض مصباح اللہ  
 ترجمہ عوارف فقیرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ السلام رباعیات  
 وغنوی حضرت باقی بآلہ کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد و موسوم  
 ناکہ درد و آہ سرود و درد دل و شمع محفل نظر سے گزرے حضرت سے  
 مقامات طریقت کو دریافت کیا تھا آپ نے اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق  
 سے نقل فرمایا کہ اسد ایک محمد برحق یہی مقام ہے حقائق انبیا کو حقائق  
 اکبہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ  
 سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت  
 صلوة سے اور حقیقت احمدی کو معبود تہ صرہ سی واسد اعلم قول اکابر  
 جو ختم طریقیہ یا کمالات کے قائل ہوئے ہیں کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر  
 ہے کہ اولیاء اسد میں بطور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو اس نظر سے بھی اوکو  
 صحیح کہتے ہیں واسد اعلم معنی کلمہ طیبہ کے حضرت نقشبند رض سے منقول  
 ہیں اور حضرت امام ربانی رض اوس کو مثل کمالات ولایت و نبوت پر  
 فرماتے ہیں تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوة بھی ایک مقام ہے مقامات  
 مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رض کا قول ہے کہ نماز کا کام تراکت و  
 روزہ مانفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوة حضرت میر درد و رضا کا اس باب  
 میں نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ میں نظر  
 سے گذرا اور اسرار حج ناکہ عند لیب میں تحریر فرمائے ہیں واسد اعلم عصر  
 نورس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہو کر مشرف بارادت و بیت

نام طریقہ محمدیہ رکھا ہے مقصود اس سی طور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ان حضرات میں لطائف حسنہ عالم امر کو عروج و فتر اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہو کر اپنی اصل میں فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ و انجم اذا ہوئی انہم حضرت مجددؑ نے ایک مکتوب میں کسی شہر بیان مقام شہادت و صدیقیت کا محل طور پر فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے برات بلند تر لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیاء کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیاں بڑے بزرگ تھے جس بزرگ کو سننے تھے اون کی ملاقات کو جاتے تھے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو وہ سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کراست ہو کر ظاہر ہوتے ہیں اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کے پہلے ایک بیانی آپ کے پیدا ہوئے سے محمد شتاق اون کا اسم مبارک تھا عالم طفلی میں اون کا انتقال ہوا ایک خادم تدبیر حضرت قبلہ کا امام علی نام تھا اکثر جذب اوس کو ہو جاتا تھا وہ کہتا تھا کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں رسائی ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیاں نے کہے کو نپایا معلوم ہوا اطوائ کو حضرت چراغ دہلی کے گیسے پسر آپ کے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت میں آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تھی ایک بار حضرت قبلہ نے حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ سدا سدا ہمارے ادراک میں کیسے لوگ ہیں آپ نے کہا کہ میں اون کو نیک جانتا ہوں فرمایا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں مجملہ مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حصولی لوازم و طولع

راقم اپنے جدِ اعلیٰ حضرت محدوم جہانیاں رضی کی طرف مراقب تھا کہ ایک  
 سخت نورانی پر رونق افزون دیکھا تجلی انوار بصورت جو ہر آبدار کے  
 نمایان تھی اور ایک چتر عالی شان سہ مبارک پر جلوہ افزون تھا التفات  
 تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات میں ایک چتر نورانی راقم پر تجلی ہوا  
 اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ میں ہے آنرا منجملہ حضرت  
 محبوب الہی کو معاملہ خاص میں دیکھا تھا اور ایک بار لباس سبز رنگ  
 میں بہ نزاکت تمام دیکھا اور حضرت امیر خسرو بھی نظر آئے زلفین دراز  
 اور چشم دنبالہ دار تھی آنرا منجملہ اعلیٰ حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق  
 رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تھا کہ زیارت سے  
 کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد  
 و قرب اتم کی فرمائی جس سے امید قوی حالاً و استقبالاً ہے حدیث شریف  
 نظر سے گزری تھی کہ بعض اسی بے حساب و کتاب داخل بہشت ہونگے  
 خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے  
 راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رضی نے اپنی زبان مبارک سے  
 فرمایا انت منہم عربی میں ایک بار قلیلہ کا وقت تھا خود بخود حضور سے  
 ہو گئی دیکھا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اور سپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جلوہ افزون ہیں اور ملائکہ کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں اون کو آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از رو سے نوازش فرمائی  
 مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئی  
 بعد ازاں حضوری ہو گئی او سے اثنائے دیکھا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیرو مرثد ہیں نماز میں ایک معاملہ  
 ملاقات کا کہلا رہا اور عجب تجلی صوری فائز ہوتی تھی کہ لطف اوس کا  
 بیان سے افزون ہے ملت از جمعہ میں راقم حاضر تھا کہ زیارت عالیہ

ہوا تھا اور ایک بار بموجب سنت صحابہؓ کے بخیریت سے بہرہ ور ہوا  
 اور اس کے علاوہ بھی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص میں  
 سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات  
 جمہور نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہیں آنحضرتؐ خواجہ خواجگان  
 شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی اور  
 جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دکھایا  
 توجہ باطن میں جو بحال راقم مذکور تھی جو کیفیت وارد ہوئی ادا کرنا شروع  
 ہے اور ہاتھ اب و آفتاب بھی مکشوف ہوا بعد ازاں وہ انوار نظر سے  
 غائب ہو گئے اور نسبت بے کیف فی عجب لطف سے ظہور کیا بعد  
 توجہ کے زبان فارسی میں بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بت  
 سے برکات حاصل ہوئے آنحضرتؐ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے  
 طرف متوجہ تھا کہ آپ کو ایک جواہر بھکار مرصع و مکمل کرسی پر معلق دیکھا  
 آپ کو اس طرح پردہ کینا حضرت پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے  
 بارش افوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تھی نظر کام نہیں کرتی تھی  
 دامان نگہ تنگ و گل حسن تو لب یار و گلچین بہار تو زو دامان گلہ دار و جب  
 آنحضرتؐ مجد الف ثانی بموجب صدائی رضی اللہ عنہ کی طرف  
 مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہونے نظر میں ہے  
 از روی فوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت  
 ہی آپ کی طرف سے معنوم ہوئی اور عجب فیض وارد تھا کہ تمام بدن ہونڈا  
 ہو گیا تھا آنحضرتؐ خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا  
 اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بیارت آپ نے تحریر کیا ہے زبان  
 حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر منجذب فرمائی  
 ظاہر و باطن ہوا و صحت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما کل امرء ما نوس  
 فمن كانت ہجرتہ الی دنیا یشیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر  
 الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ  
 عن اسیہ عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ان الحارث بن ہشام  
 رضی اللہ عنہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ  
 کیف یتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانما یتیننی  
 مثل صلصلة الجرس وہو أشد علی فیضم عنی وقت دعویت عنہ ما قال  
 و احیانما یشیل لی الملك حبلا فیکلنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ  
 عنہا ولقد رایتہ نزل علی الوحی فی الیوم الشدید البدر فیضم عنہ وان  
 جبینہ لیتقصد عورتا حدثنا یحیی بن کثیر قال حدثنا الیث عن عقیل  
 عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المؤمنین انہا  
 قالت اول ما یدریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا  
 الصالحة فی النوم فکان لا یرى روایا الا جارت مثل فلق الصبح ثم حب  
 الیہ الخلاء وکان ینخلو بغار حرا یتخف فیہ وہو التقبہ للیالی ذوات العذر  
 قبل ان ینزع الی الہم و یشزو و لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزو و لذلک  
 حتی جاز الحق وہو فی غار حرا فجاءہ الملك فقتال اقراء قال ما انا بقارئ  
 قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرء قلت  
 ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال  
 اقرء قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال قرء  
 باسم ربک الذی خلق الان من علق اقرء وربک الاکرم فرجع بہا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحیی فودعہ فدخل علی خدیجۃ بنت  
 خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذهب عنہ الروع فقتال الخدیجۃ  
 و اخبرنا الخبر لحدیث علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما ینزیک الیہا

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب  
نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور  
ہوا اور ایک بار حضوری دربار میں حضرت بلال و حضرت انس و حضرت  
اما حسن رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا درود شریف اللہم صل علی  
محمد و عترتہ بعد کل معلوم ملک سو بار پڑھنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور  
یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللہم صل علی سید الخلق  
محمد و علی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑھا ہے اور  
مقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل دلائل الخیرات  
کے ورد و کلمہ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تھا اور ماہ مبارک رمضان بھی  
تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تھا حتی وضع الاصول  
الی الاآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار  
حضرت پیر و مرشد بھی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی محمد حسین  
صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث  
ثلثہ و اہل صحیح بخاری کی راقم نے سنا ہیں اور زبانی سند بھی اوہوں نے  
فرمائی لہذا تبرکاً و ان احادیث ثلثہ کو درج اور اوراق ہذا کیا قال الشیخ  
الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری  
رحمہ اللہ تعالیٰ آمین باب کیف کان بدر الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم و قول السجل ذکرہ انا او حینا الیک کما او حینا الے نوح و النبین  
من بعدہ حدیثنا الحمیدی قال حدیثنا سفیان قال حدیثنا یحییٰ بن عیسیٰ  
الانصاری قال اخبرنے محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع طلحہ بن و قاص  
یقول سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی النبر قال سمعت رسول اللہ

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے  
 اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اولن کو بشارت ہے  
 طریقہ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللہم  
 صل علی ام الكتاب کمالات کنہ الذات صین الوجود المطلق الجاسع  
 لاسرار التقدسات صورة ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب لذاتی  
 والشہادۃ الاسرار والصفات الناطق بالکل فی کل من الکل للکلیات  
 والنجریات کوثر سلیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورة  
 نفسه فی خبۃ فردوس ذاتہ بنظرہ بمنہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المظم  
 وطرائر داء الکبریاء المظم وراہ الوراء بلا وراء و دون الدون بلا دون  
 الذی لا احدی او یہ ولا فیہ یداینہ کرسی الصفات والاسرار جیل طور  
 تجلیات السمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کثر المعارف  
 الذاتیۃ قرآن الحقائق الالہیۃ قوۃ الحق قد وکنایۃ کسبۃ وحرمتہ البیضاء  
 عین صین الحافظ بقائم صورۃ کل این حروف الغین الجمع نقطۃ الحق  
 المہم الذی لا یتلی تہرأ نہ لان حیث الحق لمحبتہ احدیۃ ذاتہ عن لائق الخلق  
 عین العظمتہ و ہر الوہیۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدی الکل ومرجع کل  
 و ہر الکل فی الکل بلا بعض ولا کل یا طہ یا صین الحق البین یا قلب تہان  
 الحقائق یا لیس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحریر العقول و  
 تاہرت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ  
 و صفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاکم و صفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اللہم صل علی صین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقة اللاہوتیۃ صنع الدقائق  
 اللطیفۃ المیقۃ الناسوتیۃ صورۃ الجلال و مطلق الجلال مجلی الوہیۃ اللہوتیۃ  
 و سر اطلاق الاحدیۃ عرش استوار الذات و ہر محاسن الصفات



انک لتصل الجسم وتحمل الكل تكسب العدم وتقرى الضيف وتعين على  
 نواب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل بن اسد  
 بن عبد العزی ابن عسم خدیجة وکان امرت تنصرف بالجابلیة وکان  
 یمکت الکتاب العبرانی فکیتب من الانجیل بالعبرانیة ما اشار اسد ان  
 یمکت وکان شیخا کبیرا متدعی قتالت له خدیجة یا ابن عسم اسمع  
 من ابن اخیک فقال له ورقة یا ابن اخی ماذا ترے فاجبه رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم خبر ما رای فقال له ورقة هذا الانا موس الذی  
 نزل الله علی موس یالیتنی فیما جدم الیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک  
 قتال رسول الله صلی الله علیه وسلم او یخرجک هم قال نعم لم یأت رجل  
 قط بمثل ما جئت به الا عودی وان یدرکک یمک انصرک نصر اموزرا  
 ثم لم یشب ورقة ان توفی وفتر الوحی قال ابن شهاب واخبرنی  
 ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله انصاری قال قال وهو  
 یحدث عن فترة الوحی فتال فی حدیثه بینا انما شئ اذ سمعت صوتا لک  
 فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاز فی محراب جالس علی کرسی بین السماء  
 والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی  
 یا ایها المدثر تم فانذرا لی قوله والرجز فاجبر فخر الوحی وتابع تابعه  
 عبد الله بن یوسف وابو صلح وتابعه بلال بن رواد عن الزهری  
 وقال یونس ومعه بودره

بسم الله الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبدالاحد سلیمان صوفی سے راقم  
 کو پہنچنے واسطے روایت نبی صلی الله علیه وسلم اور حصول ملکہ اس  
 نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے  
 اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضی الله عنہ سے اور سلسلہ اون کا

عرش رحمة الذات صلوة جامعة لكل التجليات محيطة لجميع المعاني  
 والصوريات وعلى آله وصحبه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل  
 على الذات بالكلية ازمنة تجليات الصفات قلب روح عوالم الالهية  
 كثير الروية يوم الزود الأعظم في مشاهدك انجاسية جبال موج بخار احديته  
 الذات طلسم كنوز المعارف الآليات سدرة فنت الاحاطات الخلقيات  
 الصفاتيات كبيت سمور التجليات الكنيات الذاتيات سقف مرفوع  
 الكلمات الاساسية بمجرسجور العلوم الدينية حوض الالهية الأعظم  
 الممد لجاج البحر امواج صور الكون الظاهرة من فيوض دقائق انفسه  
 قلم القدرة الآتية العظمية الكاتب في لوح نفسه ما كان وما يكون من  
 محاسن مبدعات العالم وتقلباته وجمال كل صورة آتية وسر حقيقتها غيبا  
 وشهادة وجلال كل معنى كمالى بدأ واعادة لسان الحسم الالهى التالى  
 لقرآن حقائق حسن ذاته من كتاب غيب كنه صفاته جميع الجمع وفرق الفرق  
 من حيث لا جمع ولا فرق لالسان الخلق يبلغ الثناء عليك صلى الله  
 وسلم يا سيدنا يا مولانا محمد اعليك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على  
 الكنه الذاتى والقدس الصفاتى نور الاسرار ودار الكبرياء انوار العظمة الآتية  
 عين الاحاطة الذاتية تجليات الغيب والشهادة انسان عين الحقيقة  
 وخلقته محمد محمود اهل الارض والسماء وروح حياة الماد الروح الالهى  
 والنور البهائم حمة الوجود وعلم الشهود صلاة ازلية ابدية اللهم صل وسلم  
 عليه مثل ذلك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على منافع غيب هوية الذات  
 بمحيط الاسرار والصفات مدينة علم انانية الاحدية تعداد وجوه صفات  
 الواجبة انية نقطة بحر النماء الذاتى وحسن وجوه المعنى الصفاتى غيب  
 هوية البويات وشهادة اينية الاينيات مجلى سلطان سراسمك الأعظم  
 محمد قبله وجوه تجلياتك العظيم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الكمال

منزل برقع حجاب ظلمات اللبس بطلقة شمس حقائق كنه ذواته الانفس حن  
 حبه تجليات الكمال الاكبر والافندس كتاب مسطور جمع احديته الذات  
 الحق في رق منشور تجليات الشيمون الآتيه السعة كثره صور له بانخلق جانب  
 طور التجليات الروحيه الاين الكلم منه موسى النفس انا السد لا اله الا انا  
 في حضرة القدس يا كامل الذات يا جميل الصفات يا منتهى الغايات يا  
 نور الحق يا سراج العوالم يا محمد يا احمد يا ابا القاسم جبل كما لك ان  
 يعبر عنه لسان وعز جالك ان يكون مدركا لان ان وتعاظم جالك  
 ان يخطر في جنان صلي السد سجان وتعالى عليك وسلم يا رسول الله يا مجلي  
 كلمات الآتيه الاعظم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على مولانا محمد  
 سراج الافق الالوهيه ومعدن كنوز الاسرار الربانيه سرستوار الخاتمة  
 منظر وجوده الاسماء والآكيات المنظرية الاسماء النفسية حق الحق ونقطة دائرة  
 وجوده استمداد الخلق مصدر الوجود في الوجود من الوجود من حيث ومنه  
 اسرار الله لا اله الا هو قلب قرآن الحقائق الحوقلية في حضرة كان الله و  
 لاشئ معه الكتاب البين الذي ما فطر الله فيه الحقائق الذاتية من  
 شئ لسان كلمات التامات الشربم عن اسرار العشق الآلهي منا ومن  
 وراء الغايات صلاة بلسان حق من حق الحق صلاة لا يترك اليها الاختصار  
 ولا يحيط بها علم مخلوق بوجه من وجوده الاستقصاء والحمد لله بسم الله الرحمن الرحيم  
 اللهم صل على الذات الحقيقة القدسية والمعاني الكمالية الجلالية العجالية  
 فرقان تجليات الصفات عيني الحياة الانزلية معني التفصيلات الابدية  
 روح المعاني الآتيه وسر صور المباني الخلقية في هر الدهر وكتاب الحق  
 المنشور معني الكمال الآتيه الطوريتين في الوادي القدسية الموسمية نور  
 سجات الوجه في جبل قاف تجليات الكنه صورة الحق ومعنى سر حروف الخلق  
 مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الله قائل حقيقة الحقائق الكليات والخبر تجليات

ولی احمد رح کا کتب معتبرہ سے اس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے  
 مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد و صلوة  
 معلوم نمایند مقامات و اصطلاحات کہ در طریقت علیہ امام ربانی حضرت  
 مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ از ان کیفیات و  
 حالات و انوار و اسرار پیش می آیند و بدون آن اختیار طریقہ عبث است  
 عمر چہ اضائع نماید و مقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود  
 ازین طریقہ چہ فائدہ در سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار می شود  
 در سیر لطیفہ قلبی کہ مراقبہ حدیث صریحہ باز مراقبہ محبت می نمایند بخودی  
 و استغراق و قطع تعلقات و آرزو ہا و غیرہ دست می دهند و در سیر  
 لطیفہ نفس مراقبہ اقرینیت و محبت معمول است و استہلاک و اضمحلال و فنا  
 انا و غیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض  
 بر عناصر نشانی می آید و مناسبہ بتجلیات مسمی الباطن و ملا اعلیٰ علیہم السلام  
 و تنزیب لطیفہ قالبیہ می یابند و در کمالات ثلثہ بے رنگیہا و لطافت  
 نسبت باطن منہ مودہ اند و در حقائق سبعہ و محبت انوار و بہا است  
 انچہ نظری ست و زیارت حضرات انبیاء علیہم السلام و اذواق محبت خاتمہ  
 ثابت ست ع تا یار کر اخوان و ملیش بہ کہ باشد بہ از قول جمیل  
 مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیاۃ نفسانیہ تسمی عنہم بالنسب لانہا انتساب  
 و ارتباط بالمد عز و جل و بالسکینۃ و بالنور و حقیقتہا کیفیتہا حالہ فی النفس الناطقۃ  
 من باب التسمیۃ بالملائکۃ او التطلع الی العجروت و تفضیلہ ان العبد اذا  
 و اوم علی الطاعات و الطہارات و الاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس  
 الناطقۃ و ملکہ راسخۃ لہذا التوجہ فہذا ان جنسان للنسبۃ تحت کل منہا  
 انواع کثیرۃ فہنا نسبۃ المحبتۃ و العشق فتکون المحبتۃ صفۃ راسخۃ فی القلب  
 و منہا نسبۃ کسر النفس و التبری عن حظوظہا و کان سیدی الوالدیہا

المطلق والجمال المحقق عین اعیان الخلق و نور تجلیات الحق مفضل  
 اللهم بک منک علیہ وسلم بسم الله الرحمن الرحیم اللهم صل علی مولانا محمد  
 وعلی آله عدد کلها من حیث انتہاء ما فی ملک ومن حیث الاعداد من حیث  
 احاطتک بالتعلم لنفسک من غیر انتہاء انک علی کل شیء قدير از انجمله  
 یا نور بعد نماز صبح کی یا بنو بار از انجمله اللهم انی اسالک بنور الانوار  
 الذی ہو عینک لا غیر ک ان ترینی وجہ محمد صلی الله علیه وسلم کما ہو عندک  
 آمین شب جمعہ ستر بار یا کتا لیس بار از انجمله ایک بار یا تین بار اللهم  
 انی اسالک بنور وجہ الله العظیم الذی ملأ اركان عرش الله العظیم و  
 قامت به عوالم الله العظیم ان تصلى علی مولانا محمد ذی القدر العظیم  
 وعلی آل نبی الله العظیم بقدر ذات الله العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی  
 علم الله العظیم صلاۃ دائمتہ بر و ام الله العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد  
 یا ذی الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آله مثل ذلک وجمع بینی و بینہ کما جمعت  
 بین الروح والنفس ظاہرا و باطنا یقظۃ و مناما و اسئلك یا رب روحا  
 لذاتی من جمیع الوجہ فی الدنیا قبل الآخرة لقد جاکم رسول من انفسکم  
 عزیز علیہ ما غنم خیرین علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله  
 لا اله الا هو علیہ توکلت و هو رب العرش العظیم از انجمله اللهم انی اقدم  
 الیک بین ید سے کل ساعۃ و لمحۃ و طرفۃ یطرفہ بها اهل السموات والارض  
 کل شیء ہو فی ملک کائن اوتد کان اقدم الیک بین یدی ذلک  
 کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله فی کل لمحۃ ونفس عدد ما و معہ علم الله  
 اللہ ماتہ مرۃ از انجمله بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے کہ  
 یا نور انت النور فی کل ما بدا و یا ہادی کن للنور فی القلب شعلہ

بسم الله الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک و نسبت طریقہ و منظرہ و طریقہ حضرت شاہ

از بسکه بهم آغوشش معالفا شده  
 آن را که ز دل حرف دوی حکم باشد  
 شد باطن و ظاهرم یکے مثل چرس  
 شک مردم فرو داده ایتان مرا  
 این سستی اعتقاد انبای زمان  
 در ملت عشق خوب وزشت دگر است  
 زاهد تو و گل چینی گلزار بهشت  
 کن اهل ملائمت نه زاهد و شمس  
 یعنی چو کمان چلفت درویشان  
 با گل رجه نده در میان داشتیم  
 ای مهنسان درین گلستان یعنی  
 راز دل تو شگفتنی می جوید  
 هر دم دهنست بلب تبسم دارد  
 شمع بزم عاشقی آه شرر بار منست  
 بر سر بازارم آور دست سودای کس  
 نگهبان دل گشته آن دزدیده پنهان  
 اگر ای در آگاهش شخص جلوه اش دار  
 گوگردم بدست کند زهنی تیر بروشی را  
 مباد از آتش عشقش بزرگ شعله بر خیزی  
 از خود بر دظهور تو هر دم ز بس مرا  
 یادی زنانه دل گم گشته می دهد  
 هستم چو مرغ قبله نماز همتا سے خلق  
 بر روی خوب او خوارم گاهی چشم بر دوزم

در سایه حق شدت گم ساید تو  
 خاطر همه بے شبهه و بی شک باشد  
 ای درو زبان و دل من یک باشد  
 جمل دگران کثوده عرفان مرا  
 مستحکم تر نموده ایمان مرا  
 بهم کعبه دیگر و کشت دگر است  
 خندیدن یار ما بهشت دگر است  
 با خاطر بے ساخته غولش خوشم  
 در گوشه و میدان همه جا بیکم  
 با خیمه تبسم نهان داشته ایم  
 ما هم یک چند آشیان داشته ایم  
 داری سخنی که گفتنی می خواهد  
 این غنچه مگر شگفتنی می خواهد  
 هر کجا گل می کند داعی ز گلزار منست  
 خود فروش من مگر اینجا خریدار منست  
 ز دست دزد میگیریم ما کارس لبتجا  
 نباشی غافل از آئینه دل یک نفس اینجا  
 بشرح کشکوی نماز او بر دم خوشی را  
 زبان درو نشان خوب جوش خاموشی را  
 رنگ در گر چو صبح بود هر نفس مرا  
 هر جا رسد بگوش صدای جرس مرا  
 کروند از براسه خدا در نفس مرا  
 چو سوزن میروم قتان و خیزان نظر دگر

نسبه اهل البيت و منها نسبه الشاهدة و سجد ملكه التوجه الى المجد و البسيط و  
 بالجملة فله حضور مع السدوان بحسب اقتران معنى من العجبة او كسر النفس او غيرهما  
 بالباد و داشت و النفس تقوم بها ملكة راسخة من هذا اللون و تسمى ملك الملكة  
 نسبه و النسب كثيرة جدا و صاحب السيرة يدرك كل نسبه على حدتها و الغرض  
 من الاشغال تحصيل نسبه و المواظبة عليها و الاستغراق فيها حتى يكتسب  
 النفس منها ملكة راسخة و لا تظن ان النسبه لا تحصل الا بهذه الاشغال  
 بل هذه طرق تحصيلها من غير حصر فيها و غالب الراى عندى ان الصحابة  
 و التابعين كانوا يحصلون السكينة بطرق اخرى فمنها المواظبة على الصلوات  
 و التسبيحات فى الخلوة مع المحافظة على شريطة الخشوع و الحضور و منها  
 المواظبة على الطهارة و ذكر ما دم اللذات و ما اعمده الساطعين له من الثواب  
 و العاصين له من العذاب فيحصل انفكاك عن اللذات الحية و انقلاص عنها  
 و منها المواظبة على تلاوة الكتاب و التدبر فيه و استماع كلام الواعظ و ما  
 فى الحديث من الرقاق فكأنوا يواظبون على هذه الاشياء مدة كثيرة  
 فتصل ملكة راسخة و هيئة نفسانية فيجافظون عليها بقية العمر و هذا المعنى  
 هو المتوارث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق مشائخنا لا شك  
 فى ذلك و ان اختلف الالوان و اختلف طرق تحصيلها

بسم الله الرحمن الرحيم

رباعيات و اشعار منتخب حضرت خواجہ میر درد در روضۃ السنتہ مندرجہ  
 رسائل اربعہ ناکہ درد و آہ سرود درد دل و شمع محفل در محمد

ای رنگ بہار در ہواى کویت  
 از ہر گل این بلوغ بہ چندین صورت  
 ہر سو رفتم ہمان گذشتہم سوت  
 دیدم روئے تو و شنیدم بویبت

در نعت

از نور مجرب دست پیرایہ تو  
 بر تر بود از عرش برین پایہ تو

<p> خاکست که آب می نماید  نگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید  فتاد از عقل دور اندیش در کار مشکما  بسان صبح زنگ سستی خود یک نفس شکن  برای خویش جهان که داشتیم دارم  خلش ناله کشیدن باقیست  عرصهٔ سعادت زمانه رسا  چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما  مصحف روی تو چپند که از برگردید  لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا  که در هر چشم پنهان است چشم دارم گریست  که سر بار است تائید ماست  پنجه خورشید راست و گریبان می کند  جلوه مشوقش گردید جانب دار ما  گر زاهد خشک است همان باده پرست  بدست خویش عنانیکه داشتیم دارم  فانوس حجاب شمع من نیست  جود جوش بهار در چمن نیست  سیم و زر نیست در خندانه ما  بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من  آسب سوز نیست بجنس زیان ما  کرده ام نذر غمت آنچه میسر گردید  که می غلط نمیدانم در آغوش کنار من </p>	<p> ز دنیا چه سود آب می نماید  قاسی القلب شد آن کس که تو فکر گردید  بیانزد یکستان بادل خوش کنی این بین  اگر خواهی که ماله غازه بر روی تو دورا  اگر چه خشت ز کونین برده ام بیرون  تنه چونه خالیم از خویش و منور  در د از سال و سه برون باشد  حشش فزوده است ز حال تباها  یک نظر دیدن هر روز ضرورت ضرور  ز نیم در کوت فقرست چون زلف بنا  نگرد یک صیدی هیچکدام از پیش تو غایب  از در ما تو آمدی شاید  شورش عشق تو اینجا هر سحر با صبح  عشق بازهای ما در پرده اش می نشاند  مانند که و در د مبین از وحدت  تمیم ز یاس نفس در د یک نفس غافل  جان کرده ظهور نام تن نیست  بیرنگی رنگ و بو گرفته است  همچو فواره آبر و داریم  قبول زنگ غیرت نگردم صورت یکسم  خوش میرو با من خطر کاروان ما  پاره چند ز دل قطره چندی از خون  دکا خویش غافل روز شب چون میجویم </p>
---	--



معلوم نیست جذب دلم تا کجا برد  
 یاد هم غیر از فراموشی نباشد پیش ما  
 زبس آن معنی مطلق بود زب بیا  
 مرآدر عرصه آوردی که خود را جلوه کردی  
 چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه گرا نیجا  
 در آن مقام که هرگز نه ما و من باشد  
 چون گمین باشد خطا ما هم همین صواب  
 نظر از خویش پوشیدم بخشش چار گردیدم  
 نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما  
 خیال ملک گیر نیست شمرت و تلک ما  
 غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد  
 بر روی تو پرده عقل و هوش است  
 خاکساریم و لے طرفه داعی داریم  
 سبج دریای هوس اینجا خبا رب نیست  
 جمع اسباب از بی افتادگان در کاست  
 بپا دار فلک هر دم مزاج کفر و ایمان را  
 سزد که از همه کس چشم و گوش بر بندیم  
 سوار کشتی می شو که این دریایی پایان  
 گردنم باشد برای دوست چون قلبه نما  
 شوخیش نهفت جز در پرده بی پردگی  
 هر ذره بود مصلح خورشید حقیقت  
 چون عکس از تو جلوه ها بوده ایم ما  
 حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است

باری ز خویش میروم اکنون خدا برد  
 بیندش نزدیک از بس عقل در اندیش ما  
 چو خاسته آشنای هر لغت باشد زبان ما  
 فکندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی  
 ز دست سمع می گیریم ما کار بصیر اینجا  
 ز خویش گم شدگان ترا وطن باشد  
 نامه اعمال من بالعکس خوانده می شود  
 زمانی رفته از خود رفته رفته یار گردیم  
 وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما  
 چو غرقانام من دارد جهان زیر نگین ما  
 که دست از دعا برداشتن دست دعا باشد  
 کوری و کری ز چشم و گوش است  
 که بود بخت بلند از نظر افتاده ما  
 گرشو داین آب ساکن تخته آئینه است  
 سایه را بر بام رفتن بی تلاش زین است  
 دورنگی در جهان افکنده از بس حسن عتبات  
 تمام چشم و همه گوشش کرده مارا  
 ندارد آنچه غیر از بجه دی ایدر دساجها  
 هر طرف گردم لبوی او روانم کرده اند  
 کرده پنهان خویش را در پرده اظهار ما  
 آئینه آن جلوه درین دشت شکسته است  
 گر تونه بوده ز کجا بوده ایم ما  
 مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

زاهد تو دمدام غم سبزه و وضو  
 سیم و زرم بکار نیاید که مثل درد  
 عالم همه از بادیه دیدار تو مست  
 بیا چون سایه تم فشرز راه مهر سبایت  
 بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا  
 بسوی او شد ارباطلست و ارحمت  
 آمد به نظر قماش عالم  
 مرگ با نیست کار دارد  
 بیقرارم نموده آتشین  
 گزیده عفو تو غم زخواه بود  
 هر موجود فیض عالم بالا رسد این جا  
 ساقیانشه نیست منظورم  
 عالم تمام جلوه که دلبر من است  
 از خوشدلی بیای جهان رونق و لب  
 ناصح که چنین بمن در آنخت  
 چرا این محلب هر دم بفکر خام می گردد  
 وجودش شیفته جلوه سازی رویش  
 چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد  
 عالم گرفتار بود پس هست که شد  
 ای در و حدوث ما دلیل فتدست  
 شامان که بروج خمیه آراسته اند  
 شام و سحری چند درین گردون شکل  
 چونی خالی شدم از آرزوهایک عشق

که آن شکسته است و گلی شکسته است  
 حال دلم ز ساعد سیمین شکسته است  
 هر چشمه چرخس بجان جام پرست  
 ز خود فتن هر یک لحظه خالی می کنم چایت  
 بهار عالم بالاست یعنی سرو بالایت  
 زدی و کعبه ندا میرسد خدا اینجاست  
 از رفته و هم تار و پود است  
 زندگی اتظار با دارد  
 آنکه با من مستدار با دارد  
 طاعت ما همه گناه بود  
 زری بر ذره با خورشید از هر روز بافت  
 رفیع رخ حرفار می باید  
 هر جا که دل کشد نظر او دوچار شد  
 هر که دلی خلقت درین جا بهار شد  
 غالب که ترانه دیده باشد  
 نمی گردد مگر در مسکده تا جام می گردد  
 عدم فریفت تا یاد آن دهن باشد  
 چه شد که من نیگرم بگویت دل همی گردد  
 در نشسته داشت مست می مست که شد  
 چیزی زین پیش نیز بود مست که شد  
 مانند فلک شوکت ازان خواسته اند  
 چون مهر نشسته اند و برخاسته اند  
 گو شمری و در حرفی که من ناچار نیالم

هر گاه نقش قدم از تو در نقش چمن  
 آنکس که دست یافت بگل غنای دل  
 باشد فروغ عالم از حال خسته من  
 از دواغ الفت ست دل بینه گل فروش  
 خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی  
 ما یم و کنج وحدت و آسودگی دل  
 از یاد آن کمر خودیم در میان نهند  
 جوش ز دباد و توحید میخانه را  
 بخودی پرده کشای حرم دل باشد  
 ز کس ایوم اکملت لکم دین  
 بر سر کوسه کس می فکنم  
 تجلی بسکه در من کردن بی نشان او  
 ز دست گردش اخلاک در دایانمی افتم  
 اسپر سلسله زلف آن کس که بود  
 بیا ساقی که چرخ دون مکرر در محفلها  
 انگشته چرخ بر رخ خود نقاب را  
 خود پرست من پرستان دل بی کینه را  
 چون گشت آتش عشق بته گداخت مرا  
 بلبل بوستان دوستیم  
 غیر زلف و رخ تو ننماید  
 او بهر صورت ست پرده کشا  
 تنهانه خاطر ملک از کین شکسته است  
 بر هر سری که دماغ خونست قدم نهاد

جاده راه تو باشد همه سجاده ما  
 پای طلب بگوشه تسکین شکسته است  
 دارد چو صبح نوری رنگ شکسته من  
 غیر از شمع در دند دارد دکان ما  
 نام و نشان او شده نام و نشان ما  
 ای در دگوشه گیر بار الا مان ما  
 باب عدم کشود بدل آن دهن مرا  
 بگردار دگر قطره پیمانه ما  
 بسته احرام رهش لغزش ستاده ما  
 نینفزاید ز رفیع پرده با هرگز یقین ما  
 دل برداشته از دنیا را  
 هماغها شود بے شک خوردگر آتخو انم را  
 مقابل کی شود پیر فلک بخت جو انم را  
 ققاده چرخ بیک حلقه کفت را انجا  
 مگردست سبوشید غبار خاطر ولسا  
 بے پردگی بس ست حجاب آفتاب را  
 هر کس بیند بشوق خوشتن آئینه را  
 تمام یک دل نازک چو نشیبه ساخت مرا  
 گوشه خاطر آشیانه ماست  
 شب روزی که در زانیه ماست  
 پیش مادر داین بهانیه ماست  
 چون گل هزار باول رنگین شکسته است  
 طرف کله بخوشه پروین شکسته است

تجلی شمع نخل بو شوب جایی که من بودم  
 شدر نشا نکلور دوعالم وجود ما  
 ز فوجوش جنون عشق بیجان ما  
 در دیده تصورش ز دل می آید  
 تجلی رخ و لدا اگر کلف از م نیست  
 در بباط خود دل حیران دگر چیزی نماند  
 در نگاه ما فقیران گنج قارون بیخ نیست  
 ای در در چشم عارف پاک شریست  
 صوفی در سینه راز سکری که نکاشت  
 نیست موسی ولی چون وادی این ملام  
 جنت و دوزخ همین تغیم و تعدی بود  
 از راه بخودی دل من تا خدا رسید  
 از جلو خود دیدم درین باغ بی خبر  
 در لباس هستی با جلوه سازی کیست  
 بسکه باعث جلوه تنزیه تشبیه تو شد  
 همه و بوده ام پیش از ظهور زشتی یعنی  
 ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار  
 خود در میان غمگین و خیر و خیار  
 جز خانه دل کس نهد هیچ صد است  
 زهی جبین تو آئینه جانی اله

بدتم آئینه دل بو شوب جایی که من بودم  
 جو شید نشاتین ز جوش شراب ما  
 جا کرده بدل صورت جانان ما  
 اوشیدش پری چکد بمپیانما  
 بزرگ آتش گل جلوه بهارم خشت  
 رونمای تو چو آئینه را آورده است  
 در دهر گر خاطر جامع شد گنجینه است  
 فرقی نبود میان آئینه و خشت  
 در سیکه ساتی بخط جام نوشت  
 پیش می آید مراد خویش صحرای دگر  
 در دبا شد آخرت هم طرفه دنیای دگر  
 دیوانه هوش یار برآمد بکار خویش  
 در گنج چشم خویش نبیند بهار خویش  
 یوسف در پرده این پیرین آورده ایم  
 زین سبب خود را بسوی جان و تن آورده ایم  
 لبان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتم  
 مصحف روی تو مرقوم است اندر نامه  
 مجبور بوده ایم که مختار سا ختمیم  
 صد مرتبه دشتک بدر دیر و حرم زن  
 صدقت انشد ان لا اله الا الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ ہوادوی الفت ہے ایک شخص نے حضرت  
 سے توفیق طلب کیا آپ نے دخط مبارک سے تحریر فرمادیا ہے

<p> شکست رایات شاهان در نظر پست  سوکش عیان ضبط زلف داده میروم  زین هنرم بی ثبات که جای قرار نیست  بر رخ گل کجبا نظر دارم  دل در غل بشوق وصالی گرفت ایم  چون شبنم گل ست ملاقات ما تو  جامه زری ختم شد بر قامت زیبای تو  ز عاشق ای صنم خود ناچهارمی جوئی  عشق ست که دارد همه جا دست بری  این کل لالائیت پیدا بر چرخ  بدست ساقی بدست لب که افتادیم  چرخ در چشم جز هیچ چیز نیستیم  بدآم زلف او یک دم اگر از چو با افتد  بنده در شهر عشق مغفل نیست  الو بیت نماید جلوه در صحن عبودیت  پیش خسته دلان زلف پر شکون شکن  ز خلق نیک فزون تر کمال دیگریت  یارب جانی که جمله هست زاید  یارب حلی که با تو نزدیک کند  قارعت نفس عقد ه کثای دارد  چون غنچه گل درین گلستان یعنی  بدل خیال دلبانی که داشتیم دارم  صدائی شمره واعظ که لب بلند شدست </p>	<p> مانقیران تاز آه دل علم برداشتم  مانند سایه در رهش انقاد میروم  چون شمع من بجای خود استاد میروم  چشم بر گل رخ در گرد دارم  این آئینه براسه جماله گرفته ایم  خندیدن ست از تو و از ناگسین  چون قباد در خویش خالی کرد هر جای تو  لبان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی  کرد است گذر با سمان نیز بے  ناخن بدل سپهر حسن کے  سلام ما برسانید پارسائی را  هر بار مگر دستم اندر کرت افتاد  برنگ سجد در هر کار او صد عقد با افتد  نقد و خش هزار بار دارد  لحاظ بندگی خود همین یا حسن باشد  دل شکسته تاب این نمی آرد  بغیر گل ثمره یا سمن نمی آرد  یارب جسدی که کار طاحت آید  یارب علمی که جز تو انتم ساید  در خویش پیام آشنائے دارد  و اگر دن گوش دل صدائے دارد  بسینه راز نهانی که داشتیم دارم  رهن گوش گرانے که داشتیم دارم </p>
---	--

و براہ اجتہاد فقہ سلسلہ میں سلسلہ روحانی ست کہ من عبد الرحمن احمد  
 رب من رمن ست و من رب من احسن الامین ایک ثنوی حضرت  
 پیر علی شاہ صاحب رضی کی برادر مکرم غشی سا لک رام صاحب کے نزدیک  
 راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے  
 اول کہ ایک جن صحابی سے حدیث پہنچی تھی اوں سے ہم کو پہنچے  
 حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت  
 صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مرثم کے ساتھ ہوگا مولانا مولوی سید  
 محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت  
 آپ نے فرمایا کعبہ بیان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو  
 دریافت کیا تھا جو حضرت ابن عباس رضی سے اوس کے معانی منقول  
 ہیں آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات ناکہ عند لیب  
 و علم الکتاب میں کسی فتہ در تحریر فرمائے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی  
 بھی بعض رسائل میں لکھے ہیں و اللہ اعلم جو اہر طویہ و ذر المعارف مولفہ  
 شاہ روف احمد صاحب مجددی رضی و انہار العربہ و تحقیق الحق البینہ مصنفہ  
 شاہ احمد سعید صاحب رضی اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ  
 کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت  
 قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی بیشتر  
 اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھ دیا کرتے تھے اور  
 بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا  
 ہوا تھا ملا گوید کہ بر فلک شد احمد سرمد گوید فلک با حمد و رشاد  
 مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سر گفتہ  
 نقل ہی کہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابوسعید  
 صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک میں انتقال ہوا بیان

بنام آنکہ نامش جز جانہاست چہ حضرت درس حدیث فرماتے تھے  
تف ابط کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا  
حضرت نے فرمایا شاہ ترکان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا  
کہ بیان میلا ہنود کا تھا اوس میں ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے  
ہیں کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہیں ایک صاحب نے

حضرت سی پر حضرت علی فرمایا المال والبنون زینۃ الحیۃ الدنیا  
دھن اور پوت سنگار ہے جیسے جی کا تعزیر یعنی نقل روحہ مقدسہ  
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنائے اور ذوالفقار اور علم کے اوٹھانیکا  
اس وقت حضرت کی خدمت میں بعض لوگوں نے بیجا تھا آپ نے اوپر  
تحریر فرمایا از فضل رحمٰن سلام و دعا برسد درین باب گفتگو نہ باند کرد  
مقام ادب ست حضرت پیر و مرشد فی ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ  
فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتی ہیں  
کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے لگے تو وہاں پہلے سے  
یہ شعر ہو رہا تھا ہدم گفتی و خرم خرم جزاک اللہ نکو گفتی بہ جواب تلخ  
می زید لب لعل شکر خارا حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ میں یہ تشریف  
ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہیں ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ  
یا خفی اللطف ادر کئی بلطفک انخی پانویبار اور اول و آخر درود سو سو بار  
اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سبحا اللہ و نعم الوکیل پانویبار  
اول و آخر درود سو سو بار رسائل طریقہ میں نظر سے گذرا حضرت  
پیر و مرشد سی بعد نماز فرض کے دعائیں یہ شعرنا لہذا تحریر ہوتا ہے  
من گویم کہ طاعتم پذیر بہت سلم عفو بر گناہم کش مقام صمدیت اخبار الاخیاء  
میں نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مداریکہ کو اس مقام میں لکھا ہی لطیفہ  
حضرت امام ربانی غریب ایک مکتوب میں فرماتے ہیں من بفضل تربیت یافتہ ام

مکی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ الذی تو انہ فضلہ علی کل قومی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولاً  
عسلہ کل منقطع الی بابہ النیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد  
الذی دعی الی الدین القوم علی آلہ واصحابہ الساکین علی الصراط المستقیم  
سکک سلیم کان عند اللہ وجہیا ومرفوعا ومن خالف طریقہم کان عن اصول  
الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا ابابعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جماع  
انتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالیٰ ان اجیزہ با  
اجازتی شیخی وسیدی ومرشدی ومویدی قطب الزمان وحامل لواہل البیان  
صاحب الکرامات اکبرلیہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف  
ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافناض  
علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعدۃ فاولہا  
کتابہ فی سنتہ ثمانیہا لفظا وخطا فی سنتہ وذلک بعد ما سمعت من لفظ الشیخ  
حسنتہ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی  
اول رحلتی الیہ سنتہ الحدیث السلسل بالاولیۃ والسلسل بانما اجبک قفل علی  
شرطہا بما عہد لہا عالیاً علی شرطہا من لفظ الشیخ العلامۃ الحدیث الشاہ عبدالعزیز  
الدہلوی وقت سمع منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث السلسل بالمحبۃ و  
قلت لہ انما اجبک قفل اللهم عنی علی ذکرک وشکرک حسن عبادک کما قال  
لی سیدی المذکور واجزتہ برہ وایتہ عنی وروایتہ جمیع ما اجازنی بسیدی المذکور  
وقد جمعتہ فی جزئین متہ اتحاف الاخوان وقت اجزت السید المذکورہ ولی  
بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصاً فی الکتاب الستہ بل عنہی فیہا  
سند عزیز الوجہ واروی الصحاح الستہ اجازۃ عن الشیخ العمر الشمس محمد  
ابی خضیر الدمیاطی ثم الدفی البدوی طرقتہ رحمہ اللہ تعالیٰ عن السید محمد صالح



آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا  
 کہ سن لو گے پھر معلوم ہوا کہ اسی وقت اون کا انتقال ہوا تھا تفصیل  
 شیخین رضی اللہ عنہما کی تمام است پر باتفاق اہل سنت و جماعت  
 لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب  
 میں بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم پیشگاہ رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سی بار بار عبارت شروع ہوئی کہ طوبی لک و لمن ابتک من الانبیاء  
 ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی نشان و شکوہ  
 تمام دیکھی تھی اور بہت فیض آیا تھا ایک بار سواری اور علم حضرت  
 کے ساتھ معاملات اخروی میں نمایاں ہوا تھا اور بے شمار خلق آپ کی  
 جلو میں روان تھی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو  
 مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اور ادمند حرب لہر شاہ دہلوی  
 حاصل ہوئے عرصہ ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکابیتی  
 کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی ایک بار حقہ البشتی معطر و مکمل و  
 مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر و مرشد سے بھی عرض کیا تھا  
 سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد  
 امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں یہ اور اداؤں سے راقم کو  
 پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہفت بار شب جمعہ اللهم اعوذ برب  
 موسیٰ و عیسیٰ و ابرہیم و محمد بن المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے  
 صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم یا نور محمد اور بعد  
 نماز فجر و مغرب کے دس بار یا متقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللهم  
 مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب و زیارت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفع ہلاک کے ہفت بار بعد غشا کے درود تاج  
 اور واسطے جملہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑھنا چاہیے شیخ احمد صاحب

تالیف شیخ نور الدین محمد عید روی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ علیہ السلام  
 کے نظر سے گزرے راقم فتوحات مکہ کی سیر کرتا تھا بابا اوس و  
 ثناءون جو عیسویں اور اون کے اقطاب کی معرفت میں ہے اوس میں  
 عبارت نظر سے گذری ولین للعیوی من نذر الالہ من الکرامات الشی  
 فی الہوار و لکن لہم الشی علی المار و المہدی بشی فی الہوار حکم البقیۃ فان  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ و کان محملاً قال فی عیسی علیہ السلام  
 لوازداد یقینا الشی فی الہوار اس پر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھ دیا ہے  
 نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کو نسبت تامہ ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ جعلنا  
 من الماکل نساء حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم مغربین تھے دریا پیش آیا  
 ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اور گئے ہمارا دامن بھی  
 تر ہوا پھر رہا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی  
 کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مریدہ تھی اوس کا  
 انتقال ہو گیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ میں خبر دی کہ اوس نے قبر  
 میں سوال کے وقت کہا کہ میں اون کی مرید ہوں اس پر وہ بخشدی گئی  
 حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کہا نامنقول ہے بلکہ جوزن عقیہ  
 آپ کا اکال یا گل تلیان آپ کا کہانی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ  
 ہو جاتی تھی حضرت شیخ اشینخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ  
 کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت عجز  
 میں مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرم بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ  
 ہے حدیث شریف میں ہے حضرت پیروم شد نے فرمایا بے شک حرکات  
 پادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی نے کے ہوا موافق  
 دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازاں اعلیٰ و ادنیٰ جو آیا

البخاری عن ابی حصص عمر بن مکی بن عطی القاضی عن ابی محمد شمشور قاضی کجین  
وصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بعض الکتابۃ رحمہم اللہ تعالیٰ قالہ فیہ  
وکتبہ قبلہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للرقم ۵

نیا انداز قاصد نے نکالا

اگاہ ناز با تون مین ادا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر سالہ موسوم ہے حصہ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے  
ہیں لیکن نبی نہیں ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر  
فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہیں اور نہ ملائکہ مین ہے  
انوار الہی جو سالکوں پر ظاہر ہوتے ہیں بعض نے اون کو تجلیات سے  
تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و  
نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہیں اور بعض ہر ایک کو جدا جدا  
تیز کرتے ہیں کلمات مصطلوہ بطریقہ خواجگان ہوش در دم نظر برت دم  
سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگاہداشت یادداشت آہ  
کلمہ مین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد از ان  
حضرت شاہ شہید رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف  
زمانی وقوف عددی حضرت محمد دروم جانیان رحمہ کو اجازت و خرفہ  
اکثر سلاسل کا پیش مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات  
مین ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملا وہ ہے اور مسکن شریف آپ کا  
ایک عرصہ سے گنج مراد آباد ہے ملک اودہ مین رسالہ ارشاد رحمانی  
مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا شتمل اوس کرامت پر اعلیٰ حضرت مدنی کی جزو امری  
کے آخر مین درج ہے نظر سے گذر اچونکہ روایت مین دو نور سالہ کی  
ہے اجملا اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہوں واللہ اعلم طبقات کبری  
امام شعرانی رحمہ کی اور لطیفہ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمودیہ نے طریق الصوفیہ

اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعد دکل آئنا رحلا لک اللهم صل علی سیدنا  
 محمد صلوٰۃ بعد دکل اسمائک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعد دکل  
 مقتضیات اسمائک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعد دکل تقاضا حسیع  
 کما لک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعد دکل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ  
 وحبیبہ اجابہ وسلم کذلک پیر بنی نسبت سے مرید بنی نسبت ہونا جائز ہے  
 چنانچہ راقم کو حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا ایک نقب زن پردہ  
 صلاح میں تماشب کو نقب زنی کرتا تھا اور دن کو مسجد میں مشغول عبادت  
 رہتا تھا ایک طالب حسد عالم طلب میں و بان جانحلا اور اوس کو دیکھ  
 معتقد ہو گیا اور واسطے بعیت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت  
 خلاصی کی اوس کے ہاتھ سے مجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کر کے  
 کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید با اخلاص مجاہدہ کر کے با کشف ہو گیا  
 اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف  
 ہی توجہ ہو کیا دیکھتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجھا کہ پیر مجھ کو  
 مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجھے چپاتے ہین بے اختیار اون کی  
 خدمت میں جا کر فریاد کی اور غلبہ اشتیاق میں اون سے لپٹ گیا مرید  
 مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اون پر ہی سب کھل گیا اور دونو  
 ولی ہو گئے ۛ

گہ آرسی خلیلے زبنت خانہ کنی آشنائے زبگانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہیر سالہ موسوم بہ شراب ظہور ہے فاکھم لہ اولو آخر او ظاہر او  
 باطن و الصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ و صحبہ مبارک او دائما جمہلہ  
 مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابو الوقت ملائیتہ آزاد مست قلند  
 فقیر سا لک مجذوب بشیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہاں سے رخصت ہو کر حضرت مرزا مظہر صاحب رضی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے کوئی تعظیم نہیں فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہیں فرمائی بعد ازاں وہاں سے رخصت ہو کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت میں آیا آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہیں فرمائی بعد ازاں چوہدر شاہی سانسے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ متعجب ہو کر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمائیے اور ہر جگہ کا حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام توحید و جود میں ہیں لہذا سب میں جلوہ یار اون کو نظر آتا ہے اور حضرت مرزا صاحب کو توحید نشو و رکاب ہے لہذا مشاہدہ عظمت الہی کے سبب سے کسی کی تعظیم روا نہیں رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم نہیں اور جو بدارتار احاطہ فرمان ہے اس واسطے میں نے تعظیم کی ایک صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف میں حاضر خدمت اعلیٰ حضرت رضی کے ہوئے جس وقت اعلیٰ حضرت اندرون خانہ تشریف لیا حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہاں سے فاتحہ پڑھ کر آتے تو حالات مزارات روبرو اعلیٰ حضرت رضی کے عرض کرتے تھے اعلیٰ حضرت نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے سنن ترمذی میں حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادسہ خدا حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے نالہ عند کلب میں ایک مقام پر واسطے انکشاف حقائق و دقائق معارف جسد یم محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدوکل صفات کما لک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدوکل انوار جلالک

مجمع کثیر میں کامیاب ہوا اور برکات مصطفیٰ اور مکالمہ مبارک سے سرفراز فرمایا فاطمہ سدا ایک مجذوب کو راقم نے خواب میں دیکھا تھا کہ راقم سے ممانعت کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند چون کے ہے جبہ جو ناپاک ہو جاتے ہیں تو مان باپ خود اون کو دھو دلا کر پاک کر دیتے ہیں ہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت میں ادراک فرمایا والہ اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت پر نظر کر کے یہ شعر پڑھ رہا تھا شیخ میں رشک بے گناہی ہوں + مورد رحمت آہی ہوں + اسی اثنا میں دیکھا کہ حضرت سلطانی راقم کی نسبت حضرت پیرو مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہیں ایک بار راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا جس سے امید قوی شمع ابواب خیر کی ہے حضرت پیرو مرشد سنبھل مراد آباد کو شریف لیکے تھے ایک مزار پر وہاں کے بعض ارباب داک بھی اپنی لاعلمی کے مقرر تھے بالجلہ حضرت پیرو مرشد کو اوس مزار پر لیکے آپ نے بجز توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال کیا ہے بعد ازاں لوگوں نے قصص کیا تو وہاں کے کسی شخص نے نقل بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلہ عالم کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رخصۃ اللہ عنہ کا ہے اور اوس کے متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رخصۃ اللہ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت پیرو مرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار روبرو محسن مسجد شریف حضرت قبلہ کے گنج مراد آباد میں ہے حضرت پیرو مرشد کے روبرو راقم حاضر تھا آپ لوگوں سے باتیں فرماتے تھے اسی اثنا میں راقم کو نصیب ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیرو مرشد میں بطور خاص معاینہ کی

بخاری میں حضرت مرزا صاحب رحمہ کو اپنے سر ہانے دیکھا بعد ازاں اہمیت  
 کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صومین فاتی  
 ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین بحث ایک  
 جلسہ میں راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے  
 جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت میں اونکا نشان  
 نہیں بالکل بدعت ہین اس کے جواب میں راقم نے کہا کہ امام بخاری رحمہ  
 نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دو گانہ نماز  
 کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث میں آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے  
 علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولانا مولوی سید  
 محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ  
 بالآخر ہوا ایسا ہی بہادر کرم منشی سالک رام صاحب نے واجد علی شاہ  
 کی نسبت نقل کیا مولانا موم روضہ ثنوی میں فرماتے ہین بے قدسیان را  
 عشق بہت و در دوستی بہ در در اجزا آدمی در خور دوستی بہ اسی واسطی  
 ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہیں کیونکہ موجب ترقی در دہے اور  
 خاصہ انان ہے رمضان خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ  
 حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اون کا بہوپال میں ہے آغاز سن موم  
 راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے شرف ہوا کہ قلبی و طریقی  
 مراقبہ اون سے بہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت  
 سنا کہ مشاہدہ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب  
 اجازت یافتہ و اراد مند دیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبہ  
 اون سے بہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تھا چنانچہ رسالہ گلشن وحدت  
 میں درج ہے خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک  
 شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

ملاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تہنیتا بھی آپ کو حضرت خضر  
 سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ  
 کی خدمت میں بھیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا  
 راقم بھی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے  
 نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تھا کہ جو ذکر الہی  
 الہی کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا  
 سلطان الذکر ہے اس پر حضرت قبلہ نے لکھا سلطان الذکر است  
 دوسرے بر وقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہیں اس پر حضرت قبلہ  
 نے لکھا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اس پر  
 تحریر ہے مایا کہ حق تعالیٰ باماست اور واسطے دفع وسواس کے  
 استغفار کیا تھا او سپر یہ لکھا کہ درود خواندہ باشند اور ایک ملتہ  
 میں طرق شغل کو دریافت کیا تھا جواب میں تحریر فرمایا شغل  
 اشغال بہر طور کہ خواہند کردہ باشند فقط اور ایک ملتہ میں درود شریف  
 کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تھا او سپر تحریر فرمایا صد بار  
 ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر الہی کی دریافت کی تھی او سپر  
 لکھا ہر وقت کہ شود خواندہ باشند اور ایک ملتہ پر اون کے یون تحریر  
 فرمایا اجازت و ظائف خواندن شمارا دوم فقط قاری صاحب نے  
 درود شریف واسطی حضوری آنحضرت صلیم کے دریافت کیا تھا  
 حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام بعد اللہم صل علی  
 سیدنا محمد و عترتہ بعد کل معلوم لک یا قصد بار ہر روز فقط اور قاری صاحب  
 نے ایک ملتہ میں لکھا تھا کہ حضرت قبلہ کو خواب میں دیکھا حضرت نے  
 مولوی عبدالکریم صاحب کو تعلیم ہندوستانی اور قاری صاحب  
 کو تعلیم دکنی عطا فرمائیں اس پر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن



رد قضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لایزال القضا لا الدعا ولا یزید  
 فی العمر الا البر اور آیہ قرآنی ہے یحی الدما یشاء وغیرت و عسدرہ ام الکتاب  
 حضرت کے درس قرآن و حدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان  
 مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے  
 ہیں احمد لہ کہ بار بار اتم طلبہ درس میں آپ کے فائز ہوا چنانچہ  
 دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا دور قرآن شریف کا ہوتا تھا نوبت  
 پنجم و ششم میں بھی دور قرآن تھا اور نوبت ہشتم جو حاضر آستانہ ہوا  
 درس حدیث شریف کا شروع ہوا اور نوبت ہشتم دس روز رہنے کا  
 اتفاق ہوا تھا اکثر اوقات از روی نوازش آدمی بھیج کر راقم کو درس  
 میں طلب فرماتے تھے نوبت دہم کوئی چار گھنٹہ حاضر خدمت رہا تھا  
 اس عرصہ میں بھی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنوں کہ  
 آغاز سہ ماہی ہے ہنوز کوئی درس شروع نہیں فرمایا حضرت پیر و مشر  
 حلقہ توجہ صبح و شام فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ مغلی حضرت قاری عبید الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب  
 فرمان حضرت قبلہ مدرسہ الاعلیٰ کے حیدر آباد میں سکونت پذیر  
 ہیں فی احوال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائی راہ  
 میں ہو پال ہے یہاں بھی تشریف لائے راقم بھی اون کی زیارت  
 سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکھا قاری صاحب  
 موصوف کو حضرت قبلہ نے در حصن حصین اور قرآن شریف کو  
 فرمایا تھا اون سے راقم کو پہونچا اور حسنہ قدر تبرک بھی قاری صاحب  
 کو حضرت نے مراقبہ اقریت و محبت فرمایا اور قاری صاحب نے  
 راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ و رسم اور

علیہ الرحمہ کے آمد و رفت رکستے تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم کو  
 اول سے اور اول کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر  
 سے معلوم ہوا ووران باخیر نزدیک و نزدیکان پیچرو و رانج و تخط  
 خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالہ نکات سلوک ہے یہی عبارت  
 حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکھی تھی  
 مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گزری قبل  
 حضور کی خدمت حضرات کے راقم نے عرض کیا کہ اس خدمت کی ابتدا  
 ذکر اسد و نفی اثبات کے استفسار میں اوسپر حضرت قبلہ نے یہ  
 تحریر فرمایا تھا کہ ہر دو طریق منورہ باشند کتب سلوک میں ختم  
 حضرت باقی باسدر رضی اللہ عنہ کا اول و آخر درود سو بار اور  
 درمیان میں یا باقی انت الباقی پان سو بار نظر سے گزرا اور ایسا ہے  
 درمیان میں لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت  
 ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے جناب میان  
 عطا محمد صاحب نواب علی حضرت رضی اللہ عنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال  
 فرمایا حسۃ اللہ علیہ اول کے مہائی جناب میان مندا محمد صاحب مدینہ  
 منورہ میں ہیں راقم سے بھی رسم نامہ و سلام ہی انوار الرحمن حضرت  
 شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی رضی اللہ عنہ کے حالات و ملفوظات وغیرہ میں اور  
 تذکرہ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 میں اور مطالب رشیدی مولفہ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمۃ اللہ  
 اور فتویٰ تحفۃ العاشقین رشت خان صاحب کی نظر سے گزری حضرت  
 پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقہ توحبہ میں حضرت شاہ  
 غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ کے داخل ہوا اول سے شکایت تاثیر توحبہ کی  
 کیا کرتا تھا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب حوالہ فرمادیا

سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکرانه بجا آرند اور  
 قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اون سے حضرت قبلہ نے ہو پال کا  
 حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت  
 نے فرمایا کہ تم کو وہاں کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو پیشتر سے  
 زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے نے احوال قاری صاحب  
 نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطہ سے  
 واصل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہیں کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ  
 نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور لکھ دیا کہ جو در طریقہ حضرت  
 محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمٰن شدم وتعلیم ذکر اذکار  
 نمایند فقط اسی لفافے میں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا خط ملے  
 ست قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو  
 تحریر فرمادیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہیں اور  
 اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سالہ موسوم بصحیفہ راز ہے رباعی لافتم سے ہمہ رتبہ  
 گویا پریشان داری، غمزہ خاص بہر گہر و مسلمان داری، شلے  
 ست کہ انجس مع انجس میل، بہر دل بردن ماکوت انسان داری،  
 اطلاق لفظ نسبت کا ملکہ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ  
 پر کرتے ہیں نسبت اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے  
 وصول الے اللہ ہو جاتا ہے کشف وقائع ایک باب ہے سلوک کا  
 اور ماضی مستقبل جو نظر حالی میں منکشف ہوتے ہیں سالک کو مناظرہ  
 اکثر ہو جاتا ہے بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے حضرت قبلہ  
 بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

## بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و صلوة آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئی بلقطفہ درج رہا ہے اور پنجواں ہے وَاَمَّا بَعْدُ فَمِنْكُمْ فَحَدِّثْ نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله سبحانہ اکل الحمد کما یلیق بشارہ الاعلیٰ والصلوة والسلام الامت ان علی سید الرسل اکرام المجتبیٰ علی آلہ واصحابہ البرۃ اتقے و بعد فبقول بعد المتناق الی رحمۃ رب الثنائین محمد ارشاد حسین عنی عنہ ان الاخ الصالح اجماع لانحاء السعادة والصلاح الحائز لا انواع الرشاد والصلاح اسید انجیب والقرم اللیب ذی الخصال الرضیۃ الفضائل الصوریۃ والعتویۃ المولوی نور الحسن وقادہ السد سمانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی مسارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن وتطلب منی اجازۃ کتب الحدیث الی حصل لے قراءۃ وسامعہ واجازۃ من اشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلہ سابقا من علماء الفضلاء وجاہد العلماء لکنہ قصد بذلک اکثر طرق الروایۃ مکررا و مکلا وظلنا اعتناء بشاران ہذا الفتن الشریف الجلیل جملا ومفصلا ولفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفاف الاوصاف بریا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجبۃ بشرائطہ المعبرۃ عند ارباب ہذا العلم النبی لجمع ما روی عن حضرت شیخی و سیدی الجمع کلمات الباطن والظاہر المنیع للعارف الحقہ لا ولی النہی والبصائر قطب اوانہ ونحوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه وادخلنا برکاتہ الی غایتہ ما اتناہ وشد قرائت علیہ مشکوٰۃ المصابیح بتامہ والصیحح للامام ابی عبد اللہ محمد اسماعیل البخاری

اونے یہ سن کر حلقہ میں آنا چوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد الد صاحب  
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگا سے رکنا چاہیے رفتہ رفتہ  
درست ہو جاتا ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالہ قدسیہ  
میں فرماتے ہیں کہ احیاء السوات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی  
ہے اس وقت وہ عیسوی المشرک ہوتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے  
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ میں ہو کر تا ہے واللہ اعلم  
شرح وصایا سے حضرت عبدالخالق بغدادی رحمہ اللہ شاہ خوب اللہ آباد  
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذر آجین ملاقات  
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت مرضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات  
حضرت سلطان العارفین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہیں واللہ اعلم

### غزل تازہ وارد از راقم

<p>دل قیاب کو آئینگی تاب آہستہ آہستہ کہ اوٹا دیدہ دل سے حجاب آہستہ آہستہ کمانک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ چلا آتا ہے وہ دست شراب آہستہ آہستہ لگالاتے ہیں یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ ہوے رخصت دف و چنگ رباب آہستہ آہستہ سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ چہر کتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ اجازت چاہتا تھا مہتاب آہستہ آہستہ شکوہ حسن کتا ہے جناب آہستہ آہستہ</p>	<p>اوٹنا ناروی روشن ہی نقاب آہستہ آہستہ کلی ہی کی کلی چشم نم خواب آہستہ آہستہ ہوی نشے میں آخر حجاب آہستہ آہستہ حواس ہوش دیتی ہیں جواب آہستہ آہستہ غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میرے دیکھ دو دہان گلستان کا اور سکے جب محفل میں کرکڑیا نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان مشربین بہینا ہی جو مدہوشی میں آیا تو ہی سمجھے کیا پیمان جب آنیکا اونے پردہ شب میں ہمارا جذبہ دل جب اسے قیاب لاتا ہے</p>
--	--

عجب تاثیر دکھائی کسی کی بے نیازی نے  
خطائیں ہو گئیں آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم الله الرحمن الرحيم

از نما که عند لیب القصد آن سلطان جن و انس در آن وقت بران  
 خاکی بهوش از گلاباش خاصه خود بارش رحمت نموده او را بهوش و  
 افاقت رسانیده بزر پادشاه عرش خویش نشانیده فرمود که ای خاک  
 محال نیست من بخود بمان نسبت جان و تن خواهی نمید که چنانچه اینها  
 را با هم دیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و هوشیاری هرگز  
 انفکاک و جدائی نمی باشد همچنان مرا هم از تو در هیچ حال و هیچ  
 مقام نیست و فراموشی پیدائی نشود خاکی چون این حقیقت را شنید و  
 آن نسبت و محبت خود را با ملک خویش نمید خوشدل گردید و هم از در یافت  
 حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماهیت  
 دنارت و کثافت تن ز با کار خود بقایت منفعل و شرسار شد و نگین اندو کین  
 گردیده بحالت قبض و بسط رسیده عجب کیفیت درشت و بشارت  
 بدین چنین سخنان مودون حسب حال تکلم نموده غنزل چه شد که جسم در  
 آغوش وصل جان تنگ است و میان سایه و پر تو هزار فرسنگ است و  
 به عشوه هم کند صلح شوخی مژده ات و قیامت است که با کائنات در جنگ است  
 مگر عشق رسد زین هوای نفس و لم و پری به شیشه گرفتار و شیشه در  
 سنگ است و ز احتلاط خشک لفظ با حسنی شد و فغان که تیغ سخن را نیام از  
 سنگ است و ثبات وضع بیزان ثباتش مطلب و بنائی خانه عدل بهر  
 به سنگ است و چه رنگ بست صفا گشته مشرب خاکی و که با بهار و  
 خزان چون نگاه یک رنگ است و رباعی گو سر که چون نقش پاکتم بهر پست  
 بازنگ که گرم ز هوس گرد سرت و آینه چه دارد ز سرو برگ قبل  
 جز آنکه ترا جلوه دهد در نظرت و مسجد شکر را بجا آورده بعضی رسانید  
 که من حالا معنی این کریم نمیدم که الله معکم حیثما کنتم و برخواند رباعی

من اوله الى ختامه سمعت بقرارة بعض المحصلين بعض الصيغ للامام مسلم  
 والجامع للترمذي والموطا للامام مالك فاجازني بجمع ذلك وسائر  
 مروياته من كتب الحديث مثل الجامع لابن داود والستاني والسنائي  
 وابن ماجه والدارمي والحصن الحصين وغيرهما وهو كان يرويه  
 بطرق كثيرة واسانيد شريفة منها عن الشيخ الاجل الخاتم للمفسرين والحدادين  
 الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخه وابيه العلامة قطب فلك الكمال  
 مركز دائرة الفضل والاجلال الشيخ ولي السددهلوي عن الشيخ ابى الطاهر  
 محمد المدني عن والده الشيخ ابراهيم الكردى اسلافه آخر اسناده  
 المشهورة ومنها عن الشيخ الكامل امام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد السدد  
 المعروف بشاه غلام على عن شقيقه شمس الدين حبیب السدد زاجا بنان  
 المنظر عن احماد محمد افضل ومنها عن خال ابیه الشيخ سراج احمد  
 عن ابیه الشيخ محمد مرشد عن ابیه الشيخ محمد ارشد عن ابیه  
 الشيخ محمد فرخ عن ابیه الشيخ محمد حید عن ابیه الامام الرباني  
 مجدد الالف الثاني ومنها عن ابیه الشيخ ابی سمید عن ابیه الشيخ  
 صفی القدر عن ابیه الشيخ عزيز القدر عن ابیه الشيخ محمد عیسی  
 عن ابیه الشيخ سیف الدین عن ابیه القیوم حضرت الشيخ محمد مصوم  
 عن ابیه الامام الرباني مجدد الالف الثاني رضي الله تعالى عنهم  
 اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وكلماتهم آمين وصلى الله تعالى  
 على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمته وحوارحم الراحمين و  
 آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

العبد



بیشتر مناسبت دارم و تو هم مظهری از مظاهر مرتبه اعتدال که مناسبت  
 بعالم سفلی بسیار داری لیکن هنوز تو از ان معامله مظهریت و سرانجام سیخ  
 هوش و خبری نداری فاما خاطر جمع دار که حالا از برکت صحبت من و از  
 شناختن معیت جان و تن از همه مراتب قرب و ولایت واقف و آگاه  
 خواهی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیه و تنزیه پیدا کرده عارف  
 تمام المعرفه خواهی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل  
 آن قائل ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمی نمایند  
 چون ازین جا خلعت خلافت یافتی باعتبار ظاهر از ماجده گشته بعالم سفلی  
 رسیده بر تخت خلافت خورشید تائید شایب ما خواهی گردید در آن  
 زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و  
 تدبیرات ملکی را خواهی فهمید و بی واسطه کام و زبان جواب و سوال نموده  
 علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواهی نمود و قطعیست اگر چه چنانچه دل خاصه  
 حق است و لے نه هر دلی که خراب است از آن آوا باشد مگر دلی که  
 باوصاف او بود و محمود بود و راکه در آن دل نشان آوا باشد و این معامله را  
 که تو نموده ایم و ترا از تو بوده ایم نموده نسبت مالکی و ملوکی و محتاج و  
 محتاج الیه می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی می نامند  
 چرا که در تمام عالم هر چیز و هر جنس را با هم جنس خود از سبب مناسبت و  
 اتحاد و مشارکت استعدا و انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچه در  
 مرتبه جمادات مثل آهن و سنگ متناطیس و کاه و کاه و دیگر فلزیات  
 وید و باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند  
 و آن چیز را سبب مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب  
 محبوبی هم نمی گویند و اینکه پروانه را با شمع و میل را با بک و کبک را با ماه و دیگر  
 حیوانات را با بهمن خود با طبع میل و رغبت می باشد آشنایان را هم طالب و مطلوب



خاکی چسبه مثال نظر واکردم چسبه کاینکه منم راز پیداکردم چسبه تحقیق ذره  
 آفتابی میخواست چسبه خود را بجال تو تماشا کردم چسبه رباعی شایه  
 دلم از دست تو خون شد چه کنم چسبه محرم به فسانه و فسون شد چه کنم چسبه  
 برگنج رسید و ختم و خالی ماند چسبه جام به محیط سزگون شد چه کنم چسبه  
 گرد دست خاکی دل داده بقتاد چسبه دیوانه مست است از ان بی ادب  
 افتاد چسبه رباعی لعل بین و مشک ختن از تو پرست چسبه رنگینی نعل  
 بوی چمن از تو پرست چسبه بیرون و درونم شده آئینه راز چسبه هم ظاهر  
 هم باطن من از تو پرست چسبه رباعی شایه ز کرم کشا دهر بند توئی چسبه  
 بیرون ز عبارت چسبه و چند توئی چسبه این عورت من بس که منم بند توئی چسبه  
 دین دولت من لبس که خداوند توئی چسبه غزل رنگ سایه خواهم عبده  
 این خاک پاکردن چسبه نماز سے با حضور دل توان این جاسا ادا کردن چسبه  
 بطوف جلوه گاه است چون شفق صبح و شام آیم چسبه اجابت از نگاه مرست  
 از من دعا کردن چسبه میان مهر و سبک آسان دوری نه شد حاصل چسبه  
 به بجزان چسبه نتوانست دل از دل جدا کردن چسبه و چون قفل آید  
 کار دل سربسته رازش چسبه بآئینه که می بندد تواند باز واکردن چسبه آسان  
 صبح محو جلوه خورشیدی گردد چسبه زجانان یک نگاه گرم و ازاجان فدا  
 کردن چسبه جامی همدی باغیر در بزم ادب خاکی چسبه نباید خویش را با  
 مطلب خود آشنا کردن چسبه ملک جن و انس باستماع این سخنان با عرفان  
 آن خاکی چسبه چندان خندان گردیده باز بجز و بیان در آمده منمود  
 که ای خاکی ناواقف کار زندها که مرا حق حقیقی و الله به چون خیال نخواهی نمود  
 و مانند جماعه وجودیه که همه را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاهیر  
 را صین خالق و ظاهر می دانند اعتقاد نخواهی کرد بلکه حقیقت این کار و  
 منرا این اسرار را نیز دریاب که من منظر سے ام از مظاہر جمال با کمال که با عالم علو

فرشتگان تمام رجوع کوشش و نسبت بی کیف و جذب بلاجهت بجناب  
 سبحان پیدایمی کند و خلوت و راحت خود را دریاد و عبادت او  
 می یابد و درین مقام مناسبت نسبت فرشتگان و عالم ارواح بر این  
 چنین ساکن نسبت بندگی و عابدی و معبودی مستحق می گردد و کمال مرتبه  
 ملکی و انسانی تا این جا است و کلام عیده و رسوله بیان همین مقام می فرماید  
 و این شبهه های شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقی دارند که آن را  
 معبود بر حق می خوانند در باطنی آن را که به توحید خدا چشم نموده هرگز  
 که دید غیر حقش نه نموده و مرتبه نبوده و پیش اهل تحقیق به غیر از یک مویان  
 عباد و معبود و از گذشت آن مرتبه ذات بچون است که از اطلاق نسبت  
 معبودی و ملکی هم بیرون است و رسیدن بدان مرتبه مقصود بدون  
 فانی عابد و بنده ممکن نیست چنانچه آن بچون حقیقی یک بنده خصل خاص  
 خود را برگزیده بقضای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبه ذات مشرف و بهر زنده  
 گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید و تفصیل بسیار خواهد  
 لیکن این قدر است که بعضی تا بیان بر کمال او را نیز بسبب تبعیت از ان  
 دولت خاص او بهر بخشیده اند چنانچه همین سبب بعضی از همسران او متنا  
 تبعیت او کرده گرفتند لیکن از ان میان یک کس را که ازین متناس  
 حمده و دل پسند جز فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواهد شد باری بدان  
 که چو آن در تئیم و گوهر گداز این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف  
 گردانیده باین مقام بندگی او رسانیدند در ان وقت ازین مثال او  
 حقیقت آن عروج بر کمال او را نمید و مقربان حیران گردیدند و ارواح فرشتگان  
 غریبه غور و ند که لی مع اند وقت لایسختی فیه ملک مقرب و لایسختی مرسل در ان  
 زمان تا بیان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده  
 تسل خاطر و رفع شبهه آن مقربان نمودند که چون مقتدای با حقیقت احکام است

در آغوب و مغلوب می نامند نه آنکه عاشق و معشوق می خوانند و چون چنین  
 سیل و رغبت با یهود گیرد و نوع انسان پیدامی گردد و اگر آن از سبب  
 حسن و جمال و یا بواسطه دیگر اغراض بدنی و مالی باشد آن را هم عشق نمی نامند  
 بلکه آن را شهوت و رغبت و انس و الفت و غرض و احتیاج و بدگیر نامند  
 بسیار سی می گردانند و اگر اصلا صفات صوری و حسن ظاهری و هیچ  
 احتیاج دنیوی و غرض عالم انی ملحوظ و مخطور نبود این چنین محبت را محبت  
 ذاتی می نامند و این چنین کسان را عاشق و معشوق می خوانند نه آنکه  
 عابد و معبود می نامند لیکن این متذلل است که اگر کسی را که این چنین استعداد  
 محبت ذاتی می دهند و به محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را ازان بایه  
 مجاز بر آورده به مرتبه حقیقت می رسانند و گرفتار جناب اقدس می گردانند  
 و این متم محبت اکثر را به جناب انسان یا کمال پیدامی شود و اگر بطریق  
 ندرت که ام صاحب استعداد گرفتاری بیجا هم می گردد و آن چندان  
 فائده نمی بخشد لیکن با این همه محبت ذاتی او را از دنیا و مافیایه نیاز  
 می گرداند و از مساوی معشوقش بی خبر می کند باری بدان که چون مرد صاحب  
 استعداد را بخدمت که ام صاحب کمال آن متم محبت ذاتی که آن را عشق هم  
 می خوانند پیدامی شود و در آن وقت آن کس از سبب محبت و تمیعت آن  
 مرد به حقیقت حقیقت خود می رسد و خوشترین شناس می گردد و ازان بایه  
 مجاز که قنطره حقیقت است فراتر شده مناسبی بعالم ارواح و جواهر فرشتگان  
 پیدامی کند و چون فرشتگان احتیاجی و گرفتاریه بر نیامدارند و گرفتار  
 خواسته های طبیعی و هوای نفسانی نیستند و اطلاق حرفت مردی و زنی بر آنها  
 صادق نمی آید از مناسب آن مقام ارواح این چنین صفات بکمال  
 ملک نیز باطن آن سالک پر تومی اندازد و تا از گرفتاری شویتهای حیوانی  
 و خواسته های نفسانی و بایسته های شیطانی آزاد و پاک می گردد و در رنگ

و نام بنده خدا بر خود راست می سازی و اگر از عبادت همه آله فانی  
 و انفسی بیکار گردیده خالص عبادت معبود حقیقی می در آئی در آن زمان  
 به نسبت عابدی که نسبت ملک است مشرف می شوی و اگر از خودی خود  
 فانی می گردی قریب به چون حاصل می کنی پس باید که بحال خود غور  
 بسیار و احتیاط به شمار نمائی و خویش را اگر قمار چیزه و بسته امری  
 که سابق به بیان در آمد نه فرمائی بلکه به کلیه دلائل آن همه آله باطله نموده  
 اثبات اله بر حق که به چون و چگونه است نمائی تا با سلام حقیقی در آئی  
 و از بندگی آله انفسی و آفاقی به تمام در آئی و آزادی و حریت حاصل  
 گردانی که اوس بجان آن چنان بندگان مشرک را بنده خود نمی خواند بلکه  
 در حق آنهامی فرماید که افراسیت من اخذ آله هواه و اسے خاکی حالا باهیت  
 مرا نیز در یاب و به من هم وابسته مباش چه من نمونه حقیقت این صورت  
 تو ام که بدین حسن و جمال کمال خود را نموده ترا بجانب خود کشیده بطرف  
 حقیقتة الحق و اصل الاصل دعوت می نمایم و هر کجا فرست  
 آر در و باصل خود یقین به سر به پایی نخل آخر می گذارد برگ و بار و  
 این جزیه بهشت نظیر را به شال عالم آخرت خویش خیال کرده از مساله  
 نزول و صعود و حقیقت و کیفیت همه احوال را بجد کمال خواهی فهمید  
 رباعی معنی نظر آن تسخیر نور و سلم به خواند خط فقر و خناس عالم به  
 کم داشت مخالفت عبارات و دلی که گفتند که ایم آدم و سائل آدم به  
 رباعی خاکی ما گرم شغل بود اسے خودیم به بیگانه بیکر و بهیولای خودیم  
 و هم عهد می تو در کجائی چه کسی به ما ایم که حیران تماشا اسے خودیم به رب  
 ای جوش بهار قدس رنگ و بوست به بالیدن حسن مطلق از هر سویت  
 چرخ به جات و هر وجه اله است به آن به که بسوی خویش باشد رویت  
 رباعی امنی غیر صفات صورت ذات نیست به رنگارنگ و صافی

وصول الی کیفیت حقیقت خود را بدان مرتبہ ذات سبحان بیان می نمایند  
 لیکن صورت و ظاهر خود را نیز لبان دیگر مقربان و رسولان اذان مرتبہ  
 بے نام و نشان جدا و دور می دانند چرا که خویشین را هم نمی رسد و اولوالعزم  
 مقرب می شناسد و اذان مقام نفی جمیع اہل مناصب می نماید یعنی کہ  
 می فرماید کہ لایق نیست کہ ملک مقرب و لایق نیست کہ منضم و دیگر  
 در باب کہ معراج خاتم اکسل کہ در آن شب اسری یک بار واقع شد بود  
 معراج جدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت است  
 کہ تعداد مراتب آن را اندر بے چون می دانند **۵** پایہ معراج کین  
 پایہ کش از سر ما کہ نشود سایہ اش **۶** و اگر چه این چنین معراج حقیقت  
 و عروج باطن دیگر انبیاء و اولیاء را نیز حاصل می شود لیکن ہر کہ را بہت  
 مرتبہ حقیقت خود می باشد و چون او حقیقۃ الحقائق و اصل الاصل این  
 ہر موجودات و مخلوقات است پس عروج حقیقت او از ہر حقائق بالاتر است  
 و کیفیت معاملہ او در دید و دانش ہیچ مخلوق نمی آید القصہ آن شاہ  
 با جمال و جلال بدان خالی پریشان حال این چنین حریف و قتال  
 بی بیان در آورده گفت کہ اسی خاک کے بے مقدار ازین ہمہ بیان و اظہار  
 در باب اینست کہ مال مردم اولوالعزم و ساکنان صاحب جزم پس تبار  
 ہر مقامات و درجات عبور و عروج نہ نموده بقراصلی خود کہ فوق مرتبہ  
 جنیان و پر بیان و دیگر مقربان است نہ رسی ز نہار ہیچ چیز و ہیچ  
 جنس و ہیچ کس میل و رغبت و محبت نہ کنی **۷** و ہر چیز کہ در ہر دو  
 جہان بستہ آنی **۸** آنست ترا در دو جہان مونس و معبود **۹** یعنی اگر  
 جو یا سے مالی بدان کہ طالب مالی اگر فرقیہ بجالی شینہ جمالی و اگر خوان  
 کمالی و البتہ کمالی و اگر اگر قاری ہر خواہشا و بندگی ہر اہل سے خوشین  
 را آزاد و جدائے گردانی در آن وقت بندہ صادق الہی سے گردی و

دران قریبہ بی نام و نشان ہمہ انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین و سبع  
 مجبان و محبوبان را نیز در خصل جامعہ المؤمنین کہ مشرف بہ بشارت یونس  
 بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق کہ دران جا ایمان آنها سود  
 بود بر می آرند و بہ ذات یحییٰ می رسانند و دران زمان ہمہ پیغمبران  
 حق خود نیز این بیان می کنند کہ انا اول المؤمنین غرضکہ هیچ رجال با کمال  
 را معرفت بر کمال آن مقام نمی بخشند و ہمہ را عجیز بشری مبتلا می دارند  
 چنانچہ من ہم اسی خاکی با وجود این ہمہ معرفت و کمال و این قدرت دست  
 و حال در شناختن ذات ذوالجلال کہ بے چون چینی ست عاجز و حیرانم و  
 خود را خیر از نمود بے بود یعنی در انعم و حکمت ظلم آن حکیم را کما ہی نمی شناسم  
 پس اسی خاکی ہر گاہ کہ مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رہنما و  
 ماہیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد  
 و این ہمہ عاجزی و بے اختیاری و نادانی و ناتوانی و جہالت و گمراہی و  
 خوردن اموشی و معدومی بہ پیش آمدہ بود از حال تو خود چہ گویم و زیادہ  
 برین صورت بے حقیقت ترا چہ حیران و دیوانہ سازم کہ بیش ازین طاقت  
 فہیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و بر خواند ربا عی نے زہرہ  
 چشم کہ جلالتش نگردد و نہ طاقت دل کہ در خیالش نگردد و نہ دل کہ کیت کہ نہ  
 ذاتش اندیشہ کند و نہ یادیدہ کہ خورشید جلالتش نگردد و نہ قدرت جاویم  
 از نابابی مطلب میسر و نہ رسایان آنچه می جویند من گم کردہ ام و نہ  
 حقیقت کمال حال معرفت حارفان بر کمال ہین ست کہ انجمن عن  
 درک الادراک ادراک و ہمہ بجناب ذوالجلال کہ جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال  
 نمودہ زبان پستایش بکناد و ربا عی آن ذات کہ عقل او و نشان دہ  
 نہ و ان نور کہ دیدہ گمان دیدہ و جز نور نہ و لے چو نیکو گرم و نور کہ  
 باین دیدہ توان دیدہ و نہ ربا عی او ذات مجرد است و این اسما و

مرآت این است بی رنگ بیولی نه بود صورت تو به گرمی نفسی خود  
 کن اثبات این است به رباعی تا وضع صور آئینه در پیش نه چید  
 معنی به حقیقتی که دارد نه رسید بی جسم ز جان نازلقین نه دسب را گل  
 رست که نو بهار بر خود بالید پس باید که مرا بودی و راههای خوش داشت  
 در آخر کار مرا هم نفسی نهانی و از صورت و حقیقت خود به تمام بنیراری و تبری  
 کرده به حقیقت الحقائق که مرتبه حقیقت آن محبوب الهی است گراسی و به  
 اصل الاصل که مرتبه اسمای حسنی است عروج فرمائی که به حقیقت رب  
 تست و اگر ترا از انجا هم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب  
 که عبارت از مرتبه صفات است رسانند و یا از انجا هم ترستی کنانیده  
 به مرتبه اخیر صفات که مرتبه جامع جمیع صفات است فائز گردانند از انجا  
 هم مرتبه ذات پاک نه خواهی فهمید چه بسیار کسان بهین مرتبه را مرتبه  
 ذات می دانند و اکم بودی و قیوم و رحمن رحیم و اله که می و دیگر اسماء  
 عظام را اسمای همان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبه ذات که معراج جمیع  
 نسب و اعتبارات و مبراز همه اطلاقات و اشارات است از مرتبه  
 جامع جمیع صفات هم با و راست و او حقیقت نامی و نشانی پیدا می آید لیکن  
 با وجود آن همه تعدد و تکثر صفات با کمال را با آن ذات بی چون نه عین  
 گمان خواهی نمود و نه غیر یقین خواهی نشد مود چنانچه نه در مرتبه شرب  
 علمای بر کمال و صوفیه صاحب حال است پس از سبب این بهیمیت  
 و عنایت ذات و صفات آن همه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافی  
 اشارتی و اخباری به جناب مقدس آن اسمای حقیقی که بی چون صرف است  
 می نمایند و آن همه نامهای لا تعد و لا تحصى بدان ذات بی تمام و نشان  
 صادق و راست می آیند و آن کلام از بهین صراف اخبار می نمایند  
 بنام آنکه او نهی ندارد و بهر نامی که خوانی سر بر آرد و نه پس اسی خاکه

و غافلان در شناخت و یافت ذات و صفات او سبحانه گمراه و سرگردان  
 نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی نمود که ذات پاک او سبحانه بچون و  
 چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی  
 و عدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملاء نیست و صفات بر کمالش از  
 نقایض و اضداد و اجزای عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق  
 داین آئین ذات و صفات رب العالمین مهنوم و معقول عارفین و مشنن  
 می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست  
 و صادق می باشد و ای خاکی اگر من درین وقت تحقیق عنایت ذات و  
 صفات او سبحانه را که علما و صوفیه و حکما را در آن قیل و قال است و هر  
 کس بقدر علم و کشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا  
 بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استقداد تو  
 متبول آن معنی نمی نماید لیکن این متدرجلا در باب که آن مردم اند و  
 علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی آنچس دانسته و بدیده و شناخته  
 گفته اند چنانچس فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضی از صوفی به نفی صفات  
 قائل اند و علمای اهل سنت و جماعت مقرر صفات زائد بر ذات هستند  
 و از آن میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت  
 و اراده و سمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه به هشت صفت یعنی که  
 صفت تکوین را هم از صفات حقیقه می دانند و می گویند که این تکوین  
 و رای متدرت است چه درت درت صحت فعل و ترک است و در تکوین  
 جانب فعل یقین و نیز متدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت است  
 و این تکوین شبهه به استطاعت بنده است که علم آن را مقرون به فعل بند  
 داشته اند و و رای صفت متدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت صبح  
 هر دو طرف فعل و ترک است و اراده مرنج یک طرف است و ایجاد بعد



کی می سازد تیره او با باد از لفظ به معنی آشنایا باید بود و او هر جا باشد  
 اوست تا هر جا باد فسرده و گرایا ز اینجا و گرامحود کارش بندگی است \*  
 عشق از یک رشته پای بند و آزادگیت و بعد از آن بجانب آن  
 نظام دیده شد و کما ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر نگار که  
 مراد حق تو تریاق نافع گردانیده اند و در باره آن و وفنون سم قائل کرده اند  
 که بحال تو تحسلی حالی نموده بجانب جمیل حقیقی می خوانم و بر او ظهور جلالی  
 فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان بان دیگر  
 شلای مترا آن صادق است که فیض به کثیر او پس می به کثیر این اس  
 خاکی من در منظر بودن داخل بنشیند خود به اختیار و مجبور و فاعل و موش  
 آن بی چون حقیقی را که عبارت از مرتبه صفات حقیقیه است می دانم یعنی که  
 چنانچه ذات او بجان به چون است صفات بر کمال او با وجود آن هم  
 تعدد و کثرت و آن متدرا ساء متضاده به شمار نیز به چون و به چگونه اند که  
 عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راه نیست خاکی خیر مال از شنیدن  
 این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیل خوش حال  
 گردیده بان گرد باد بر خویش تن بالیده از هر یک مو و ذره ذره وجود خود  
 تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در  
 خویش تن مضیده با هزاران عجز و نیاز و به به شمار بتیاسیای و لگد از برض  
 رسانیده که ای مادی بر حق و ای راهنای طریق مطلق چون صفات او  
 سبانه نیز بان ذات پاک او به چون و چگونه باشند پس به قسم شناخت  
 ذات حالی یافت صفات متعالی آن لا و بانی نیز از یافت و شناخت  
 خاکیان که کثیف و حادث اند پاک و سب و خواهد بود و واحد و محسوس را  
 عارف مرتبه صفاتش بهم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه با جمال و  
 جلال باز جوف و قال در آمده فرمود که ای خاکی همچنان تو بان دیگر و آن

و نذر طلبش هر دو جنبه این پیوندند آگاه نمی شوم که ایشان هرگز  
 زان حال چنانکه هست آگاه بودند یا نه خاکی آن حضرات انبیا و کس  
 اولیایمی باشند که معالیه شان را بپرده می گردانند یعنی آیات  
 کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیده هاست باشندگان  
 سفلی پوشیده و پنهان است می نمایند و ایمان آنها را می افزایند  
 و از تجلیات رب شان که عبارت از ان اسماست که مبدء تعین آنها  
 گردیده اند می نمایند لیکن هیچ کس را از ان رجال صاحب حال  
 در ان وقت و حال از شمعان آن جمال کنه حقیقت آن بدرک و  
 یافت نمی در آید و هرگز در خویش تن مجال تحقیق و تقیص آن نمی یابد و هم  
 او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جایی بیان  
 نمی فرماید تا بموجب آن فهمیده و نامفهمیده اعتقاد کرده شود چنین شد  
 هست که صفات بر کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عنایت و محبت  
 را اخبار نه کرده پس امری را که مخبر ان صادق از ان اخبار نه داده باشند  
 و آن علیم خیر از ان علمی نه بخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان  
 کردن محض مفضولی و نادانی و بی ادبی است که چون گروه تکلمین مراتب  
 صفات سبعة و ثمان مقرر کرده خود را از ائمه بر ذات می دانند در آخر کار  
 ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت  
 امکان بر مراتب صفات نموده اند تا تعدد و تکثر واجب الوجود پیدا  
 نگردد و وجهی که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لایعین و لا غیر  
 نوشته اند و باز در ان مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر  
 آن اهل انجته شناعة آن کار را نه شناخته اند و هم چون طائفه  
 صوفیه بحقیقت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بجهت اعتبار شده  
 همه مخلوقات کثیف و چیزهای نام پاک این جهان فانی را عین و جبروت

ترجیح اراده به تکوین متعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود  
 که صحیح ترین است ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاب  
 غیر مستندی نماید چه قدرت صحیح ایجاب است و تکوین مباح باشد ایجاب پس  
 از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت  
 تکوین را هم از صفات حقیقه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل  
 آجیا و امانت و تترزین و غیره را راجع به همین صفت تکوین می دانند  
 و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند  
 و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقه که آن را اتمات صفات  
 می خوانند به ضرورت به کثرت ماقابل نمی شوند و به متقابل هینا  
 جامع محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود  
 می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان  
 آن از سابق به پیش تو حیان است درین جا چه احتیاج بیان است  
 و صنیعه و دیگران تماشای از کثرت قد مانوده نفس صفات حقیقه کرده  
 قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون  
 حقیقی دانسته غنی از عالم و عالمیان نهیده برای خلقت عالم و  
 عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیره  
 باشند در خانه علم اعتباری کنند و کل وجهه به موهل یا غرض که  
 ازین قسم دلائل هر یک برای ثبوت مذہب خود می آرند که شرح آن  
 تفصیل بسیار می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین است که آن همه  
 مجربان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روی علم  
 تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله  
 را چشم خود ندیده اند و مستوق چون که پرده در رخ برنی کشد  
 هر کس حکایت به تصور چه کند و راجعی آنها که جهان زیر قدم فرسودند

زائده ذات تو آن همه کمالات صفات در خود دار و قافا آنها را صفات  
 نمی خوانند بلکه شیونات ذاتی می نامند یعنی که بدون صفت بینائی و شنوائی  
 و گویائی که باین چشم و گوش و زبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشم و گوش  
 و زبان دارد و طی هذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچه آثار و علامات  
 آن شیونات را بحالت خواب مشاهده می فرمائی که بدان کار  
 بینائی و گویائی و شنوائی جمیع افعال صفات زائده می منافی لیکن  
 برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائده نیز روح انسان  
 را ضروریست و هم هر صفت را آلتی می باید تا بدان سبب فعل و کار  
 خود را بظهار در آورد و از پیدایش آن همه صفات زائده و آلات  
 محدثه کمالات بسیار و علوم بی شمار در آن ذات معرا از صفات هم  
 می افزاید و چنانچه سابق آن ذات را علم حضور می خود بود در آن زمان  
 علم حصولی هم پیدای می شود و در آخر کار یعنی بعد مات بر آن همه  
 صفات زائده و آلات حادثه او قنای طاری می گردد لیکن آنچه توسط  
 اینها آن ذات باقی را که اگر چه ازلی نیست فاما ابدیست از عیب و زهر  
 تحصیل کرده است آثار آن همه علم حصولی او بدان علم حضور می در  
 باقی می ماند و بموجب آن امور اکتسابی در دیگر جهان او را ثواب و  
 عذاب می گردد و برای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسان  
 را توسط صفات زائده هیچ در کائنات همان شیونات ذاتیه تخص  
 کفایت دارد و به توسط همان علم حصولی خود در آن راحت و آلم  
 آنجهان می نماید و با عی دی مجود و امور و مشغولت را می پندارد  
 خاکیم و جوشش گل در باریم بهنگام سه عرض بی نیازی گرمست +  
 در هر عرمدی وجود دیگر داریم + و چون او را بار دیگر در عالم شهادت  
 آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات را که ام الصفات است

خالق لطیف و باتسے گمان برده اند نیز قیامت آن گفتار خود را ندیده اند و اسی خاک کے توازن حال و معاملہ خود قیاس کن و خویش تن را در چہ مثال دیگران میگویند کہ درین وقت و حال درست ام رجال و حجبہ کہ پر بیان و طائفہ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدست من سلطان میسر شدہ است و آلات صفات برکمال و آیات حسن و جمال بر پیش پردهای چشم توازی میان بسیار پرده ہای نورانی و ظلماتی نمودار گردیدہ است پس بگو کہ تواجد و این ہمہ دیدن و بہرتر بہ قرب رسیدن کجا صفات مرادیدہ و کے ذات مرادیدہ ہر چند کہ آیات جمال و کمال من اولیٰ نسبت دیگران بیشتر دیدہ ہمین کہ خاک کے این سخنان را شنیدہ کہ این معرفت غامض رسید از خواب غفلت و نادانی بیدار و ہوشیار گردیدہ بعض رسانید کہ اسی سلطان پیدا و پنهان راست و نفس الامر ہینست کہ من و باوجود این ہمہ قرب و وصال جمال کمال ترا از پرده ہای جاہ و جلال مشاہدہ می کنم و حقیقت و کیفیت ذات و صفات ترا ہیچ نمی دانم سلطان باد متبسم شدہ فرمود کہ اسی خاکی بارے این را خود بگو کہ تو سمع و بصیر و گویائی و دیگر صفات خود را عین ذات خود می دانی یا در میان اینہا جدائی و مفارقت ہم سے نہیں خاک کے گفت کہ چون صفات را بدون ذات قیاس می یابم می دانم کہ اینہا با ہم دیگر لاغیر اند و باز چون از مطالعہ فائے صفات در مرتبہ ذات ظلی نمی یابم سے فہم کہ با ہم دیگر لا عین اند پس بدین اعتبار ذات و صفات خود را نیز لا عین و لا غیر سے شناسم و برہین قیاس اجتہاد علماء را گمان می کنم و حالا چہ بہ ازین جناب ارشاد شود بموجب آن اعتقاد و ایمان آورم سلطان فرمود کہ اسے خاکی در یاب کہ این صفات تو متنازل و زائد بر ذات تو ہستند و سوای این صفات

یسبشرون جسم من البد وفضل وان امد لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر دریا  
 ای خاکی که پیدایش صفت حیات و دیگر صفات زائده و جسد توان  
 امتزاج عناصر و اخلاط اربع است و قیام آن از وجود افلاک و نجوم  
 پس چون افعال این آبایی علوی بآمار آن امات سفلی انضمام می یابند  
 در آن زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین مشکل تو مع  
 آن صفات پیدامی شود و همین صفت حیات را روح حیوانی هم  
 می نامند و قنایات بر همین روح و همین صفات طاری می گردد  
 و همچنین هستی ذات تو از امتزاج آن امار اجزای عوالم لطیف است که  
 آن را عالم امر هم می نامند و آن اجزای اشیا عبارت از مرتب وجود  
 و عدم و خلا و ملا و نور و ظلمت و جواهر فرشتگان و درخشندگی  
 انوار عرش رحمان است و این چیزها داخل عالم علوی و جهان  
 لطیف اند که فنا پذیر و بالک نیستند و کسانی را که درین عالم پیدا  
 کرده اند باقی می دارند و فعلی که براس این جهان به عمل می آرند آنرا  
 باقیات صا کات می گویند پس تو وقتی که حقیقت و کیفیت آن هست  
 عوالم لطیف و کثیف و الطیف را در یافتی و وجود و هستی و پیدایش  
 نفس و ذات و صفات خود در می یابی عارف کامل می شوی و  
 در آن وقت آن خبر در حق تو صادق می آید که من عرف نفسه  
 فقد عرف ربه یعنی که در آن زمان ترا این متد علم و عرفان پیدا  
 خواهد کرد و بد که رب خود را خواهی فهمید و لفظ رب عبارت از اکسیت  
 که مبد و تعین نیست پس چون بدین مرتبه خواهی رسید نسبت حضور  
 و محبت به جناب رب خویش حاصل خواهد نمود و آن مرتبه بر تو  
 به عنوان حقانی تجلی کرده ترا بجانب خود جذب نموده از همه گرفتاریها  
 خلاص ساخت و لی خود خواهد گردانید و بقا و بقا که مصطلح

از استخراج عناصر و تخلیق بدن مخلوق می شود پس بداند اگر در بدن نفس  
 ناطقه که آن را وجود هم می نامند جنت گردانیده و بیکر صفات بسیار و  
 تنایخ خیر و شر بے شمار را از دست او می کنند و از سر نو معامله با جسد و  
 صفات زائده و ادنیز به میان می آرند و در آن زمان او را بهشت و  
 دوزخ که مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاک که ازین اظهار و گفتار  
 این خامض اسرار را دریاب که تو ذاتی بهم داری و بهم کمالات ذاتی  
 که آن را شیونات ذات می خوانند داری و ما و رای اینها صفات  
 زائده بهم داری و چون ازین صفات زائده و آلات حادثه که جسد  
 تست چندان علم حصولی و کمالات تحصیلی را بجان حضرات انبیاء و  
 اولیا تحصیل می نمائی که بدون توسط این آلات و آن صفات زائده از  
 از میان ذات افعال و آثار و ارواح روحی خود را درین جهان کثیف  
 پیدایم کنی و باظهار می رسانی در آن وقت انسان کامل می شوی و  
 خود شناس می گردی و از خود بینی می برائی چنانچه عارفان با کمال  
 ازین حال خود باین چنین قتل خبر داده اند رباعی یارب چه  
 خوش است بے دمان خندیدن بے واسطه چشم جهان را دیدن  
 بنشین و سفر کن که بغایت خوب است بے منت با گرد جهان گردیدن  
 و چون آدمی را درین جهان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل  
 می نماید بعد مردن هم او را در آن جهان مرده اعتبار نمی کنند و اکثر  
 نمای آنجهانی که در حق مردگان نیکو کار بعد مبعوث شدن نیست است  
 به نقد او را در عالم پرنیج می رسانند و مخطوط و ملتمس دارند و بشر آن  
 بشارت می سازند که ان اولیاء اللہ لا یوتون ولا یحسبن الذین قتلوا  
 فی سبیل اللہ اموات بل احياء عند ربهم یزقون فرحین با آتاهم اللہ من فضله  
 و یبشرون بالذین لم یقتلوا هم من خلقهم الا خوف علیهم ولا هم یحزنون

به آسایش و راحت باشند و مرتبه اولیاء الله که ذاهبان الیه الله  
 سالکان فی سبیل الله اند و داخل جامعه مقرمین و صف سابقین اند  
 آنست که بدان مشدر کار برابر و ایمان قلبی اکتفا نه کرده اطمینان نفسی  
 نموده از مرتبه رغیب بشهادت گرایند یعنی چندان ریاضات و  
 عبادت ننموده نفس خود را از هوا و هووس پاک و صاف سازند که در جمیع  
 احوال و احوالشان با سوا برآیند و از انوار تجلیات اسے که رب آنهاست  
 شرف شوند و مرتبه حضرات انبیا آنست که از تجلیات آن انشاء هم  
 اند و مرتبه اصل رسای آنها که صفات حقیقه است و سیده از تجلیات  
 حق برآمده اند و در وقت در استعدا خویش قریب و سیت بدان جناب  
 مکتوبه ... و از انبیا را اولو الغرم از صفات بجا است چنانچه  
 در حدیث آمده که این و نه و نه از صفات بجا است و از صف  
 سید و اولاد و صف علم و علم و علم و علم که تفصیل آن درین  
 مقام ضروری نیست و آنکه خاتم انبیا صلی الله علیه و آله و سلم است  
 صفت است که جامع جمیع صفات است و در آن صفت وجود است پس  
 بحقیقت رب الارباب این مرتبه است و حق همه اساس عظام که  
 آن را دیگران اساس ذات می دانند و این مرتبه فرود می آیند  
 و این است که در حدیث آمده که ازین تجلی ذاتی هم  
 از صفات بجا است و ازین صفت بجا است و ازین صفت بجا است  
 که در حدیث آمده که ازین صفت بجا است و ازین صفت بجا است  
 ابرار انکار رویت می نمایند بلکه تحقیق آنست که اگر چه  
 عمونین و سلین مرتبه بی حد و علید دارند لیکن از سبب محبت و  
 تبعیت مقتدا یان و پیشوایان خویش در آخر کار مرتبه تحقیق هم می رسند  
 و بطریق تبعیت و ضمیمت از مقامات پیران و تجلیات پیمبران خویش



سالکان طریق است رسانیده وجود تراصد زکرات و حسنات  
 عادات خواہد ساخت و از بندگی بہ آلہ آفاقی و انفس آزادی  
 بخشیدہ بندہ خاص خود کردہ بشرن خطاب عبادی مشرف گردانید  
 از اسوای خود بے خوف و خطر خواہد شد و کہ ان عبادی لا خوف علیہم  
 ولا ہم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت کہ آن را ولایت صغری  
 می نامند ہم خواہی رسید تا ہم از جناب رب الارباب کہ مرتبہ  
 صفات حق سبحانہست نادان و بے خبر خواہی بود و اسی خاک کے تا  
 رسیدن آن مرتبہ ولایت باطن پیران و توجہات ایشان را  
 نیز باعتبار مجاز و خلی می باشد اگرچہ بحقیقت ہادی و راہنما و سبحانہست  
 و ہم حقیقت سالک و ریاضات و مجاہدات او را از روی صورت بظاہر  
 دران مدخلی بہست لیکن برای عروج ازان مقام ہیج کیے ازان باب  
 سود نمی گرد و گردان وقت بحال آن استی باطن پنجمہ را و  
 غایت فرماید و از سبب تبعیت و محبت و فناء او در خویش ازان  
 مقام اصلی او بر آورده بطریق ضمیمت طفیلی خود گردانیدہ فرہ و حلالت  
 الوش نعمت خاص خویش چنانکہ مقرر است کہ الرحمن من احب پس دین مرتبہ  
 انگس از مرتبہ اصل و رب خود ہم گذشتہ بہ اصل الاصل و رب الارباب  
 می رسد و دران جانببت مہول الکفیتہ پیدا سے کند و این مقام را  
 ولایت کبری می نامند ذلک فضل اللہ تعالیٰ من یشاء واللہ ذو الفضل  
 العظیم و دیگر بدان اسے خاکی کہ مرتبہ چہمین و تسلمین و ابرار و احیار  
 و عباد و زکامہین است کہ اقرار لسانی و تصدیق قلبی آورده ایمانے  
 خالق خود و صلح سموات و من زمین درست کردہ ہمہ صفاتہاے برکمال  
 اور کشیدہ باور کنند و بموجب فرمودہ او عمل نمودہ خوشتین را از منہیات  
 او باز دارند تا رضا سے مولا سے خود حاصل نمودہ بخش رسیدہ مدام



نیز شرف می گردند چنانچه المرحوم من احب ازمین سنی خبر می دهد و  
چون اسما از صفات جدا نیستند و صفات هرگز متشک از ذات نیکو دند  
همه مومنان و تمام مسلمانان هم از میان آئینه های صفات با جمال  
نقا بهای اسما به با کمال از تجلی ذات ذوالجلال بهره مند خواهند گشت  
و در حوصله و استعداد خود و خط وافر خواهند برداشت چنانچه  
در کتب خاکی نور و ید از ذات ملا از میان آیات صفات من  
و بر عین خویش و در ذات بدون پرده های آفات و صفات  
می فهمی حال آنکه من پرده های کثیف و ظلماتی را از میان برداشتم  
و حجاب های لطیف و نقاب های انوار بسیار و بیش از طریق میان تبت  
که اگر یک چشم تن به نور و در راه که چشم نور دارد و به نور  
تابیده می رسد و این اشغال و اخبار حقیقت که آن نور است

که آن نور تقابل است با نور و ظلمات  
وقت فمانیدن آن تنهائی و صوفیه و حکما و غیر هم را که صفات  
حق سبحانه را از اندر ذات است و دانند و می فهمند و بنیاد و آس  
و مشارب آنها بر چنان است که ممکن است اما که همه از دست و همه  
اوست باشد تفصیل بگویم و بسیار و بسیار  
مشکل و متعذر می شناسم و بسیار و بسیار  
باطن رسیده شایسته عالم

قوس عروج خود را تمام کرده اند  
آب خمری و ساقی و در راه و در راه  
مرکز خویش که بساط حاست و در راه  
شرف می گردی و در آن زمان که صفات آنها که تعلق از مرتبه  
و در آن زمان که صفات آنها که تعلق از مرتبه